[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

المیزان پبلشرز

[illegible] گیٹ لاہور

(مقیاس مناظرہ حصہ دوم)

كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ (انعام ۱۲۵)

مِقیاسُ الوہابیہ

فی

اثباتِ التوحید والرسالۃ

مناظرہ واہگرہ و مانا ٹلبہ

مرتبہ

ابو عبدالوہاب محمد عمر دارالمقیاس اچھرہ لاہور

ایڈیشن دوسرا سنہ 1983
ناشر
المقیاس پبلشرز
۴۔ دربار مارکیٹ لاہور

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ءٰ اللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؕ

اما بعد غیر مقلدین وہابیوں کی جہالت دینی جب کھولتی ہے تو بیچارے کہیں غیر معروف علاقے کو چیلنج مناظرہ کر دیتے ہیں۔ چنانچہ موضع [illegible] شبہ ۱۱/۹۶ ۷۰ ضلع لائل پور میں ایسا ہوا جب فقیر (محمد فیض احمد اویسی) وہاں پہنچا تو غیر مقلدین کا کوئی سرغنہ مولوی تو نہ تھا البتہ مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی اور ساتھ ایک مُلّاں لے کر وہاں ڈیرہ ڈالے ہوئے تھے جو دیہاتی مسلمانوں کو ورغلا رہے تھے۔ فقیر نے بہتیرا للکارا لیکن کوئی غیر مقلد وہابی مناظرے کے لئے نہ تیار ہوا اور شائیں بائیں کر کے وقت ٹال دیا لیکن فقیر نے وہاں ہی غیر مقلدین وہابیوں کے خوب بخیے ادھیڑے عوام مسلمان وہابی مذہب سے بہت متنفر ہوئے اور وہابیوں کو جرأت نہ ہوئی کہ کوئی پیش کردہ وہابی حوالوں کا انکار کرتا کیونکہ وہابیوں کی اصل کتابوں سے باحوالہ بیان کیا گیا تھا ان بیچاروں کی کیا جرأت تھی چند دنوں بعد شائع کر دیا کہ وہابی جیت گئے اور سنی شکست کھا گئے فقیر نے خاموشی اختیار کی کہ پہلے حقانی مناظرہ چھپ چکا ہے۔ سابقہ روایات سے عوام خود فیصلہ لگا لیں گے اس سے زیادہ کیا لکھا جائے۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ ۔

بعد ازاں غیر مقلدین وہابیوں کو پھر مذہبی خارش شروع ہوئی تو ۱۲/۱۱/۹۶ کو موضع [illegible] ضلع شیخوپورہ میں یہی واقعہ رونما ہوا غیر حاضرہ کے کشتی احباب فقیر محمد عمر کو لے گئے اور انہوں نے وہی پہلے جیسا حشر کیا ہوا تھا کہ (۱) غیر مقلدین وہابیوں کا مذہب سچا ہے یا جھوٹا (۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں یا نہیں۔

غیر مقلدین وہابیوں کا سرغنہ حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی مع کئی وہابی علماء کے پہنچے تو مناظرہ کفریات غیر مقلدین وہابی مذہب پر دو گھنٹے ہوا اور جو کچھ حافظ عبدالقادر صاحب کے ساتھ گزری وہ تو خداوند کریم کو علم ہے یا علاقے کے مسلمانوں کو معلوم ہو چکا ہے۔ لیکن فقیر نے وہابی مذہب کی حقیقت کو طشت از بام کر دیا کہ سب دنیا سے ذلیل ترین اگر ہے تو صرف غیر مقلدین وہابیوں کا ہے۔ اسلام اور خداوند کریم کا دشمن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کا دشمن پاکیزگی سے نفرت کرنے والا اور نجاست کو پسند کرنے والا یہ مذہب ہے۔ دوسرے دو گھنٹوں میں فقیر نے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کو قرآن و احادیث صحیحہ کے ۲۰ دلائل سے ثابت کر دیا اور مناظرہ بامن ختم ہوا اور غیر مقلدین وہابیوں کی شکست کا منظر قابل دید تھا حافظ عبدالقادر صاحب اور ان کے رفقا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ کے عین مصداق تھے غیر مقلدین منتظمین نے عبدالقادر صاحب اور ان کے رفقا کے پلوں میں پکے ہوئے چاول ڈال دیئے اور پیدل چلتے ہوئے اپنے مذہب کی ابطالت سے نالاں ہو کر واپس لوٹے واپسی پر اپنے وہابیوں کے رسالے میں شائع کرا دیا کہ مولوی محمد عمر اچھروی کو واچھو میں شکست فاش ہوئی۔ پنجابی مثال مشہور ہے کہ "گنگے دیاں سینتاں گونگے دی ماں جاندی ہے" فقیر کو فوراً معلوم ہو گیا کہ موضع واچھو میں تو وہابیوں نے اپنے کفریات خوب دل کھول کر پیش نہیں کر سکے اور مغلوب ہوئے اب یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے مذہبی کفریات تحریراً بھی منظر عام پر آنے چاہئیں تاکہ جنہوں نے مناظرہ میں نہیں سنے وہ اب ان کو تحریراً پڑھ لیں چنانچہ فقیر نے وہابیوں کے وہ حوالے جو وہاں مناظرہ میں حافظ عبدالقادر صاحب کے روبرو پیش کئے تھے اور حافظ صاحب نے سر ہلا کر انہیں تسلیم کیا اور جواب نہ دے سکے اب ان سے

[illegible] اعتقادات وہابیہ بطور نمونہ بالترتیب پیش کرتا ہوں اور فقیر کا دعویٰ ہے کہ اگر کوئی شخص [illegible] ذیل دلائل سے غلط یا جعلی ثابت کر دے تو فی حوالہ

یک صد روپیہ نقد انعام دیا جاوے گا

صداقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

○

اعلان

خدانخواستہ اگر یہ مذکورہ ذیل حوالہ جات جھوٹے تھے یا ہیں تو اب بھی غیر مقلدین تحریری جواب بالترتیب شائع کرا دیں تاکہ حق و باطل کا فیصلہ ان کی تحریر سے ہی ہو جائے۔

ابو عبدالوہاب محمد عمر اچھروی۔ لاہور

○

غیر مقلدین وہابی فرقے کا مختصر نقشہ قرآن کریم میں

فرمانِ خداوندی ۱

اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر شی کو محیط ہے۔

النساء ۱۸/۵ : وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا ۝ اور اللہ تعالیٰ ہر شی کو محیط ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر شی کو محیط ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کا عقیدہ ۱

(۱) اللہ تعالیٰ نے عرش پر قرار پکڑا ہے۔

(۲) جب وہ کرسی پر بیٹھتا ہے تو چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی اور اس کے بوجھ سے چرچر کرتی ہے۔

ایک وہابی کہتا ہے خدا عرش پر بیٹھا ہے دوسرا کہتا ہے کرسی پر بیٹھا ہے کرسی چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی۔ اور بوجھ مکانات کا ہوتا ہے واجب بالذات بوجھ سے مبرا ہے خالق لامکان کے ساری خلق کرنا شرک ہے۔ تم وہابی کہتے ہو اللہ تعالیٰ صرف عرش یا کرسی کو محیط ہے ذات خداوندی اور کرسی پیمائش میں برابر برابر ہیں فرمان خداوندی وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا کا وہابی منکر ثابت ہوا ایک کھری بات سنا دوں یار ہم نے گیارھویں یا بارھویں مخلوق کے لئے مقرر کی تو تم بدعتی کہتے ہو لیکن تم نے تو خالق کا مکان ساری مقرر کر دیا تم کافر نہ ہوئے؟ یہ ہے وہابیوں کی توحید کا نمونہ ۱ اب ۲ عرض کرتا ہوں۔

فرمانِ خداوندی ۲

ذکر اللہ زیادہ کرنا فرض ہے،

۲۔ جمعہ ۲۸/۲ : وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ اور تم تمام تب نجات پاؤ گے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کرو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب مسلمان ذکر اللہ زیادہ سے زیادہ کرو گے تو تمہاری نجات ہے

وہابی عقیدہ ۲

باآواز بلند عورتوں کا لاالٰہ الا اللہ کرنا بدعت ہے یہ وہابیوں کا عقیدہ ۲ ہے۔

معلوم ہوا کہ وہابی عورتیں ذکر سے محروم اور منکرہ ہیں۔

قرآنی فیصلہ (۲)

الاحزاب ۲۲/۵ :۔ وَالذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَّالذَّاكِرَاتِ

اللہ تعالیٰ کو بہت ذکر کرنے والے مرد اور بہت ذکر کرنے والی عورتیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہیں۔

آیت مذکورہ سے ایماندار مرد اور عورتوں کا عمل اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا کہ وہی بہت ذکر کرنے والے اور عورتیں بہت ذکر کرنے والی اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ واضح ہے کہ بلند آواز سے ذکر اللہ ہو یا آہستہ دونوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہیں لہٰذا ایماندار مرد اور عورتیں آہستہ یا زور سے ذکر کرنے والے اجتماعی صورت میں رب کریم کو پسند ہیں۔

اب تم نے اپنی وہابیہ عورتوں کو اللہ تعالیٰ کے بہت ذکر کرنے سے بند کر دیا معلوم ہوا کہ وہابیہ عورتیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومنات میں شامل نہیں اور مذکورہ عقیدے سے وہابی اور وہابیات منکر قرآن حکیم ثابت ہوئے اچھی اور پاکیزہ حالت میں ذکر کرنے والوں کو بدعتی کہا اور عین پلیدی کی صورت میں ذکر اللہ کا حکم جاری کر دیا یہ ہے وہابیوں کی توحید،

فرمانِ خداوندی (۳)

اللہ تعالےٰ اپنے مومنین بندوں کو پاک و ستھرا رہنے کا ارشاد فرماتا ہے

المدثر ۔ یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَاَنْذِرْ ○ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ○ وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ ○ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ○ اے چادر اوڑھنے والے قیام فرمایئے پھر اپنے رب سے ڈرایئے اور بڑائی بیان فرمایئے اور اپنے کپڑے پاک رکھیئے اور نجاست کو ترک کیجئے ۔ اللہ تعالےٰ نے اِس آیۂ کریمہ میں نمازی کے لئے نجاست سے پرہیز کرنے پلیدی سے بچنے کا حکم جاری فرمایا لیکن فرقہ وہابیہ اسس حکم خداوندی کا منکر ہے ۔

وہابی عقیدہ (۳)

وہابی پیشاب اور جماع کے وقت ذکر کرنے کو گناہ نہیں سمجھتا ۔ اور منی کو پاک سمجھتا ہے وہابی مساجد کپڑے بدن برتن پلید ہیں ۔ تفصیل آگے دیکھئے ۔

جس کا بدن پاک صاف تمام پاک ہو خوشبو لگی ہو تو وہابی اس کو پلید سمجھتا ہے لیکن اگر کوئی قئی کرتا ہو یا پیشاب ، عورت سے جماع کرتا ہو تو ذکر اللہ کو گناہ نہیں سمجھتا یہ ہے وہابی توحید کا نمونہ ۳

وہابی مذہب نے مذہب اسلام کو بدنام کر دیا ہے ۔ اسلام میں پاکیزگی ہے اور اسلام میں ہی خداوندکریم کی عبادت میں کامیابی ہے لیکن وہابی نے عبادت میں پاکیزگی کو ایسا بدنام کر دیا ہے کہ وہابی فرقے کے مسائل سن کر غیرمسلم اسلام سے متنفر ہوتے ہیں لیکن جب اسلام کی اکثریت وہابیوں کے اس عقیدے سے گستاخی سمجھتے ہیں تو وہابیت کا انعدام ہے اور جو فرقہ اللہ تعالےٰ خالق کا گستاخ ہے وہ مخلوق سے نبیوں اور ولیوں کے قدر کو کیا سمجھے گا ۔ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو اس عقیدے اور فعل سے محفوظ رکھے ۔

بورو وہابیو

آمنـــــا

ظاہری و باطنی نجاست کو ترک کر کے پاک و ستھرے بن جاؤ اور ذکر اللہ کو پاک حالت میں ادا کرو بتاؤ پھر تم خداوندی ذکر اور باری تعالیٰ کی توہین کرتے ہو اسی لئے رب العزۃ تمہیں قریب نہیں ہونے دیتا اور ذکر خداوندی سے محروم رکھتا ہے اور دعا کے ہاتھ پھیلانے نہیں دیتا

فرمانِ خداوندی ۴

النجم ۵۳/۶۲ ۔ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ○ اللہ تعالےٰ کو سجدہ کرو اور عبادت کرو ۔

وہابی عقیدہ ۴

وہابی مذہب میں قبر کو سجدہ کرنے سے نماز ہو جاتی ہے لہٰذا وہابی مذہب مشرک ثابت ہوا ۔ "وہابی" ہمارے کسی وہابی سے ثابت کرو کہ آج تک کسی نے قبر کو سجدہ کیا ہو یہ بہتان ہے جھوٹ ہے "محمد عمر" فقیر ابھی ثبوت پیش کر دیتا ہے گھبرانے کیوں ہو مشتے از خروارے چند مقامات میں قبروں کو سجدہ کرتے دکھا سکتا ہوں ۔

(۱) گجرات میں وہابیوں نے قبریں برابر کر کے اوپر مسجد بنائی بتایئے قبروں کو سجدہ ہوا (۲) موضع حافظ والا تحصیل شجاع آباد میں قبرستان کے اندر وہابیوں کی مسجد ہے قبروں کو مسمار کر کے اوپر مسجد بنائی گئی ہے ۔

(۳) کراچی میں ایسے ہی وہابیوں نے قبرستان کو مسمار کر کے اوپر مسجد بنائی اور سجدہ کرتے ہیں ۔

(۴) گوجرانوالہ میں بھی وہابیوں نے قبروں کے اوپر مسجد تعمیر کی ہے اوپر نمازیں پڑھتے ہیں یہ تو مشتے از خروارے عرض کر رہا ہوں ۔

اس کا اصل حوالہ جس میں تحریر موجود ہے کہ قبر کو سجدہ کرے تو نماز جائز ہے مفصل
آگے ثابت کروں گا۔

فرمانِ خداوندی ۵

(از روئے قرآن مجید وہابی یہودیوں کی جماعت میں شامل ہیں)

النساء ۵/۷ : مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهٖ
بعض یہودیوں سے ایسے بھی ہیں جو کلمات خداوندی کو بدل لیتے ہیں۔

وہابی کفر ۵

تمہارے مولوی ثناء اللہ صاحب نے قرآنی تحریف کی جو وحی الٰہی کو بدلنا یہودیوں کا شیوہ تھا یہودیوں کی طرح تمہارے اکابرین نے بھی جن کو تم اپنا بزرگ مانتے ہو قرآن کریم کے معانی بدلے۔ لہٰذا تم وہابی از روئے قرآن کریم یہودی ثابت ہوئے۔

یہ ہے وہابیوں کا کفر ۵ تفصیل عنقریب سناتا ہوں۔

فرمانِ خداوندی ۶

(اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق شہداء انبیاء علیہم السلام اولیاء اللہ زندہ ہیں)

ال عمران ۴/۱۷ : وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

اور ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کے رستے میں قتل کیے گئے ہیں۔ بالکل مردہ خیال نہ کرو۔

وہ زندہ ہیں اپنے رب کی طرف سے وہ رزق دیئے جاتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دیا ہے وہ خوش ہیں اور جو ان کے پیچھے ہیں ان سے ملے نہیں ان سے بشارت طلب کرتے ہیں کہ ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ ہی وہ مغموم ہوں گے۔

وہابی عقیدہ ۶

تم وہابی کہتے ہو کہ انبیاء اولیاء اللہ مردہ ہیں۔ ان کے جسم سے روح علیحدہ ہو گیا ان کو قبر میں ... مردہ نہیں تو اور کیا ہیں۔ رب کریم فرماتا ہے کہ شہداء کے مردہ ہونے کا خیال بھی نہ کرو گو وہ قتل ... ہیں لیکن ان میں زندوں کی صفات موجود ہیں ہمارا قرآن حکیم پر ایمان رکھنے والوں کا یقین ہے کہ شہداء زندہ ہیں لیکن وہابی مذہب شہداء کو مردہ سمجھتا ہے اب تم فیصلہ کر لو کہ وہابی مذہب قرآن پر ایمان رکھتا ہے یا منکر؟ مومن ہے یا کافر یہ فیصلہ تم پر ہے۔

فرمانِ خداوندی ۷

(ذلیل شیئ کو پاؤں کے نیچے رکھا جاتا ہے)

حم السجدہ ۲۴/۴ : وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْاَسْفَلِينَ ۝

(اور قیامت کے دن) کفار کہیں گے اے ہمارے پروردگار جنوں اور انسانوں سے ... نے ہمیں گمراہ کیا ہے ہمارے سامنے کر ہم انہیں اپنے پاؤں کے نیچے رکھیں تاکہ وہ ذلیلوں ... ہو جائیں اس آیۂ کریمہ سے چار مسائل ثابت ہوئے۔

(۱) پاؤں تلے اس کو رکھا جاتا ہے جو گمراہ کرے تو معاذ اللہ وہابیوں کے عقیدہ سے یہ
(۲) ... وہابیوں کو قرآن مجید نے گمراہ کیا ہے حالانکہ رب العزت کا دعویٰ ہے کہ قرآن کریم

ظلمت سے نور کی طرف لاتا ہے گمراہی سے ہدایت کی راہ دکھاتا ہے لیکن وہابی کا دعویٰ ہے
کہ قرآن وہابی فرقے کو گمراہ کرتا ہے اب تم سوچ کر تم کون ہو ؟
(۳) کسی کو ذلیل کرنا مقصود ہو تو قدموں کے نیچے رکھا جاتا ہے معلوم ہوا کہ وہابی قرآن مجید کلام
خداوندی کا ازلی ابدی نور کو ذلیل سمجھتا ہے اسی لئے قرآن کریم کو قدموں کے نیچے پسند کرتا ہے
اور کہتا ہے کہ ظاہرہ ادب کوئی شے نہیں اس کے حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے۔
(۴) قیامت کے دن کفار اپنے گمراہ کنندگان پیشواؤں کو قدموں کے نیچے رکھنے کی التجا کریں گے لیکن
وہابی کلام خداوندی کو دنیا میں ہی اس کو پاؤں کے نیچے رکھتا ہے کیونکہ اس کو یقین ہے کہ
میدان حشر میں تو کوئی نہیں رکھنے دے گا۔ خدائی قرآن سے ہم دنیا میں ہی بدلے لیں
اسی لئے وہابی قرآن مجید نوری کتاب کو نیچے چٹائی پر رکھتا ہے پاؤں چارپائی پہ ہوں
قرآن کریم نیچے پڑا ہو تو عار نہیں سمجھتا کیونکہ قرآن وہابی مذہب میں معاذ اللہ ذلیل ہے جو وہابی
کو منافق اور کافر ثابت کر کے جہنم کا ایندھن بناتا ہے۔

وہابی کا کفر ۸

اسی لئے وہابی قرآن کریم کے مجموعہ کا گستاخ ہے۔ قرآن کریم کی طرف پاؤں کرنا اوپر
پاؤں رکھنا پیچھے پیچھے رکھنا جائز سمجھتا ہے۔ کفار کا بھی یہی شیوہ ہے اور مومن مسلمان قرآن کریم
کا احترام کرتا ہے اب تم سمجھو کہ تم کون ہو ؟
یہ ہے فرقہ وہابیہ کا ساتواں کفر جو قرآن کریم کا ایسا گستاخ ہے کہ ایسی گستاخی ہندو،
سکھ اور عیسائی بھی نہیں کر سکتے۔

فرمانِ خداوندی ۸

قبلے کی طرف منہ کرنا حکم خداوندی ہے،

(بقرہ ۲/[illegible]) - فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بیت اللہ
کی طرف منہ کرو۔

وہابی عقیدہ ۸

قبلے کی طرف پاؤں کرنے کی شرعاً کوئی ممانعت نہیں

جس طرف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے منہ کرو وہابی پاؤں کرتا ہے لہٰذا از روئے قرآن کریم
وہابی منکر قرآن مجید ثابت ہوا وہابی نے قرآن کریم کو بھی پاؤں سے ٹھکرایا پھر بیت اللہ کو بھی
پاؤں سے ٹھکراتا ہے۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں یہ ارشاد فرمایا کہ وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور
بعض لوگوں سے وہ بھی ہیں جو زبانی اقرار کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں
[illegible] یہ ایمان ہیں جیسا کہ فرقہ وہابیہ ذات خداوندی کو عرش یا کرسی پر مقیم اور بیٹھا ہوا تسلیم
[illegible] وحدہٗ لاشریک ہیں۔ پیشاب اور پاخانہ کے وقت ذکر کرکے توہین خداوندی کا
[illegible] کرتے ہیں منی کو پاک سمجھتے ہیں اور پاک وصاف ذکر کرنے والوں کو بدعتی کہتے ہیں یہ اول
[illegible] ایمان میں قرآن کریم کا منکر فرقہ ہے قرآن کریم کو پاؤں میں رکھ کر گستاخی میں ہندوؤں اور
[illegible] سے بھی سبقت لے گئے ہیں بیت اللہ کی طرف بجائے منہ کرنے کے پاؤں کرنے
[illegible] سمجھتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت سے سفر کرکے مدینہ طیبہ جانا شرک
[illegible] ہیں یہ ہے فرقہ وہابیہ کی توحید کا مختصر نمونہ اس گستاخ فرقے کو اللہ تعالیٰ نے اسی لئے اپنے
[illegible] محروم رکھتا ہے اور دوستی کا تعلق رب العزت نے فرقہ وہابیہ سے منقطع کر رکھا ہے فرمان
خداوندی ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ یعنی
اللہ نے کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلا جب تک کہ وہ اپنے نفسوں کی حالت نہ بدلیں تو فرقہ

وہابی کبھی جب تک اپنے ان غلیظ عقائد سے تائب نہ ہوں درجہ ولایت خداوندی سے محروم ہی رہیں گے اور پھر طرہ یہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے ظاہر فرما دیا کہ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا اس فرقہ وہابیہ باوجود مکذب و منکر قواعد خداوندی کے عوام کو دھوکہ دینے کے لئے بورڈ توحید کا لگا رکھا ہے کہ ہم توحید خداوندی کا عقیدہ سب مسلمانوں سے بہترین رکھتے ہیں ان کی توحید کا نمونہ دیکھ لیے ہو۔

یہ تو ہے وہابی مذہب جو خداوند کریم کا منکر و مکذب ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ وَمِنْ عَقَائِدِ هِمُ الْبَاطِلَةِ فَاَفْهَمُوْا وَلَا تَنْزِلْ، یہ تو ہے وہابیوں کے موحد کہلانے کا غلط سائن بورڈ اب اس فرقہ کے اہلحدیث کہلانے کا فریب ظاہر کرتا ہوں۔

فرمان خداوندی ۹

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ صلوٰۃ و سلام پڑھنا ایمان دار پر فرض ہے

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ بے شک اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں اے ایمان والو تم بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھو اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے اس آیۃ کریمہ میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے رہتے ہیں۔ ایمانداروں کو خطاب کر کے فرمایا کہ اے ایمان والو تم بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر میرے فرضی حکم سے صلوٰۃ بھی پڑھو اور سلام بھی ہر مومن پر ہر وقت زیادہ سے زیادہ صلوٰۃ و سلام پڑھنا بحکم خداوندی فرض ثابت ہوا یہ بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہر مومن کو ایک خاص وظیفہ ارشاد فرمایا پھر قرآن مجید میں رب العزت نے فرمایا۔

محمد رسول اللہ کے وظیفے کا یہ ایک قرآنی جملہ ہے جو شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق وارد ہے۔ قرآن مجید کی آیت کریمہ کا وظیفہ ہر مومن کر سکتا ہے۔ اور جو شخص رسالت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قائل نہ ہو وہ منکر و مکذب قرآن کریم ہے اور ایسے شخص کا توحیدی اقرار کرنا بھی ایسا ہے جیسا کہ ابلیس۔ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جتنا بھی وظیفہ کیا جائے اتنا ہی ایمان زیادہ ہو گا اور ترقی ہو گی جس کی تفصیل انشاء اللہ آگے آئے گی اور جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وظیفہ کو منع کرے وہ عند اللہ اسلام سے خارج ہے لہٰذا فرقہ وہابیہ اسلام سے خارج ہو گیا کیونکہ

وہابی کفر ۹

وہابی فرقہ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر کا وظیفہ شرعی نہیں لہٰذا منع ہے۔

فرمان خداوندی نمبر ۱۰

اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف قرآن کریم میں فرمائی،

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یہ تمام رسل ہیں بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ہے اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے تمام انبیاء علیہم السلام کی فضیلت کا ذکر خیر فرمایا تا کہ مخلوق کو معلوم ہو جائے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اللہ تعالےٰ کی طرف سے صاحب فضیلت ہیں ہر عیب کمزوری سے اللہ تعالےٰ نے مبرا پیدا فرمایا ہے اور انبیاء علیہم السلام کی عیب جوئی کرنے والا مکذب قرآن کا ہے۔

بنی اسرائیل ۱۵/۱۰: اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ۝ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ پر اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔

وہابیہ بھی جب تک اپنے ان غلیظ عقائد سے تائب نہ ہوں درجہ ولایت خداوندی سے محروم ہی رہیں گے اور پھر طرہ یہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے ظاہر فرما دیا کہ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا اس فرقہ وہابیہ باوجود مکذب و منکر فرمان خداوندی کے عوام کو دھوکہ دینے کے لئے بورڈ توحید کا لگا رکھا ہے کہ ہم توحید خداوندی کا عقیدہ سب مسلمانوں سے بہترین رکھتے ہیں ان کی توحید کا نمونہ دیکھ لیے ہو۔

یہ تو ہے وہابی مذہب جو خداوند کریم کا منکر و مکذب ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ وَمِنْ عَقَائِدِهِمُ الْبَاطِلَةِ فَافْهَمْ وَلَا تَزِلْ۔ یہ تو ہے وہابیوں کے موحد کہلانے کا غلط سائن بورڈ۔ اب اس فرقہ کے اہلحدیث کہلانے کا فریب ظاہر کرتا ہوں۔

فرمانِ خُداوندی ۹

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ صلوٰۃ وسلام پڑھنا ایمان دار پر فرض ہے
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ بے شک اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں اے ایمان والو تم بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھو۔ اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے اس آیۃ کریمہ میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے رہتے ہیں۔ ایمانداروں کو خطاب کر کے فرمایا کہ اے ایمان والو تم بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر میرے فرضی حکم سے صلوٰۃ بھی پڑھو اور سلام بھی ہر مومن پر ہر وقت زیادہ سے زیادہ صلوٰۃ وسلام پڑھنا بحکم خداوندی فرض ثابت ہوا یہ بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہر مومن کو ایک خاص وظیفہ ارشاد فرمایا پھر قرآن مجید میں رب العزت نے فرمایا۔

محمد رسول اللہ کے وظیفے کا یہ ایک قرآنی جملہ ہے جو شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق نازل ہوا ہے۔ قرآن مجید کی آیت کریمہ کا وظیفہ ہر مومن کر سکتا ہے۔ اور جو شخص رسالت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قائل نہ ہو وہ منکر و مکذب قرآن کریم ہے اور ایسے شخص کا توحیدی اقرار کرنا بھی بیہودہ ہے جیسا کہ ابلیس۔ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جتنا بھی وظیفہ کیا جائے اتنا ہی ایمان مضبوط ہوگا اور ترقی ہوگی جس کی تفصیل انشاء اللہ آگے آئے گی اور جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وظیفہ کو منع کرے وہ عند اللہ اسلام سے خارج ہے لہٰذا فرقہ وہابیہ اسلام سے خارج ثابت ہوا کیونکہ

وہابی کفر ۹

وہابی فرقہ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر کا وظیفہ شرعی نہیں لہٰذا منع ہے۔

فرمانِ خُداوندی نمبر ۱۰

اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف قرآن کریم میں فرمائی،
تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یہ تمام رسل ہیں بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ہے اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے تمام انبیاء علیہم السلام کی فضیلت کا ذکر خیر فرمایا تاکہ خلق کو معلوم ہو جائے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اللہ تعالےٰ کی طرف سے صاحب فضیلت ہیں ہر عیب کمزوری سے اللہ تعالےٰ نے مبرا پیدا فرمایا ہے اور انبیاء علیہم السلام کی عیب جوئی کرنے والا مکذب قرآن ہے۔

بنی اسرائیل ۱۵/۱۰ :- اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ۝ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ پر اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔

متکبرانہ ہیئت کذائیہ میں اکڑ کر کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالٰے وہابی کے دل پر بھی کفر کی مہر ثبت فرما دیتا ہے سمجھیے۔

وہابی متکبر کے دل پر خدائی مہر

۵۔ المؤمن ۲۴: كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ (اسی طرح لعین جیسا کہ اس کا ظاہر متکبر ہے۔)

اللہ تعالٰے ہر جبر کرنے والے متکبر کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

قرآنی آیات سے ثابت ہو گیا کہ وہابی فرقہ عملاً قولاً عقیدۃً متکبر ہے اللہ تعالٰے "قرآن کریم" مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا سخت مخالف ہے۔ اب مسلمانو تم سوچو کہ یہ فرقہ اسلام میں کیا ہے؟

اسی لئے وہابی مذہب میں کوئی ولی اللہ نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی ممکن ہے۔ کیونکہ وہابیوں کے دلوں پر رب العزۃ نے مہر لگا دی ہے دل روشن ہو سکتے ہی نہیں۔

اب حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت کرتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس فرقے کے متعلق کیا فتوٰی دیا ہے یہ آپ کے علم غیب کی بھی دلیل ہے کہ اپنے پیدا ہونے والے ایسے فرقے کا اعلان اپنی زبانی فرما دیا تاکہ میری اُمت کے سادے مسلمان اس فرقہ میں ظاہریت دیکھ کر شمولیت سے گمراہ نہ ہو جائیں رب العزت نے کہ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ سے شیطانی اقتدا سے منع فرمایا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وہابیوں کی شکلیں اور اعمال سے متنبہ کر کے اپنی اُمت کو فرقہ وہابیہ نجدیہ کی اقتدا سے منع فرما دیا

فرمان خداوندی ۱۳

نبی اللہ کو کسی قسم کی تکلیف دینے والا اللہ تعالٰے کے نزدیک لعنتی ہے

الاحزاب ۲۲ پ: اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ○

جو لوگ اللہ تعالٰے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں ان پر اللہ تعالٰے کی لعنت اور ان کے لئے اللہ تعالٰے نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔

وہابی عقیدہ (۱۳)

وہابی مذہب میں بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گرانا واجب ہے۔

جس کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ریاض الجنۃ فرمایا وہابی مذہب بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گرانا واجب سمجھتا ہے۔ دوسری بات بیت اللہ جس کو ابوجہل نے اینٹیں لگائیں لیکن مقام کی عزۃ رب العزت کے نزدیک مکین کی وجہ سے ویسے ہی موجود ہے جیسا کہ حضرت آدم علیہ اسلام یا ابراہیم علیہ اسلام کے وقت تھی ایسے ہی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گنبد خضرا میں مکین ہیں تو مکین کی وجہ سے بزبان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ریاض الجنۃ ہے اور جو ریاض الجنۃ کے مکان کو گرانا واجب سمجھتا ہے وہ ناری ہے دشمن مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہے ابرہ کا بھائی ہے۔ اب اس عقیدہ سے فیصلہ کر لو کہ تم کون ہو؟ چنانچہ تم نے گنبد خضرا کو شہید کر دیا یہ کام نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی ہندو یا سکھ اور جنگی نے نہیں کیا وال عیسائیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اکھاڑنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے اور تم نے اسلامی لبادے میں نادم آشکار مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کو تکلیف پہنچائی قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ یہود و نصاریٰ کے تو صرف مونہوں سے بغض ظاہر ہوتا تھا لیکن تمہاری تقریر و تحریر اور عملوں سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عناد عیاں ہے جو تمہاری جماعت کو اسلام سے بعد المشرق والمغرب ثابت کر رہا ہے۔

(۲) اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانے کا منکر قرآن کریم کا منکر ہے کیونکہ اللہ تعالے نے وعوت قرآنی و دعوت رسولی کو یکساں رکھا ہے تو منکر قرآن ہے کافر ہے منکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

وہابیوں کا کفر ۱۱

وہابی مذہب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف نیت کر کے سفر کرنے سے منع کرتا ہے۔

فرمانِ خداوندی ۱۲

اللہ تعالے کو اپنے بندے کی عاجزی پسند ہے

ا۔ النحل ۱۴/۲۳ ، اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْنَ بے شک اللہ تعالے تکبر کرنے والوں کو دوست نہیں بناتا۔

وہابی عمل (۱۲)

(۲) لقمان ۲۱/۲ ، اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ

وہابی نماز میں اکڑ کر سینہ تان کر پاؤں چوڑے کر کے کھڑا ہوتا ہے جو عبادۃ کے سراسر خلاف ہے۔ عبادۃ کے معنی غایۃ تذلل یعنی نہایۃ عاجزی ہیں وہابی کی ہیئۃ کذائیہ عبادۃ کے خلاف ہے لہٰذا وہابی کی عبادۃ حقیقۃً عبادت ہی نہیں۔ ابلیس آسمانوں سے ملعون ہو کر اُترا تو اسی شکل میں تو یہ ہیئۃ کذائیہ ابلیسی ہے عبادۃ خداوندی نہیں۔

۳۔ البقرہ ۲/۲۳۸ ؛ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ اللہ تعالے کے حضور میں فرمانبردار عاجز ہو کر کھڑے ہوا کرو وہابیو اب تم اس آیۃ کے آئینے میں اپنی نماز کی ہیئۃ کذائیہ

ملاحظہ فرماؤ کہ صحیح ہے یا غلط اور فیصلہ کرو کہ ہماری جماعت قرآن کی حامل ہے یا تم۔ چونکہ وہابی دربار خداوندی میں بھی اپنے آپ کو متکبر ثابت کرتا ہے اسی لئے بیچارہ بھکاری بن کر ہاتھ پھیلا کر دربار خداوندی میں دعا مانگنے سے بھی محروم ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتا ہے کہ خداوند کریم سے بعد از نماز ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا جائز نہیں — صاف نہیں کہتا کہ میرا عمل عبادۃ چونکہ عبادۃ خداوندی کے منافی ہے اس لئے میں حضور خداوندی میں مانگنے سے نادم ہوں کس منہ سے ہاتھ پھیلاؤں کیونکہ ہاتھ پھیلانا اکڑنے کے متضاد ہے۔

ان مذکورہ آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ فرقہ وہابیہ خداوند کریم کا دشمن قرآن کریم کا دشمن ملائکہ کا منکر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن باوجود اتنے عنادوں کے اپنے آپ کو موحد اہلحدیث "محمدی یا وہابی کہلاتے ہیں تو یہ محض بناوٹ ہے۔ وہابی مذہب اسلام سے خارج ہے کیونکہ خداوند کریم کا بھی دشمن ہے دربار خداوندی میں اکڑ کر کھڑا ہوتا ہے۔ قرآن کریم کا بھی گستاخ ہے۔ پاؤں کے نیچے رکھتا ہے مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانے کو یقیناً شرک کہتا ہے مسلمانو اب تم سوچو کہ یہ فرقہ کس سے متعلق ہے۔

فرمانِ خداوندی

۴۔ الروم ۲۱/۲۶ ، کُلٌّ لَّہٗ قَانِتُوْنَ ہر شئی مخلوق، اللہ تعالے کے لئے فرمانبردار عاجز ہیں۔ لیکن وہابی متکبر ہیں۔ دربار خداوندی میں فرمانبردار ہو کر نہیں کھڑا ہوتا اسی لئے اللہ تعالے نے فرمایا وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ کہ شیطان کے نقش قدم پر نہ چلنا کیونکہ وہ تمہارا اعلانیہ دشمن ہے وہابی جب شیطانی اطاعت کرتے ہوئے

اس آیۃ کریمہ میں اللہ جل شانہٗ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خصوصی فضیلت کا ذکر خیر فرمایا اور ثابت کیا کہ سب مخلوق سے جو شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور کسی کا نہیں۔

شان مصطفےٰ بیان کرنے کا حکم خداوندی

۳۰ :- وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ یارسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم اپنے رب کی عطا کردہ نعمت کو بیان فرمایئے۔

اس آیۃ کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے نے جو جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر انعامات فرمائے ہیں ان کو بیان کرنا "سنانا اور ایمان رکھنا یہ حکم خداوندی پر عمل کرنا ہے حرام اور منع کا فتویٰ دینے والا مکذب و منکر قرآن ہے یہ فرقہ شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بیان کرنے یا سننے سے غیظ "حسد و کینہ میں جلتا ہے باقی رہا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف اشعار کی صورت میں تو یہ بھی سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع تابعین اور سلف صالحین ہے جس کی تفصیل آگے انشاء اللہ آئے گی۔

اور اشعار کی بھی دو قسمیں ہیں ایک شرعی جیسا کہ اللہ تعالے اور اس کے بندوں کی تعریف اور احکامات خداوندی کی تعریف کرنا مقصود ہو تو بزبان الٰہی اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً "کہ اچھے شعر بھی حکمت ہے فائدہ ہے" تو ایسے حکم خداوندی پر عمل کرنا ہے۔ جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پڑھتے تھے۔

دوسری قسم لغویات "عشق بازی" مبالغہ آمیز "حکومت پرستی" مولویت پرستی "زر پرستی" اور سیاست پرستی میں اشعار لکھنے تو یہ شرعاً حرام ہیں جس کے متعلق رب العزۃ نے فرمایا ہے اَلشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ ایسے شعراء کی اتباع از روئے قرآن کریم حرام ہے

وہابیہ کا یہ عقیدہ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے اشعار پڑھنے منع ہیں صراحۃً حکم قرآنی کے خلاف ہے۔

وہابی کفر (۱۰)

کی دسویں دلیل یہ ہے کہ وہابی مذہب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے اشعار پڑھنا منع اور حرام ہے تو وہابیوں کے اس عقیدے سے ثابت ہوا کہ وہابی اپنے مولویوں اور وہابی مذہب کی تعریف کے اشعار فخریہ رسالوں کتابوں اور جلسوں میں پڑھتے ہیں اور ان کو عین اسلام سمجھتے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے اشعار کو حرام سمجھتے ہیں تو ثابت ہوا کہ وہابی مذہب میں شان رسالت بیان کرنا (معاذ اللہ) لغویات میں داخل ہے جس سے وہابی مذہب بھی باطل ثابت ہوا اور انکے اکابرین کی تعریف کے اشعار ثواب۔

فرمان خداوندی ۱۱

اللہ تعالیٰ اپنے مومنین بندوں کو قرآن کریم اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دعوت دیتا ہے، النساء ع۹ ، وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝ اور جب ان کو کہا جاتا ہے آؤ قرآن کریم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ منافقین کو دیکھیں گے کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بالکل منہ پھیر لیتے ہیں۔

(۱) اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جس کو قرآن کریم کی دعوت دی جائے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بلایا جائے جو شخص اعراض کرے وہ عند اللہ منافق ہے مومن نہیں۔

مذکورہ بالا عقائد وہابیہ کی بنا پر اللہ تعالےٰ نے ان کا پول قرآن کریم میں بیان فرمادیا ہے

فرمان خداوندی ۱۴

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر صرف اللہ تعالےٰ اور قیامت پر ایمان رکھنے والا منافق ہے

البقرہ : وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۔

اور بعض لوگوں سے وہ شخص ہے جو کہتا ہے ہم اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایمان لائے اور قیامت کے دن کے ساتھ حالانکہ وہ بے ایمان ہیں اللہ تعالےٰ کو دھوکا دیتے ہیں اور ایمانداروں کو بھی اور وہ کسی کو دھوکہ نہیں دے سکتے سوائے اپنے نفسوں کے اور وہ نادان ہیں ۔

یہ وہابیوں کا نقشہ قرآن مجید میں رب العزت نے درج فرما دیا ہے اور فرمایا کہ بعض لوگوں سے ایسے بھی ہیں ۔ جو اپنی زبانی اقرار کرتے ہیں کہ ہمارا اللہ تعالےٰ کے ساتھ اور قیامت کے دن کے ساتھ ایمان ہے ۔ ایسے بعض لوگوں پر اللہ تعالےٰ نے فتویٰ دیا کہ ایسے لوگ بے ایمان ہیں یہ ان کا اللہ تعالےٰ اور قیامت کے دن پر ایمان کا اقرار کرنا ۔ ایمانداروں کو محض دھوکہ دینا ہے اور جو ایمانداروں کو دھوکہ دیتا ہے وہ در اصل اللہ تعالےٰ کو دھوکہ ہے حالانکہ اللہ تعالےٰ کو دنیا کی کوئی طاقت دھوکہ نہیں دے سکتی لیکن رب العزت نے ایمانداروں کو دھوکہ دینے والوں پر ایسا بڑا جرم عائد کیا ہے کہ یہ ایسا بڑا جرم ہے جو اللہ تعالےٰ کو دھوکا دے رہا ہے کیونکہ ایمانداروں کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی معیت ہے اور ان لوگوں کا دھوکہ دینا نہ خداوند کریم کو اور نہ ہی ایمانداروں کو کارگر ہو سکتا ہے بلکہ ان کے دھوکے کا وبال ان

کی جانوں پر ہی پڑ رہا ہے ۔ کیوں بھئی ایمان والو! اس فرمان خداوندی کو ذرا ملاحظہ فرماؤ کہ وہابیوں کا نقشہ صحیح ہے یا غلط بفرمان خداوندی وہابی خداوند کا بھی زبانی اقرار کرتا ہے لیکن صحیح توحید پر ایمان نہیں رکھتا رب العزۃ کو علم ہے کہ وہابی خدا کو عرش پر متمکن سمجھتا ہے جو اس کی ذات کے منافی ہے اور قیامت کا بھی زبانی اقرار کرتا ہے لیکن قیامت کا ڈر نہیں رکھتا باوجود ان دونوں اقراروں کے پھر اللہ تعالےٰ وحدہٗ لاشریک نے بے ایمان ہونے کا فتویٰ کیوں صادر فرمایا اور وہ یہی سبب ہے کہ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جو پہلے غلام رسول ہے وہ غلام اللہ بن سکتا ہے ورنہ نہیں دوسری وجہ فرمان خداوندی ہے ۔ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لاؤ تو اللہ تعالےٰ اپنی رحمت سے دگنا ثواب دے گا ۔ اور جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتا براہ راست بغیر رسالت توحید کا اقرار کرتا ہے گو قیامت کے دن پر بھی ایمان رکھے نہ اس کا ایمان خدا پر ہے نہ قیامت پر وہ بے ایمان ہے ۔ یہ ہے قرآنی نقشہ لے ایمان والو یہ نقشہ قرآنی تم خود منطبق کر لو کہ یہ کس کے مطابق ہے ۔

وہابی " مولوی صاحب تم بھی تو خدا اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو اگر ہم پر یہ آیت صادق آتی ہے تو تم پر بھی صادق آئی ہم پر فتویٰ خداوندی بے ایمانی کا ثبت ہوتا ہے تو تم پر بھی صادق آیا مَا هُوَ جَوَابُكُمْ فَهُوَ جَوَابُنَا ۔

محمد عمر " ہم پر یہ تمہارا فتویٰ عائد نہیں ہوتا کیونکہ ہم سنی وحدہٗ لاشریک کو بواسطہ رسالت تسلیم کرتے ہیں جس میں کفر یا شرک کا شائبہ ہی نہیں ہو سکتا اور تم وسیلے کے قائل ہی نہیں ہماری شہادت خداوندی موجود ہے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جو

ہونا وغیرہ صفات وہابیہ سے متعلق ہیں (ج) زبان سے اہلحدیث کہلاتے ہیں اور عقیدہ بالکل حدیث والے کے خلاف ہے اب تم سوچ کر یہ آیۃ کریمہ تمہارا نقشہ ہے یا نہیں ؟

فرمانِ خداوندی (۱۸)

(خداوند کریم کی طرف سے وہابیوں کو رحمت خداوندی سے محرومی)

منافقون ۲۸/۱ : سَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ أَسۡتَغۡفَرۡتَ لَهُمۡ أَمۡ لَمۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ لَن يَغۡفِرَ ٱللَّهُ لَهُمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهۡدِي ٱلۡقَوۡمَ ٱلۡفَٰسِقِينَ ۝

ان کے نزدیک یعنی منافقین کے نزدیک ان کے لیے آپ کا بخشش مانگنا یا نہ مانگنا یکساں ہے۔ لہٰذا ان کو اللہ تعالےٰ ہرگز نہیں بخشے گا بے شک اللہ تعالےٰ بدکار قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

سابقہ مذکورہ آیت کریمہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان وہابیوں کے متعلق رب العزت سے سفارش کرکے بخشوانے کا ذکر فرمایا کہ یہ لوگ منافق ہیں مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے زبانی آپ کا اسم پاک اہل حدیث کہلا کر چندہ جمع کرنے کے لئے ناجائز استعمال کرتے ہیں حقیقۃً یہ آپ کے وسیلے کے منکرین ہیں یہ میوہ رنگت میں پکا ہے اندر سے گندہ ہے استعمال کے قابل نہیں یعنی آپ کی اُمت میں شامل نہیں اب اس آیۃ کریمہ میں فرمایا چونکہ اس فرقے کے عقیدے میں آپ کا بخشش مانگنا نہ مانگنا یکساں ہے یہ وہابیہ کہتے ہیں کہ نبی نہ کچھ سنوار سکتا ہے نہ بگاڑ سکتا ہے اس لئے ان کے اس عقیدے کی بنا پر اللہ تعالےٰ اس فرقے کو ہرگز نہیں بخشے گا کیونکہ یہ بدکار فرقہ ہے خداوند کریم کے نزدیک بھی مشرک اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات وصفات کے بھی منکرین ہیں یہ بخشش کے قابل ہی نہیں بتاؤ وہابیو ؟ تمہیں تو اللہ تعالےٰ نے تمہارے اس عقیدے کی بنا پر اپنی بخشش سے بھی جواب دے دیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی

سفارش سے تم نے انکار کر دیا اور رب العزۃ نے تمہیں تمہارے اس عقیدے کی وجہ سے اپنی بخشش سے بھی محروم کر دیا تو تمہارا فرقہ محض سیاسی ہی رہا دین خداوندی سے تمہیں اللہ تعالےٰ نے خارج کر دیا خداوند کریم کے رحمۃ للعالمین محبوب رحیم کو تم نے نہ قبول کیا رب العالمین نے تمہیں اپنی بخشش سے لاوارث کر دیا مسلمانو! اگر تم اس فرقے میں شامل ہو گئے تو ان کی اقتدا میں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دونوں سے محروم ہو جاؤ گے۔ وَمَا عَلَيۡنَآ إِلَّا ٱلۡبَلَٰغُ ٱلۡمُبِينُ۔

منافق اور کافر چونکہ رب العزت اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی دشمن ہے اور دلی دشمنی رکھتا ہے انسانوں کو عبادۃ خداوندی سے بدعت کہہ کر روکتا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے اور دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے سے منع کرتا ہے انہوں نے شریعت اپنے گھر کی بنا رکھی ہے لہٰذا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے متبعین کو ان سے جہاد کا حکم جاری فرمایا۔

التحریم ۲۸/۲ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ جَٰهِدِ ٱلۡكُفَّارَ وَٱلۡمُنَٰفِقِينَ وَٱغۡلُظۡ عَلَيۡهِمۡۚ وَمَأۡوَىٰهُمۡ جَهَنَّمُۖ وَبِئۡسَ ٱلۡمَصِيرُ ۝

اے ہر وقت خبر رکھنے والے کفار اور منافقین سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور بہت برا مقام ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے زبانی قربانی دینی ہر طرح کا جہاد فرض ہے۔

انصاف

وہابیو! اب تم خود فیصلہ کرو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بفرمان خداوندی اگر تمہارا یہی عقیدہ ہے تو تم خداوند کریم کے نزدیک منافقین میں شامل ہو اور رحمت خداوندی سے محروم ہو ہمارا اہل سنت وجماعت کا تو یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے مصطفےٰ صلی اللہ

نماز کو پورا کرکے بعد میں ذکر کرنا وہابیوں کی طرح وَلَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا پر عمل نہ کرنا۔

قرآنی آیت (۱۶)

النساء ۹ : وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ○

ان منافقوں کو کہا جاتا ہے آجاؤ قرآنی فیصلے کی طرف اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ پھیرتے ہیں حق منہ پھیرنے کا۔ بتاؤ وہابیو اللہ تعالے نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دعوت دیتا ہے کہ تَعَالَوْا آؤ تم کہتے ہو کہ نہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف نیت کرکے جانا شرک ہے کیا یہ تمہاری اطاعت ہے یا تکذیب کہدو وہابیو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کرکے جانا قرآن پر عمل کرنا ہے میں تسلیم کر لوں گا کہ واقعی تمہاری جماعت منکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہیں جیسا کہ ہم تحریراً و تقریراً اقرار کرتے ہیں ایسے ہی تم تحریراً و تقریراً انکار کرتے ہو۔

"عبدالقادر" فَبُهِتَ الَّذِیْ کَفَرَ

"محمد عمر" کون اقرار کرے یہ ہے تمہارا نفاق جو مسلمانوں کو دھوکہ دے کر کہتے ہو کہ ہم اہلحدیث ہیں اور عقیدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کا ہے فقیر آگے چل کر اس کی وضاحت کریگا۔

فرمانِ خداوندی ۱۷

دخداوند کریم کے نزدیک وہابی فرقہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کا منکر ہے،

المنٰفقون ۲۸ : وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا

رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ○

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ تم آجاؤ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف تمہارے لئے معافی مانگ دیں گے تو وہ اپنے سروں کو پھیرتے ہیں اور آپ ان کو ملاحظہ فرمائیں گے کہ وہ متکبرانہ صورت میں پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

اس آیۃ کریمہ میں رب العزۃ نے منافقین کے دو عیب اسلام کے خلاف بیان فرمائے

(۱) کہ جب ایماندار ان کو کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آجاؤ تمہارے گناہوں کی بخشش اللہ تعالے سے کرا دیں گے تو منافقین تکبرانہ اپنے سر ہلا کر منہ پھیر دیتے ہیں کہ نہیں جی نبی کچھ نہیں کرسکتا یعنی نبی اللہ کے وسیلے سے بخشش خداوندی کے منکرین ہیں۔

(۲) قِيْلَ سے مومنین مراد لئے اور لَهُمْ سے منافقین کو ایمانداروں کی جماعت سے خارج کردیا

(۳) يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ سے ثابت کردیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایماندار گنہگاروں کی سفارش کرکے اللہ تعالے سے معافی دلا سکتے ہیں اور گنہگار امت کے واسطے دربار خداوندی میں بخشش کا وسیلہ ہیں اور یہ عقیدہ ایمانداروں کا صحیح ہے جس کا یہ عقیدہ نہیں وہ ایمان سے خالی ہے۔

(۴) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کے منکرین کو رسالت کے معاند ثابت کردیا۔

(۵) منافقین کی ہیئۃ کذائیہ تکبرانہ ثابت کردی۔

وہابی عقیدہ (۱۷)

غیر مقلدین وہابی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے اور شفاعت کے بھی منکرین ہیں۔

(ب) ہیئۃ کذائیہ بھی متکبرانہ ہے۔ جیسا کہ نماز میں پاؤں چوڑے کرکے سینے تان کر کھڑا

غلام رسول ہے وہ غلام اللہ ہے جو غلام رسول نہیں وہ غلام اللہ نہیں وحدہ لاشریک کو عرش کا محتاج ماننا اور کرسی کے مساوی ماننا یعنی غیر محدود کو محدود کہنا یہ کفر نہیں تو اور کیا ہے اور ہم وحدہٗ لاشریک کو ہر مخلوق سے غیر محتاج یقین رکھتے ہیں۔

"وہابی" ہم اہلحدیث بھی تو رسول اللہ کے قائل ہیں اگر اہلحدیث منکر رسول ہیں تو دنیا میں کوئی حضور کا مطیع ہو ہی نہیں سکتا۔

اب اس آیۃ کریمہ کی تفصیل عرض کرتا ہوں۔

"محمد عمر" سبحان اللہ تمہارے وہابیوں کی منافقت فقیر خداوند کریم کی کلام سے بیان کرتا ہے۔

فرمانِ خداوندی ۱۵

اللہ تعالےٰ کے نزدیک ذکر اللہ میں کمی کرنے والا منافق ہے

النساء ۱۴۲/۱۴۳: اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝

بے شک منافقین اللہ تعالےٰ کو دھوکہ دیتے ہیں اور وہ ان کو بدلہ دینے والا ہے اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سست ہو کر لوگوں کے دکھانے کے لئے اور وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے مگر تھوڑا مذبذب ہیں اس کے درمیان نہ وہ اسلام کی طرف ہیں نہ کفر کی طرف جس کو اللہ تعالےٰ گمراہ کر دیتا ہے اس کو کوئی رستہ نہیں ملتا۔

اس آیۃ کریمہ میں رب العزۃ نے منافقین کی چھ علامتیں بیان فرمائی ہیں۔

(۱) نماز پڑھتے ہیں لیکن سستی سے۔

(۲) اللہ کے ذکر سے چراتے ہیں معمولی سا کرتے ہیں۔

(۳) اسلام اور کفر کے بین بین ہیں کفر سے بھی گریز نہیں کرتے اور اسلام میں بھی پوری طرح داخل نہیں ہوتے۔

(۴) ایسے لوگ گمراہ ہیں اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کو صراط مستقیم دکھاتا ہی نہیں۔

(۵) ایسے لوگوں کا نماز پڑھنا محض دکھلاوے کے لئے ہے کہ لوگ ہم سے بدظن نہ ہو جائیں۔ یہ اسلام کے دشمن ہیں دکھاوے کا عمل صالح خداوند کریم کے نزدیک مقبول نہیں ہے بلکہ مردود ہے۔

(۶) ان کا نماز پڑھنا ان کے ذہن میں خداوند کریم کو دھوکہ دینا ہے۔ ان کو نماز کا ثواب نہ ہوگا بلکہ جو دھوکے کی نماز پڑھتے ہیں اس دھوکے کا انہیں عذاب دیا جائے گا۔

خداوند کریم کا یہ فرمان بالکل واضح ہے کہ ان لوگوں کا نماز پڑھنا عبادۃ کے شوق سے نہیں بلکہ دکھاوے کے لئے ہے اور یہ دھوکہ ہے کیونکہ اگر عبادۃ خداوندی کی غرض ہو تو سنتیں نوافل اور ذکر اللہ پر بھی مصر ہیں بلکہ بجائے اصرار کے بدعت کہتے ہیں تو یہ صاف واضح ہو گیا کہ ان کی نماز محض چند رکعات ادا کرنا یہ محض دکھاوا ہے عبادۃ نہیں اسی لئے یہ عاجز ہو کر فرمانبرداری سے نہیں کھڑے ہوتے بلکہ اکڑ کر کھڑے ہوتے ہیں عبادۃ کے معنی تو نہایت عاجزی کے ہیں اس لئے وہابیوں کی عبادۃ عبادۃ ہی نہیں کیونکہ عبادۃ کا مَعْنٰی ہی غلط ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ سے ان کی نماز کی حقیقت واضح فرمادی کہ وہابیوں کی نماز محض دھوکہ ہے مسلمانوں پہ جاؤ اور نماز بھی پوری پڑھو اور فرمایا فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ اور جب نماز پوری کا مع سنن و نوافل کے ادا کر لو تو فرمایا فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ

علیہ وسلم کو ہمارے گناہوں کے سفارشی اور ہم گنہگاروں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اور اس عقیدے کے مخالف کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس انکار کی وجہ سے عذاب الٰہی سے کوئی اور چھڑا نہیں سکتا وہابیو! اگر نجات چاہتے ہو تو اب بھی اپنے عقیدے سے توبہ کر لو۔ تمہارے ملّاں دربار خداوندی میں تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے دربار خداوندی میں سفارش مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی چلے گی اور چل سکتی ہے۔

وہابی عقیدہ ۱۸

وہابی مذہب میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ سنوار اور نہ بگاڑ سکتے ہیں۔

یعنی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی اُمت کو نہ فائدہ دے سکتے ہیں انکار کرنے سے نہ بگاڑ سکتے ہیں۔ تفصیل آگے مذکور ہے۔ اور مذکورہ آیت ۱۷ میں رب العزت نے یہ عقیدہ کفار و منافقین کا فرمایا ہے۔ لہٰذا یہ فرقہ بھی خداوند کریم کے نزدیک انہیں میں شامل ہوا۔

فرمانِ خداوندی ۱۹

النور ۱۸/۹ : وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ۝

وہ زبانی اقرار کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اللہ کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں پھر ان سے ایک فرقہ اعراض کرتا ہے یہ لوگ ایمان دار نہیں ہیں۔

اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے یہی منافقین کا خاص عیب بیان فرمایا کہ منافقین ایسے بے ایمان ہیں اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کا ایمان کا اظہار کرنا یہ زبانی ہے دل سے نہیں عقیدت مندی سے نہیں جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

زبانی آگے ثابت ہوگا۔

جب عمل اطاعت کا موقعہ آتا ہے تو بہانے سے منہ پھیر جاتے ہیں جیسا کہ تم وہابی روضہ اطہر پر جانے کو شرک کہتے ہو یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنے کو ہی شرک سمجھتے ہو نام لینا نہیں گوارا نہیں صلوٰۃ وسلام سے چڑتے ہو آپ کے ذکر خیر سے چھبتے ہو اور بدعت سمجھتے ہو اسی لئے رب العزۃ نے تمہارے اٰمنا باللہ سے زبانی توحیدی اقرار کرنے اور بالرسول وَ اَطَعْنَا سے اہلحدیث اور محمدی کہلانے کا دعویٰ کرنا غلط ثابت کر دیا اور ان کی حقیقت واضح فرمادی کہ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيقٌ مِّنْهُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ یہ زبانی اقرار کرکے پھر اللہ تعالےٰ کے بھی منکرین ہیں اور کئی ان سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے منہ پھیرتے ہیں بلکہ جانے والے کو مشرک کہتے ہیں ان میں ایمان کہاں فرمایا وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ یہ مومنین ہی ہی نہیں۔ ایسے لوگوں پر جو زبانی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کا دعویٰ کریں، اور عقائد و اعمال میں سخت بغض رکھیں اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ سے ان کے بے ایمان ہونے کا فتویٰ صادر فرما دیا تاکہ اللہ تعالےٰ جل شانہٗ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین ایسے لوگوں سے تعلق منقطع کرکے اور ان کے دھوکے میں نہ پھنسیں۔

اللہ تعالےٰ نے وہابیوں کا نقشہ اس آیہ مذکورہ میں ایسا تیار فرما دیا کہ اس آیۃ خداوندی کو سامنے رکھ کر مسلمان متبع سنت فرقہ وہابیہ کے دھوکے میں کبھی آ نہیں سکتا۔ کیونکہ ان کے ظاہر و باطن کی حقیقت رب العزۃ نے صاف کر دی اب بھی اگر کوئی مسلمان وہابی فرقے میں جا پھنسے تو اس کی حماقت ہے۔

نوٹ : اور اب میں تم پر ڈالتا ہوں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے منافقین اور غیر مقلدین وہابیوں میں کیا فرق ہے ان میں کونسا نفاق تم سے زیادہ تھا نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کی اقتدا میں نمازیں پڑھنے والے" روزہ دار" حاجی" زبانی اللہ تعالے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کلمہ گو اور فرمانبرداری کے مدعی لیکن دل سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پکے مبغض اب تم سوچو قرآنی آئینے میں ان منافقین اور غیر مقلدین وہابیہ میں کونسا مابہ الامتیاز فرق ہے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے منافقین بھی پہلے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر زبانی ایمان لاکر بعد میں اعراض کرتے تھے اسی لئے تو ان کے حق میں اللہ تعالے نے یہی آیۃ کریمہ نازل فرمائی ایسے ہی اس آیت کریمہ کا حکم قیامت تک ایسے لوگوں پر جاری رہیگا۔ جو فرقہ بھی ان کے قدم بقدم اتباع کرے اب فیصلہ تم پر ہے۔

وہابیوں کا عقیدہ ۱۹

وہابی فرقہ اہل حدیث کا نام کہلا کر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت مخالفت کرتے ہیں بلکہ بجائے مطیع ہونے کے اپنے برابر سمجھتے ہیں۔ غیر مقلدین وہابی بھی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرکے اہلحدیث کہلاتے ہیں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرکے جانے کو شرک بھی کہتے ہیں بیت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو گرانا اپنا ایمان سمجھتے ہیں تو فرقہ وہابیہ ان منافقین سے مخالفت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور نفاق میں ان سے متجاوز کر گئے اسی نفاق کی وجہ سے اللہ تعالے نے ان کو وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ فرمایا کہ یہ لوگ بے ایمان ہیں جن کا یہ رویہ ہے میں تو کہتا ہوں کہ فرقہ وہابیہ کے لئے تو اس سے زیادہ فتوٰی جو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا قرن شیطان کا وہ عین بجا ہے کیونکہ یہ لوگ تو کفار مکہ سے بھی متجاوز کر گئے ہیں۔ کفار مکہ نے بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے مکان سے نکال دیا لیکن بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ گرایا اور نہ ہی گرانے کا کسی کو حکم دیا لیکن یہ فرقہ وہابیہ ایسا ظالم فرقہ ہے کہ انہوں نے دربار رسالت مآب

صلے اللہ علیہ وسلم کو شہید کیا اور پھر فتوے دیتے ہیں کہ اب بھی اگر ہماری ہمت ہو تو ہم مکان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو گرانے سے گریز نہ کریں بلکہ گرانا واجب سمجھتے ہیں۔ خداوند کریم مسلمان کو اس فرقہ سے نجات دلائے اسی لئے اللہ تعالے نے ان کے موحد کہلانے کا پول آمَنَّا بِاللهِ سے کھول دیا اور بالرسول سے ان کے اہلحدیث کہلانے کے پول کو واضح فرما دیا۔ وَأَطَعْنَا سے ان کے داڑھی رکھ کر حدیث پر عمل کرنے کا بخیہ ادھیڑ دیا اور وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ کی لگا کر اس فرقہ وہابیہ کو مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ کر دیا تاکہ مسلمان امت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ظاہری، باطنی اعمال وعقائد سے خبردار رہیں اور دھوکہ نہ کھائیں۔

فقیر اب اس آیۃ کریمہ کی تفصیل عرض کرتا ہے۔

اس آیۃ کریمہ میں توربّ العزۃ نے وہابیوں کا پورا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا جیسا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریف میں فرما دیا کہ آخیر زمانے میں ایک قوم نکلے گی۔ تمہاری نمازیں ان کی نمازوں کے مقابلے میں کچھ نہ ہوں گی ان کے روزوں کے مقابلے میں تمہارے روزے کچھ نہ ہوں گے لیکن حنجرے سے نیچے ایمان کی رتی بھی نہ ہو گی ایسے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ان کا نقشہ تیار کر دیا۔

ا۔ غیر مقلدوں کا زبانی اقرار کرنا کہ ہم موحد ہیں اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں اس کا پورا فوٹو تیار کر دیا کہ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللهِ لیکن ان کے اس اقرار کا کوئی اعتبار نہ کیا اور فتوٰی جڑ دیا کہ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ یہ لوگ بے ایمان ہیں کیونکہ زبانی توحید کا اقرار ہے لیکن ذکر اللہ سے خود بھی گریز کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی منع کرتے ہیں اللہ تعالےٰ کو عرش وکرسی کا مکین مانتے ہیں حالانکہ اللہ تعالےٰ وحدہٗ ہے اور کسی چیز کا محتاج نہیں کیونکہ قدیم ہے باقی سب حوادثات ہیں اور حادث کا محتاج

حادث ہوتا ہے اسی لئے فرمایا کہ یہ توحید کے معاملے میں بے ایمان ہیں پھر غیر مقلدین
وہابیوں کا دعویٰ کہ ہم موحد ہیں محض جھوٹ اور بناوٹ ہے۔

۲- ہم اہلحدیث ہیں کیونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں محمدی ہیں
اللہ تعالےٰ نے اس فرقے کا بھی جواب دیا وَمَا اُولٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ کہ یہ
محمدی اور اہلحدیث کے ڈھنڈورا پیٹنے والے بے ایمان ہیں یہ مدعی ہیں اٰمنا بالرسول
کے اور اللہ تعالےٰ ان کے بے ایمان ہونے کا فیصلہ فرما رہا ہے کیونکہ

(ا) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان سے نفرت ہے۔
(ب) یہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذاتی دشمن و قاتل ہیں۔
(ج) مکانِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو گرانا واجب سمجھتے ہیں جو مسلمانوں کا ریاض الجنۃ ہے
(د) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف نیت کر کے سفر کرنے کو شرک سمجھتے ہیں اس سے
زیادہ بغض مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کیا ہو سکتا ہے۔
(ر) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا ہادی نہیں مانتے۔
(س) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ بکتے ہیں کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کسی
کو فائدہ نہیں دے سکتے۔

اللہ تعالےٰ وحدہٗ لاشریک ان کے ان عقائد کی بنا پر ان کے زبانی محمدی اور اہلحدیث
کہلانے کے دعویٰ کو بطالت کے گڑھے میں ڈالتے ہوئے وَمَا اُولٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ
کا فتویٰ لگا دیا کہ ان کا زبانی دعویٰ اٰمنا بالرسول جھوٹ ہے وَاللّٰهُ يَشْهَدُ
اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ خدا گواہ ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔
سب جھوٹ ہے یہ بے ایمان ہیں کیونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کو ذاتی

منافق عقیدۃً مذہباً عناد ہے یہ لوگ مومن نہیں ان کے زبانی اہلحدیث یا محمدی کہلانے
میں دھوکہ کھا جاتا۔

۳- پھر انہوں نے اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اظہار کیا اور کہتے ہیں وَاَطَعْنَا ہمارا
فرقہ وہابیہ ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مطیع ہے دیکھو داڑھی سنت کے مطابق
صرف ہمارے فرقے کی ہے۔ مونچھیں منڈی ہوئیں نمازوں اور روزوں کے ہم پابند ہیں
اطاعت میں بھی ہم سب امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پابند ہیں اللہ وحدہٗ
لاشریک نے ان کے اس دعویٰ کو بھی رد کر دیا اور اپنا فتویٰ جڑ دیا کہ وَمَا اُولٰئِكَ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ کہ یہ لوگ بے ایمان ہیں اگر اللہ تعالےٰ کے نزدیک اللہ تعالےٰ کے
احکامات اور اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قبول ہوتی تو اللہ تعالےٰ ان کو
وَمَا اُولٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ کا فتویٰ کیوں لگاتا۔

۴- پھر اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک حکم ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
سے ان کے ایمان باللہ و ایمان برسول اللہ و اطاعت کے ٹھکرانے کا سبب
بیان فرما دیا کہ یہ لوگ خداوند تعالےٰ پر ایمان کا دعویٰ کر کے اس کو معاذ اللہ حادث
اور زمینوں آسمانوں سے غائب مانتے ہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان
لانے کا دعویٰ کر کے روگردانی کا فتویٰ دیتے ہیں ان کے دربار عالیہ کو شہید کر کے ان
کو تکلیف دیتے ہیں ان کا حلیہ بنا کر مسلمانوں کو اسلام کے صحیح راستے سے گمراہ کرتے ہیں۔
اس لئے یہ وَمَا اُولٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ کے مستحق ہیں یہ لوگ ایمان سے خالی ہیں۔
واہ واہ واہ یہ ہے میرے خالق کائنات کا فیصلہ وہابیوں کے حق میں۔

فرمانِ خداوندی نمبر ۲۰

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ خبیث چیزیں یا خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لئے اور خبیث مردوں کے لئے خبیث چیزیں ہی ہوتی ہیں۔

وہابی کی خوراک نمبر ۲۰

کتے بلے خنزیر کا عرق پانی اور گوہ کچھوے اور بجو کے گوشت کہ خبیث خوراک، صرف وہابیوں کے لئے خداوند کریم نے پسند کر کے دی اس میں صرف وہابیوں کی کیا خصوصیت تھی ہندوؤں یا سکھوں اور بھنگیوں کو اللہ تعالے نے خوراک عطا فرمایا یہ تمہاری مرغوبہ اور خبیثہ خوراک تمہارے کسی خاص جرم کا نتیجہ ہے اور وہ یہی ہو سکتا ہے کہ تم خداوند کریم کے بھی دشمن غیر موجود کو موجود مقرر کرتے ہو اس قرآن پاک کو تم نے بڑی بے دردی سے بدلنے کی کوشش کی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سخت عناد وبغض رکھتے ہو حتیٰ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری کو بھی شرک سمجھتے ہو پاک مقامات سے تمہارا پرہیز ہے تو پاک خوراک حلوے اور کھیر پلاؤ اور حلال پاک گوشت وہ خدا تمہیں کھانا نصیب نہیں فرماتا۔

خدائی فیصلہ

اَلطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ پاک چیزیں پاک بندوں کے لئے اور پاک بندے پاک چیزوں کے لئے ہی ہیں ہم مسلمانوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے صدقے غوث پاک رضی اور اولیاء اللہ کی غلامی کے صدقے حلوے کھیر فرنی اور بکرے مرغ اور بٹیر کا گوشت بھنا ہوا طیبات اس خداوند پاک نے ہماری قسمت میں بنا دیا ہے ہمیں طیبین دیکھا تو ہمیں یہ طیبات عطا فرما دیں اور یہی خوراک طیبہ رسول کی دی جیسا

کہ ارشاد خداوندی ہے۔

يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۝

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اعمال صالحہ طیبہ خوراک سے منتج ہوتے ہیں اور جو لوگ خوراک طیبہ سے متنفر ہوتے ہیں اور خوراک خبیثہ کو پسند فرماتے ہیں وہ عبادۃ خداوندی سے محروم رہتے ہیں۔

وہابی نفاق کا سوال اور اس کا جواب

"وہابی" مولوی صاحب یہ تمہارا دھوکہ دینا ہے کہ جو آیتیں منافقین کے حق میں تھیں وہ ہم پر چسپاں کر دیں۔

"محمد عمر" وہابیو تم بھی یار بڑے سادے ہو اپنے مولویوں کے چکمے میں آ جاتے ہو پہلے سوچو کہ جو آیتیں ایمانداروں کی صفات بیان کرتی ہوئی نازل ہوئیں کیا وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تک ہی محدود ہیں؟ یا ان صفات سے اور بعد میں بھی کوئی ایماندار کہلا سکتا ہے۔ ایسے ہی جو آیتیں کفار عرب کے حق میں نازل ہوئیں کیا وہ صرف انہی تک محدود تھیں؟ یا بعد میں بھی ان کا حکم جاری ہے اگر کوئی شخص ان کے اعمال وعقائد کو اپنائے تو عند اللہ وہ بھی کافر ہے گو زمانہ بعد کا ہی ہو اصول تفسیر ہے کہ شان نزول آیت کا خاص ہوتا ہے لیکن حکم عام ہوتا ہے ایسے ہی جو آیتیں ایمانداروں کے حق میں نازل ہوئیں جن لوگوں میں ایمانداروں کی صفات وعقائد موجود ہوں وہی ایماندار ہیں اور ایماندار کہلانے کے حقدار ہیں دوسرے نہیں ایسے ہی جو لوگ کفار عرب کی صفات سے متصف ہیں جو قرآن کریم میں رب العزۃ نے فرمائی ہیں وہ یقیناً پکے

کے

کفر میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے ایسے ہی جو آیتیں منافقین عرب کے حق میں نازل ہوئیں جو صفات و عقائد رب العزت نے اُن منافقین کے قرآن کریم میں بیان فرمائے اگر وہی صفات و عقائد قیامت تک جس فرد یا فرقے یا جماعت میں موجود ہوں وہی از روئے قرآن کریم منافق ہے کیونکہ قرآن کریم عالمین کا قانون ہے جس پر قرآن کریم کا قانون لاگو ہوگا وہی اس کے ماتحت ہوگا زمانے کا اعتبار نہیں اب وہابیو تم سوچو اور دل سے فیصلہ کرو کہ قانون خداوندی ان منافقین کے عقائد اور صفات اور تمہارے عقائد یکساں ہیں تو تم بھی پکے ٹھوس منافق ہو ورنہ نہیں اور جس شخص یا فرقے میں منافقین کے عقائد و صفات موجود ہوں تو جو ان کے منافق ہونے میں شک کرے وہ بھی از روئے قرآن منافق ہے گو دعویٰ ایمانی کیوں نہ ہو۔ تمہارے فرقہ وہابیہ میں بھی آیات قرآنیہ نے جو منافقین کے عقائد اور صفات بیان فرمائی ہیں وہ من وعن موجود ہیں۔ بے شک سوچو لہٰذا تم وہابی بھی از روئے قرآن کریم پکے منافق ہو تمہارے نفاق میں شک کرے وہ بھی از روئے قرآن مجید منافق ہوگا۔

فرمانِ خداوندی ۲۱

(دعا مانگنے کا خداوندی حکم اور دعا سے منع کرنے والا عند اللہ جہنمی ہے)

مومن ۲۴/۴ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَمَن يَسْتَكْبِرُ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ۔

اور تمہارے پروردگار نے اعلان فرمایا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو اور جو شخص میرے دربار میں دعا کرنے سے تکبر میں رہتا ہے وہ ذلیل ہو کر جلدی جہنم میں داخل ہوں گے۔

۱۔ اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے بندے کو دعا مانگنے کی دعوت دی ہے۔

۲۔ اور جو شخص رب العزۃ سے دعا مانگنے کو روکے یا رُکے تو وہ عند اللہ متکبر ہے اور جہنم کی تیاری ہے اب تم وہابی نماز کے بعد دعا مانگنے سے منع کرتے ہو اور بدعت کہتے ہو تم سوچو کہ اس آیۃ کریمہ کی رو سے تم جہنمی ثابت ہوئے یا نہ؟ جو خود بھی اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتے اور مسلمانوں کو بھی منع کرتے ہو خداوند کریم تمہیں ہدایت دے۔

وہابی کا عقیدہ ۲۱

وہابی نماز کے بعد خداوند کریم سے دعا مانگنے کو بدعت کہتا ہے لہٰذا عند اللہ جہنم کی تیاری ہے۔

وہابی "مولوی صاحب ہماری عمر گزری ہم نے تو ایک حدیث نہیں دیکھی جس میں یہ لکھا ہو کہ نبی علیہ السلام نے فریضہ نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگی ہو یا حکم دیا ہو۔"

"محمد عمر" وہابی صاحب یا تم تو صرف نام کے اہلحدیث ہو نام رکھا لیا حدیث کی ضرورت نہیں۔ حدیث دریافت کرنی ہو تو اہل سنت و جماعت سے دریافت کرو جن کے پاس ہر قول و فعل کی آیت و حدیث موجود ہے تم نے سوال کیا ہے۔ مفصلاً ضرورت ہو تو فقیر کی کتاب مقیاس صلوٰۃ ملاحظہ فرمائیں لیکن اب فقیر مختصراً عرض کرتا ہے۔

عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی ۳۸ } حدثنی احمد بن الحسن بن ادیبویہ ثنا ابو یعقوب اسحٰق بن خالد بن یزید البالسی ثنا عبد العزیز بن عبد الرحمٰن القرشی عن خصیف عن انس بن مالکؓ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ بَسَطَ كَفَّيْهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِلٰهِيْ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَاِلٰهَ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ

علیہم السلام اَسْأَلُكَ اَنْ تَسْتَجِيْبَ دَعْوَتِيْ فَاِنِّيْ مُضْطَرٌّ وَتَعْصِمَنِيْ فِيْ دِيْنِيْ فَاِنِّيْ مُبْتَلًى وَتَنَالَنِيْ بِرَحْمَتِكَ فَاِنِّيْ مُذْنِبٌ وَتَنْفِيْ عَنِ الْفَقْرِ فَاِنِّيْ مُتَمَسْكَنٌ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَّا يَرُدَّ يَدَيْهِ خَائِبَتَيْنِ ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جس نے اپنے دونوں ہاتھ ہر نماز کے بعد پھیلائے ہوں مگر اللہ تعالٰی پر حق ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ نہ لوٹائے پھر کہے اے میرے معبود ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب علیہم السلام کے معبود اور جبرئیل میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے معبود میں تم سے دعا کرتا ہوں کہ تو میری دعا قبول فرما میں بے قرار ہوں میں کمزور ہوں تو میرے دین کی حفاظت فرما میں گنہگار ہوں تو مجھے اپنی رحمت میں لے لے میں مسکین ہوں تو مجھے فقر سے بچا لے۔

کافر دعا سے محروم رہتا ہے

المؤمن ۲۴ ع ۵ وَمَا دُعَاءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝

اور کافروں کی دعا ضائع جاتی ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کوئی کافر دعا کرتا ہے تو رب العزۃ اس کو روی کی ٹوکری میں ڈال دیتا ہے۔ آج تک تمہارے وہابیوں سے کوئی ایسا ہوا یا ہے یا ہوگا؟ جو دربار خداوندی میں دعا کرے اور رب کریم قبول فرمائے یہ ہے تمہاری کفر کی واضح دلیل اگر تم مومن ہوتے تو رب العزۃ کا فرمان ہے۔ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ایمانداروں کی دعا اللہ تعالٰی قبول فرماتا ہے اور دعا مانگنے والے کو اپنے فضل سے انعام بھی دیتا ہے اور تم وہابیوں کو تو اللہ تعالٰی نے اپنے دربار میں دعا مانگنے سے بھی محروم رکھا ہے۔

وہابی ایٹم بم وہابی قلعے پر ۲۲

کتاب التوحید والسنۃ فی رد اہل الالحاد والبدعۃ
مصنف قاضی عبدالاحد وہابی خانپوری ۲۶۲ / ۲۶۳

پس اس زمانہ کے جو یہ اہلحدیث معتقدین مخالفین سلف صالحین جو حقیقۃً ماجاء بہ الرسول سے جاہل ہیں وہ اس صفت میں وارث اور خلیفہ ہوئے ہیں۔ شیعہ و روافض کے یعنی جس طرح شیعہ پہلے زمانہ میں باب اور دہلیز کفر و نفاق کی تھے اور مدخل ملاحدہ و زنادقہ کا تھے اسلام کی طرف اسی طرح یہ جاہل جھوٹے اہلحدیث اس زمانہ میں باب اور دہلیز اور مدخل ہیں ملاحدہ اور زنادقہ منافقین کے بعینہ مثل اہل تشیع کے دیکھو ملاحدہ نیچریہ جو کفار اور منافقین ہیں اور وہ بھی انہیں کے باب اور دہلیز اور مدخل سے داخل ہوئے اور انہی کو گمراہ کر کے ان سے اپنا حصہ مفروض کامل اور وافی مثل شیطان کے لے لیا پھر ملاحدہ مرزائیہ قادیانیہ نکلے تو انہوں نے بھی انہیں کے باب اور دہلیز اور مدخل سے داخل ہونا اختیار کیا اور جماعات کثیرہ کو ان میں سے مرتد اور منافق بنا دیا اور جب ملاحدہ زنادقہ چکڑالویہ نکلے تو وہ بھی انہی کے دہلیز اور دروازہ سے داخل ہوئے اور ایک خلق کو ان سے مرتد بنایا اور اب جب یہ مولوی ثناء اللہ خاتم الملحدین نکلا تو وہ بھی انہی جہال اہلحدیث کے باب اور دہلیز سے کیا جو کچھ کیا۔

کیوں بھئی اب بتاؤ یہ تو تمہارے بڑے موجودہ مروجہ اہلحدیث مذہب کا سرغنہ عالم ہے جس کا فیصلہ تحریری موجود ہے۔

وہابی فیصلہ اور سُنیئے (۲۳)

کتاب التوحید والسنة فی رد اہل الالحاد والبدعة
مولوی قاضی عبدالاحد خانپوری وہابی ۲۲۳

ان بدعتی دجال کاذب اہلحدیثوں میں ایک ذرہ آمین بالجہر اور رفع یدین کرے اور تقلید کا رد کرے اور سلف کی ہتک کرے مثل امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی جن کی امامت فی الفقہ اجماع امت کے ساتھ ثابت ہے اور پھر جس قدر کفر اور بداعتقادی اعتقاد اور زندیقیت ان میں پھیلائے بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں اور ایک ذرہ چیں بجبیں بھی نہیں ہوتے اگر علماء اور فقہاء اہل سنت ہزار دفعہ ان کو متنبہ کریں ہرگز نہیں سنتے سبحان اللہ ما اشبہ اللیلة بالبارحة اور سراس کا یہ ہے کہ وہ مذہب وعقائد اہل سنت والجماعت سے نکل کر اتباع سلف سے منحرف اور متکبر ہو گئے ہیں فافہم وتدبر۔

"محمد عمر" یہ دونوں فیصلے فقیر نے وہابیوں کے سرغنہ مولوی عبدالاحد صاحب خانپوری کی زبانی بیان کئے ہیں جس نے وہابی فرقے کی اصلیت واضح کر دی ہے اب تو تمہارے مذہب کے کذب وبطالت کی حقیقت تمہیں خود ہی تسلیم کر لینی چاہیئے جیسا کہ لنگڑا خود اقرار کرے میں لنگڑا ہوں یا کانا کہے کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں کانا ہوں یا گھر والے کہدیں کہ ہمارا لڑکا اندھا ہے تو دوسروں کے اندھا کہنے سے اندھے کو عار نہیں سمجھنی چاہیئے جب تمہارے بڑے وہابی نے اپنے مذہب کی بطالت کا اقرار کر لیا تو تمہیں اب بجائے ہٹ پا ہونے کے تائب ہونا چاہیئے اور بطالت چھوڑ دینی چاہیئے۔ اور اکابرین اسلام کے عقیدے کے مطابق اپنا عقیدہ بنا لینا چاہیئے۔

غیر مقلدین وہابی فرقہ ننگا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں

وہابی خطرہ ۲۴

علاماتِ وہابیہ مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۱

۱۔ بخاری شریف ۲/۷۵۶ } حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن یحیی بن سعید عن محمد بن ابراھیم بن حارث التیمی عن ابی سلمة بن عبد الرحمٰن عن ابی سعید ن الخدری انہ قال سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ یَخْرُجُ فِیْکُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلٰوتَکُمْ مَعَ صَلٰوتِہِمْ وَصِیَامَکُمْ مَعَ صِیَامِہِمْ وَعَمَلَکُمْ مَعَ عَمَلِہِمْ وَیَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَہُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّہْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ یُنْظَرُ فِی النَّصْلِ فَلَا یُرٰی شَیْئًا وَیُنْظَرُ فِی الْقِدْحِ فَلَا یُرٰی شَیْئًا وَیُنْظَرُ فِی الرِّیْشِ فَلَا یُرٰی شَیْئًا وَیَتَمَارٰی فِی الْفُوْقِ = ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔

بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ تم میں ایک قوم نکلے گی جن کی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازوں کو حقیر سمجھو گے اور ان کے روزوں کے مقابلے میں تم اپنے روزے حقیر سمجھو گے ان کے اعمال کے سامنے تم اپنے اعمال معمولی سمجھو گے اور قرآن پڑھیں گے مگر حلق کے نیچے قرآن کا اثر ان کو نہ ہوگا دین سے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے تیر کے سر کو دیکھا جائے تو شکار کا نشان تک نہ ہوگا تیر کا زخم دیکھا جائے گا تو کوئی نشان نہ ملے گا زخم کا داغ بھی نہ ہوگا۔ دین کے اوپر اوپر سے ہی گزر جائیگا۔

۱۔ بخاری شریف کی حدیث صحیح میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہابیوں کی نماز روزہ دیگر اعمال شرعیہ کا نقشہ کھینچ کر خصوصًا ان کے قرآن پڑھنے کا وصف کر واضح فرما دیا۔ اب بفرمانِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانو تم خود فیصلہ کر لو کہ وہابیوں کے نماز روزے ہم سے زیادہ ہیں قرآن کے حافظ ہیں لیکن بفرمانِ مصطفوی حلق سے نیچے ایمان کی رتی نہیں۔

۲۔ وہابیوں کے اسلامی تعلقات کو واضح کر دیا کہ اسلام میں ایسے لوگوں کو کوئی دخل نہ ہوگا۔

وہابی خطرہ ۲۵

فرقہ وہابیہ کی علامات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۲

۲۔ بخاری شریف ۱/۴۷۱ } حدثنا محمد بن عرعرة ثنا شعبة عن الحکم عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُھْلِکَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ وَقَالَ ابْنُ کَثِیْرٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ بَعَثَ عَلِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِذُھَیْبَةٍ فَقَسَمَھَا بَیْنَ الْاَرْبَعَةِ الْاَقْرَعِ بن الحارث الحنظلی ثم المجاشعی وَعُیَیْنَةَ بن بدر الفزاری وزید الطائی ثم احد بنی نبھان وعلقمة بن علاثة العامری ثم احد بنی کلاب فغضبت قریشٌ والانصار فقالوا یُعْطِیْ صَنَادِیْدَ اَھْلِ نَجْدٍ وَیَدَعُنَا قَالَ

إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقٌ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ إِذَا عَصَيْتُ أَيَأْمَنُنِي اللّٰهُ عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ فَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا أَوْ فِي عَقِبِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ

ابو سعید رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ نے مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کچھ سونا بھیجا آپ نے ان کو چاروں جماعتوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اقرع بن حارث اور عیینہ بن بدر اور زید طائی علقمہ بن علاثہ تو قریش اور انصار ناراض ہوئے کہ حضور آپ نے نجدیوں کے مہتنوں کو خیرات تقسیم فرما دی ہے اور ہمیں چھوڑ دیا ہے۔ مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے نجدیوں کے اکابرین کو تالیف قلوب کے لئے دیا ہے تو آپ کے سامنے ایک آدمی گہری آنکھوں والا بلند بھوؤں والا اونچے ماتھے والا بھاری داڑھی والا منڈے ہوئے سر والا آیا کہا کہ اللہ سے ڈر یا محمد (دراصل وہ نجدی تھا تالیف قلوب کہنے سے جل گیا) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں نافرمان ہوں تو خداوند کریم کا فرمانبردار کون ہوگا اللہ تعالے وحدہ لاشریک نے مجھے تمام زمین والوں کے لئے امین بنا کر بھیجا ہے اور تم مجھے امین نہیں تسلیم کرتے خالد بن ولید رضی اللہ تعالے عنہ نے

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کو قتل کرنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اس کو قتل کرنے سے روک دیا جب وہ چلا گیا تو مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نسل سے یا فرمایا اس کے بعد میں ایسی قوم ہوگی جو قرآن مجید پڑھیں گے اور ان کے جبڑوں کے نیچے نہ اترے گا دین سے ایسے نکلے ہوں گے جیسا کہ تیر کمان سے مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں ان کو پاؤں تو جیسا کہ اللہ تعالے نے قوم عاد کا صفایا کیا میں ان کو ضرور قتل کر دوں۔

اہلحدیث بننے کے دعویدارو! فقیر نے تمہارے روبرو حدیث مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم پیش کر دی ہے۔ اب تمہاری جماعت کا انصاف دیکھتا ہوں کہ حدیث مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی فرمودہ علامات کی پہچان کر کے کون ان جیسے والوں سے اجتناب کرتا ہے اور کون تعلق رکھتا ہے کیونکہ

فیصلہ خداوندی ہے

وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى اے ایمان والو جب تم بات کرو تو انصاف کی کرو۔

گو اپنے قریبی ہی کیوں نہ ہو۔ اگر تم بھی سچے اہلحدیث ہو تو اس مذکورہ حدیث مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ علامات کو پہچانو پھر صحیح فیصلہ خود کر لو۔

(۱) نجدیوں کو مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے تالیف قلوب کے لئے سونا عطا فرمایا لیکن پھر بھی وہ نہ سدھرے۔ وہ صحیح مسلمان کیسے کہلانے کا حقدار ہیں۔

(۲) جو آدمی مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم پر معترض ہوا تھا جس کی آنکھیں گہری بھویں اونچی پیشانی اونچی داڑھی بھاری سر منڈا ہوا تھا اس شکل کی بھی پہچان کرو اور مخالفت

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ پہ اعتراض کرنے والوں کو بھی مدنظر رکھو۔

وہابی خطرہ ۲۶

علامات وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۳

بخاری شریف ۲/۱۱۰۵ } حدثنا قبیصۃ قال حدثنا سفین عن ابیہ عن ابی نعم او ابی نعیم شكّ قبیصہ عن ابی سعید قَالَ بُعِثَ اِلَى النَّبِیّ صَلَّى اللّٰه علیہ وسلم بِذُهَیْبَۃٍ فَقَسَّمَهَا بَیْنَ اَرْبَعَۃٍ ۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف تھوڑے سے سونے کے ٹکڑے بھیجے گئے آپ نے ان کو چار ٹکڑوں میں تقسیم فرما دیا۔

وہابی خطرہ ۲۷

علامات فرقہ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۴

بخاری شریف ۲/۱۰۲۴، نسائی شریف ۲/۱۷۳ } حدثنا محمد بن کثیر قال اخبرنا سفیان قال حدثنا الاعمش عن خیثمہ عن سوید بن غفلۃ قَالَ عَلِیٌّ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللّٰه علیہ وسلم یَقُوْلُ یَاْتِیْ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّۃِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ لَا یُجَاوِزُ اِیْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَاَیْنَمَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ = سوید بن غفلۃ فرماتے ہیں۔

کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ آخیر زمانے میں ایک قوم آئے گی۔ لمبے لمبے دانتوں والے نبے وقوف "حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بات کریں گے دین سے نکل جائیں گے" جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کا ایمان حنجروں سے نیچے نہ ہوگا تو جہاں تم ان کو تو قتل کرو ان کے قتل کرنے کا اتنا ثواب ہے جتنا کہ کسی نے قیامت تک کے کفار کو قتل کر دیا۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے واضح ہوا کہ منافقوں کی ایک قوم اخیر زمانے میں ظاہر ہوگی جس کی علامات حسب ذیل ہوں گی۔

(۱) لمبے دانتوں والے
(۲) عقل سے کوتاہ ہوں گے۔
(۳) وہ فرقہ اپنے آپ کو اہل حدیث کہلائیں گے۔
(۴) اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔
(۵) منافقین ہوں گے زبانی اسلام کے مدعی ہوں گے۔ دل میں اسلام کی بو بھی نہ ہوگی۔
(۶) ان کی سزا صرف قتل ہی ہوگی۔

وہابی خطرہ ۲۸

علامات فرقہ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۶

بخاری شریف ۲/۱۰۲۴ } حدثنا عمر بن حفص بن غیاث قال حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش قال حدثنا خیثمۃ قال حدثنا سوید بن

غفلة قال علیؓ اذا حدثتکم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثاً فواللہ لان اخر من السماء احب الی من ان اکذب علیہ واذا حدثتکم فیما بینی وبینکم فان الحرب خدعۃ وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سیخرج قوم فی اٰخر الزمان حداث الاسنان سفہاء الاحلام یقولون من خیر قول البریۃ لا یجاوز ایمانہم حناجرہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ فاینما لقیتموہم فاقتلوہم فان فی قتلہم اجرا لمن قتلہم یوم القیٰمۃ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ جب میں تم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کروں تو خدا کی قسم مجھ پر اگر آسمان بھی گر پڑے تو میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان کبھی نہیں گھڑوں گا اور جب میں بات کروں تو میرے اور تمہارے درمیان رہے کیونکہ جنگ محض دھوکہ ہے میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اخیر زمانے میں ایک قوم نکلے گی لمبے لمبے دانتوں والے عقلوں سے کوتاہ ہر بات میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھیں گے ان کا ایمان محض زبانی ہوگا حنجرے سے نیچے نہ اتریگا دین سے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے جہاں تم ان کو دیکھو تو قتل کر ڈالو اس لئے کہ ان کے قتل کا اتنا ثواب ہے جیسا کہ کسی نے قیامت تک کفر کو قتل کر دیا۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہوا کہ منافقین کی ایک جماعت کا

اظہار اخیر زمانے میں یعنی قرب قیامت یقینی ہوگا ان کی علامتیں بھی ہمارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرما دیں یہ آپ کے علم غیب کی بھاری دلیل ہے اسی لئے فرقہ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا منکر ہے کہ آپ نے ہماری علامتیں اپنی اُمت کو پہلے ہی بیان فرما دیں ابھی ہم پیدا بھی نہیں ہوئے اور ہمارا پول قبل از وقت نکال دیا جب کوئی مسلمان ہماری طرف نگاہ اٹھاتا ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ علامات سے ہمیں فوراً پہچان لیتا ہے کہ یہ وہی ہیں۔

وہابیت یزیدیت خارجیت

"وہابی" مولوی صاحب بعض محدثین کی رائے ہے کہ یہ حدیثیں خارجیوں کے حق میں آپ نے فرمائی ہیں اور تم نے ہمارے اوپر چسپاں کر دیں کتنا ظلم ہے۔ کیا تم محدثین سے زیادہ سمجھدار ہو؟

"محمد عمر" وہابی صاحب تم تو یار غیر مقلدیت کے مدعی ہو پھر محدثین کی تقلید بھی کر لیتے ہو یا یہ کہو کہ ہمارا دعویٰ غیر مقلدیت جھوٹا ہے دوسرا جواب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خاص کسی فرقے کا نام نہیں لیا علامات فرما دیں تا کہ جن میں یہ علامات موجود ہوں وہی ان احادیث صحیحہ کا مصداق ہے۔

تیسرا جواب اگر بقول تمہارے خارجی مراد ہیں تو خارجی کے علامات تم منطبق کر دو پھر بھی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین ہیں تو یہ کاری ضرب بھی تم پر ہی پڑی کیونکہ تمہارا فرقہ وہابیہ امام حسین علیہ السلام اور ان کی پارٹی اہلبیت علیہم السلام کو معاذ اللہ ناحق سمجھتے ہیں اور یزید کو حق پر یعنی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت علیہم السلام اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ

علیہ وسلم کو تم نے باطل قرار دیا اور یزید کو حق پر لکھ دیا تو یہی عقیدہ خارجی ہے یا تمہیں تو خارجی ہو۔ جو کلوی کا کام کرے گا وہ بدعتی ہے جو تعمیر کا کام کرے وہ معمار ہے کا کام کرنے والا اور یا یہودی عقیدہ رکھنے والا یہودی عیسائی عقیدہ رکھنے والا عیسائی اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عقیدت مند مسلمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن اہلبیت کے دشمن پر عقیدہ رکھنے والا خارجی جیسا کہ تم اب تمہارا عقیدہ عرض کرتا ہوں۔

وہابی خطرہ نمبر ۳۰

موجودہ فرقہ اہل حدیث وہابیوں کا امیر یزید تھا

چنانچہ محمود دین بٹ جو اپنے آپ کو ابو یزید لکھنا فخر سمجھتا ہے وہ اس امر کی دلیل ہے کہ یزید تو صرف حضرت حسین اور آپ کے تمام اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہی دشمن تھا اور محمود دین بٹ اس منزل میں یزید کا بھی باپ ہے۔ یعنی تمام خاندان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی دشمنی میں یزید سے سبقت لے گیا ہے۔

سوال: مولوی صاحب یزید امیر المومنین کیسے ثابت ہے؟

"محمد عمر" فقیر خود نہیں کہتا بلکہ خود وہابیوں نے اپنی کتاب رشید ابن رشید کے سرورق پر لکھا ہے "امیر المومنین سیدنا یزید رضی اللہ عنہ" اور اندرونی ورق پر ابو یزید صاحب رقمطراز ہیں۔

"صلے اللہ امیر المومنین (یزید)، واحسن الجزاء"

(وہابیوں کے نزدیک یزید قاتل حسینؓ جنتی تھا)

رشید ابن رشید ۱۴۶:۔ امیر المومنین سیدنا [illegible] مجاہد اور یزید ان شاء اللہ جنتی ہیں۔

"محمد عمر" وہابیوں کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ جس مقام میں یزید کو رہائش ملے گی ہمارا ڈیرہ بھی وہیں ہوگا۔ فرمان خداوندی ملاحظہ ہو کہ یزید کا مقام خداوند کریم کے نزدیک کیا ہے؟

(قرآنی فیصلہ)

مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا ○

جس شخص نے عمداً ایماندار کو قتل کیا اس کا بدلہ جہنم ہے اس میں ہمیشہ رہے گا۔

مسلمانو! قرآن سے ثابت ہے کہ یزید بن معاویہ نے حضرت حسین علیہ السلام پر فوج کشی کر کے شہید کرایا لیکن وہابی فرقہ یزید کو اپنا امیر سمجھتا ہے۔ جس قوم کا امیر یزید ہو بھلا اس امت کا کیا حال ہوگا تو وہابی فرقہ قیامت کے دن یزیدی پارٹی سے اٹھایا جائے گا۔ اب تم سمجھ لو کہ وہابی کون ہیں؟

وہابیوں کے نزدیک اسلام میں پہلا تفرقہ امام حسینؓ نے ڈالا

رشید ابن رشید ۱۹۰: "جماعت المسلمین میں تفرقہ کا پہلا بیج (امام حسینؓ نے بویا)

وہابیوں کے نزدیک حضرت حسینؓ کا مقصد اسلامی نہ تھا

رشید ابن رشید ۱۹۲: "سیدنا حسینؓ کا مقصد صرف حصول خلافت تھا"

مسلمانو! اب ان مذکورہ عبارات وہابیہ سے تم خود فیصلہ کر لو کہ جو شخص یا فرقہ حضرت حسین علیہ السلام جن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سید شباب اہل جنت فرمایا ہے ان کو لڑاکا اور صرف دنیا دار ہونے کا مقصد سمجھے تو وہ پکا یقینی خارجی ہے یا نہیں؟ غیر مقلد

وہابی فرقہ تو امت محمدیہ میں خداوند کریم اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کے یقینی دشمن ہیں۔

"وہابی" کیا یہ کتاب رشید ابن رشید ہمارے اہل حدیث کی ہے۔

"محمد عمر" جی ہاں یقیناً اور یہ اہلحدیث ہے اس کے علاوہ کتاب ہذا رشید ابن رشید کے آخیر میں اکثرین اکابرین غیر مقلدین وہابیہ کی تقریظات اور دستخط ثبت ہیں لہٰذا یہ کتاب فرقہ وہابیہ اور دیابنہ کی مسلم کتاب ہے اور دیابنہ کے بھی اس پر دستخط موجود ہیں یہ دونوں فرقوں کی مسلم کتاب ہے اہل حدیثوں کے صدر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالیہ کی تقریظ اس کتاب کے صفحہ ۲۶۱ پر موجود ہے۔

وہابی خطرہ ۳۱

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی دشمن غیر مقلدین وہابی نجدی فرقہ ہے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نجدیوں سے مسلمانوں کو خطرے کا الارم دیا"

البدایۃ والنہایۃ ۴/۷۲ } حدثنی ابی اسحٰق بن یسار عن المغیرۃ بن عبد الرحمٰن بن الحارث بن ھشام وعبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم وغیرھما من اَھْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا قَدِمَ اَبُوْ بَرَاء عامر بن مالکؓ بن جعفر ملاعب الاسنۃ علی رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالْمَدِیْنَۃِ فَعَرَضَ عَلَیْہِ الاسلام وَدَعَاہُ اِلَیْہِ فَلَمْ یُسْلِمْ وَلَمْ یُبْعِدْ وَقَالَ یَا مُحَمَّد لَوْ بَعَثْتَ رِجَالاً مِنْ اَصْحَابِکَ اِلٰی اَھْلِ نَجْدٍ فَدَعَوْھُمْ اِلٰی اَمْرِکَ رَجَوْتُ اَنْ یَّسْتَجِیْبُوا لَکَ فَقَالَ صلی اللہ علیہ وسلم اِنِّیْ اَخْشٰی

عَلَیْھِمْ اَھْلَ نَجْدٍ فَقَالَ اَبُوْ بَرَاء اَنَا لَھُمْ جَارٌ الخ عامر بن مالکؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ طیبہ آیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر اسلام پیش کیا اور اپنی طرف دعوت دی اس نے اسلام قبول نہ کیا اور نہ ہی نفرت کا اظہار کیا اور کہا کہ اگر آپ اپنے اصحاب سے چند آدمی نجدیوں کی طرف بھیجدیں وہ اسلام کی دعوت دیں مجھے امید ہے کہ وہ قبول کرلیں گے تو آپ نے فرمایا صحابہ کے متعلق مجھے نجدیوں سے خطرہ ہے عامر بن مالک نے کہا کہ میں ضامن ہوں اخیر حوالہ تک آگے مذکور ہے۔

(۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مذکورہ فرمان سے ثابت ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہابی نجدی غیر مقلد کو ذاتی عناد ہے اور اتباع کا دعوٰی اور اہلحدیث نام رکھنا صرف مسلمان کو اپنی مخالفت کے جال میں پھنسانا مقصود ہے۔

وہابی خطرہ ۳۲

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نجدی اسلام میں خطرناک ہے

بخاری شریف ۲/۵۸۶
قسطلانی ۶/۳۱۴
ابن ہشام ۳/۱۸۴
ابن سعد ۳/۹۳

} قَالَ یَا مُحَمَّدُ لَوْ بَعَثْتَ رِجَالاً مِنْ اَصْحَابِکَ اِلٰی اَھْلِ نَجْدٍ فَدَعَوْتَھُمْ اِلٰی اَمْرِکَ رَجَوْتُ اَنْ یَّسْتَجِیْبُوْا لَکَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنِّیْ اَخْشٰی اَھْلَ نَجْدٍ عَلَیْھِمْ۔
عامر بن مالک نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ یا محمد اگر آپ اپنے چند اصحاب نجد کی طرف بھیجیں اور آپ کے حکم کی دعوت دیں مجھے امید ہے کہ وہ آپ کے حکم کو قبول کریں گے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صحابہ کے متعلق مجھے نجدیوں

سے خطرہ ہے۔

(۱) اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ بانی اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی علم غیب تھا کہ وقوعہ کے پہلے ہی فرما دیا کہ مجھے نجدیوں سے خطرہ ہے۔

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کر دیا کہ نجدیوں سے مسلمانوں کو دھوکہ ثابت ہوگا۔

(۳) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا کہ نجدی میرے اصحاب کا دشمن ہے۔

نوٹ: وہابیہ نجدیہ! نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی جب آپ کی امت کو یقین ہو گیا کہ نجدی اصحاب کے دشمن ہیں آج تم اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دوستی کا دم بھرو تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی تو تم پر اعتماد نہیں کر سکتا خارج از امت کوئی اعتبار کرے تو مضائقہ نہیں۔

(۴) جو فرقہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دشمن ہے وہ خیر القرون کا دشمن ہے جو ان کا دشمن وہ بزبان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام امت اسلامیہ کا دشمن ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ویا اہل الایمان۔

(۵) جس قوم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دھوکہ کرنے کو اپنا فرض سمجھا وہ اہلحدیث یا موحد ہونے کا جھانسا دیں تو مسلمان کیسے اعتبار کر سکتا ہے۔

لہٰذا امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہابیوں نجدیوں سے ہر طرح ہر وقت بچنا اسلامی فرض ہے۔

وہابی خطرہ ۳۳

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نجدیوں کا دھوکہ دہی سے اصحابہ کو شہید کرانا

الطبقات الکبریٰ ابن سعد ۲/۵۱

وَقَدِمَ عامر بن مالك بن جعفر ابو براء ملاعب الاسنة الكلابي عَلٰى رَسُوْلِ الله صلى الله عليه وسلم فَاَهْدٰى لَهٗ فَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ وَعَرَضَ عَلَيْهِ الْاِسْلَامَ فَلَمْ يُسْلِمْ وَلَمْ يَبْعُدْ وَقَالَ لَوْ بَعَثْتَ مَعِيَ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِكَ اِلٰى قَوْمِيْ لَرَجَوْتُ اَنْ يُّجِيْبُوْا دَعْوَتَكَ وَيَتَّبِعُوْا اَمْرَكَ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْهِمْ اَهْلَ نَجْدٍ فَقَالَ اَنَا لَهُمْ جَارٌ اَنْ يَّعْرِضَ لَهُمْ اَحَدٌ فَبَعَثَ مَعَهٗ رَسُوْلُ الله صلى الله عليه وسلم سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ شَبَبَةً يُسَمَّوْنَ الْقُرَّاءَ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْمُنْذِرَ بْنَ عَمْرٍو السَّاعِدِيَّ فَلَمَّا نَزَلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ ...... فَلَقِيَهُمُ الْقَوْمُ فَاَحَاطُوْا بِهِمْ فَكَاثَرُوْهُمْ فَتَقَاتَلُوْا فَقُتِلَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ الله صلى الله عليه وسلم:

عامر بن مالک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا نذرانہ پیش کیا آپ نے قبول نہ فرمایا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے اسلام پیش فرمایا اس نے نہ قبول کیا اور نہ ہی برا کہا اور کہا کہ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) اگر آپ میرے ساتھ اپنے اصحاب کی ایک جماعت بھیج دیں تو مجھے امید ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اپنے اصحاب پر نجدیوں سے مجھے خطرہ ہے۔ تو عامر بن مالک نے کہا
میں ذمہ دار ہوں اگر ان پر کسی نے زیادتی کی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
ان کے ساتھ ستر آدمی جوان انصار سے بھیج دیے جن کو قُرّاءؔ کہا جاتا تھا ا
منذر بن عمرو ان پر امیر مقرر کر دیا جب وہ اصحاب قرا بیر معونہ پہنچے تو
قوم کی اکثریت نے ان پر گھیرا ڈال کر جنگ کیا اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
جو قرا تھے سب کو شہید کر دیا۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاص صوفی اصحاب جن کو اصحاب صُفّہ کے
سے پکارا جاتا تھا نجدیوں نے ان سب کو دھوکے سے لے جا کر شہید کر دیا
تو ثابت ہوا کہ یہ فرقہ نجدیہ صوفیوں کے پکے دشمن ہیں اب ان کا دعویٰ
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ماننے والے ہیں محض مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے

وہابی خطرہ ۳۴

علاماتِ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو غیر مقلدین وہابیہ نجدیہ فرقہ کے حلیے فرمائے

کنز العمال ۶/۳۴ { يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَمَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ عِنْدَ اللّٰهِ لِمَنْ قَتَلَهُمْ (حم ت ٥ عن ابن مسعود)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا آخیر زمانے میں ایک قوم نکلے گی بڑے بڑے دانتوں
والے "عقل سے کوتاہ" زبانوں سے قرآن پڑھیں گے۔ حلق سے نیچے نہ
اترے گا اہلحدیث کہلائیں گے دین سے نکلے ہوں گے جیسا کہ تیر شکار سے پار
نکل جاتا ہے تو جو شخص ان سے ملے چاہیے کہ وہ ان کو قتل کرے یقیناً ان
کے قتل کرنے میں اللہ تعالےٰ کے نزدیک اجر عظیم ہے جو بھی ان کو قتل کرے۔
کیوں جی۔ قرآن کریم کے حافظ بننے والے وہابیو! تم مدعی ہو کہ ہم قرآن کے
حافظ ہیں لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے پورے حلیے اور تمہارا قرآن کا حافظ
ہونا پڑھنا بھی محض جھوٹ بناوٹ اور کذب پر عمل کیا۔ اب مسلمان امت مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم تمہاری صداقت کیسے تسلیم کریں۔

وہابی خطرہ ۳۵

غیر مقلدین وہابیوں کی خاص علامات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

یہ قوم مشرقی قرآن پڑھنے والے "سر منڈے ہوتے"

کنز العمال ۶/۳۴ { يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ حَتّٰى يَعُودَ السَّهْمُ إِلٰى فُوقِهِ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ (حم خ عن ابی سعید)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ مشرق سے ایک قوم نکلے گی قرآن پڑھیں گے بھنجرے سے نیچے نہ اترے گا دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پھر وہ دین میں نہ آ سکیں گے حتیٰ کہ تیر واپس لوٹے گا ان کی خاص علامت سر منڈا ہو گا۔

<u>وہابی خطرہ ۳۶</u>

علامات وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۹

کنز العمال ۶/۳۴ { یَخْرُجُ مِنَ الْمَشْرِقِ اَقْوَامٌ مُحَلَّقَةٌ رُؤُسُهُمْ یَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ لَا یَعْدُوْ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ (طب ق عن سهل بن حنیف)

سہل بن حنیف رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ مشرق کی طرف سے قومیں نکلیں گی سر منڈی" زبانوں سے قرآن پڑھیں گے، بھنجرے سے تجاوز نہ کرے گا۔ دین اسلام سے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے۔

کیوں نجی مشرق کے بسنے والے وہابیو اس حدیث میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو تمہاری آبادی کی سمت بھی واضح کر دی

<u>وہابی خطرہ ۳۷</u>

وہابیوں کی علامات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۱۰

کنز العمال ۶/۳۴ { مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَیْتُهُ اَیَأْمَنُنِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِیْ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا

قَوْمًا یَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ یَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَیَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَنَا اَدْرَکْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ (خ عن ابی سعید)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے مجھے زمین والوں پر امین بنا رکھا ہے۔ اگر میں خداوند کریم کا نافرمان ہوں تو فرمانبردار کون ہو گا یہ منافقین مجھے امین نہیں سمجھتے۔ یقیناً اس آدمی کی نسب سے ایک قوم پیدا ہو گی جو قرآن کے قاری ہوں گے اور حنجرے کے نیچے ایمان کی رتی نہ ہو گی دین سے نکل جائینگے جیسا کہ تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے یہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں ان کے ساتھ ملاقات کروں تو ان کو ضرور قوم عاد کی طرح قتل کر دوں۔

<u>وہابی خطرہ ۳۸</u>

علامات وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۱۱

کنز العمال ۶/۳۴ { اِنَّ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ قَوْمٌ یَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ لَا یُجَاوِزُ حَلَاقِیْمَهُمْ یَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَیَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَئِنْ اَدْرَکْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ (ق د ن عن ابی سعید)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد میری امت سے ایک قوم نکلے گی قرآن پڑھیں گے

مسلمانوں کو قتل کریں گے بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے اگر مجھے ملیں تو میں ان کو ضرور قوم عاد کی طرح قتل کر دوں۔
مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے اس کلام سے ثابت ہوا کہ آپ نے مذکورہ علامات والے اخیر زمانے میں پیدا ہونے والے منافقین کے قتل کا حکم اسی لئے دیا کیونکہ وہ لوگ مسلمانوں کے قتل کا حکم دینگے بلکہ قتل کریں گے جیسا کہ نجدی نے سنیوں کا قتل عام کیا۔

وہابی خطرہ ۳۹

وہابی علامات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۱۲

کنز العمال ۶/۳۴۲ } إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِيْ سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَلَاقِيْمَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ إِلَيْهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ

(حم م عن ابی ذر و رافع بن عمرو الغفاری)

ابوذر غفاری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض لوگ میری امت سے جن کی خاص پہچان سر منڈے ہوں گے وہ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن قرآن صرف زبان پر ہی رہیگا، قرآن کا اثر ہنجرے سے نیچے نہ اترے گا۔ دین سے وہ نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پھر دین کی طرف وہ نہ لوٹ سکیں گے وہ لوگ تمام مخلوق سے زیادہ شرارتی ہوں گے اور وہ فطرۃً شرارتی ہوں گے۔

(وہابی خطرہ ۴۰)

وہابی علامات مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۱۳

کنز العمال ۳۴۳ } إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِيْ سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوْقَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ

(حم م عن ابی ذر)

ابوذر غفاری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض لوگ میری امت سے جن کا خاص نشان سر منڈا ہوگا قرآن پڑھیں گے ان کے جبڑوں سے نیچے نہ ہوگا دین سے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے وہ خداوند کریم کی تمام مخلوق سے شرارتی ہوں گے اور فطرۃً شرارتی ہوں گے۔

ان احادیث مذکورہ میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو چند افراد سے متنبہ فرمایا کیونکہ اس فرقے کا دعوی اسلامی ہوگا لیکن وہ اسلام سے خارج ہوں گے جن کی خاص علامات بھی بیان فرما دیں۔

۱- اس فرقے کی اکثریت کے سر منڈے ہوں گے۔
۲- ان کا اسلامی شغل یہ ہوگا کہ وہ قرآن کریم کے درس و تدریس کا کام زیادہ کرینگے۔
۳- ہر وقت ان کا فطری پیشہ مسلمانوں ایسی شرارتیں کھڑی کرنا ہوگا۔ یعنی اس فرقے کا بچہ اور بوڑھا جوان شرارتی ہوں گے امت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو امن سے نہیں بیٹھنے

دیں گے اور اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے۔ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۔

وہابی خطرہ ۲۱

علامات وہابیہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۱۴

کنز العمال ۶/۳۳ } يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (ق عن علی)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اخیر زمانے میں ایک قوم نکلے گی۔ بڑے بڑے دانتوں والے "بے وقوف" حدیث مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بات کریں گے۔ قرآن بھی پڑھیں گے ان کے حلقوں سے قرآن نیچے نہ اتر سکے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے۔ جیسے تیر شکار سے جب ان سے تمہاری ملاقات ہو ان کو قتل کر دو اس لئے کہ ان کے قتل کرنے میں خداوند کریم کے نزدیک اتنا ثواب ہے جیسا کہ اس نے قیامت تک کفر کو قتل کیا۔

اس حدیث میں بھی مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی قوم کا ذکر فرمایا جن کا حلیہ اپنی امت [illegible] اسلامیہ کو فرما کر خبردار کیا کہ بظاہر وہ اچھے نظر آئیں گے لیکن ان کی سازش سے بچ جانا [illegible] ان کی خاص خاص علامتیں بیان فرمائیں۔

(۱) ان کے لمبے لمبے دانت ہوں گے۔

(۲) عقل سے کورے ہوں گے۔

(۳) بات بات پر حدیث مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لیں گے۔

(۴) قرآن پڑھنے والے حافظ و قاری ہوں گے۔

(۵) دین اسلام سے خارج ہوں گے یعنی اسلام کو محض ایک سیاسی فائدے کی غرض سے استعمال کریں گے۔

(۶) قرآن کریم کے مخالف ہوں گے اسی لئے وہابی مذہب میں قرآن کریم کا کوئی احترام نہیں چٹائیوں پر رکھ دیتے ہیں قرآن کریم کی طرف پاؤں لپار دیتے ہیں قرآن کریم کے ہر حکم کی تاویل کرتے ہیں۔

(۷) ان کی سزا صرف قتل ہی ہو گی۔

وہابی خطرہ ۲۲

علامات وہابیہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۱۵

کنز العمال ۶/۳۳ } يَاْتِيْ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ هُمْ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (خ د ن عن علی)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اخیر زمانے میں ایک قوم آئے گی۔ لمبے لمبے دانتوں والے "عقل سے بے وقوف ہوں گے" بات کریں گے تو کہیں گے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اسلام سے نکل جائیں گے جیسا تیر شکار سے نکل جاتا ہے ان کا ایمان حنجرے سے اوپر ہی رہیگا نیچے یعنی دل میں ایمان کا نام نہ ہوگا جہاں تم ان کو ملو ان کو قتل کر دو کیونکہ ان کے قتل کرنے میں اتنا ثواب ہے جیسا کہ کسی نے قیامت تک کے کفار کو قتل کر دیا۔

وہابی خطرہ ۴۳

علامات وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۱۶

کنز العمال ٦/٣٤ } يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَيْسَ [illegible] اِلٰى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ وَّلَا صَلٰوتُكُمْ اِلٰى صَلٰوتِهِمْ بِشَيْءٍ وَّلَا صِيَامُكُمْ اِلٰى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِيْنَ يُصِيْبُوْنَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ لَاتَّكَلُوْا عَنِ الْعَمَلِ وَاٰيَةُ ذٰلِكَ اَنَّ فِيْهِمْ رَجُلًا لَهٗ عَضُدٌ لَيْسَ لَهٗ ذِرَاعٌ عَلٰى رَأْسِ عَضُدِهٖ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ (حم د عن علی)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ایک قوم نکلے گی قرآن پڑھیں گے تمہارا قرآن پڑھنا

ان کے مقابلے میں کچھ نہ ہوگا اور نمازی ہوں گے تمہاری نمازیں ان کے مقابلے میں کچھ نہ ہوں گی اور وہ روزے دار بھی ہوں گے تمہارے روزے ان کے مقابلے میں کچھ نہ ہوں گے قرآن پڑھیں گے تو معلوم ہوگا کہ خدا انہی کا ہے اور قرآن انہی پر نازل ہوا ہے ان کی نماز کا اثر حنجرے سے نیچے نہ ہوگا۔ دین اسلام سے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے جو اسلامی لشکر ان سے مقابلہ کرے گا۔ اپنے نبی کی زبان پر وہ فیصلہ نہ کریگے عمل سے تم سستی نہ کرنا اس کا نشان خاص یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہوگا جس کا بازو تو ہوگا لیکن خشک بے جان اس کے بازو کے سرے پر پستان سرے کی طرح اس پر سفید بال ہوں گے۔

اس حدیث شریف میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے غیر مقلدین وہابیہ کی خاص علامات کا ذکر فرمایا۔

(۱) کہ وہ قرآن مجید کے قاری اور حافظ ایسے ہونگے کہ سب مسلمانوں سے اعلیٰ قرآن پڑھیں گے۔ (واقعی وہابیوں میں حفاظ اور قراء بہت ہیں)

(۲) وہ فرقہ نمازی ہوں گے اور وہ ایسی نمازیں پڑھیں گے لمبی لمبی اور بہترین کہ مسلمانوں کی نمازیں ان کے مقابلے میں کچھ وقعت نہ رکھتی معلوم ہونگی (یہ بھی وہابیوں کی خاص تصویر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کھینچ دی)

(۳) وہ فرقہ اکثر روزے دار ہوں گے اور خوب روزے رکھیں گے لیکن روزہ ان کو مفید نہ ہوگا۔

(۴) اس فرقے کی ایسی بہترین نمازیں لیکن دل سے کھوٹے نماز کی تاثیر جو رب کریم نے فرمائی

ہے هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ سے قطعاً محروم ہوں گے مصطفٰے صلے اللہ علیہ
وسلم کی زبانی ثابت ہوا کہ وہابی کی بہترین نماز سے وہابیوں کو فائدہ نہ ہوگا۔

(۵) باوجود اس فرقے (وہابیہ کے) نمازی روزے دار قرآن کے حافظ اور قاری ہونے
کے اسلام سے خارج ہوں گے یعنی اسلام میں داخل ہو کر نکل جائیں گے امتی لیکن
امت میں شامل نہ ہوں گے بلکہ نبی اللہ کو اپنے جیسا سمجھیں گے۔ حدیث مصطفٰے صلے اللہ
علیہ وسلم کا فیصلہ پیش کیا جائے تو وہ تسلیم نہ کریں گے بلکہ حدیث شریف کو ضعیف کہہ کر
اپنی ہٹ پر قائم رہیں گے یعنی اپنی ہٹ کو حدیث صحیح مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم
پر مقدم سمجھیں گے۔

(۶) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور علامت بیان فرمائی کہ اس فرقہ میں ایک آدمی
ایسا ہوگا یعنی وہ سب سے خطرناک ہوگا ایک بازو اس کا بے حس خشک ہوگا جس کے
سرے پر پستان کے سرے کی طرح ایک سفید بالوں والا دانہ ہوگا۔

وہابی خطرہ ۴۴

دارالندوہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کے محاذ کا مقام اور ابلیس نجدی کی شکل میں

تاریخ الکامل لابن اثیر الجزری ۲/۳۸

فَلَمَّا رَأَتْ قُرَيْشٌ ذَالِكَ حَذَرُوْا خُرُوْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاجْتَمَعُوْا فِيْ دَارِ النَّدْوَةِ وَهِيَ دَارُ قصی بن کلاب وَتَشَاوَرُوْا فِيْهَا فَدَخَلَ

مَعَهُمْ اِبْلِيْسُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْخٍ وَقَالَ اَنَا مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ الخ۔
جب قریش نے یہ ماجرا دیکھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نکلنے سے انہوں
نے اجتناب کیا پھر دارالندوہ میں انہوں نے اجتماع کیا اور وہ قصی بن کلاب
کا گھر تھا اس میں انہوں نے مشورہ کیا تو ان کے ساتھ ابلیس بھی نجدی شیخ
کی شکل میں داخل ہو گیا اس نے کہا کہ میں نجد کے رہنے والا ہوں۔

معلوم ہوا: اس مذکورہ حوالہ سے ثابت ہوا کہ ابلیس نے بھی تمام مخلوق سے مصطفٰے صلے اللہ علیہ
وسلم کی مخالفت میں نجدی کا روپ دھارا ابلیس نے اس روپ دھارنے سے مصطفٰے
صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے جن و انس کو ثابت کر دیا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم
کی مخالفت جو نجدی کے ظاہر و باطن میں ہے جن و انس کی تمام اقوام میں اور کسی
میں نہیں ہو سکتی۔

اور نجدی وہابیہ کہدو

آمنا

اور نجدی کی اقتدا اور اس کے عقائد کو ترک کر کے اپنے عقائد امت مصطفٰے صلے اللہ
علیہ وسلم جیسے بنا لو جیسا کہ فرمان الٰہی ہے۔ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ
فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۝ کہ اگر یہ لوگ ایسے ایماندار
ہو جائیں جیسا کہ اے امت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تم ہو تو ضرور وہ ہدایت پر ہیں اور
اگر وہ تمہارے عقیدے کے مطابق ایمان لانے سے گریز کریں تو وہ اسلام سے دور ہیں
ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

وہابی خطرہ ۴۵

شیطان نے شیخ نجدی کی شکل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی

سیرۃ النبی لابن ہشام ۲/۹۳ — تاریخ الطبری ۲/۹۸ — البدایۃ والنھایۃ ۳/۱۷۵

عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال لما اجمعوا لذالک واتعدوا ان یدخلوا فی دار الندوۃ لیتشاوروا فیھا فی امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدوا فی الیوم الذی اتعدوا لہ وکان ذالک الیوم یسمی یوم الزحمۃ فاعترضھم ابلیس لعنۃ اللہ فی ھیئۃ شیخ جلیل علیہ بت لہ فوقف علی باب الدار فلما راوہ واقفا علی بابھا قالوا من الشیخ قال شیخ من اھل نجد سمع بالذی اتعدتم لہ فحضر معکم لیسمع ما تقولون وعسی ان لا یعدمکم منہ رایا ونصحا قالوا اجل فادخل فدخل معھم لعنۃ اللہ علیہ۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے فرمایا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے جب کفار مکہ نے اجتماع کیا اور دار الندوہ میں داخل ہونے کے لئے تیار ہوئے تاکہ دار الندوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مشورہ کریں صبح صبح ہی تیاری کرکے آئے اور اس دن کو یوم زحمۃ نام رکھا گیا تو ابلیس لعنت اللہ علیہ ایک بھاری چادر اوڑھ کر بڑے بزرگ کی شکل میں آکر دروازے پر کھڑا ہوگیا جب کفار مکہ نے اسے دروازے پر

کھڑا دیکھا تو انہوں نے کہا کہ یہ بزرگ کون ہے تو ابلیس نے جواب دیا کہ میں نجدی بزرگ ہوں سنا تھا کہ تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کچھ تیاری کر رہے ہو تو تمہارے ساتھ حاضری دی ہے تاکہ سنا جائے کہ تم کیا کہتے ہو اور شاید تم سے کوئی رائے یا نصیحت رہ نہ جائے کفار مکہ نے کہا ہاں تشریف لائیے تو ابلیس لعنت اللہ علیہ کفار مکہ کی مجلس میں شامل ہوگیا۔

"محمد عمر" (۱) اس مذکورہ واقعہ سے ثابت ہوا کہ وہابیت نجدیت غیر مقلدیت کی بنیاد عناد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں سب سے پہلے ابلیس نے کفار مکہ کی معیت میں رکھی۔

(۲) اس مذکورہ عبارت سے شیطان کا فنا فی النجدیت کے مرتبے کو حاصل کرنا ثابت ہوا۔

(۳) جب شیطان نے فنا فی النجدیت کے روپ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل اور اسلام کے مٹانے کا مشورہ پیش کیا تو خود بالذات نجدی کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں تو حد ٹوٹ گئی وہابی نجدی کو محبت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلامی تعلق میں خیال کرنا محال ہے حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ہ

وہابی خطرہ ۴۶

طاقت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ابلیس نے بھی اقرار کیا

سیرۃ ابن ہشام ۲/۹۴ — تاریخ الطبری ۲/۹۸

فتشاوروا ثم قال قائل منھم احبسوہ فی الحدید واغلقوا علیہ بابا . . . قال الشیخ النجدی لا واللہ ما ھذا لکم برای واللہ لئن حبستموہ

البدایۃ والنہایۃ ۳/۱۷۵ { كُنَّا نَعْرِفُ لَوْنَ يَخْرُجُ أَمْرُهُ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ الَّذِي أَغْلَقْتُمْ دُونَهُ إِلَى أَصْحَابِهِ۔

تو کفار نے مشورہ کیا پھر ان سے ایک نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو قید کر دو اور تالا لگا دو . . . . . . نجدی کے بڈھے نے کہا خدا کی قسم تمہاری یہ رائے درست نہیں خدا کی قسم اگر تم نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو قید کر دیا جیسا کہ تمہارا خیال ہے تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا حکم قید کے اندر سے بھی اس کے اصحاب تک پہنچتا رہے گا۔

"محمد عمر" مسلمانو! تم نے سمجھ لیا ہو گا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں ان کو کتنا شغف ہے اور اتنی مخالفت کے ہوتے ہوئے اب یہ اہلحدیث بننے کا ڈھنڈورا پیٹیں تو مسلمان ان کا اعتبار کیسے کریں اور طرہ یہ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایسے زبردست دشمن اور اپنے مذہب کی صداقت کا دعویٰ کریں اور ایسے اپنے امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جو دن رات محبت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل میں سرشار ہیں ان پر شرک و کفر کا فتویٰ جڑیں تو امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرض ہے ایسے لوگوں کے عقائد باطلہ کا صاف صاف انکار کر دیں کیونکہ فرمان خداوندی ہے۔

وَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ جو شخص طاغی الشیطان کا انکار کرے اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایمان لائے تو اس نے دامن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تھاما جس کا چھوٹنا محال ہے اور اللہ تعالےٰ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔ لہٰذا بایں قانون خداوندی پہلے غیر مقلدین وہابیوں کا انکار کریں و

کریں پھر اللہ تعالےٰ کی توحید کا اقرار کریں تو ایمانداروں کا اقرار توحید اللہ تعالےٰ کے نزدیک یقینی ہے ورنہ نہیں۔

اس مذکورہ عبارت سے ثابت ہوا کہ ابلیس کو بھی طاقت و صداقت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرنا پڑا۔

(ابی خطرہ ۳،۴)

صفات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ابلیس نے بھی اقرار کیا

سیرۃ ابن ہشام ۲/۹۳، تاریخ الطبری ۲/۹۹ { ثُمَّ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ نُخْرِجُهُ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا فَنَنْفِيهِ مِنْ بِلَادِنَا فَإِذَا أُخْرِجَ عَنَّا فَوَاللَّهِ مَا نُبَالِي أَيْنَ ذَهَبَ وَلَا حَيْثُ وَقَعَ إِذَا غَابَ عَنَّا وَفَرَغْنَا مِنْهُ فَأَصْلَحْنَا أَمْرَنَا وَأُلْفَتَنَا كَمَا كَانَتْ

قَالَ الشَّيْخُ النَّجْدِيُّ لَا وَاللَّهِ مَا هَذَا لَكُمْ بِرَأْيٍ أَلَمْ تَرَوْا حُسْنَ حَدِيثِهِ وَحَلَاوَةَ مَنْطِقِهِ وَغَلَبَتَهُ عَلَى قُلُوبِ الرِّجَالِ بِمَا يَأْتِي بِهِ وَاللَّهِ لَوْ فَعَلْتُمْ ذَلِكَ مَا أَمِنْتُمْ أَنْ يَحُلَّ عَلَى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَيَغْلِبَ عَلَيْهِمْ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِ وَحَدِيثِهِ حَتَّى يُتَابِعُوهُ عَلَيْهِ۔

پھر ان سے ایک نے کہا ہم اس کو اپنے خاندان سے نکال دیں گے اور شہر سے بھی پھر جب ہم سے دور ہو گئے تو خدا کی قسم ہمیں پرواہ نہیں جہاں جائے! جائے جب ہم سے غائب ہو گئے اور ہم اس سے فارغ ہو گئے تو ہم نے اپنا کام سنوار لیا اور اپنے مقصد کو پہنچ گئے تو جو ہو گا سو ہو گا نجدیوں کے بڈھے

(شیطان) نے کہا نہیں! خدا کی قسم یہ تمہاری رائے صحیح نہیں کیا تم نے اس کے بہترین اور میٹھے کلام کو نہیں دیکھا اور لوگوں کے دلوں پر چھا جانے کو نہیں دیکھا جو وہ لاتا ہے خدا کی قسم اگر تم نے یہ کام نکالنے والا کیا تو تمہارے تمام عرب قبائل پر چھا جائے گا اور تم امن میں نہیں رہ سکتے حتیٰ کہ تم تمام اس کے قول اور حدیث سے تابعدار بن جاؤ گے محمد علیہ السلام

"مسلمانو! مذکورہ عبارت سے ثابت ہوا (۱) کہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن کا ابلیس بھی قائل ہے اور جو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے وہ اسلام میں ابلیس سے بھی بدتر ہے۔

(۲) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوۃ بیانیہ کے کمال کا ابلیس بھی قائل ہے۔

(۳) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول بلیغ یعنی موثرہ کلام کا ابلیس بھی قائل ہے اور ابلیس کو بھی یہ یقین ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم انسانوں کے دلوں پر قرآن پڑھ کر چھا جاتے ہیں۔

وہابیو! اب تم سوچو کہ ابلیس ملعون ابدی جہنمی صفات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرکے گو ایمان نہیں لایا اور تم ایمان کا اقرار کرکے صفات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا صاف صاف انکار کرو بلکہ انکار کو مدلل ثابت کرنے کی کوشش کرو تو بتاؤ کہ تم دھوکہ دینے میں ابلیس سے بھی سبقت لے گئے یا نہ؟

وہابی خطرہ ۲۸۵

کفار مکہ کا کہنا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے

سیرۃ ابن ہشام ۲/۹۴ { فقال ابوجهل بن هشام والله إن لي فيه لرأيا

تاریخ الطبری ۲/۹۹ { ما أراكم وقعتم عليه بعد قالوا وما هو يا أبا الحكم؟ قال أرى أن نأخذ من كل قبيلة شابا فتى جليدا نسيبا وسيطا فينا ثم نعطي كل فتى منهم سيفا صارما ثم يعمدوا إليه فيضربوه بها ضربة رجل فيقتلوه فنستريح منه فإنهم إذا فعلوا ذلك تفرق دمه في القبائل جميعا فلم يقدر بنو عبد مناف على حرب قومهم جميعا فرضوا منا بالعقل فعقلناه لهم قال الشيخ النجدي القول ما قال الرجل هذا الرأي لا أرى غيره فتفرق القوم على ذلك وهم مجمعون له =

ابوجہل نے کہا کہ خدا کی قسم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے متعلق میری ایک رائے ہے جہاں تک تم ابھی نہیں پہنچے سب نے کہا سردار جی ارشاد فرمایئے وہ کیا رائے ہے؟ اس نے کہا میری رائے ہے کہ ہر قبیلے سے ایک ایک جوان "زبردست" خاندانی اور ہم سے بہترین نکلے اور ہر جوان کے ہاتھ میں تیز دھار تلوار ہم دے دیں پھر وہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ایک ہی بار کرکے جھپٹ پڑیں تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیں تم اس سے بے غم ہو جاؤ گے اور تمام قبائل میں اس کا خون پھیلایا جائے گا بنو عبد مناف کو تمام قوم سے جنگ کرنے کی طاقت نہیں بنو عبد مناف صرف فدیہ کو ہی پسند کریں گے ہم تسلیم کرلیں گے نجدیوں کے سردار (شیطان) نے کہا اس آدمی نے جو کہا ہے یہ مشورہ صحیح ہے باقی سب غلط ایسی مشورے

پر میٹنگ برخاست ہو گئی اور وہ سبھی صرف اسی لئے اکٹھے ہوئے تھے۔

وہابی خطرہ ۴۹۔

وہابی خطرے کا اظہار رب العزۃ کی زبانی

وَاِذْ یَمْکُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ وَیَمْكُرُوْنَ وَیَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاكِرِیْنَ۔

اور کفار آپ کے ساتھ جب خفیہ سازش کرتے تھے تاکہ آپ کو بند کر دیں یا قتل کر دیں یا آپ کو نکال دیں اور وہ خفیہ سازشیں کرتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی ان کے خلاف تیاری کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف سازشیں کرنے والوں کو خوب بدلہ دے گا۔

وہابی فرقے کی ننگے سر ہونے کی ابتدا

اس مذکورہ آیۂ کریمہ کا شان نزول عرض کرتا ہوں کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف جب کفار نے اجتماع کیا اور ارادہ قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو کفار کو [illegible] کا ارشاد فرمایا۔

وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخَذَ حَفْنَةً مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ نَعَمْ اَنَا اَقُوْلُ ذٰلِكَ اَنْتَ اَحَدُهُمْ وَاَخَذَ اللّٰهُ عَلٰى اَبْصَارِهِمْ عَنْهُ فَلَا یَرَوْنَهٗ فَجَعَلَ یَنْثُرُ ذٰلِكَ التُّرَابَ عَلٰى

تاریخ الطبری ۲/۱۰۰
سیرۃ ابن ہشام ۲/۹۵-۹۶

رُؤُوْسِهِمْ وَهُوَ یَتْلُوْ هٰؤُلَاءِ الْاٰیَاتِ مِنْ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اِلٰى قَوْلِهٖ وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ حَتّٰى فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاٰیَاتِ فَلَمْ یَبْقَ مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَضَعَ عَلٰى رَاْسِهٖ تُرَابًا ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى حَیْثُ اَرَادَ اَنْ یَّذْهَبَ فَاَتَاهُمْ اٰتٍ مِّمَّنْ لَّمْ یَكُنْ مَّعَهُمْ فَقَالَ مَا تَنْتَظِرُوْنَ هٰهُنَا قَالُوْا مُحَمَّدًا قَالَ خَیَّبَكُمُ اللّٰهُ قَدْ وَاللّٰهِ خَرَجَ عَلَیْكُمْ مُحَمَّدٌ ثُمَّ مَا تَرَكَ مِنْكُمْ رَجُلًا اِلَّا وَقَدْ وَضَعَ عَلٰى رَاْسِهٖ تُرَابًا وَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ اَفَمَا تَرَوْنَ مَا بِكُمْ قَالَ فَوَضَعَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ یَدَهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ فَاِذَا عَلَیْهِ تُرَابٌ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے آپ نے ایک مٹھی مٹی کا لیا پھر فرمایا کہ ہاں میں یہ کہتا ہوں تو ان سے ایک ہے اور اللہ تعالیٰ نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان کی آنکھیں اندھی کر دیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو نظر نہیں آئے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے یٰسین والقرآن الحکیم اِنَّكَ لمن المرسلین علی صراط مستقیم سے فھم لا یبصرون تک پڑھتے ہوئے ان کے سروں پر مٹی دھوڑ دی جب آپ ان آیتوں سے فارغ ہوئے تو ان سے کسی شخص کا سر مٹی سے خالی نہ تھا پھر جہاں آپ کا ارادہ تھا تشریف لے گئے ایک گزرنے والا آیا جو ان کے علاوہ تھا اس نے کہا یہاں کیا دیکھتے ہو انہوں نے کہا کہ ہم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی

انتظار میں کھڑے ہیں اس نے کہا کہ تمہیں اللہ تعالے ذلیل کرے خدا کی قسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو تشریف لے گئے آپ نے تو تم سے ایک آدمی نہیں چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ ڈالی ہو اور آپ تشریف لے گئے تم نہیں دیکھتے تمہارے ساتھ کیا ہوا ہر ایک نے اپنے سر پہ ہاتھ پھیرا تو سروں پر مٹی پڑی ہوئی تھی۔

وہابی خطرہ ۵۰

ننگے سر ہونے کی ابتدا کا دوسرا حوالہ

تاریخ الکامل ۲/۳۹ } وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخَذَ حَفْنَةً مِّنْ تُرَابٍ فَجَعَلَهٗ عَلٰی رُؤُسِهِمْ وَهُوَ يَتْلُوْ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ مِنْ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اِلٰى قَوْلِهٖ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَرَوْهُ فَاَتَاهُمْ اٰتٍ فَقَالَ مَا تَنْتَظِرُوْنَ فَقَالُوْا مُحَمَّدًا فَقَالَ خَيَّبَكُمُ اللّٰهُ خَرَجَ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَتْرُكْ اَحَدًا مِّنْكُمْ اِلَّا جَعَلَ عَلٰى رَاْسِهٖ التُّرَابَ وَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَوَضَعُوْا اَيْدِيَهُمْ عَلٰى رُؤُسِهِمْ فَرَاَوُا التُّرَابَ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے بے نکلے تو مٹی کی ایک مٹھی تمام کے سر پہ ڈالی اس وقت آپ پڑھتے رہے یٰسین والقرآن الحکیم۔ فھم لا یبصرون تک پھر تشریف لے گئے کفار نے آپ کو دیکھا نہیں ان کے پاس سے ایک راہگزر گزرا اس نے کہا کیا دیکھتے ہو کفار نے کہا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اس نے

کہا تمہیں اللہ ذلیل کرے وہ تو تشریف لے گئے اور تم سے کوئی ایک کو بھی نہیں چھوڑا جس کے سر پہ مٹی نہیں ڈالی اور جہاں پہنچنا تھا پہنچ گئے انہوں نے اپنے سروں پہ ہاتھ پھیرا تو مٹی سروں پہ پڑی ہے۔

یہ ہیں تین حوالے تاریخ طبری، تاریخ کامل اور سیرۃ ابن ھشام جن سے ثابت ہوا کہ ننگے سر ہونا یہ دشمنان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پرانی سنت ہے اسی لئے یہ لوگ نماز میں بھی سر سے ننگے کھڑے ہوتے ہیں۔

غیر مقلدین وہابی مذہب کی توحید وہابی مذہب کی اصل کتب سے

اور ان کے جوابات قرآن کریم و احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے

وہابی عقیدہ ۱

وہابی توحید (۱)

وہابی مذہب میں خداوند تعالے (معاذ اللہ) عرش کا محتاج ہے

قصیدہ نونیہ ابن قیم ۱/۲۱ } فَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ فَوْقَ الْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ حَقًّا كَمَكَانٍ الْقَدَمَانِ
اور میرا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالے عرش اور کرسی پہ موجود ہے یقیناً اور دو

قدم اللہ کے کرسی پر رکھے ہیں۔

بتاؤ وہابیو! تمہارے اس عقیدے کے مطابق اللہ غیر منتہی رہا یا تم نے محدود تصور کرلیا۔

آج تک یہ عقیدہ تو کسی غیر مسلم کا بھی نہیں ہے ہر فرقہ رب العزت کو غیر محدود مانتا ہے لیکن تم نے وحدہٗ لاشریک غیر محدود کا مکان مقرر کر کے محدود و حادث کر دیا کیوں جی تمہارے تقرر سے شرک لازم آیا یا نہ؟ تم وہابی تو مخلوق کے لئے تقرر کو بدعت و شرک کہتے ہو تم نے تو یار خداوند کریم کے لئے مکان مقرر کردیا اب تم سوچ کر تم کون ہو؟

(۲) قرآن شریف مترجم وحید الزمان وہابی | وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کے ماتحت لکھتے ہیں۔ جب وہ کرسی پر بیٹھتا ہے تو چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی ہے اور اس کے بوجھ سے چرچر کرتی ہے۔

(ا) کیوں جی وہابیو خداوند تعالےٰ کا مکان تم نے محدود تسلیم کرلیا۔

(ب) اللہ تعالےٰ وحدہٗ لاشریک کا بوجھ تسلیم کیا گیا۔

(ج) حدود اربعہ مقرر کردیا۔

(د) سمت مقرر کی گئی۔

(ہ) عرش کو خداوند کریم کے مساوی تسلیم کرلیا حالانکہ اس کا کوئی مساوی نہیں۔

(س) اللہ تعالےٰ صمد کو محتاج کردیا گیا۔

یہ چھ صفات ممکن کی ہیں اگر یہ صفات ذات خداوندی کے لئے تسلیم کی جائیں تو وہ بھی ممکن ثابت ہوگا قدیم نہ رہیگا۔

(ص) اس آیۃ کریمہ میں تو رب العزۃ نے کرسی کی حد وسعت بیان فرمائی کہ وہ اتنی بڑی ہے کہ آسمانوں اور زمین سے بڑی ہے اس آیت سے یہ کیسے تم نے نکال لیا کہ کرسی غیر محدود ہے۔

اس میں تو کرسی کی بڑی یا چھوٹی مقدار ثابت ہوئی۔

(۳) تبویب القرآن ۴ وحید الزمان | ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ
پھر آسمان کی طرف چڑھ گیا اور سات آسمان ہموار کئے۔

(۴) تبویب القرآن مولف وحید الزمان وہابی ۲۹ | ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ
پھر تخت پر چڑھا

(۵) تبویب القرآن مولف وحید الزمان ۳۴ | اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى
وہ بڑے رحم والا تخت پر چڑھا

(۶) تبویب القرآن ۴۰ | ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ
پھر اپنے تخت پر چڑھا

(۷) تبویب القرآن ۵۰ | الفرقان: ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ
پھر تخت پر جا بیٹھا۔

کیوں جی وہابیو! یار تم نے خداوند کریم کو انسان بلکہ سب مخلوق کی شکل بنا دیا۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ہے یعنی اللہ تعالےٰ کی مثل کوئی ہے ہی نہیں۔

(۸) فتوی ستاریہ ۲/۸۳ | سوال (۲۹۳) زید نے بکر سے سوال کیا کہ اللہ پاک کہاں ہے؟ بکر نے جواب دیا کہ اللہ پاک عرش پر ہے قرآن شریف میں فرمان الٰہی موجود ہے کہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى زید نے کہا یہ بات بالکل غلط ہے اللہ میاں تو ہر جگہ موجود ہے اس کا کوئی مکان نہیں اس کی دلیل قرآن میں ہے کہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ الآیۃ بکر نے جواب دیا کہ بھائی یہ معنی آپ نے غلط سمجھا ہے یہ تو

خدا کا علم ہے جو ہر جگہ موجود ہے۔

جواب: (۲۹۳) زید کا قول شل بول اور سراسر غلط و باطل ہے۔

اللہ تعالے رب العزت کا عرش پر مستوی ہونا ثابت ہے۔ آیت قرآنی

أ۔ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ۔ پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے

ب۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وہ رحمٰن ہے اوپر عرش کے قرار پکڑا اس نے

(۹) فتوی ستاریہ $\frac{۲}{۸۴}$ } خدا کو ہر جگہ ماننا معتزلہ وجہمیہ وغیرہ فرق ضالہ کا باطل عقیدہ ہے۔

محمد عمر: مذکورہ بالا عقیدہ وہابیہ سے ثابت ہوا کہ وہابیہ خداوند کریم کو حادث مانتے ہیں قدیم نہیں تسلیم کرتے اور جو شخص ذات باری تعالے کو قدیم تسلیم کرے وہ خداوند کریم کا منکر ہے کافر ہے۔

قرآنی فیصلہ

استوٰی بمعنی متوجہ ہونا

مولوی صاحب اگر استوٰی کے معنی قرار پکڑنے کے بناؤ گے تو مشکل بنے گی سنو دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے۔

(۱) البقرة $\frac{۱}{۳}$ } هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝

اور اللہ وہ ذات ہے جس نے جو کچھ زمین میں ہے سب کچھ تمہارے لئے پیدا فرمایا پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے ان کو ساتوں آسمان تیار فرمائے اور وہ ہر شی کو

بڑا جاننے والا ہے۔

(۲) حم السجدة $\frac{۲۴}{۲}$ } ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَ هِیَ دُخَانٌ
پھر توجہ فرمائی آسمان کی طرف اور وہ دھواں تھا۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ استوٰی جن معنی بموجب ان آیتوں میں استعمال ہوا ہے ایسے ہی الرحمن علی العرش استوٰی میں بھی مستعمل ہے یعنی رحمٰن عرش کی طرف متوجہ ہوا اور یہی معنی ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ کے ہیں۔

یعنی اللہ تعالے نے عرش کی طرف توجہ فرمائی۔

کیا اللہ تعالے نے معاذ اللہ پہلے آسمان پر قرار پکڑا اور پھر عرش پر؟ آسمان پر بھی برابر ہی رہا یا بڑھ گیا؟ تمہارے وحید الزمان صاحب نے تو خداوند کریم کو حادث بنا دیا ہے وہ ان کے مذہب میں خداوند کریم کرسی پر بیٹھا ہے اور وہ کرسی خداوند کریم کے بالکل برابر ہے چار انگل بھی بڑی نہیں وہ خداوند کریم جس کا نشان لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ہے تم نے اس کو کرسی کے برابر تسلیم کر لیا تو بے انتہا غیر محدود ذات کو کرسی کے برابر قرار دیا یعنی محدود بنا دیا محدود قدیم نہیں رہ سکتا کیونکہ جس کی ذات محدود ہے اس کا زمان بھی محدود جس کا زمان محدود وہ حادث ثابت ہوا۔ قدیم نہ رہا جو وہابیوں کا ایمان ہے ثابت ہو گیا کہ تم نے تین کفریات کا اقرار کیا۔

(قرآنی حکم)

(اللہ تعالیٰ مکان کا محتاج نہیں)	(وہابی عقیدہ)
آل عمران $\frac{۹۷}{۱۰}$ } فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ	ذات باری تعالے کو تم نے کرسی کا محتاج بنا دیا۔
بے شک اللہ تعالے تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے	خداوند کریم کرسی کے برابر بیٹھا ہے چار انگل
ذات خداوندی کے کوئی شی برابر نہیں	

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ اللہ تعالیٰ کے مساوی کوئی شئی ہے ہی نہیں۔

بھی بڑا نہیں اور یہ کفار کا عقیدہ تھا کہ بلہ یَعْقِدِ فَوْقَ قرآن خداوندی ثابت کر رہا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کے برابر مساوی" اور مثل کائنات میں کوئی شئی نہیں لیکن وہابیوں نے عرش کو مساوی کر دیا۔

مسلمانو اب فیصلہ تم پر ہے چاہے قرآن کریم پر یقین کر کے اللہ تعالیٰ کو لامکاں لازماں تسلیم کر لو یا وہابی مذہب کو ہی سچا سمجھو۔ اب اس کو مفصلاً عرض کرتا ہوں فقیر اب تمہارے عقیدے کو قرآنی استدلال سے غلط ثابت کرتا ہے۔

اسلام میں اللہ تعالیٰ عالمین سے کسی کا محتاج نہیں

وہابی عقیدہ :۔ کہ اللہ تعالیٰ کرسی یا عرش یعنی مخلوقی مکان کا محتاج ہے کا حل قرآن کریم سے

مسلمانوں کے قرآنی دلائل

قرآنی استدلال ۱ (اللہ تعالیٰ عالمین سے کسی کا محتاج نہیں)

۱۔ البقرہ ۳/۳۶ — وَاللہُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ ۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا بے پرواہ بڑا بردبار ہے

۲۔ آل عمران ۴/۴ — فَاِنَّ اللہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

۳۔ البقرہ ۳/۳۶ — وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ○ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ

بڑا بے پرواہ بڑا تعریف کیا گیا ہے۔

۴۔ العنکبوت ۲۰/۶ — اِنَّ اللہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

۵۔ الانعام ۸/۱۶ — وَرَبُّکَ الْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَۃِ اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کا رب رحمت والا بے پرواہ ہے۔

کیوں جی وہابی صاحب رب العزۃ نے ان مذکورہ پانچ آیتوں سے اپنی مخلوق کو یقین دلایا کہ تمہارا اللہ تعالیٰ عالمین سے کسی کا محتاج نہیں بے پرواہ ہے عرش و کرسی بھی عالمین میں شامل ہے لہٰذا عرش و کرسی سے بھی رب العزۃ کی بے پرواہی ثابت ہو گئی اللہ تعالیٰ نے فرمائے مجھے عالمین سے خواہ عرش ہو یا کرسی کسی کی محتاجی نہیں اور تم کہو کہ عرش پر بیٹھا ہے دوسرا کہے کہ کرسی پر بیٹھا ہے تو اب تمہاری بات تسلیم کریں یا رب العزۃ کی؟ اور سنیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۶) محمد ۲۶/۴ — وَاللہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۔ اور اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اور تم محتاج ہو۔

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ثابت فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں باقی سب مخلوق محتاج ہیں اب فیصلہ تم پر ہے کہ خداوند تعالیٰ فرمائے تم محتاج ہو میں بے پرواہ ہوں اور تم کہو کہ نہیں کیونکہ اگر ہم محتاج ہیں۔ تو تو بھی تو عرش و کرسی کا محتاج ہے اگر محتاج نہ تھا تو اس پر بیٹھنے کی کیا ضرورت تھی یہ ہے وہابیوں کا کفر ملا جس نے کئی ہزاروں مسلمانوں کو خداوند کریم کا منکر بنا کر دور کر دیا۔

اس وہابی عقیدے کی تفصیل عرض کرتا ہوں۔

ایک وہابی لکھتا ہے کہ خداوند کریم نے عرش پر قرار پکڑا ہے بیٹھا ہے۔
دوسرا وہابی لکھتا ہے کہ خداوند کریم کرسی پر بیٹھا ہے اور کرسی چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی بلکہ برابر ہے اور خداوند کریم کے بوجھ سے کرسی چرچر کرتی ہے۔
بہر صورت خداوند کریم کو صرف عرش پر یا کرسی پر بیٹھا تسلیم کریں اس عقیدے سے چار کفریات لازم آتے ہیں۔
کفر (۱) خداوند کریم جس کی ذات مخلوقات سے کسی شئی کا محتاج نہیں وہابی نے اس کو کرسی یا عرش پر مخلوق کا محتاج اور محدود ثابت کیا۔
اور جو مخلوق سے کرسی اور عرش محدود کا محتاج ہے وہ یقیناً زمان کا بھی محتاج ہوگا اور جو مخلوق کا محتاج ہے وہ حادث ہے۔ اور رب قدیم کو حادث تسلیم کرنا کفر ہے تو یہ وہابی کا کفر ۱ ثابت ہوا۔
(کفر ۲) خداوند کریم کو عرش یا کرسی پر بیٹھا تسلیم کیا عرش یا کرسی کو پیدا کر کے بیٹھا تو وہ یقیناً پہلے کھڑا یا چلتا ہوگا پھر ہی بیٹھا ماننا پڑے گا کہ ایک حالت سے متغیر ہو کر دوسری حالت کی طرف رجوع کیا جو متغیر ہے وہ حادث ہے کیونکہ قدیم متغیر نہیں ہو سکتا۔
خداوند کریم کو عرش یا کرسی پر بیٹھا تسلیم کر کے حادث ثابت کیا تو ایسے شخص نے رب قدیم کو حادث تسلیم کر لیا اور رب قدیم کو حادث تسلیم کرنا کفر ہے تو وہابی کا اس عقیدے سے کفر ۲ ثابت ہوا۔
(کفر ۳) وہابی نے رب کریم کو کرسی کے برابر لکھا حالانکہ مخلوق سے کسی کو خداوند کریم کے برابر سمجھنا کفر ہے تو یہ وہابی کا کفر ۳ ہے۔
(نوٹ) اور وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ میں رب کریم کا کرسی پر بیٹھنا ثابت ہی

نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی وہابی قرآن کریم کی ایک آیت ایسی دکھا دے کہ خداوند کریم کرسی پر بیٹھا ہے تو اس کو

مبلغات یکصد روپیہ انعام دیا جائے گا

اس آیۃ کریمہ سے تو صرف یہ ثابت ہوا کہ کرسی سب آسمانوں سے بھی بڑی ہے یہ تو کرسی کی حد بیان کی گئی نہ کہ کرسی کو غیر محدود کہا گیا تو تمہارا یہ استدلال بھی غلط ثابت ہوا۔
(کفر ۴) پھر تم نے خداوند لاشریک کا بوجھ مقرر کر دیا جو بوجھ سے پاک ہے۔
قرآنی استدلال (۲)

بیٹھنے اُٹھنے کا حل قرآن کریم سے

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ
اس ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے ہر وقت ہر زمان ہر مکان بغیر وقت بغیر زمان بغیر مکان قائم ہے اس کو اونگھ اور نیند آ سکتی ہی نہیں۔
اللہ تعالیٰ کی ذات مع صفات قدیمہ قائم و دائم ہے متغیر ہونے کا کوئی شائبہ بھی نہیں کیونکہ جو متغیر ہو وہ حادث ہے اللہ تعالیٰ قدیم ہے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کو حوادث سے متصف کرنا کفر ہے۔
طٰہٰ ۱۶/۶ { وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۔ اور سبھی منہ حی و قیوم کے روبرو جھکے ہوں گے۔
اس آیۃ کریمہ میں بھی رب العزۃ کا ہر وقت حی اور ہر وقت و بلا وقت قائم و دائم ہونا ثابت ہوا۔
آل عمران ۱/۳ { اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝

(ا) اللہ تعالےٰ ایسا معبود ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہر وقت زندہ رہا زندہ ہے زندہ ہی رہیگا۔ ایسا وقت نہ تھا کہ وہ نہ تھا تھا بھی نہ تھا نہ اللہ تعالےٰ کی ذات موجود تھی۔

(ب) بالذات قائم کائنات سے کسی کی اس کو ٹیک وا آسرا نہیں محتاج نہیں باقی جو چیز ہے کسی آسرے سے مکان زمان وجہہ سے قائم ہے لیکن معبود حقیقی صرف اللہ تعالےٰ ہی بالذات قائم ہے۔

اگر اللہ تعالےٰ کو معاذ اللہ عرش پر مقیم تسلیم کیا جائے تو اللہ تعالےٰ بھی محدود تسلیم کرنا پڑے گا۔

تو وہابی کے اس عقیدے سے خداوند کریم کا وحدہٗ لاشریک ہونا وہابی مذہب میں غلط ہو گیا کیونکہ مکانیت اور جہت میں دوسروں کے مساوی ٹھہرایا۔ لہٰذا از روئے اسلام وہابی عقیدہ اسلام کے مخالف ثابت ہوا تو وہابی مذہب کا وہاب والا کہلانا یا مرد کہلانا بے اصلی گمی کہنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ مذکورہ آیت خداوندی کے رو سے تمہارا عقیدہ خداوند کریم کے قیوم بالذات ہونے کے خلاف ہے۔

قرآنی استدلال (۳)

عرش کو ملائکہ نے اٹھایا ہوا ہے

المومن ۲۴ } اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ○ وہ ملائکہ جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو عرش معلیٰ کے چوفیرے ہیں وہ اپنے رب کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

(۱) اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ عرش معلیٰ کو ملائکہ نے اٹھایا ہوا ہے اور تسبیح

خداوندی میں مشغول ہیں۔

(۲) اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ عرش معلیٰ کے چوفیرے ملائکہ پھرتے ہیں اور خداوند کریم کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے وہابیوں کے دو کفر ثابت ہوگئے

بتاؤ وہابیو؟ بقول تمہارے اگر خداوند کریم عرش یا کرسی پر بیٹھا ہے تو عرش کو بعز مان ... اور ملائکہ نے اٹھا رکھا ہے تو خداوند کریم کا بوجھ بمع عرش کے ملائکہ نے اٹھایا ہوا ہے ... تمہارے عقیدے کے موافق خداوند کریم معاذ اللہ اتنا ہلکا ثابت ہوا کہ خداوند کریم کو اور ... عرش معلےٰ کے فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں تو تمہارا عقیدہ مذکورہ آیت کے رو سے بھی ... ثابت ہوا دوسرا کفر یہ ثابت ہوا عرش کو فرشتے محیط ہیں تو تمہارے عقیدے کے موافق ... خداوند کریم کو بھی ملائکہ محیط ہوئے تو یہ تمہارا دوسرا کفر ہے تو اس ایک قانون خداوندی سے ... تمہارے عقیدے کا دوہرا کفر ثابت ہوا۔

او مرحدو اپنا عقیدہ کفریہ چھوڑ کر مسلمان بن جاؤ اور خداوند کریم کو لامکان تسلیم کر کے عقیدہ صحیح بنا لو!

بولو وہابیو!

آمنا

(عرش پانی پر)

قرآنی استدلال ۴

ھود ۱۲/۱ } وَکَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ اور عرش پانی پر تھا۔ اس وقت اللہ تعالےٰ عرش پر تھا یا نہ؟ پانی سے اٹھا کر ساتویں آسمان کے

اوپر سے گیا جب پانی پر تھا تو یہ سمندر کا پانی غیر محدود تھا یا محدود اگر غیر محدود ہو تو
ہے کیونکہ امریکہ کے راکٹ اس کے چوفیرے پھرتے ہیں اگر کہو پانی محدود پانی محدود
عرش محدود عرش محدود تو اللہ تعالے محدود ثابت ہوا یہ کفر ہے۔

قرآنی استدلال (۵)۔

اللہ تعالے ہر شئی کا خالق ہے

(ا) المومن ۲۴/۶ } ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَّا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنّٰى تُؤْفَكُونَ - یہ ہے تمہارا اللہ جو تمہارا پروردگار ہے ہر شئی پیدا
کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں کس طرح تم بہتان گھڑتے ہو۔

(ب) الانعام ۱۳/۷ } ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ - یہ ہے تمہارا اللہ جو تمہارا پروردگار ہے اس
کے سوا کوئی معبود نہیں ہر شئی کے پیدا کرنے والا ہے تم اسی کی عبادۃ کرو۔

(ج) الزمر ۲۴/۶ } اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ اللہ تعالے ہی ہر شئی کے پیدا کرنے والا ہے

(د) الحشر ۲۸/۳ } هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ وہ اللہ ہی پیدا کرنے والا ہے ہر عیب سے مبرا ہے۔

ان مذکورہ بالا آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالے ہر شئی کا خالق ہے صرف
ایک اللہ تعالے ہی خالق ہے باقی سب اللہ تعالے کی مخلوق ہیں آسمان، زمین، پہاڑ،
کرسی، سمندر، جن، انسان، انبیاء علیہم السلام، اولیاء، ملائکہ، ہوا، آگ، جنت دوزخ
اللہ تعالے کی مخلوق ہیں صرف وہی ایک خالق ہے یہ ہم مسلمانوں کا ایمان ہے اس
ایک ذرہ ادھر ادھر نہیں ہو سکتے اللہ تعالے کے سوا نہ کوئی کسی شئی کا خالق ہے

... ہے اور وہی ممکن ہے۔ قرآن آیات مذکورہ بالا کی بنا پر جب ثابت ہو گیا کہ
... اللہ تعالے ہی ہے تو عرش و کرسی کا خالق بھی وہی اللہ ہی ہے اللہ تعالے
... لاشریک بالذات قیوم ہے عرش و کرسی پر بیٹھنے اور برابر ہونے کا احتمال کرنا بھی اعلی
... تم وہابیوں نے جو اللہ تعالے کو عرش و کرسی پر بیٹھنا تسلیم کیا ہے یہ ان مذکورہ
... کے برعکس ہے یہ قرآنی استدلال پانچواں ہے جس نے تمہارے عقیدے کو غلط ثابت کر
... وحدہ لاشریک کا اپنی مخلوق پر قرار پکڑنا محالات سے ہے فافہم

قرآنی استدلال (۶)

(اللہ تعالے ایسی کئی کرسیاں اور کئی عرش پیدا کر سکتا ہے)

فاطر ۲۲/۱ } يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ - پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر سکتا ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالے موجودہ عرش جیسے کئی عرش پیدا کر سکتا ہے
اور یہ بھی ثابت ہوا کہ موجودہ عرش کو بڑھا گھٹا بھی سکتا ہے۔ اور موجودہ کرسی جیسی لاتعداد
کرسیاں تیار کر سکتا ہے۔ اور یہ دونوں عرش اور کرسی محدود ہیں رب العزۃ غیر محدود ہے ان
... کی مکانیت موجود ہے خداوند کریم مکان کا محتاج نہیں۔ قرآن کریم سے اور عرض
کر دیتا ہوں۔

قرآنی استدلال (۷)

الرعد ۱۳/۳ } وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ - ہر شئی اللہ تعالے کے نزدیک اندازہ کے ساتھ ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالے نے ہر شئی کو اندازے کے مطابق پیدا فرمایا
... کا اندازہ مقرر ہے اس کو خداوند کریم کے مساوی سمجھنا کفر ہے کیونکہ وہ غیر محدود ہے۔

بتاؤ وہابیو! اللہ تعالیٰ نے ہر شئی کو اندازے سے پیدا فرمایا تو عرش و کرسی کو بھی انداز سے پیدا فرمایا تو تمہارے عقیدے کے موافق تو اللہ تعالیٰ نے عرش اور کرسی کو اپنی ذات کے اندازے سے پیدا فرمایا تاکہ بڑی چھوٹی نہ ہو جائے اور مکان مکین کے اندازے سے ہی بنایا جاتا ہے۔ تو ذات خداوندی کے لئے عرش و کرسی کی مکانیت مقرر کرنا اور خداوند ذات باری تعالیٰ کو مکین مقرر کرنا ہے تو تمہارا رب العزۃ کو عرش پر بیٹھا یا قرار پکڑا تسلیم کرنا مکانیت کو مستلزم ہوا۔ خداوند کریم کی مقدار مقرر ہوگئی اور ذات باری تعالیٰ کے لئے تمہارا مکان اور مقدار تسلیم کرنا اور ذات باری تعالیٰ کو مکین تسلیم کرنا کفر ثابت ہوا اب تم سوچو کہ تم وہابی خداوند کریم کی توحید کے قائل ہو اور عرش و کرسی کو خداوند کریم کے مساوی سمجھ کر مشرک ہو؟ یا ہم جو اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک کو غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ سمجھنے والے ہیں؟

وہابیو مسلمانوں کو مشرک کہنے والو؟ بتاؤ تم اس عقیدے کی بنا پر مشرک ہو یا مسلمان؟؟ خداوند کریم کے برابر کسی شئی کو نہیں سمجھتا عرش ہو یا کرسی آسمان ہو یا زمین نبی اللہ ہو یا ولی اللہ کوئی اللہ تعالیٰ کا برابر اور شریک نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا نہ ہو سکتا ہے نہ ہی ممکن ہے تو اس قرآنی آیات نے بھی تمہارے عقیدے کو غلط ثابت کر دیا۔

قرآنی استدلال (۸)

(اللہ تعالیٰ تمام عالمین کا پروردگار ہے)

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سب تعریف تمام جہانوں کے پروردگار اللہ کے لئے ہے۔

۲- المومن $\frac{24}{7}$ } اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ سب تعریف تمام جہانوں کے پروردگار اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

۳- المومن $\frac{24}{7}$ } فَتَبٰرَكَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ تمام جہانوں کا پروردگار اللہ تعالیٰ

بابرکت ہے۔

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا رب ہے جس میں عرش کرسی آسمان، پہاڑ، سمندر ہر شئی شامل ہیں۔

تو عالمین کا پروردگار اپنی پروردہ شئی کا محتاج کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ اس کے قدیم ہونے کے منافی ہے۔

قرآنی استدلال (۹)

(اللہ تعالیٰ عرش عظیم کا بھی پروردگار خالق ہے)

النمل $\frac{19}{2}$ } اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ
اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

الزخرف $\frac{25}{7}$ } سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ
آسمانوں اور زمین اور عرش کا پروردگار جو تم تعریف کرتے ہو اس سے پاک ہے۔

کیوں جی وہابیو بتاؤ؟ اب تو قرآنی فیصلہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ عرش عظیم کا خالق اور پروردگار ہے۔

کیا رب العزۃ اپنی مخلوق کے مساوی یا محتاج ہو سکتا ہے؟

یہ تمہارے عقیدے کو غلط ثابت کرنے کا نا تواں قرآنی استدلال ہے۔

خداوند کریم سے ڈرو اور توحید خداوندی پہ اپنا عقیدہ صحیح کر لو اور دشمن قرآن کریم نہ بنو خداوند کریم کو فوق، شرق، غرب، زمینوں آسمانوں میں موجود تسلیم کرو عرش و کرسی پر بیٹھنے کا عقیدہ ترک کر کے صحیح العقیدہ مسلمان بن جاؤ اگر توحید خداوندی پر ہی تمہارا عقیدہ صحیح نہ ہوا تو یاد رکھو تمہاری کوئی نیکی نیکی نہ ہوگی۔ بلکہ تمہارے اعمال نامے میں بدی لکھی جائے گی۔

کیونکہ تم وہابیوں نے عرش پر بٹھا کر خداوند کریم کے وحدہٗ لاشریک ہونے کا انکار کر دیا مرزائیوں نے خداوند کریم کی ختم کی ہوئی نبوۃ پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی اور نبوت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے نکل گئے تم نے توحید خداوندی پر ڈاکہ ڈال کر اپنے موحد ہونے کا اعلان کر دیا اور تم وہابی خداوند کریم کی مخلوق سے مردود ہو گئے اور مرزا غلام احمد قادیانی سے بھی تجاوز کر گئے ابلیس علیہ اللعنۃ نبی اللہ کے روبرو سر نہ جھکانے سے خداوندی مردود بن گیا لیکن تم وہابی فرقہ خداوند کریم کو عرش وکرسی کا مکین سمجھ کر وحدانیت خداوندی کو دو خدا بنانے کی کوشش کرتے ہو خداوند کریم کی طرف سے راندہ دربار خداوندی بن گئے۔ رب العزۃ نے وہابیوں کو اپنے سائلین کی صف سے ہی خارج کر دیا لہٰذا وہابی خیرات خداوندی سے محروم ہو گیا۔

(قرآنی استدلال ۱۰)

(رب کریم کو عرش وکرسی کے برابر سمجھنا کفر ہے)

اسلام میں اللہ تعالےٰ وحدہ لاشریک کو کوئی شئی محیط نہیں ہو سکتی۔

وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ملائکۃ کو دیکھتے ہیں کہ عرش کے چوفیر کو گھیرے ہوئے ہیں اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ عرش معلّٰی کے چوفیر ملائکۃ رب العزۃ کی تسبیح بیان کرتے ہیں یعنی عرش معلّٰی کو ملائکہ محیط ہیں اور عرش معلّٰی محاط ہے اور تم نے عرش پر خداوند کریم کو قرار پکڑا ہوا اور بیٹھا ہوا لکھا ہے خداوند کریم کا تمہارے نزدیک چار انگل کا تفاوت نہیں ہے تو جو ملائکہ عرش کو محیط ہیں تو وہ رب العزۃ کو بھی محیط ہوں گے کیونکہ رب العزۃ

[illegible] نزدیک عرش پر بیٹھا ہے تو تم نے قدیم بے انتہا رب العزۃ کو محاط بنا دیا اور مخلوق [illegible] کو محیط ثابت کر دیا اور یہ کفر ہے یہ قرآنی استدلال شہ ہے جس نے وہابی عقیدے [illegible] باطل بنا دیا۔ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔

[illegible] خداوندی ہر باطل کو مٹا دیتا ہے۔

[illegible] آنی استدلال ۱۱

خداوند کریم ہر شئی کو محیط ہے

[illegible] السجدہ ۲۵/۶ } أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ○ خبردار اللہ یقیناً ہر شئی کو محیط ہے یعنی گھیرنے والا ہے۔

النساء ۵/۱۸ } وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا ○ اور اللہ تعالےٰ ہر شئی کو محیط ہے۔

ان مذکورہ آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ ہر شئی کو محیط ہے اور اللہ تعالےٰ [illegible] عرش وکرسی پر قرار پکڑا تسلیم کیا جائے اور برابر تسلیم کیا جائے جو تمہارا وہابیوں کا عقیدہ [illegible] ان مذکورہ آیات قرآنیہ کی رو سے اللہ تعالےٰ عرش وکرسی کو محیط ثابت نہیں ہوتا تو [illegible] وہابی عقیدہ کو اپنانے سے قرآن کریم کی ان مذکورہ آیات کا انکار لازم آتا ہے لہٰذا ان [illegible] ان آیات مذکورہ کے قانون سے تمہارے وہابیوں کا عقیدہ جھوٹا ثابت ہوا۔

اب قرآنی فیصلہ عرض کرتا ہوں کہ خداوند کریم صرف عرش پر ہی ہے یا زمین و [illegible] آسمانوں میں بھی بالذات موجود ہے۔

[illegible] آنی استدلال ۱۲

خداوندی موجودیت قرآن کریم سے

الحدید ۲۷/۱ } هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وہی اللہ اول ہے، آخر ہے وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا اللہ تعالیٰ کی موجودیت بلاکم وکیف اول و آخر بھی و باطن بھی ہے۔ جو نہ تسلیم کرے وہ منکر قرآن کریم ہے۔

قرآنی استدلال ۱۳

(ب) الانعام ۷/۱ } وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ اور وہی اللہ تعالیٰ آسمانوں میں بھی موجود ہے اور زمین میں بھی۔

یعنی اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین میں موجود ہے لیکن ہم اس کی ہیئت کو ابھی نہیں بتا سکتے۔ اور اس کی موجودیت ضرور ہے لیکن قیام جسمیت کو مستلزم ہے جسمیت مکان کی محتاج ہے اللہ تعالیٰ کی قدامت میں فرق آئے گا یعنی حادث ثابت ہوگا اور حدوث سے ذات خداوندی منزا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ صاف فرما دیا کہ وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ اب اللہ سے مراد ذات الٰہ ہی ہو سکتا ہے جس سے واضح طور پر ثابت ہو گیا ہے کہ آسمانوں اور زمین میں ذات الٰہ موجود ہے جس کی وضاحت اوپر موجود ہے۔

قرآنی استدلال ۱۳

(ج) زخرف ۲۵/۷ } وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۔ اور وہی اللہ جو آسمان میں اور زمین میں بھی موجود ہے اور وہی بڑا دانا اور بہت بڑا علم والا ہے۔

ان آیات مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ بذاتہ آسمانوں اور زمین میں موجود ...

اللہ تعالیٰ نے تعداد میں بھی شمولیت کا اعلان فرمایا۔

قرآنی استدلال ۱۴

(د) المجادلہ ۲۸/۲ } اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا

کیا آپ نے یا رسول اللہ دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو شے آسمانوں اور زمین میں ہے تین آدمیوں کی کوئی ایسی سرگوشی نہیں مگر چوتھا ان کا اللہ ہے اور نہ ہی کوئی پانچ آدمیوں کی سرگوشی ہے مگر اللہ ان کا چھٹا ہے اور نہ ہی کوئی تھوڑے یا اس سے زیادہ ہوں مگر وہ اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں یعنی فرشتے ہوں یا انسان یا جنات اللہ تعالیٰ ان کے پاس ہی ہوتا ہے۔

باوجودیکہ رب کریم انسان کے پاس موجود ہے لیکن اس نے انسان کے پاس قرار نہیں پکڑا جیسا ارشاد ہے۔

الزمر ۲۳/۱ } فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۔ ضرور اللہ تعالیٰ تم سے بے پروا ہے تمہارا محتاج نہیں۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنی علمی طاقت کا اظہار بھی فرمایا کہ میرا علم ہر شے کو محیط ہے۔

خداوند تعالیٰ کا علمی احاطہ

الطلاق ۲۸/۱ } وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۔ بے شک اللہ تعالیٰ علمی لحاظ سے ہر شے کو محیط ہے۔

اللہ تعالیٰ بمع صفات قدیمہ ہر شے کو محیط ہے۔

قرآنی استدلال ۱۵

مسلمان کا خدا بالذات مسلمان کے پاس ہے

(ا) البقرہ ۲/۲۴ } وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ○ اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے یقیناً اللہ تعالےٰ متقین کے پاس ہے۔

(ب) التوبہ ۱/۵ } وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ○ اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یقیناً اللہ تعالےٰ متقین کے پاس ہے۔

(ج) النحل ۱۴/۱۶ } اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ○ بے شک اللہ تعالےٰ متقیوں اور نیکی کرنے والوں کے پاس ہے

(د) التوبہ ۱۱/۱۶ } وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ○ اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ بے شک اللہ تعالےٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔

(ر) العنکبوت ۲۱/۷ } وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ○ اور ضرور اللہ تعالےٰ نیکی والوں کے پاس ہے۔

(س) الانفال ۹/۲ } وَاَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ اور ضرور اللہ تعالےٰ ایمان والوں کے پاس ہے۔

(ص) الانفال ۱۰/۲ } وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ○ اور تم صبر کرو بے شک اللہ تعالےٰ صبر کرنے والوں کے پاس ہے۔

(ط) المائدہ ۶/۳ } وَقَالَ اللّٰہُ اِنِّیْ مَعَکُمْ ○ اور اللہ تعالےٰ نے اعلان کیا ہے کہ یقیناً میں تمہارے پاس ہوں۔

(ع) محمد ۲۶/۴ } وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰہُ مَعَکُمْ ○ اور اے مسلمانو! تم

اور ہو گے کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔

(ف) النساء ۵/۱۴ } یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰہِ وَھُوَ مَعَھُمْ اِذْ یُبَیِّتُوْنَ مَا لَا یَرْضٰی مِنَ الْقَوْلِ ۔
لوگوں سے وہ چھپاتے ہیں اور اللہ تعالےٰ سے چھپا نہیں سکتے کیونکہ وہ ان کے پاس ہے جب وہ رات کو ناپسندیدہ باتیں کرتے ہیں۔

(ق) الحدید ۲۷/۱ } وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ ۔ جہاں بھی تم ہو اللہ تعالےٰ تمہارے پاس ہے۔

(ل) یونس ۱۱/۷ } وَمَا تَکُوْنُ فِیْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْہُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا کُنَّا عَلَیْکُمْ شُھُوْدًا اِذْ تُفِیْضُوْنَ فِیْہِ ○ اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیک آپ جس حالت میں ہوں اور قرآن حکیم سے جو کچھ پڑھیں اور جب کسی کام کو شروع کرتے ہو تم جو بھی اعمال کرتے ہو ہم تم پر موجود ہوتے ہیں۔

(م) اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ جہاں تم منہ پھیرو وہیں اللہ تعالےٰ کی ذات موجود ہے۔

قرآن کریم کی شہادہ کہ اللہ تعالےٰ بندے کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے

(ن) ق ۲۶/۲ } وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِہٖ نَفْسُہٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ○
اور ضرور ہم نے انسان کو پیدا کیا اور جو اس کے دل میں خیال آتا ہے ہم اس کو جانتے ہیں اور انسان کی گردن کی شہ رگ سے بھی ہم زیادہ قریب ہیں۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالے فرماتا ہے کہ میں تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں
لیکن وہابی کہتا ہے کہ عرش یا کرسی پر ہے اب خداوند کریم کو معتبر اور مقدم سمجھیں یا وہا
کو ہمارا سنیوں کا ایمان تو یہی قرآن کریم ہے ہم چھوڑ نہیں سکتے۔

خداوند کریم ہمارے بہت قریب ہے لیکن ہمیں نظر نہیں آتا،

(د) واقعہ ۲۷/۳ } نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ (مرنے والے کے) ہم تم سے زیادہ قریب ہیں۔

اور لیکن تم دیکھ نہیں سکتے۔ کیوں یہی خداوند کے فرمان سے ثابت ہوا کہ جب تم مرنے لگو
ہم کریم تمہارے بہت قریب ہوتے ہیں تاکہ ملک الموت کی ڈیوٹی ملاحظہ فرمائیں ایسا نہ ہو کہ
ایمانداروں سے کہیں سخت برتاؤ کرے اور کفار و منافقین کی روح نکالنے میں کہیں نرمی نہ برتے
کیونکہ بندہ یہ نہ سمجھے کہ رب العزۃ تمام عمر تو میری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب رہا لیکن موت کے
وقت چھوڑ گیا تو رب العزۃ نے اس کا حل مذکورہ آیت میں فرمایا کہ موت کے وقت بھی میں تمہارے
بہت قریب ہوتا ہوں تم دیکھ نہیں سکتے تو اس آیت کریمہ میں بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالے کی
ذاتی موجودیت زمین پر انسان کے بہت زیادہ قریب ہے۔

(و) الانفال ۹/۳ } وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ۔ اور تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ بے شک اللہ تعالے
بندے اور اس کے دل کے درمیان آڑ بن جاتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ ہی کی طرف
اکٹھے کیے جاؤ گے۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالے نے فرمایا کہ بندہ جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت
میں فرمانبرداری کرنے لگتا ہے تو اس کے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوتا ہے اور اس کی

ڑھاتا ہے کہ میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کوتاہی نہ کرنا اور جب
طفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف چلنے لگتا ہے تو بھی اللہ تعالے اس کے اور اس کے
درمیان حائل ہوتا ہے کہ میں تمہیں نافرمانی سے روکتا ہوں پھر نہ کہنا کہ مجھے کسی نے
یں اب میں خداوند کریم تیرے دل میں ڈال رہا ہوں کہ میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم
انی تیرے لئے دنیا و عقبیٰ میں مضر ہوگی دیکھنا لیکن اللہ تعالے زبردستی نہیں کرتا تو اس
یں بھی رب العزۃ نے بندے کو اپنے ذاتی قرب کی اطلاع دے دی اب تم وہابی اتنا
تو اس کا مطلب یہ ہے کہ رب العزۃ تمہارے اور تمہارے دل کے درمیان حائل تو ہوتا
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے تم سے اعراض کرتا ہے۔ تم
چونکہ رب العزۃ کو نہ دیکھ سکتے ہو اور نہ ہی تمہارا ایمان ہے کہ رب العزۃ ہمارے قریب
اس لئے تم خسارے میں ہی رہتے ہو اللہ تعالے تمہیں ہدایت کی طاقت دے۔ تو آیت مذکورہ
بھی اللہ تعالے کا زمین پر بندے کے قریب ہونا ثابت ہو گیا۔

(نوٹ) ان مذکورہ سولہ آیات قرآنیہ کو پڑھ کر بھی تمہارا ایمان درست نہ ہو تو تمہیں خدا
اب آگے انشاء اللہ العزیز فقیر خداوند کریم کے زمین پر بھی موجود بالذات ہونے کے
رآنی دلائل پیش کرتا ہے۔

قرآنی استدلال ۱۶

حضرت صالح علیہ السلام کا عقیدہ کہ اللہ تعالے میرے قریب ہے

ھود ۱۲/۶ } اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ۔ بے شک میرا رب قریب ہے اور میری دعا قبول کرنے والا ہے۔

قرآنی استدلال ۱۷۔

قرآن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ موجود ہے

الشعراء ۱۹/۴ } قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ۝

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے عرض کیا اے موسیٰ ہم پکڑے گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہرگز نہیں بے شک میرے پاس میرا پروردگار ہے مجھے جلد بچائے گا۔

اس آیۂ کریمہ سے معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ خداوندکریم بالذات میرے قریب ہے۔

قرآنی استدلال ۱۸

الشعراء ۱۹/۴ } فَاذْهَبَا بِاٰیٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝

(اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو فرمایا) تم دونو ہمارے معجزات لے کر جاؤ بے شک ہم تمہارے پاس موجود ہیں سن رہے ہیں۔

اس آیۂ خداوندی سے ثابت ہوا کہ خداوندکریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو بھی یہی حکم دیا کہ میں بالذات ہر وقت تمہارے پاس ہوں تمہاری بات بھی سنوں گا اور تمہاری مرضی ہی کروں گا۔ فرعون مردود کی کوئی کسی قسم کی بات سننے کو تیار نہیں اور نہ ہی میں اس کا ساتھ دوں گا فرمان خداوندی سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ مومن کے ہر وقت ساتھ ہوتا ہے اسی کی مرضی پوری کرتا ہے منکر مردود کی نہ مرضی کرتا ہے نہ اس کی دعا سنتا ہے اب تم سوچو کہ تم کس پارٹی میں شامل ہو فرعونی پارٹی میں یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پارٹی میں تم خداوندکریم کو اپنے قریب موجود بالذات بھی نہیں تسلیم کرتے اس لئے تم خداوندکریم سے

[illegible] بھی نہیں کرتے کیونکہ خداوندکریم تمہاری سنتا ہی نہیں اب بھی وقت ہے توبہ کر لو پھر وقت [illegible] آئے گا۔ جو تمہاری یہاں نہیں سنتا آگے قبر و حشر میں تمہاری کیا سنے گا۔

قرآنی استدلال ۱۹

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پاس موجود ہے

التوبة ۱۰/۱۱ } اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۝

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے دوست کو فرماتے تھے [illegible] غمناک نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے پاس موجود ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے بھی صاف واضح ہو گیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی عقیدہ [illegible] کہ ذات خداوندی ہمارے ساتھ ہے۔ اور رب العزۃ کو بھی یہی عقیدہ پسند ہے کیونکہ حقیقت یہی [illegible] ورنہ اللہ تعالیٰ اس کا رد فرما دیتا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں تو عرش یا کرسی پر بیٹھا ہوا [illegible] کو وہیں سے امداد کرتا رہوں گا۔ جب رب العزۃ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس کلام [illegible] بعد فرمایا اور قرآن کریم میں نقل کر دیا تو ہمارا بھی یہی عقیدہ ہونا ضروری ہے ورنہ ہم منکر قرآن [illegible] ہوں گے۔

قرآنی استدلال ۲۰

ملائکہ کے پاس بھی ذات خداوندی کی موجودگی

الانفال ۹/۱۶ } اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓىٕكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب آپ کے رب نے فرشتوں کو حکم [illegible] کی کہ میں تمہارے پاس موجود ہوں تم ایمانداروں کو ثابت قدم رکھو۔

اس آیۂ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کے پاس بھی موجود ہے خواہ عالم ملکوت

میں ہوں یا عالم دنیا میں۔

قرآنی استدلال ۲۱

سب سے آخیر اللہ تعالیٰ کی موجودگی زمین پر

الرحمٰن ۲۷/۲۶ { كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ

زمین پر جو شی ہے فنا ہونے والی ہے اور آپ کے رب کی ذات صرف باقی رہ جائے گی۔ جو بزرگی والا عزت والا ہے۔

اس آیت کریمہ سے بھی واضح ہوا کہ جب زمین پر کوئی شی باقی نہ رہ جائے گی تو اس وقت زمین پر صرف ذات خداوندی بلا کم وکیف موجود ہو گی۔

کیوں جی وہابیو تمہیں قیامت بھی یاد نہیں جب صرف ذات خداوندی زمین پر موجود ہو گی اور کسی کا نام ونشان نہ ہو گا ایماندار خداوند کریم کی معیت والے آرام میں ہوں گے اور جن کے ساتھ معیت خداوندی نہ ہو گی جن کی نہ دنیا میں سنتا ہے نہ قبر میں توان کی حشر کے دن کیسے سنے گا عذاب الٰہی سے ڈرو اور رب العزۃ کو اپنے پاس سمجھو۔

قرآنی استدلال ۲۲

اللہ تعالیٰ کی ملاقات زمین پر اس کا منکر کافر ہے

الکہف ۱۶/۱۲ { قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہم تمہیں زیادہ خسارے والے

عمل کی خبر دوں جن کی کوشش دنیا کی زندگی میں ہی ضائع ہو گئی اور ان کا یقین ہو چکا ہے کہ وہ اچھا کام کرتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی آیتوں اور رب کریم کی ملاقات کے منکر ہیں۔ ایسے لوگوں کے تمام اعمال برباد ہو گئے اور قیامت کے دن ان کے لیے تول نہ قائم کیا جاویگا۔

اس آیۃ خداوندی سے ثابت ہوا کہ جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں زمین پر خداوند کریم کی ملاقات نہیں ہو سکتی خداوند تعالیٰ کی موجودگی زمین پر نہیں ہے ان کے تمام اعمال اس عقیدہ کی بنا پر ضائع ہیں۔ حالانکہ ان کو یہ یقین ہے کہ ہم عبادۃ اور اعمال صالح کرتے ہیں لیکن ان کے پلے ہر نیکی سے خالی ہیں کیونکہ خداوند کریم کے متعلق ہی ان کا عقیدہ صحیح نہیں۔

بتاؤ وہابیو؟ تم کہتے ہو کہ خدا عرش یا کرسی پر بیٹھا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص زمین پر میری ملاقات کو تسلیم نہیں کرتا وہ ایمان سے خالی ہے خداوند کریم کے نزدیک کافر ہے اس کی کوئی نیکی نیکی ہی نہیں زمین پر رب العزۃ کی موجودگی تسلیم کی جائے تو ملاقات بھی ممکن ہے جو خداوند کریم کو زمین پر موجود ہی نہیں تسلیم کرتا وہ ملاقات خداوندی تک کیسے پہنچ سکتا ہے جو لقاء اللہ سے محروم ہے وہ توحید خداوندی کا منکر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ملاقات عرش وکرسی کے بغیر

قرآنی استدلال ۲۳

الکہف ۱۶/۱۲ { فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝

جو شخص اپنے رب کریم سے ملاقات کی امید رکھتا ہے تو چاہیئے کہ وہ اعمال

صالح کرے اور اپنے رب کریم کی عبادۃ میں کسی کو شریک نہ بنائے وصرف
اس ایک اللہ کی ہی عبادۃ کرے۔

اس آیۂ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ جو شخص زمین پر زندگی میں وحدہٗ لاشریک کی ملاقات
کا قائل ہے اعمال بھی اسی کے صالح ہیں۔ ورنہ نہیں اور شرک سے بھی وہی بچ سکتا ہے
جو رب العزۃ کو یہاں موجود بالذات یقین کرتا ہے ورنہ شرک سے بچ نہیں سکتا۔

اللہ تعالیٰ کی ذاتی موجودیت بلاکیف وکم زمین پر

قرآنی استدلال ۲۴

النمل ۱۹/۱ } إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا سَآتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ آتِيكُم بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ فَلَمَّا جَاءَهَا نُودِيَ أَن بُورِكَ مَن فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَا مُوسَىٰ إِنَّهُ أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بیوی کو کہا مجھے آگ معلوم ہوئی ہے میں وہاں سے
تمہارے لئے کوئی راستہ دریافت کر آؤں گا یا ایک انگارہ ہی لے آؤں گا تاکہ تم
سینکو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اس آگ کے پاس آئے آواز آئی کہ جو اس روشنی
میں آگیا اور اس کا چوفیرا برکت ہو جائے گا عالمین کا پروردگار اللہ پاک ہے اے
موسیٰ میں ہی غالب حکمت والا ہو اللہ ہوں۔

بتاؤ وہابیو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چمک دیکھی اور اس کو آگ سمجھ کر تشریف لائے تو
اس چمک سے آواز آئی کہ اے موسیٰ أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ میں ہی اللہ غالب
حکمت والا ہوں اب یہ بتاؤ کہ وہ طور پہاڑ پر چمکیلا نور جس سے أَنَا اللہ کی آواز آئی وہ

خداوند کا نور تھا یا نہ؟ اگر نہ تھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسا اللہ تعالیٰ نبی اس کا
ولی کو اے موسیٰ دھوکے میں نہ آنا یہ میرا جلوہ نہ تھا اگر رب کریم نے رد نہیں فرمایا بلکہ کلیم
رب العزۃ سے گفتگو فرمانے بار بار تشریف لاتے رہے تو اس آیۂ کریمہ سے رب العزت کی موجودگی
بالذات زمین پر بلاکم وکیف ثابت ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ کا اعلان سن کر خداوند تعالیٰ کو وہاں موجود بالذات تسلیم کر لیا اللہ تعالیٰ نے اس
واقعہ کو قرآن کریم میں لکھا دیا سب اہل ایمان اس پر ایمان رکھتے ہیں لیکن تمہیں انکار ہے اس
سے ثابت ہوا کہ تم وہابی رب العزت "قرآن کریم" انبیاء علیہم السلام "اولیاء اللہ اور تمام
مومنین کے خلاف عقیدہ رکھتے ہو تو تمہارا موحد کہلانا محض دعوے ثابت ہوا جس کے متعلق
رب العزت نے فرمایا ہے يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا
أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۔

قرآنی استدلال ۲۵

القصص ۲۰/۴ } فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِن جَانِبِ الطُّورِ نَارًا قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِن شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَن يَا مُوسَىٰ إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۔　　[illegible]

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے خسر کی مقررہ مدت پوری کر [illegible]
کرکے چلے طور کی طرف [illegible]

معلوم ہوتی ہے شاید وہاں سے تمہارے لئے کوئی پتہ لاؤں یا آگ کا انگار تاکہ تم سینکو تو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام آگ کے پاس تشریف لائے صدا کا کے دائیں جانب سے مبارک بقعہ کے ایک درخت سے آواز آئی کہ اے موسیٰ یقیناً میں ہی اللہ عالمین کا پروردگار ہوں۔

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رب العالمین کی ملاقات زمین کے ایک پہاڑ طور پر ہوئی۔

۲۔ پہاڑ طور کی دائیں جانب خداوندی نور کے تجلی کا ظہور ہوا۔

۳۔ جس مقام پر رب العزۃ سے تعلق لگ جائے اس مقام کو بابرکت اور شریف کہا جائے کتاب اللہ سے ثابت ہوا۔

۴۔ اس تجلی سے رب العزۃ نے بالذات آواز دی کہ میں اللہ رب العالمین ہوں۔

کیوں مُلّا جی تم تو کہتے تھے خدا عرش یا کرسی پر بیٹھا اس وقت عرش معلی سے پہاڑ طور پر اتر آیا تھا تو عرش و کرسی رب العزۃ سے خالی ہو گئی ؟

بلکہ ثابت ہوا کہ خداوند کریم لامکان و لازمان ہے لیکن بلا کم وکیف اس کی ذات کی موجودیت ہر مکان و زمان اور بلا مکان و زمان یقینی ہے مذکورہ بالا پچیس [۲۵] قرآنی آیات بفضلہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی موجودگی زمینوں آسمانوں میں ثابت کر دی اب تمہارا کارمنی [illegible] احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہوں۔

ان مندرجات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ زمین پر آسمانوں میں فوق العرش موجود ہے اور جہاں چاہے [illegible] وجود کا ظہور فرما کر ملاقات کر سکتا ہے اور مخلوق زیادہ خداوندی سے مشرف ہو سکتے ہیں [illegible] اب بتاؤ تمہارا قرآن کریم پر ایمان ہے یا

نہیں ؟ اگر قرآن کریم تمہارے مذہب میں سچی کتاب ہے تو قرآن کریم کی پچیس [۲۵] آیتوں سے کس کس کی تاویل کرو گے قرآن کریم خداوندی کلام کو صحیح سمجھو اور قرآن کریم پر یقین رکھتے ہوئے اپنے ایمان بموجب قرآن کریم خداوند تعالےٰ کو زمینوں آسمانوں عرش کرسی تمام کائنات میں بالذات موجود سمجھو جن کی ذات حالین کے بدلنے سے نہ بدل سکتی ہے نہ اس میں تغیر ہے۔

قرآنی استدلال ۲۶

ابروج ۳۰ { وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ" ۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ ان کے چوفیرے سے گھیرے ہوئے ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ رب العزۃ کا ہر کافر کو گھیرا ڈالا ہوا ہے۔ جو خداوند کریم کی موجودگی کا منکر ہے۔ چونکہ وہ بھی خداوند کریم کے گھیرے میں ہیں کسی دن گرفت میں آنے والا ہے دل کی تسلی کے لئے اس کی موجودگی کا انکار کرتا ہے۔ بالذات اللہ تعالےٰ کی موجودگی زمین پر بھی اس آیت کریمہ سے ثابت ہو گئی۔

اللہ تعالےٰ کی بالذات موجودگی زمین پر احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے

رب العزۃ کی ذاتی موجودگی ایماندار کے سامنے احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے

۱۔ کنز العمال ۴/۱۰۹ { اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فِي الصَّلٰوةِ

(خ حم م ہ عن ابن عمر) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کوئی ایماندار نماز میں داخل ہو تو اللہ تعالےٰ اس کے منہ کی طرف ہوتا

ہے تو تم سے کوئی ایک قبلہ رخ نماز میں نہ تھوکے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ خداوند کریم کی موجودگی زمین پر ہے اور نمازی کے قبلہ رخ بلاکم وکیف اللہ تعالےٰ کی موجودگی ہوتی ہے۔

(۲) کنزالعمال ۴/۱۰۹ } اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَاِنَّہٗ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ وَ اِنَّ رَبَّہٗ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ الْقِبْلَۃِ فَلَا یَبْزُقَنَّ اَحَدُکُمْ قِبَلَ قِبْلَتِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَّسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمَیْہِ (ق ن عن انس)

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک کوئی تمہارا جب اپنی نماز میں کھڑا ہو تو وہ اپنے رب کو پکارتا ہے اور یہی بات ہے کہ نمازی اور قبلے کے درمیان رب العزۃ موجود ہے تمہارا کوئی بھی (خواہ بیمار ہو) قبلے کی طرف نہ تھوکے بائیں یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا نمازی کے سامنے ذات خداوندی موجود ہے۔ اور یہ فرمان خداوندی اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ کی صحیح ترجمانی ہے۔ اور سنیئے

(۳) کنزالعمال ۴/۱۰۶ } اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْہِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ قِبَلَ وَجْہِہٖ اِذَا صَلّٰی (مالک ق ن عن ابن عمر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہارا کوئی بھی نماز پڑھے تو اپنے منہ کی طرف نہ تھوکے کیونکہ اللہ تعالےٰ بندے کے منہ کی طرف موجود ہوتا ہے جب وہ نماز پڑھے۔

۴۔ کنزالعمال ۴/۱۰۶ } اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اَقْبَلَ اللّٰہُ تعالےٰ عَلَیْہِ

بِوَجْہِہٖ فَلَا یَتَنَخَّمَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ قِبْلَتِہٖ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ (حل عن ابن عمر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہارا کوئی بھی نماز کے لیے کھڑا ہو تو خداوند کریم اس کے چہرے کی طرف سامنے موجود ہوتا ہے تو تمہارا کوئی بھی قبلہ رخ اور دائیں طرف نہ تھوکے۔

۵۔ کنزالعمال ۴/۱۰۷ } اِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِی الصَّلٰوۃِ یُقْبِلُ اللّٰہُ عَلَیْہِ بِوَجْہِہٖ فَلَا یَبْصُقَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ وَجْہِہٖ وَلَا یَبْصُقَنَّ عَنْ یَّمِیْنِہٖ فَاِنَّ کَاتِبَ الْحَسَنَاتِ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَلٰکِنْ یَبْصُقُ عَنْ یَّسَارِہٖ — (ط عن حذیفۃ) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی آدمی نماز میں کھڑا ہو تو خداوند کریم اس کے روبرو ہوتا ہے تمہارا کوئی بھی (عذر یا بلا عذر سے) اپنے چہرے کی طرف یا دائیں طرف نہ تھوکے کیونکہ نمازی کے دائیں طرف نیکیاں لکھنے والا فرشتہ ہوتا ہے بائیں طرف تھوکئے۔

۶۔ کنزالعمال ۴/۱۰۷ } اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَاِنَّہٗ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ وَاِنَّ اللّٰہَ یَسْتَقْبِلُہٗ بِوَجْہِہٖ فَلَا یَتَنَخَّمَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْقِبْلَۃِ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ (عبد الرزاق عن ابن عمر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سے کوئی بھی نماز میں کھڑا ہو تو بے شک وہ اپنے رب کریم کو پکارتا ہے اور یقیناً اللہ تعالےٰ بالذات اس کے سامنے موجود ہوتا ہے تو تمہارا کوئی بھی (معذور ہو یا نہ) قبلے کی طرف اور دائیں طرف نہ تھوکئے۔

أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ کا ترجمہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

اللہ تعالےٰ ہر وقت ہر مکان بلاکم وکیف بالذات موجود ہوتا ہے۔

۷۔ کنز العمال ۴/۱۰۶ } أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُبْصَقَ فِي وَجْهِهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَإِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَلَكُ عَنْ يَمِيْنِهِ فَلَا يَتْفُلْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَلَا فِي قِبْلَتِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَإِنْ عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ فَلْيَتْفُلْ هٰكَذَا يَعْنِي فِي ثَوْبِهِ

(وعن أبي سعيد) ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم سے کسی ایک کو بھی یہ بات بھلی معلوم ہوتی ہے۔ کہ اپنے سامنے منہ کی طرف تھوکے جب بندہ قبلہ رخ ہوتا ہے تو اور کوئی بات نہیں اللہ عزوجل بالذات اس کے سامنے اور فرشتہ اس کے دائیں طرف موجود ہوتے ہیں تو اپنے دائیں اور قبلے کی طرف نہ تھوکے بائیں طرف یا قدموں کے نیچے تھوکے اگر کوئی تکلیف ہو تو کپڑے میں تھوک کر مل لے۔

۸۔ ابن ماجہ ۵۶ } حدثنا محمد بن رمح المصری انبأنا اللیث بن سعد عن نافع عن عبد اللہ بن عمر قال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُصَلِّي بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ فَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الصَّلٰوةِ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ اللهُ قِبَلَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ وَجْهِهِ فِي الصَّلٰوةِ ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف کھنکار دیکھا اور آپ لوگوں کے آگے نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے کھرچ دیا نماز سے فراغت کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا کوئی بھی نماز میں ہو تو اللہ تعالےٰ اس کے سامنے موجود ہوتا ہے تو کوئی شخص تم سے نماز میں قبلے کی طرف نہ تھوکے۔

۹۔ کنز العمال ۴/۱۰۸ } إِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِي صَلٰوتِهِ أَقْبَلَ اللهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَإِذَا الْتَفَتَ قَالَ ابْنَ آدَمَ إِلٰى مَنْ تَلْتَفِتُ إِلٰى مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنِّي أَقْبِلْ إِلَيَّ فَإِذَا الْتَفَتَ الثَّانِيَةَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَإِذَا الْتَفَتَ الثَّالِثَةَ صَرَفَ اللهُ وَجْهَهُ عَنْهُ (البزار عن جابر)

حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی اپنی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے سامنے بالذات موجود ہوتا ہے تو جب متوجہ ہوتا ہے تو بندہ کہتا ہے کس کی طرف توجہ فرمائے گا۔ جو تیرے نزدیک مجھ سے بہتر ہو گا؟

جب اللہ تعالےٰ دوبارہ توجہ فرماتا ہے تو بندہ پھر وہی بات کہتا ہے جب تیسری بار توجہ فرماتا ہے تو بندے سے اعراض فرماتا ہے۔

۱۰۔ کنز العمال ۴/۱۰۷ } أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللهُ عَنْهُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قِبَلَ وَجْهِهِ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى فَإِنْ عَجِلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَتْفُلْ بِثَوْبِهِ هٰكَذَا ثُمَّ يَطْوِيْ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ (م د حب ك عن جابر)

حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے کون شخص پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالے اس سے اعراض کرے بے شک تم سے کوئی شخص جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تو اللہ تبارک و تعالے اس کے چہرے کی طرف موجود ہوتا ہے تو کوئی شخص سامنے اور دائیں نہ تھوکے بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے اگر تکلیف کی وجہ سے جلدی ہو تو اپنے کپڑے میں تھوک لے اس طرح پر بعض کو بعض پر ملے۔

۱۲۔ کنز العمال ۴/۱۰۶ } ایها الناس ان احدکم اذا قام فی الصلوة فانه فی مقام عظیم بین یدی رب عظیم یسأله امرا عظیما الفوز بالجنة والنجاة من النار وان احدکم اذا قام فی الصلوة فانه یقوم بین یدی الله عز وجل مستقبل ربه وملکه عن یمینه وقرینه عن یساره فلا یتفلن احدکم بین یدیه ولا عن یمینه ولکن عن یساره وتحت قدمه الیسری ثم لیعرك فلیشدد عرکه فانما یعرك اذن الشیطان والذی بعثنی بالحق لو انکشفت بینکم وبینه الحجب او یؤذن فی الکلام لتشکی ما یلقی من ذالك (طب عن ابی امامة)

ابو امامہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو جب تم سے کوئی نماز میں کھڑا ہو تو وہ رب عظیم کے سامنے بہت بڑے مقام میں ہوتا ہے اور اللہ تعالے سے بہت بڑا کام چاہتا ہے جنت میں فوز و دوزخ سے نجات اور یقیناً جب تم سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ عزوجل کے روبرو کھڑا ہوتا ہے اور نیکی لکھنے والا فرشتہ اس کے دائیں

ہوتا ہے اور ابلیس اس کے بائیں ہوتا ہے تو تم سے کوئی بھی اپنے سامنے اور دائیں نہ تھوکے بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے پھر رگڑے اور سختی سے رگڑے کیونکہ وہ رگڑا شیطان کے کانوں کو لگتا ہے قسم ہے مجھے اس ذات کی جس نے مجھے مبعوث فرمایا اگر میں تمہارے اور اس کے درمیان راز افشا کروں یا پردہ اٹھا دوں تو تم تعجب میں رہ جاؤ یا کلام کی اجازت دی جائے تو وہ اپنے کانوں کی شکایت کرے۔

۱۳۔ ابو داؤد ۱/۶۵، کنز العمال ۴/۱۰۶ } حدثنا یحیی بن حبیب بن عربی ثنا خالد یعنی ابن الحارث عن محمد بن عجلان عن عیاض بن عبد الله عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یحب العراجین ولا یزال فی یده منها فدخل المسجد فرأی نخامة فی قبلة المسجد فحکها ثم اقبل علی الناس مغضبا فقال ایسر احدکم ان یبصق فی وجهه ان احدکم اذا استقبل القبلة فانما یستقبل ربه عز وجل والملك عن یمینه فلا یتفل عن یمینه ولا فی قبلته ولیبصق عن یساره او تحت قدمه فان عجل به امر فلیقل هکذا ووصف لنا ابن عجلان ذالك ان یتفل فی ثوبه ثم یرد بعضه علی بعض۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چھڑی رکھنے والوں کو پسند فرماتے مسجد میں تشریف لانے کے وقت ہمیشہ آپ کے دست پاک میں چھڑی ہوتی ایک دفعہ آپ مسجد میں تشریف لائے تو مسجد میں قبلہ رخ تھوک دیکھی تو اس کو کھرچ دیا پھر غضب ناک صورت میں مسلمانوں پر

متوجہ ہوئے فرمایا کہ کیا تمہیں پسند ہے کہ تم سے کوئی شخص اپنے سامنے تھوکے بے شک
جب تم سے کوئی شخص قبلے کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس کا رب کریم عزوجل سامنے
ہوتا ہے اور فرشتہ دائیں طرف اپنے دائیں طرف یا قبلہ رخ نہ تھوکے بائیں
طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے اگر تکلیف کی وجہ سے جلدی ہو تو اس طرح
تھوکے ابن عجلان نے کپڑے میں تھوک کر بعض کو بعض پر مل کر اس کی ہیئۃ کذائیہ
بیان کی۔

۱۴۳۔ ابوداؤد ۱/۶۶ } حدثنا احمد بن صالح ثنا عبد اللہ بن وھب اخبرنی
عمرو عن بکر بن سوادۃ الجذامی عن صالح بن
خیوان عن ابی سھلۃ السائب بن خلاد قال احمد من اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فبصق فِی الْقِبْلَۃِ وَرَسُوْلُ اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حِیْنَ فَرَغَ
لَا یُصَلِّیْ لَکُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِکَ اَنْ یُّصَلِّیَ لَھُمْ فَمَنَعُوْہُ وَاَخْبَرُوْہُ بِقَوْلِ
رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّکَ اٰذَیْتَ اللہَ وَرَسُوْلَہٗ صلی اللہ
علیہ وسلم۔

اصحاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت بیان
کی کہ ایک آدمی نے قوم کو جماعت کرائی اور قبلہ رخ تھوک دیا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ جب فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا اس کے
بعد یہ شخص جماعت نہ کرائے تو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص

کو منع کر دیا اور اس شخص کو بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سرکار دو عالم
صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے متنبہ کر دیا پھر یہ بات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے بیان کی گئی آپ نے فرمایا بہت اچھا ہوا اور میرا یقین ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دی ہے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جو شخص قبلے کا گستاخ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا گستاخ ہے
جو اللہ تعالیٰ کا گستاخ ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی کا
مستحق ہے اور اہلحدیث کے مدعیو یہ تمہارا ایمان ہے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اور
قرآن کریم پر ؟

او خام کے اہلحدیثو بتاؤ تمہارا ایمان ان چودہ احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صحیح ہے
یا نہیں ؟ اور تمہارے مذہب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ان احادیث میں فرمایا
ہے کہ خداوند کریم نمازی کے سامنے بالذات موجود ہوتا ہے نمازی کو چاہیئے کہ قبلہ رخ
نہ تھوکے تسلیم کیا ہے یا نہیں ؟ اگر سچے اہلحدیث ہو تو تمہیں اپنے وہابی مولویوں کی تقلید
کی احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پس پشت نہ ڈالنا چاہیئے اور یقین کرنا چاہیئے کہ رب العزۃ
زمینوں آسمانوں میں موجود بالذات ہے جس کی موجودیت کی ہم ہیئت کذائیہ نہیں بیان
کر سکتے اور صرف عرش یا کرسی پر قرار پکڑنے کا عقیدہ شرکیہ سمجھو کیونکہ خداوند کریم نہ مخلوق سے
کسی چیز کا محتاج ہے اور نہ ہی محدود ہے۔

ہم سنیوں نے تو بفرمان خداوندی رب العزۃ کو نہ زمینوں آسمانوں عرش و کرسی بلکہ ہر مکان
میں ان کی موجودیت خداوندی کو تسلیم کر لیا ہے اور یہ سب کچھ نہ تھا وہ تھا اور کچھ نہ رہیگا وہ
ذوالجلال باقی رہیگا۔ اور یہی ہمارا مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ وحدہٗ لاشریک بیٹھے اٹھتے

چلنے پھرنے لیٹنے مکان و زمان سے مبرا ہے کیسے واضح الفاظ میں ہمارے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا ہے اب بھی اگر تم نے اپنے عقیدوں کو صحیح نہ کیا تو یاد رکھو قرآنی آیتوں کے انکار کی پرسش علیحدہ ہوگی اور اس مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے اعراض کرنے کی خداوندی پکڑ علیحدہ ہوگی کیونکہ فرمان خداوندی ہے۔

حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنے والے پر خداوندی فتویٰ

النساء ۵/۹ } فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قسم ہے آپ کے رب تعالے کی جب تک آپ کو واحد فیصل تسلیم کریں وہ بے ایمان ہی رہینگے۔

وہابیو! عرصے سے تمہارا عقیدہ باری تعالے کے متعلق اچھا نہیں ہے اب بھی وقت ہے موت سے پہلے ہی اپنا عقیدہ درست کرلو ورنہ اس فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعراض کرکے دنیا سے بے ایمان ہی جاؤ گے تو کیا فائدہ کیونکہ اصل توحید ہے پھر رسالت پھر ولایت۔ بفرمان خداوندی توحید میں تم مشرک ثابت ہوئے پھر اسی عقیدے کو درست کرنے کے لئے تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سمجھایا مذکورہ حدیثیں جو تمہارے سامنے ہیں تو تم نے ان کا بھی انکار کردیا تو تمہیں درجہ ولایت کیسے حاصل ہوسکتا ہے سوچو اور اپنے باطل ملاؤں کی اقتدا میں اپنے ایمانوں کو ضائع نہ کرو ورنہ تمام عمر ٹکریں مار مار کر تم بوڑھے ہوگئے تمہاری پیشانی پر داغ پڑگئے بعبث مر مر کر عمر گزر گئی بیت اللہ کا طواف بھی کرتے ہو تمہارے ملاں زکوٰۃ و عشر بھی تم سے بٹورتے ہیں لیکن تمہیں کچھ فائدہ نہیں ہوتا خداوند کریم کے ساتھ تمہارا تعلق کٹتا ہی نہیں وجہ یہی ہے کہ شرک تمہارے اندر سے نہیں جاتا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

کی مخالفت تمہارے دل میں گھر کر چکی ہے جیسا کہ فقیر انشاء اللہ عنقریب عرض کرے گا دلائل تمہیں دکھائی نہیں دیتے ہدایت کہاں سے حاصل ہو لہٰذا پہلے مسئلہ توحید میں درست ہوگے تو باقی انشاء اللہ جلد حل ہوجائیں گے۔

کیوں بھئی وہابیو! اقانیم ثلثہ کے قائل تو عیسائی تھے کہیں یار یہ مسئلہ کہ عرش کرسی اور خداوند کریم برابر ہیں۔ عیسائیوں سے تو نہیں لیا؟ تمہارا عقیدہ بھی وہی عیسائیوں والا ہے صرف اتنا ہے کہ وہ خداوند کریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کو اقانیم ثلثہ مانتے ہیں اور تمہارے مذہب میں خداوند کریم عرش معلیٰ اور کرسی تینوں برابر برابر ہیں چار انگل کا بھی فرق نہیں۔ رب العزۃ نے فتنا بہت قتلو بہم میرے خیال میں تمہارے لئے ہی فرمائی تم تو بھی موحد ہونے کا دعویٰ کرتے ہو لیکن اقانیم ثلثہ کو کہاں چھپاؤ گے معلوم ہوا کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کاٹنے کے اور یہ صرف مثال ہی نہیں حقیقت ہے وہابیوں کے عین منطبق ہے۔

بتلائیے جناب ہم نے کبھی انبیاء علیہم السلام کو خداوند کریم کے برابر کہا ہے یا کسی نے لکھا ہے ہمارے ہاں جس کی برابری مخلوق کے برابر ہے وہ خدا وحدہٗ لاشریک بننے کے قابل ہی نہیں ممکن ہی نہیں۔

ہمارا خداوند کریم وہ ہے جو ذات و صفات میں وحدہٗ لاشریک ہے اور جس نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا تو آپ کو تمام مخلوق میں بے مثال پیدا فرمایا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے اولیاء اللہ تمام امتوں میں بے مثال جن سے کوئی بھی خداوند کریم کے برابر نہیں ہوسکتے اور نہ ہی ممکن ہے نہ ذات میں نہ ہی صفات میں کیونکہ ذات باری تعالے وحدہٗ لاشریک قائم ہے کسی کا محتاج نہیں باقی سب مخلوق ہیں جن کو خداوند کریم نے پیدا فرمایا۔

اے وہابیو! اس مسئلہ تثلیث سے توبہ کرو ورنہ جیسا کہ عیسائیوں پر رب العزۃ نے فتویٰ صادر فرمایا تم پر بھی وہی عائد ہوتا ہے۔

تثلیثیوں پر خدائی فتویٰ

المائدہ ۶/۱۰ { لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

وہابی عقیدہ کہ خدا کرسی پر بیٹھا ہے از روئے قرآن کریم مشرکین کا عقیدہ ہے

قرآن شریف مترجم ترجمہ نواب وحید الزمان { وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ کی تشریح لکھتے ہیں۔ "جب وہ کرسی پر بیٹھتا ہے تو چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی ہے اور اس کے بوجھ سے چرچر کرتی ہے"

وہابیوں کے بہت بڑے عالم جو ہندوستان میں وہابیت کے بانی ہیں انہوں نے یہ تشریح لکھی ہے کہ خداوند کرسی پر بیٹھتا ہے تو چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی اب فیصلہ خداوندی سنیئے۔

قرآنی فیصلہ

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو برابر سمجھنے والا آخرۃ کا منکر ہے

الانعام ۸/۸ { وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُم بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ۔ اور جو لوگ آخرت کے ساتھ ایمان نہیں رکھتے وہ اپنے رب کے ساتھ برابر

بناتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب العزۃ نے فرمایا کہ جو لوگ کسی چیز کو اپنے رب کے برابر سمجھتے ہیں۔ (مثلاً عرش اور بت کرسی وغیرہ کو) وہ آخرت کے منکر ہیں اگر ان کو آخرت یاد ہو تو یہ [illegible] کریں۔

اللہ تعالیٰ کے برابر سمجھنے والا خداوند کریم کے نزدیک کافر ہے

الانعام ۷/۱ { ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ۔ پھر جن لوگوں نے کفر کیا وہ اپنے رب کے ساتھ کسی شئی کو برابر بناتے ہیں

بتاؤ وہابیو! اب تو رب العزۃ نے ایسے لوگوں پر فتویٰ کفر جڑ دیا جو رب العزۃ کے اس کی مخلوق سے کسی شئی کو برابر سمجھیں تم نے عرش کو رب العزۃ کے برابر بنا دیا اب بتاؤ فیصلہ [illegible] کے مطابق تم کافر ہو یا نہ اب بھی اس عقیدہ سے باز آجاؤ اور توبہ کرو۔

وہابیوں کی مثال یہودیوں کی ہے

الاعراف ۹/۱۰ { وَمِن قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ۔ اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے ایک گروہ ایسا تھا کہ حق کی ہدایت [illegible] تھے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو برابر بھی بناتے تھے۔

اب بتاؤ وہابیو! یہودیوں میں اور تم میں کیا فرق ہے جو یہودی حق کی ہدایت بھی دیتے [illegible] اور مخلوق سے کسی کو اللہ کے برابر بھی سمجھتے تھے وہی حال تمہارا ہے تشابہت قلوبہم

کوئی وہابی عرش کی آیات کے سوا قرآن مجید میں کسی دوسرے مقام پر استویٰ کا معنی [illegible] یا اس باب کا کوئی دوسرا صیغہ دکھائے جس کے معنی قرار پکڑنے کے ہوں دکھائے تو ایسے شخص کو

مبلغات یکصد روپیہ انعام دیا جائے گا۔

نجدی وہابیو! اپنے وہابی مذہب کے تعصب کو علیحدہ کرکے انصاف کی بات کرو تو
مطابق فرمان خداوندی نابینا بینا کے مساوی نہیں بے علم علم والے کے مساوی نہیں بیوقوف عقل
والے کے مساوی نہیں فاسق مومن کی برابری نہیں کرسکتا بخیل سخی کا مقابلہ نہیں کرسکتا ظلمت
نور کے مساوی نہیں گرمی سائے کے مساوی نہیں مخلوق خالق کے مساوی ہوسکتی ہے متناہی
لا انتہا کے مساوی ہوسکتی ہے اب تمہارا عقیدہ ہے کہ خدا کرسی کے مساوی ہے کیا تمہارا عقیدہ قرآنی
ہوسکتا ہے؟ مخلوق کو خالق کے مساوی سمجھنا کفر ہے حادث کو قدیم کے مساوی سمجھنا شرک ہے
بہرا دوسروں کو بھی بہرا ہی سمجھتا ہے۔

یہ اور بات ہے کہ تمہارا بھی نابینا والا حساب ہے کہ نابینا ہر ایک کو ہی نابینا تصور
کرتا ہے۔

کیا یہ تمہاری توحید ہے یا خرافہ کفر و شرک ہے۔

"وہابی" مولوی صاحب ایک حدیث عرش کے متعلق بھی ہے۔

"محمد عمر" وہابی صاحب تمہارا مذہب ہی ایسی مصنوعی حدیثوں کی طرف راغب ہے قرآنی
آیتوں اور احادیث صحیحہ مرفوعہ کے مقابلے اس مصنوعی حدیث کو اپنا معمول بنانے سے
تمہیں تو شرم آتی ہے لیکن کیا کریں تمہارا مذہب تو ایسی حدیثوں سے مرکب ہے یہ میرے
اختیار کی بات نہیں ہے سنیئے فقیر اس کا ضعف تمہارے سامنے پیش کرتا ہے۔

امام بیہقی نے اس کا رد لکھا ہے

کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ۲۹۷ | هذا حديث ينفرد به محمد بن اسحق بن يسار عن يعقوب بن عتبة وصاحبا الصحيح لم
يحتجا به انما استشهد مسلم بن الحجاج بمحمد بن اسحق في احاديث معدودة

اظنهن خمسة قد رواهن غيره وذكره البخاري في شواهد ولم يذكر اموغيله
رواية وكان مالك بن انس لا يرضاه ويحيى بن سعيد القطان لا يروي عنه
ويحيى بن معين يقول ليس هو بحجة واحمد بن حنبل يقول يكتب عنه هذه
الاحاديث يعني المغازي ونحوها فاذا جاء الحلال والحرام اردنا قوما هكذا
يريد اقوى منه فاذا كان لا يحتج به في الحلال والحرام فاولى ان
لا يحتج به في صفات الله سبحانه وتعالى۔

یہ حدیث صرف محمد بن اسحٰق سے مروی ہے اس پر بخاری مسلم نے اعتماد نہیں کیا
مسلم بن حجاج نے اس کی صرف چار یا پانچ حدیثیں بیان کی ہیں جن کو اوروں
نے بھی بیان کیا ہے۔ بخاری نے بھی اس کا ذکر بغیر روایت کے صرف مغازیات میں
بیان کیا ہے مالک بن انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے محمد بن اسحاق کو پسند نہیں کیا یحییٰ
بن معین نے کہا ہے کہ اس کی روایۃ حجۃ نہیں ہے احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ
عنہ نے فرمایا کہ اس کی حدیث مغازیات میں معتبر ہے باقی نہیں جب حلال وحرام
میں محمد بن اسحٰق کی روایت کو ہم دوسروں کے مقابلے میں رد کر دیتے ہیں تو امام
بیہقی فرماتے ہیں کہ جب حلال وحرام میں محمد بن اسحٰق کی روایت معتبر نہیں تو اللہ
تعالےٰ کے متعلق اس کی حدیث کیسے حجت ہوسکتی ہے لہٰذا محمد بن اسحاق کی یہ
روایت غیر معتبر ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ تمہاری پیش کردہ خبر واحد روایات کے
مقابلے میں محدثین کے اصول کے مطابق غیر معتبر ہے۔

ذرا بھی وہابیو! اپنے وہابی مذہب کے تعصب کو علیحدہ کرکے انصاف کی بات کرو
مطابق فرمان خداوندی نابینا بینا کے مساوی نہیں بے علم علم والے کے مساوی نہیں بہرا سننے
والے کے مساوی نہیں فاسق مومن کی برابری نہیں کرسکتا بخیل سخی کا مقابلہ نہیں کرسکتا ظلمت
نور کے مساوی نہیں گرمی سائے کے مساوی نہیں مخلوق خالق کے مساوی ہوسکتی ہے منتہی بے
انتہا کے مساوی ہوسکتی ہے اب تمہارا عقیدہ ہے کہ خدا کرسی کے مساوی ہے کیا تمہارا عقیدہ قرآنی
ہوسکتا ہے؟ مخلوق کو خالق کے مساوی سمجھنا کفر ہے حادث کو قدیم کے مساوی سمجھنا شرک ہے
بہرا دوسروں کو بھی بہرا ہی سمجھتا ہے۔

یہ اور بات ہے کہ تمہارا بھی نابینا والا حساب ہے کہ نابینا ہر ایک کو ہی نابینا تصور
کرتا ہے۔

کیا یہ تمہاری توحید ہے یا خزانۂ کفر و شرک ہے۔

"وہابی" مولوی صاحب ایک حدیث عرش کے متعلق بھی ہے۔

"محمد عمر" وہابی صاحب تمہارا مذہب ہی ایسی مصنوعی حدیثوں کی طرف راغب ہے قرآنی
آیتوں اور احادیث صحیح مرفوعہ کے مقابلے اس مصنوعی حدیث کو اپنا معمول بناتے
تمہیں تو شرم آتی ہے لیکن کیا کریں تمہارا مذہب تو ایسی حدیثوں سے مرکب ہے یہ میرے
اختیار کی بات نہیں ہے سنیئے فقیر اس کا ضعف تمہارے سامنے پیش کرتا ہے۔

امام بیہقی نے اس کا رد لکھا ہے

کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ۲۹۷ } هذا حديث يتفرد به محمد بن اسحق بن يسار عن يعقوب بن عتبة وصاحبا الصحيح لم
يحتجا به انما استشهد مسلم بن الحجاج بمحمد بن اسحق في احاديث معدودة

...هن خمسة قد رواهن غيره وذكره البخاري في الشواهد ذكرا من غير
رواية وكان مالك بن انس لا يرضاه ويحيى بن سعيد القطان لا يروي عنه
ويحيى بن معين يقول ليس هو بحجة واحمد بن حنبل يقول يكتب عنه هذه
الاحاديث يعني المغازي ونحوها فاذا جاء الحلال والحرام اردنا قوما هكذا
يريد اقوى منه فاذا كان لا يحتج به في الحلال والحرام فاولى ان
لا يحتج به في صفات الله سبحانه وتعالى۔

یہ حدیث صرف محمد بن اسحٰق سے مروی ہے اس پر بخاری مسلم نے اعتماد نہیں کیا
مسلم بن حجاج نے اس کی صرف چار یا پانچ حدیثیں بیان کی ہیں جن کو اوروں
نے بھی بیان کیا ہے۔ بخاری نے بھی اس کا ذکر بغیر روایت کے صرف مغازیات میں
بیان کیا ہے مالک بن انس رضی اللہ تعالے عنہ نے محمد بن اسحاق کو پسند نہیں کیا یحیٰی
بن معین نے کہا ہے کہ اس کی روایۃ حجۃ نہیں ہے احمد بن حنبل رضی اللہ تعالے
عنہ نے فرمایا کہ اس کی حدیث مغازیات میں معتبر ہے باقی نہیں جب حلال وحرام
میں محمد بن اسحٰق کی روایت کو ہم دوسروں کے مقابلے میں رد کر دیتے ہیں تو امام
بیہقی فرماتے ہیں کہ جب حلال وحرام میں محمد بن اسحٰق کی روایت معتبر نہیں تو اللہ
تعالے کے متعلق اس کی حدیث کیسے حجت ہوسکتی ہے لہٰذا محمد بن اسحاق کی یہ
روایت غیر معتبر ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ تمہاری پیش کردہ خبر واحد روایات کے
مقابلے میں محدثین کے اصول کے مطابق غیر معتبر ہے۔

محدثین کا عقیدہ ۱

کتاب الاسماء والصفات البیہقی ۲۹۸ } تعالی اللہ ان یکون مشبہا بشیئ او مکیفا بصورۃ خلق او مدرکا بحس لیس کمثلہ شیئ وھو السمیع العلیم

اللہ تعالے کسی شیئ کے مشابہ نہیں یا خلق کی طرح کسی مکان پر نہیں یا چھونے سے معلوم نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کی مثل کوئی شیئ نہیں وہ ہر شیئ کو جاننے والا ہے اور سننے والا ہے۔

وہابی عقیدہ ۲۰-

وہابی توحید (۲)

فقہ محمدی کلاں ۱۰۹ } ف یعنی سالم قبروں میں نماز پڑھنا درست نہیں خواہ قبر نمازی کے آگے ہو یا پیچھے یا ان کے درمیان لیکن اگر پڑھے تو درست ہے۔

"محمد عمر" یہ ہے غیر مقلدین وہابیوں کا عقیدہ ۲۰ کہ اگر کوئی وہابی قبروں میں نماز پڑھے تو درست ہے۔

چنانچہ اسی فتویٰ کی بنا پر قبروں میں وہابیوں نے مسجدیں بنائیں اور نمازیں پڑھی جا رہی ہیں جیسا کہ حافظاں والی تحصیل شجاع آباد شہر گجرات گوجرانوالہ اور کراچی وغیرہم میں قبروں کو مٹا کر ان کے اوپر مسجدیں بنائی گئیں اور اب بھی ان میں نمازیں پڑھی جا رہی ہیں وہاں وہابیوں کا شرک کا فتویٰ نہیں چلتا۔ کیونکہ وہ گھر کی بات ہے۔

کیوں بھئی وہابیو! اگر قبر کو سجدہ حرام ہے اور کرنے والا مشرک ہے تو پہلے ان مذکورہ مساجد کو گرا دو اور قبریں بحال کرو۔ وَاِلَّا فَاَنْتُمْ مُشْرِکُوْنَ حَقًّا۔

اب قرآنی فیصلہ عرض کرتا ہوں۔

قرآنی فیصلہ ۱

(۱) النجم ۲۷/۳ } فَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ وَاعْبُدُوْا۔ اللہ تعالے کو سجدہ کرو اور عبادت کرو۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ سجدہ عبادت ہے اس لئے اللہ تعالے نے فرمایا کہ سجدہ اللہ تعالے کو کرو۔ اور کسی کے لئے سجدہ نہیں اب تم سوچو کہ قبروں کو سجدہ کرنے سے قرآن کریم کا انکار لازم آتا ہے یا نہیں؟

(۲) الدھر ۲۹/۳ } وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَہٗ = اور رات کو بھی اللہ تعالے کو سجدہ کرو۔

اس آیۃ کریمہ میں بھی اللہ تعالے نے ثابت کر دیا کہ اے انسان اگر تمہیں غلبہ اندھیرے میں مجھ سے محبت آئے تو اندھیرے میں بھی مجھے ہی سجدہ کرو کیونکہ

خداوندی سجدے کا فائدہ

(۳) العلق ۳۰/۳ } وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ سجدہ کر اور قریب ہو۔

اس فرمان خداوندی سے ثابت ہوا کہ سجدہ اللہ تعالے کی محبوب ترین عبادت ہے۔ جب مومن اللہ تعالے کے قرب کا ارادہ رکھے تو اللہ تعالے فرماتا ہے۔ مجھے بندگی کے تاکہ تو میرے قریب ہو جائے چلے رات کو سجدے کا ارشاد فرمایا پھر سجدے سے قریب خداوندی کا حکم فرمایا تاکہ یک جہتی میں بندے کو سجدہ کرکے میرے قریب ہو جائے۔

رب العزت نے ہمیں مخلوق کو سجدہ کرنے سے منع فرما دیا

(۴) حٰم السجدۃ ۳۷/۲۴ | لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۔

اے مسلمانو سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو صرف اسی اللہ کو ہی سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے اگر تم خاص اسی کی عبادت کرتے ہو۔

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے صاف صاف حکم جاری فرمایا کہ اگر تم خالص اللہ تعالےٰ کی ہی عبادت کرتے ہو تو سجدہ بھی اسی کو ہی کرو اور اس کی مخلوق سورج و چاند وغیرہا کو نہ کرو کیونکہ وہ مخلوق ہیں مخلوق کے لئے سجدہ نہیں صرف خالق کے لئے ہی سجدہ ہے جب یہ ثابت ہو گیا کہ سجدہ رب العزۃ کی محبوب ترین عبادت ہے اور عبادۃ صرف اللہ تعالےٰ کے لئے ہی ہے جیسا کہ فرمایا۔

(۵) النساء ۵/۹ } وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا ۔
اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ عبادت میں کسی کو شریک نہ بناؤ۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کی عبادت کرنا شرک ہے اور سابقہ آیات سے ثابت ہوا کہ سجدہ عبادت ہے تو غیر اللہ کو سجدہ کرنا اس کی عبادت ہو جائے گی اور اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنے والے کے لئے عذاب الٰہی ہے۔

(۶) المائدہ ۶/۱۰ } اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

بے شک جو شخص اللہ تعالےٰ کے ساتھ شریک بناتا ہے ضرور اللہ تعالےٰ نے اس پر جنت حرام کر دیا ہے اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور ظالموں کا

کوئی مددگار نہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ قبر کو سجدہ کرنے والے پر جنت حرام ہے اور قبر کو سجدہ کرنے والا ظالم ہے۔ لہٰذا وہابی مذہب پر جنت حرام ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی کہ قبر پر مساجد بنانا مشرکین کا شیوہ تھا

البدایہ والنہایہ ۱/۱۰۶، بخاری شریف ۱/۱۷۹ | وَقَدْ ثَبَتَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ لَمَّا ذَكَرَتْ عِنْدَهٗ اُمُّ سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِیْبَةَ تِلْكَ الْكَنِیْسَةَ الَّتِیْ رَاَتَاهَا بِاَرْضِ الْحَبْشَةِ یُقَالُ لَهَا مَارِیَةُ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِیْرَ فِیْهَا فَقَالَ اُولٰٓئِكِ اِذَا مَاتَ فِیْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِیْهِ تِلْكَ الصُّوَرَةَ اُولٰٓئِكِ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بخاری و مسلم میں ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے حبشہ کی زمین کے کنیسہ میں جو دیکھا اس کا ذکر کیا اس کو ماریہ کہا جاتا تھا تو اس میں جو تصویریں تھیں ان کی خوبصورتی کا ذکر کیا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کی رسم ہے کہ جب ان میں کوئی اچھا آدمی مر جاتا ہے تو اس کی قبر پر وہ مسجد بناتے ہیں پھر اس کی تصویریں اس میں بناتے ہیں یہی لوگ اللہ تعالےٰ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ شرارتی ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

مسلم شریف ۲/۳۱۲ { وحدثنی علی بن حجر السعدی قال نا الولید بن مسلم عن ابن جابر عن بسر بن عبید اللہ عن واثلة عن ابی مرثد الغنوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ہی قبروں کی طرف نماز پڑھو۔

کیوں بھئی اہلحدیث کہلانے کے مدعیو ایک حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دکھا دو کہ قبر کی طرف نماز پڑھنے جائز ہے ورنہ توبہ کرو اور اس اپنے مفتی کو مشرک کہو۔

قبروں کو مساجد بنانا یہود و نصاریٰ کا شیوہ تھا

بخاری شریف ۱/۱۷۷ { عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی مرضه الذی مات فیه لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جس بیماری میں وصال ہوا ہے آپ نے فرمایا ان یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالےٰ نے لعنت کی جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں پر مسجدیں بنائیں۔

بتاؤ وہابیو! قبروں کو سجدہ کرنے کا فتویٰ تم دو اور مشرک ہمیں کہو حافظاں والا

فیصل شجاع آباد گجرات "گوجرانوالہ کراچی کی قبروں پر تم نے مسجدیں تعمیر کیں اور نمازیں پڑھیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف سے تم وہابی یہود و نصاریٰ کے مقلدین ثابت ہوئے یا نہ؟

(وہابی عقیدہ ۳)

وہابی توحید ۳

وہابی مذہب میں اللہ تعالےٰ کا ذکر بھی بدعت ہے

فتاویٰ ستاریہ ۱/۶۶ { سوال (۷۹) اکثر عورتیں جمع ہو کر ایک حلقہ بناتی ہیں اور باآواز بلند اللہ اللہ کرتی ہیں یہ جائز ہے یا بدعت ہے؟ وسائل مذکور،

جواب (۷۹) ہیئت مذکورہ کے ساتھ اللہ اللہ کرنا بدعت ہے کیونکہ اس کا ثبوت زمانہ خیر القرون میں مفقود ہے۔

ذکر اللہ کے متعلق قرآنی فیصلہ

(۱) الاحزاب ۲۲/۵ { وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۔ اور اللہ تعالےٰ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور بہت ذکر کرنے والی عورتوں کے لئے ہم نے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔

کیوں بھئی وہابیو بتاؤ تمہارے اس فتویٰ سے تم مکذب قرآن کریم ثابت ہوئے یا نہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کا بہت ذکر کرنے والی عورتوں کے لئے اجر عظیم تیار کیا ہے اور تم بدعتی، وہابی مذہب مکذب قرآن مجید ثابت ہوا۔

۲- العنکبوت ۲۱/۵ } وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝

اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

۳- وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

اور اللہ کا ذکر زیادہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔

ان آیات کریمہ سے اکٹھے ہو کر ذکر کرنے کا حکم الٰہی ثابت ہوا۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرو اور تمام مل کر کرو۔ اکٹھے مل کر ذکر اللہ کرنا حکم خداوندی ہے اور تم نے ذکر اللہ کو بھی بدعت کر دیا گیا

ذکر اللہ کرنے والی عورتیں خالق حقیقی کو پسند ہیں

التحریم ۲۸/۵ } مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا

مسلمان عورتیں ایمان والیاں فرمانبردار توبہ کرنے والیاں عبادت کرنے والیاں روزہ دار عورتیں بیاہیاں اور کنواریاں۔

کیوں جی اللہ تعالیٰ عبادت کرنے والیوں کو پسند کرے اور وہابی مذہب عبادت سے روکے تو مکذب قرآن ثابت ہوا یا نہ؟ تم خود سوچ لو۔

مل کر اکٹھے ذکر اللہ کرنا تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے سنیئے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مل کر ذکر کرنا

۴- کَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا

ہم تم مل کر بہت سا ذکر کریں گے بلاشک تو ہمیں دیکھے گا؟

حضرت داؤد علیہ السلام کا مل کر ذکر کرنا

۵- ص ۲۳/۲ } وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝

ہمارے بندے داؤد علیہ السلام بڑے طاقتور کا ذکر فرمایئے بے شک وہ خداوند کریم کی طرف بڑے رجوع کرنے والے تھے بے شک ہم نے پہاڑوں کو داؤد علیہ السلام کے تابع کر دیا داؤد علیہ السلام کے ساتھ عشاء اور اشراق کے وقت وہ مل کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے اور پرندے بھی اکٹھے ہو کر حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ ذکر کرتے تمام ہی اس کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔

ان آیات مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ مل کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔ اور ثواب ہے اور جتنا زیادہ کرے تقرب الی اللہ ہے اور ذکر اللہ کو بدعت کہنے والا فرقہ مکذب قرآن کریم ہے دشمن حق تعالیٰ ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے ذکر سے محروم کرتا ہے ایسی قوم کو قرب خداوندی کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔

ذکر اللہ پر مختصر حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کنز العمال ۱۱/۴۲۱ } اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ ۔۔۔ ذِكْرُ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

بے شک اللہ کے نزدیک تمام اعمال سے محبوب عمل ہر حالت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔

مسلمانو سوچو یہ ہے وہابی مذہب جو ذکر اللہ کو بھی بدعت قرار دیتے ہیں۔ اور

فرمان مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے باغی ہیں۔

ذکر اللہ سے روکنے والا خداوند کریم کے نزدیک شیطان ہے

المائدہ $\frac{۵}{۱۲}$ } اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ۔

اور کوئی بات نہیں شیطان چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعے عداوۃ اور بغض ڈال دے اور یہ بھی چاہتا ہے کہ ذکر اللہ اور نماز سے تمہیں روک دے کیا تم رکنے والے ہو؟۔

اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں صاف فرما دیا کہ شیطان تمہیں شرابی اور جوا باز بنا کر تمہارے اندر عداوۃ اور بغض پیدا کرنا چاہتا ہے اور اس کا یہ بھی ارادہ ہے کہ تمہیں ذکر اللہ اور نماز سے بھی روکے پھر اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو دھمکی دی کہ کیا تم ابھی سے کچھ رک جاؤ گے؟ یعنی بعض مسلمان نے شرابی اور جواری بن کر خلاف حکم خداوندی شیطان کی اقتدا میں مسلمانوں میں عداوۃ ڈال دی اور بعض نے ذکر اللہ سے منع کر کے اور بے نماز بنا کر وعائیں بند کر کے مسلمانوں میں عداوۃ اور بغض کا بیج بو کر تکفیر و شرک اور بدعت کے فتوے جڑ کر تفرقہ ڈال دیا اور اپنا نام اسلام میں موحد "اہلحدیث" وہابی غیر مقلد اور محمدی کی نت نئی فرقہ بندی کر کے سیاسی اکھاڑہ جمعیۃ ڈال دیا مسلمانوں کو مشرک کا فر اور بدعتی کہہ کر شیطانی مذہب کو رائج کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے خبردار کیا کہ مسلمانوں ہوشیار ہو جاؤ یہ تمہیں ذکر اللہ کو بدعت کہہ کر روکنے والے ہیں یہ شیطانی فرقہ ہے اور ڈانٹا کہ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ کیوں مسلمانو تم ایسے شیطانوں

کے کہنے سے ذکر اللہ سے رک جاؤ گے؟ یاد رکھو مسلمانوں ان کے کہے ذکر اللہ سے نہ رکنا ورنہ شیطانی فرقہ میں شامل ہو جاؤ گے۔

ذکر اللہ کے تارک کو خداوند کریم ترک کر دیتا ہے

الحشر $\frac{۲۸}{۳}$ } وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

اے ایماندارو تم لوگوں کی طرح نہ بن جانا جنہوں نے اللہ تعالےٰ کو بھلا دیا اور وہ اپنے نفسوں کو بھی بھلا بیٹھے یہی بدکار لوگ ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے ذکر اللہ کے تارکین کو اس آیۃ کریمہ میں بدکار تحریر فرمایا اب تم فرقہ وہابیہ وغیرہ کس فرقے میں شامل ہو گئے اسی لئے خداوند کریم نے تمہیں ترک کر رکھا ہے کسی وقت تمہاری دعا قبول نہیں بلکہ وہابیوں کو دعا کی توفیق ہی نہیں دیتا۔

القلم $\frac{۲۹}{۱}$ } مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ نیکی کو روکنے والا یہ کفار مکہ کے حق میں نازل ہوئی کفار تم بھی ان سے منع کرتے تھے تم نے بھی انہی کا وطیرہ اختیار کیا ہے اب تم سوچ کر بتاؤ کہ قرآن شریف تم کس فرقے کے مقلد ثابت ہوئے تم نے تو پیامبر اسلام کی تقلید کے بجائے اسلام کی مقلدوں سے بھی روگردانی کر لی تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمہیں عتاب ہوا تم کفار کی تقلید میں جا پھنسے اب بھی وقت ہے اس کفریہ عقیدہ کو ترک کر کے اولیاء اللہ کی اقتدا کر کے ذکر اللہ کے عاملین بن جاؤ۔

قرآنی فیصلہ کہ جو فرقہ ذکر اللہ کا تارک ہو وہ شیطانی فرقہ ہے

المجادلہ $\frac{۲۸}{۳}$ } اِسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِکْرَ اللّٰهِ اُولٰٓئِکَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ

أَلَآ إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

ان پر شیطان کا غلبہ ہے شیطان نے ان کو ذکر اللہ چھڑوا دیا ہے یہی ذکر اللہ کو چھوڑنے والا شیطانی فرقہ ہے مسلمانو! خبردار! یقیناً یہ شیطانی فرقہ برباد ہونے والے ہیں۔

"محمد عمر" اس آیت خداوندی کے آئینہ میں اپنے عقیدے اور اعمال کو دیکھو کہ فرقہ وہابیہ خداوند کریم کے نزدیک شیطانی فرقہ ہے یا نہیں یہ کلام میرا نہیں۔ اے وہابی مولویوں کی تقلید کرنے والو تم خود فیصلہ کرو کہ تمہیں شیطانی فرقہ پسند ہے یا ذکر اللہ کرنے والا رحمانی فرقہ؟

اس آیۂ کریمہ سے بھی رب العزت نے مسلمانوں کو یقین دلایا کہ مسلمانو جو تمہیں ذکر اللہ سے روکنے والے ہیں ان پر شیطانی غلبہ ہے اور یہی شیطانی فرقہ ذکر اللہ سے روکنے والا فرقہ دنیا، قبر اور حشر میں ذلیل کرے گا۔

کیوں جی وہابیو بیچارو؟ رب العزت نے تو تمہیں ذکر اللہ اور نوافل عبادت خداوندی کو بدعت بتانے کی بنا پر شیطانی فرقہ ثابت کیا ہے اور ساتھ ہی مسلمانوں کو تسلی دی کہ ذکر اللہ اور نوافل سے منع کرنے والی جماعت شیطانی کو ہمیشہ دنیا عالم برزخ اور آخرت میں ذلیل ہی رکھوں گا گو یہ اپنی پارٹی کو خوش کرنے کے لئے غلط تسلیاں دیتے رہیں کہ ہم وہابیوں کو اسلامی غلبہ حاصل ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا پول قرآن کریم میں بیان فرما دیا اور لکھ دیا کہ وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ اور ان کو یقین ہے کہ یہ اچھا کام کرتے ہیں حالانکہ یہ شیطانی فرقہ ہے ذکر اللہ اور نوافل عبادت خداوندی سے مسلمانوں کو بہکانے والا فرقہ ہے وہابیو رب العزت نے بھی تمہیں یہ شیطانی فرقے کا خطاب دیا ہے اور مصطفیٰ صلے اللہ

علیہ وسلم نے بھی اپنی رحمت سے محروم رکھ کر قرن شیطان کا خطاب چنا ہے اور تمہیں بھی ابلیسی صفات پسند ہیں مساجد میں بھی تم اپنی ٹانگوں میں شیطان کو جگہ دے کر نماز پڑھنا پسند کرتے ہو اور ابلیس تمہیں نوافل سنن ذکر اللہ اور درود شریف سے محروم رکھتا ہے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک بھی وہابی منہ سے نہیں نکلنے دیتا نجاست غلیظہ کو استعمال کے لئے اس نے تمہیں خاص بنا دیا ہے۔ حرام خوراک کو تمہارے لئے حلال بنا دیا ہے اور حلال خوراک کو حرام قرار دے دیا ہے۔ اپنے نطفے کی لڑکی کا احساس ہو جو حرام ہے تمہارے لئے حلال بنا کر اس نے فرقہ وہابیہ کی نسل کشی کر دی ہے ابھی تمہیں ہوش نہیں آئی کہ ابلیس صرف ظاہر صورت کا چکمہ دے کر تمہیں برباد کر رہا ہے اب بھی ہوش کرو اور اللہ تعالیٰ کی توحید کے صحیح قائل بن جاؤ اور قرآن کریم کے حکم کے مطابق حزب الشیطان کو ترک کر کے حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ اور ذکر اللہ اور مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ سلام پڑھنا نوافل اور صراط الذین انعمت علیہم کی اتباع کر کے اپنا کر دنیا میں اپنی لو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ سے لگا کر اپنا شعار اسلامی بنا لو ان وہابی غلط عادتوں کو ترک کر دو جن کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ نے ترک کر دیا ہے۔

ذکر اللہ کو ترک کرنے والا عند اللہ منافق ہے

نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۗ إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ ﴿التوبہ ۱۰/۹﴾
جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا اللہ تعالیٰ نے ان کو چھوڑ دیا بے شک منافقین بدکار ہیں۔

ذکر اللہ ہر حالت میں سوائے نجاست کے فرض ہے اور ذکر اللہ کا تارک اللہ تعالےٰ کے نزدیک مردود ہے اور ایسے شخص پر اللہ تعالےٰ نے منافق اور بدکار ہونے کا فتویٰ لگایا اب تم سوچو کہ تم وہابی ذکر اللہ کو بدعت کہہ کر کون ثابت ہوئے ؟

وہابیوں کو رب العزۃ سے ایسا عناد ہے اور وہابی مذہب رب قدوس کا ایسا گستاخ ہے کہ پاخانہ کے وقت ذکر اللہ کو جائز سمجھتا ہے اور پاک مقام پاک کپڑے پاک بدن والے کے ذکر کرنے کو بدعت کہتا ہے۔ خداوند کریم ایسے فرقے کو ہدایت دے۔

وہابی اسٹیشن پر ابلیس کی ملاقات

وہابی ابلیس سے لطف اندوز ہو کر خداوند کریم کا شکر گزار ہے۔

احسن التفاسیر یعنی تفسیر ستاری ۸۳ } پاخانہ میں داخل ہونے وقت بسم اللہ کہنی چاہیئے۔

اس سے ثابت ہوا کہ وہابی مذہب گستاخی میں اتنا ترقی کر گیا ہے کہ احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پس پشت ڈال کر خداوند کریم کا بھی گستاخ ہے۔

مسلمان مولوی صاحب یہ غیر مقلدین فرقہ وہابیہ پاخانے میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ کیوں پڑھتے ہیں۔

محمد عمر اصل وجہ یہ ہے کہ ابلیس کو نجدی کی شکل میں متشکل ہونا پسند ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کی شیطانی کے سینگ ہونے کی حقیقت بیان فرمائی اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو یہ ارشاد فرمایا کہ پاخانے میں داخل ہونے وقت اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ پڑھا کرو۔

جب انسان پاخانہ میں داخل ہوتا ہے تو ابلیس اس کو چھیڑتا ہے چونکہ یہ فرقہ وہابیہ ابلیس کی جنس ہے اس لئے اگر یہ بزبان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اَللّٰھُمَّ انی اعوذبک من الخبث والخبائث کہہ دے تو ابلیس قریب نہ بھٹکے لیکن یہ فرقہ وہابیہ اس امر کو گوارہ نہیں کر سکتے اس لئے ابلیس کو بجائے دور کرنے کے یہ ابلیس کا استقبال کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھتے ہیں یعنی ابلیس جب چھیڑتا ہے تو یہ اس کے لطف کی خوشی میں بسم اللہ پڑھتے ہیں سبحان اللہ کیا کسی نے سچ کہا ہے کند ہم جنس باہم جنس پرواز

حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ

۲۷۔ بخاری شریف ۱/۲۶، ابوداؤد شریف ۱/۲، ترمذی شریف ۱/۲، دارمی شریف ۹۱ } حدثنا آدم قال حدثنا شعبۃ عن عبد العزیز بن صہیب قَالَ سَمِعْتُ اَنَساً یَقُوْلُ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے فرماتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ یعنی اے اللہ مجھے شیاطین مردوں اور شیطانیات سے بچا لے۔

۲۸۔ مشکوٰۃ شریف ۴۲، ابوداؤد شریف ۱/۳ } عن زید بن ارقم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ ھٰذِہِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَۃٌ فَاِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الْخَلَاءَ فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

ابو داؤد و ابن ماجہ کے راوی زید بن ارقم رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شیاطین حاضر ہوتے ہیں جب تم سے کوئی الخبیث الخلاء جائے
تو کہے کہ اے اللہ مجھے خبیث شیاطین اور شیطانیات سے بچا لے۔
یہ ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ اب مذکورہ بالا وہابی مذہب کو ایک پلڑے میں
اور پھر دیکھو کہ کونسا سچا ہے۔

وہابی توحید ۴

(وہابی عقیدہ ۴)

غیر مقلدین وہابیوں کی کلام اللہ کی تحریف کرکے دشمنی کرنا

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وہابی نے قرآنی تحریف کی اور صراحۃً تغیر و
تبدل سے قرآنی عبارات کے خلاف معانی کئے اور مولوی عبد اللہ صاحب امرتسری
نے بدبختی کا قرآنی تحریف کی دل لگا کر دیئے۔

(۱) السبا ۲۲ } ولقد اتینا داؤد منا فضلا یا جبال اوبی معه والطیر والنا له
الحدید ان اعمل سبغت وقدر فی السرد واعملوا صالحا انی بما تعملون
بصیر ولسلیمن الریح غدوها شهر ورواحها شهر واسلنا له عین القطر
ومن الجن من یعمل بین یدیه باذن ربه ومن یزغ منهم عن امرنا
نذقه من عذاب السعیر ۰

اور یقیناً ہم نے داؤد علیہ السلام کو اپنی طرف سے بڑائی دی اے پہاڑ اور پرندو
داؤد علیہ السلام کے ساتھ مل کر تم بھی میری بار بار تسبیح بیان کرو اور لوہے کو بھی ہم نے ان کے

...لوہے کو نرم کردیا کہ آپ زرہیں تیار کریں اور لوہے کی کڑیوں میں اندازہ برابر رکھیں
اور اعمال صالح کریں جو تم اعمال کرتے ہو میں دیکھ رہا ہوں۔

غیر مقلدین وہابیوں کی قرآنی تحریف

مولوی ثناء اللہ وہابی کی تفسیر قرآنی

تفسیر ثنائی ۶۸ مولوی ثناء اللہ امرتسری } يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ (آدَمَ) وَخَلَقَ مِنْهَا (مِنْ جِنْسِهَا) زَوْجَهَا

اصول عمری: قرآنی اصول وہابی کی زبانی۔

اصول عمری مولوی عبد الجبار صاحب ۲۲ } فرقہ ناجیہ اور فرقہ ضالہ میں مابہ الامتیاز یہ امر ہے کہ فرقہ ناجیہ ظاہر نصوص پر اور اس دلالت اور اشارت پر کہ خاص نص کے حکم میں ہے عمل کرتے ہیں۔

اصول عمری: اسی قانون کے مطابق اب ظاہری آیت کا ترجمہ پیش کرتا ہوں اللہ تعالٰے فرماتا ہے
اے لوگو تم اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک نفس سے پیدا فرمایا (آدم علیہ السلام)
اور اسی نفس (یعنی پسلی) سے اس کی بیوی کو پیدا فرمایا۔ (تحریف ثناء اللہ) اس کے
نفس سے نہیں بلکہ اس کی جنس سے۔

(۲) تفسیر ثنائی ۴۴ } اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ (اِلٰى رُسُلِ) اِلَيْنَا (وَكُلِّمَا) اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا الْقُرْبَانُ وَاتٰى شَرْعُنَا بِقُرْبَانٍ ، تَاْكُلُهُ النَّارُ (اَىْ مُحْرِقَةُ الطَّعَامِ بِالنَّارِ)

اَلنَّارُ ۔

"محمد عمر" ترجمہ۔ آیت خداوندی یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کفار نے کہا بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول کو تسلیم نہ کریں حتیٰ کہ جب وہ ہمارے پاس قربانی کرکے لائے اس کو آگ کھا جائے۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کفار نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا عہد ہے کہ قربانی کو آگ خود بخود کھا جائے لیکن مولوی ثناء اللہ وہابی صاحب فرماتے ہیں کہ آگ مذکورہ کے ذریعے کاہن جلائیں ملاں جی کا ذہن کا وسیلہ کہاں سے نکال لیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے براہ راست آگ کھا جائے لیکن وہابی صاحب فرماتے ہیں غلط ہے بواسطہ آگ کاہن جلائیں تو یہ تحریف قرآنی وہابی صاحب کی نرالی ہے۔

۳۔ تفسیر ثنائی ۲۸۰ { وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ (اَنْ عَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ الْحَدِیْدِ بِالْاٰلَةِ وَالنَّارِ)

"محمد عمر" آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے داؤد علیہ السلام کے لئے لوہے کو نرم کر دیا"

مولوی ثناء اللہ وہابی اس کی تفسیر فرماتے ہیں کہ ہم نے داؤد علیہ السلام کو لوہے کا پیشہ سکھایا سریے اور کٹھالیوں کے ساتھ۔

خدائی فیصلہ

سبا ۲۲ { وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ : اور یقیناً ہم نے اپنی طرف سے داؤد علیہ السلام کو بڑائی دی اے

پہاڑو داؤد علیہ السلام کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرو اور پرندو تم بھی اور داؤد علیہ السلام کے لئے ہم نے لوہا نرم کر دیا۔

کہ اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی طاقت اور حضرت داؤد علیہ السلام کی طاقت کا مظاہرہ فرمایا یعنی خداوند قدیر نے فرمایا کہ میں خالق ایسا کاریگر ہوں کہ میں نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام کے لئے سخت سے سخت دھات لوہے کو نرم کر دیا جو کسی انسان کے لئے نرم نہیں ہو سکتا سخت سے سخت دھات لوہا نرم کرنا ہو تو اس کو تیز دہکتی ہوئی آگ ہی نرم کر سکتی ہے لیکن میں نے اپنے نبی داؤد علیہ السلام کو یہ قوت بخشی کہ ان کے پاس لوہا خود بخود نرم ہو جاتا تھا کیا یہ قدرت خداوندی نہیں؟ لیکن وہابی صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب قرآنی تحریف کرکے فرماتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام لوہے کو بھٹی کی طرح آگ اور اوزاروں سے نرم کرتے

مولوی ثناء اللہ صراحۃً قرآنی اور قدرت و منشاء خداوندی کے خلاف اپنی طرف سے بہر لگاتے ہیں کہ قدرت خداوندی نے حضرت داؤد علیہ السلام کے اندر یہ طاقت نہ رکھی تھی کہ ان کے پاس سخت سے سخت دھات لوہا نرم ہو جاتا تھا بلکہ ہتھیاروں سے نرم کرتے تھے۔

۴۔ تفسیر ثنائی ۵۲ { كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَاٰلَهُ الْخُرْقَةُ، وَجَدَ عِنْدَهَا هَدِیَّةً اَوْ شَیْئًا مَّاْکُوْلًا)

"محمد عمر": ترجمہ آیت خداوندی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے پاس محراب میں تشریف لاتے تو مریم علیہا السلام کے پاس کھانے کی چیزیں موجود تھیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی

حضرت زکریا علیہ السلام مریم علیہا السلام کے پاس محراب میں تشریف نہیں لائے بلکہ بیاباں میں تشریف لائے۔

برادرو وہابیو! آپ یعنی ہم وہابی مذہب والے مولوی قرآن مجید کے معنی بے ایمانی سے کیا کرتے ہیں۔ یہ ہمارا مذہبی شعار ہے۔ اب فیصلہ تم پر ہے چاہے قرآن پر ایمان لے آؤ چاہے اپنے وہابی مولوی پر۔

(۵) تفسیر ثنائی ص ۴۴ | فَصُرْهُنَّ اَىْ اَمِلْهُنَّ اَىْ اِجْعَلْهَا مَائِلَةً اِلَيْكَ بِحَيْثُ اِذَا دَعَوْتَهَا تَمِيْلُ اِلَيْكَ۔

ارشاد خداوندی

محمد عمرؒ: واللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے ابراہیم علیہ السلام، ان چار جانوروں کو باریک کرکے آپس میں ملا دو پھر چار ٹکڑے ہوئے قیمے کے چار حصے کرکے چار پہاڑوں کی چوٹیوں پر رکھ دو جب تم ان کو بلاؤ گے تو وہ چاروں قیمے کے حصے میری قدرت سے زندہ ہو کر تیری آواز پر تمہاری طرف دوڑتے ہوئے پہنچ گے تمہیں اطمینان قلبی ہو جائیگا کہ واقعی میرا رب ایسا خالق ہے کہ مردے کو قیمہ کرکے ملا کر بھی علیحدہ علیحدہ قیمہ رکھا جائے تو وہ ان کو زندہ کر سکتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا قدرت خداوندی کا مظاہرہ صحیح ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فرمان کیف تحی الموتی کا جواب شافی ہوا۔

تحریف مولوی ثناء اللہ صاحب

مولوی ثناء اللہ وہابی فرماتے ہیں کہ یہیں یہ مطلب نہیں بلکہ فَصُرْهُنَّ کا معنی یہ ہیں کہ

[اپنی] طرف مائل کرے تم سے ان جانوروں کو اُنس ہو جائے گا تو جب بلاؤ گے بلا کراہ [تمہ]اری طرف خود بخود دوڑتے ہوئے آئیں گے۔

[برا]درو وہابیو! اہلحدیث بننے کے دعویدارو! تم میں اس خاص مجنے کی تم ذرا انصاف [سے] مولوی ثناء اللہ کی اقتداء میں آمین کہنا کہ آیا منشاء ابراہیمی کیف تحی الموتی مولوی ثناء اللہ [صاح]ب کے معنی بموجب پورا ہوتا ہے یا خلاف اور فصرھن کے معنی اَمِلْهُنَّ کرکے ابراہیم [علی]ہ السلام کے سوال کا خداوندی جواب شافی وکافی بنتا ہے؟ یا معاذ اللہ خداوند کریم [کی] طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ٹالنا ثابت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو [ٹا]ل تو سکتا نہیں ٹالنا کمزوری کی علامت ہے اور کام کرکے دکھانا طاقت پر دال ہے [م]ولوی ثناء اللہ صاحب کی اقتداء میں آمین کہیں گے تو معاذ اللہ خداوند کریم کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ٹالنا ثابت ہوگا کَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى کا جواب بنتا ہی نہیں تو خداوند قادر کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کفر ہے تو بجائے اس کے کہ قرآن پڑھ کر تمہارا ایمان مضبوط ہو تم کفر تک پہنچ گئے تو یہ ہے تمہارے مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر جس نے تمہیں کفر تک پہنچا دیا اور اگر اس آیۃ کریمہ کا صحیح ترجمہ کرو جیسا کہ سابقین مفسرین کرتے [آ]ئے ہیں کہ اے ابراہیم چار جانور پکڑ کر قیمہ کرکے فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ آپس میں ملا دو تم نے تو سوال کیا ہے کہ کَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى میں تمہیں اس کے متعلق اپنی ایسی طاقت دکھاتا ہوں کہ چار مردہ جانوروں کا ذرے کے ساتھ ذرہ بھی ایک جنس کا نہ ہو کوئی ٹکڑا کسی جانور کا ہو کوئی کسی کا تم چاروں مردوں کے اجزا کو مرکب کرکے کھو[...] اور میں علیحدہ علیحدہ کرکے بغیر کسی وقت صرف ہونے کے چاروں کو زندہ اور تمہارے آواز پر لبیک کہتے ہوئے زندہ بنا کر دکھا دوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام

نے یہ قدرت خداوندی کا تجربہ دیکھ کر اقرار فرمالیا۔

مولوی ثناء اللہ کے مطلب سے

ایک خرابی یہ لازم آئے گی کہ اللہ تعالےٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سوال كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ کے پورا کرنے سے عاجز ہو گیا دوسری خرابی یہ لازم آئی کہ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا فرمان خداوندی کا مطلب ہی صحیح نہیں بتایا جو قرآن کریم کا انکار لازم آتا ہے لہٰذا اس ایک آیت میں دو خرابیاں پیدا کر دیں

لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ پھر اس کی شرح اپنی تصنیف ترک اسلام میں فرما دی۔

نقصِ حق کے ماتحت لکھا ہے

ترک اسلام مصنفہ مولوی ثناء اللہ ۱۱۵ } پس اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ ان جانوروں کو اپنے ساتھ ہلا لینی خوگیر مانوس کر۔

کہو وہابیو

کفن سنا

(۱) تفسیر ثنائی ۱۷۲ } جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا (نے اسقطنا سقف بیوتہم علیہم)

محمد عمر:۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں قوم لوط علیہ السلام کو بواسطہ ملائکہ جو عذاب نازل فرمایا اس کا ذکر فرمایا ہے کہ ہم نے لوطیوں کے بسنے زمین کا تختہ ہی الٹ دیا تو یہ اللہ تعالےٰ نے اپنی طاقت کا مظاہرہ فرمایا کہ میری یہ زبردست طاقت ہے کہ میں نے لوطیوں کے جرم عظیم کی سزا ان کو ایسے دی کہ ان کے لئے زمین کا تختہ ہی الٹ

دیا اور وہ زیر زمین ہو گئے ان کا نام و نشان ہی مٹا دیا بلکہ اس پلید زمین کو الٹ کر نیچے کر دیا اور نیچے کی تہ زمین کے اوپر کر دی ایسے مجرموں کے لئے میری یہ سزا میری ہی طاقت ہے اور کوئی ایسا نہیں کر سکتا لیکن

مولوی ثناء اللہ صاحب کی قرآنی تحریف

یہ ہے کہ اس کا مطلب یہ نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ نے صرف لوطیوں کے مکانوں کی چھتیں ہی گرا دیں۔

پرلو وہابیو کون دھرم ہے؟

تم تو یار ہندو کی مٹھائی کا لطف اٹھانے والے ہو خدا دھرم سے کہنا کہ تمہارے مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس مطلب سے عذاب و طاقت خداوندی کا پورا مظاہرہ اڑتا ہے جو کہتے ہیں ان کے مکانوں کی صرف چھتیں ہی گری تھیں ایسے تو کئی لوگ چھتوں کے نیچے سے زندہ بھی نکل آئے ہوں گے جیسا کہ آج کل بھی مشاہدہ ہے کہ کسی مکان کی چھت گرے تو کوئی اس سے زخمی ہو کر زندہ بھی نکل آتا ہے۔ حالانکہ یہ منشاء خداوندی کے صراحۃ خلاف ہے۔

وہابیو! یار یہ تو بتاؤ کہ لوطیوں سے تمہیں کیسی محبت ہے؟ کہ خداوندی عذاب کو ان کے لئے قرآن کے معنی بدل کر ان کے لئے عذاب کو ہلکا ثابت کرتے ہو۔

(۱) تفسیر ثنائی ۲۹۴ } وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ (اے امرناہ مبذع الکبش مکان اسماعیل)

فرمانِ خداوندی

محمل عمل: "اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ذبح عظیم کا فدیہ دیا تھا۔"

اس آیۂ کریمہ میں رب العزۃ نے واضح کر دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کی پوری کوشش فرمائی لیکن ہم نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ ایک عظیم ذبیحہ فدیہ دے کر اپنے دوست حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بچا لیا۔ اس آیۂ مذکورہ کے پہلے ارشاد خداوندی ہے فَلَمَّا اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ماتھے کے بل لٹایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کرنے کے لئے گردن جھکائی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ذبح ہونے کے لئے گردن ڈال دی

وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم بس بس قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا تو نے خواب کو سچا کر دیا تو اس عبارت خداوندی سے صاف ثابت ہو گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری چلا دی تو ارشاد خداوندی آیا اے ابراہیم رک جاؤ رک جاؤ تمہارا امتحان تھا اس میں تم کامیاب ہو گئے اب میں ان کی جگہ ایک اعلیٰ اور پاک دنبہ دیتا ہوں جس کے متعلق فرمایا وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ہم نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ عظیم فدیہ پیش کر دیا کہ اس کو ذبح کرو اور اسماعیل علیہ السلام کو اب چھوڑ دیجئے لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب نے قرآن کریم کا صاف صاف انکار کر دیا اور کہا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل علیہ السلام کو لٹایا ہی نہیں اور نہ ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری رکھی بلکہ اسماعیل علیہ السلام کی جگہ دنبے کا حکم دے دیا حالانکہ قرآن کریم میں وَفَدَیْنٰهُ مذکور ہے کہ ہم نے اس کو اسماعیل علیہ السلام کی جگہ دنبے کا فدیہ دیا یعنی رب العزۃ نے حضرت ابراہیم

علیہ السلام کو جو آسمانی دنبہ بھیجا اس کا بھی انکار کر دیا تو یہ وَفَدَیْنٰهُ آیت قرآنی کا صاف انکار ہے۔

آیت وَفَدَیْنٰهُ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کا قرآنی تحریف کرنا

ارشاد خداوندی	مولوی ثناء اللہ
(۱) ارشاد خداوندی وَفَدَیْنٰهُ ہم نے ذبح عظیم کا فدیہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیا جیسا کہ حدیثوں میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنتی دنبہ عطا فرما دیا۔	مولوی ثناء اللہ فرماتے ہیں کہ "آمَنُوْا فَدَیْنٰهُ" یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے فدیہ نہیں بھیجا بلکہ صرف ذبیحہ کا حکم دے دیا۔
(۲) ارشاد خداوندی فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام چھری چلانے کے لئے جھکے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبح ہونے کے لئے جھکے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ماتھے کے بل لٹایا۔	(ا) حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لٹانے کا انکار۔ (ب) حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری چلانے کا انکار۔ (ج) اللہ تعالیٰ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھری چلاتے روکنے کا انکار۔

(۳) تفسیر ثنائی ۱۷۷ } وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ كَانَ ... صَدَقَتْ الْحَدِيْث ... رائے اظہر رائیہ هكذا۔ اور ایک گود کے بچے نے شہادۃ دی۔ لڑکے نے بات کی، زلیخا کے اہل سے تھی، یعنی اپنی رائے کا اظہار کیا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب

"محمل عمر" مولوی ثناء اللہ صاحب نے آیت مذکورہ کی تفسیر بیان فرمائی ہے کہ زلیخا کے خاندان سے ایک لڑکے نے اپنی رائے کا اظہار کیا، مولوی ثناء اللہ کی اس تفسیر سے ثابت ہوا کہ وہ بڑا تھا صرف نابالغ تھا اس نے اپنی رائے کا اظہار کیا مولوی ثناء اللہ صاحب کی اس تفسیر سے جو اجماع امت نے ترجمہ کیا ہے اس کا رد ہو گیا۔ اور اس میں وہابیوں کی تکذیب قرآنی ثابت ہوئی اور حقیقت یہ ہے کہ بچہ گود میں تھا جو بولا اور اللہ تعالے نے حضرت یوسف علیہ السلام کا معجزہ ظاہر فرمایا کہ ان کی شہادت کے لئے گود کا بچہ بول اٹھا اور حضرت یوسف علیہ السلام کے حق میں شہادت دی اور یہ پختہ شہادت تھی جس سبب العزۃ نے فوراً بیان فرمایا اور اگر یہ ترجمہ کیا جائے کہ رائے کا اظہار کیا تو اس میں تقویت نہیں کیونکہ جو رائے پیش کر سکتا ہے وہ کسی کے سکھانے سے غلط بیانی بھی کر سکتا ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام کی تطہیر میں فرق آتا ہے اور گود کے بچے کے شہادۃ دینے میں جھوٹ کا احتمال ہی نہیں تو یہ مولوی ثناء اللہ کی قرآن کریم کے خلاف بناوٹ ہے اور مولوی ثناء اللہ کا حضرت یوسف علیہ السلام کو داغدار بنانا مقصود ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی

۹۔ تفسیر ثنائی ۳۰۲ } وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ وَحَمْلُ الثَّمَانِيَةِ كِنَايَةٌ عَنْ عَظَمَةِ كِبْرِيَائِهِ سُبْحَانَهُ، اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے رب کے عرش کو قیامت کے دن

آٹھ فرشتے اپنے اوپر اٹھائیں گے۔ ان آٹھ ملائکہ کے اٹھانے کا مطلب اللہ سبحانہ کی کبریائی کی عظمت مراد ہے،

"محمل عمر" یعنی عرش کو آٹھ فرشتوں کا اٹھانا رب تعالے کا ارشاد ہے جس کے مطلب کی وضاحت کی ضرورت ہی نہیں ایسا نہیں ہے کہ ہر طبقے کا انسان بآسانی سمجھ سکتا ہے لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی فرماتے ہیں اس کا یہ مطلب غلط ہے بلکہ اس کا مطلب صرف کبریائی عظمت ہے اور کچھ نہیں اب تو کہدو وہابیہ ولا الضالین کیونکہ جو شخص رب العالمین کے صریحی آیت کا منکر ہے وہ گمراہ ہے اور گمراہ کی اقتدا جہنم میں لے جائیگی اب تم سوچو کہ جس مذہب کے مقتداؤں کا یہ حال ہو کہ قرآن مجید کی صریحی آیت کا انکار کیا جاتا ہے۔ اس مذہب پر عمل کرنے سے راستہ جہنم کی طرف لے جائے گا یا جنت کی طرف؟

تو تم نے مولوی ثناء اللہ صاحب کا رد کر دیا۔

ثمانیۃ کی تعداد مولوی ثناء اللہ کے عقیدے کو غلط ثابت کرتی ہے اور اس سے وہابیوں کی تکذیب قرآنی ثابت ہو گئی۔

(۱۰) تفسیر ثنائی ۱۰۸ } مَا فَرَّطْنَا دَسْتُرْنَا ، فِي الْكِتٰبِ دَانَهُ عِلْمِ الْبَادِي ،

"محمل عمر" مولوی ثناء اللہ صاحب اس آیت میں بھی آیت قرآنی کی صریحی تحریف کر رہے ہیں۔

فرمان خداوندی

ہم نے کتاب میں (یعنی لوح محفوظ میں) تحریراً کوئی شیئ نہیں چھوڑی یعنی ذرہ ذرہ لوح محفوظ میں لکھ دیا ہے جیسا کہ دوسرے مقام پر فرمایا وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنٰهُ فِي

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ ... وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ۔ اور فرمایا ہر چھوٹی اور بڑی چیز لکھی ہوئی ہے
اللہ تعالیٰ نے اس آیۃ کریمہ میں لوح محفوظ میں لکھا ہوا ثابت کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا
کریم نے لوح محفوظ میں ہر ذرّے ذرّے کو لکھ رکھا ہے لیکن

مولوی ثناء اللہ کی تفسیر میں

مولوی ثناء اللہ وہابی اس آیت کا مطلب اُلٹ بیان کرتے ہیں کہ ذرہ ذرہ کا
لوح محفوظ میں اللہ تعالیٰ نے نہیں لکھا بلکہ صرف علم خداوندی میں ہے۔
کیوں بھئی وہابیو فرماؤ فرقہ وہابیہ محرف قرآن ہیں یا نہیں ؟ یہ تو صاف صاف آیات
صریحہ ہیں جن کی ہیرا پھیری کی جا رہی ہے ۔ پھر بھی تمہارے موحد ہونے میں کوئی فرق
نہیں آتا یہ تمہارے گھر کا مسئلہ ہے بھئی

۱۱۔ تفسیر ثنائی ۲۱۰ } لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ (ای معلوماتہ و مقدراتہ)
اللہ تعالیٰ کے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں۔

فرمان خداوندی

محمد عمرؒ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات کو کوئی بدل نہیں سکتا لیکن

مولوی ثناء اللہ صاحب

فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو اس کو جو معلوم ہے اور جس پر اس کو قدرت
ہے اس کو کوئی بدل نہیں سکتا۔

اس آیۃ کریمہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے کلماتہ کے مطلب خداوندی کو ہی سرے سے
بدل دیا کہ کلمات سے مراد اس کے معلوم مراد ہے حالانکہ یہ صراحۃً قرآن مجید کے کلمات کے خلاف

... سیدھی بات کیوں تسلیم نہیں کر لیتے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرما دیا ہے اس کے بدلنے کے لئے
... نہیں کیا کوئی کلمہ ایسا بھی ہے جو اس کے علم میں نہیں اور جس پر اس کی قدرت نہیں۔
... کریم کا خوف کرو۔ یہ جرأت مولوی ثناء اللہ وہابی کی ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ اللہ تعالیٰ کے کلمات کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا لیکن مولوی ثناء اللہ
صاحب نے کلمات اللہ کو خوب سرے سے بدلا اب مسلمانو تم سوچو کہ کون سچا ہے ؟

۱۲۔ تفسیر ثنائی ۲۵۶ } واذا وقع القول علیھم (ای اذا شارفت الساعۃ علیھم بظھور علاماتھا اخرجنا لھم) ای واجاہ الموعودین (دابۃ من الارض) ایۃ دابۃ ومن ایۃ ارض تخرج
اللہ اعلم (حاشیہ) لیست بدابۃ لھا ذنب ولکن لھا لحیۃ
... کانہ یشیر الی انہ رجل ۔

فرمان خداوندی

محمد عمرؒ اللہ تعالیٰ نے اس آیۃ کریمہ میں فرمایا کہ جب ان پر عذاب الٰہی کا نزول ہوگا تو
ہم ان کے لئے زمین سے ایک دابۃ نکالیں گے جو قیامت کے نشانات سے ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب

ایسا دابۃ نہیں کہ جس کی دم ہوگی بلکہ داڑھی والا ہوگا جس سے اشارہ اس طرف
ہے کہ وہ آدمی ہوگا یعنی مولوی ثناء اللہ صاحب نے فرمان خداوندی دابۃ الارض
کو بدل دیا کہ وہ داڑھی والا ہوگا دم دار نہیں۔

نوٹ : میرا خیال ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے داڑھی والا مراد لے کر
وہابی کو دابۃ الارض بنانے کی کوشش کی ہے کہ بقول خداوندی قرب قیامت

وہابی داڑھی والا پیدا ہوگا۔ جو دنیا میں فساد برپا کر دے گا اور داڑھی والوں کی اکثریت اور لمبائی میں بھی فرق زیادہ ہے۔ جس کو مولوی ثناء اللہ صاحب وہابیوں کے آقا نے بیان فرمایا ہوا ہے۔

آ——————————————مین

یہ ہے تمہارا مولویوں کا آقا جس نے قرآن کے معانی بدل دیئے اپنی مرضی کے معانی بنالئے واقعی اگر یہی مراد تھا تو اللہ تعالیٰ نے انسانا ذاللحیۃ کیوں نہ فرما دیا۔

۱۳۔ تفسیر ثنائی ۲۷۱ } ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ دبك مائۃ الف الی مالا نہایۃ لہٗ)

فرمانِ خداوندی

"محمل عمر" اللہ تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں ہزار سال کا اندازہ دنیاوی مقرر فرمایا ہے لیکن

مولوی ثناء اللہ صاحب

نے خداوند کریم کے اس اندازے کا انکار کر کے سو ہزار سال یعنی لاکھ برس ترجمہ کیا ہے بلکہ کان مقدارہ کی حد الی مالا نہایۃ لہ سے توڑ دی۔

خداوند تعالیٰ کی مقررہ حد کو توڑنے والا منکر قرآن کریم اور پکا وہابی ہے مسلمان سے یہ تحریف قرآنی نہیں ہو سکتی۔ میرے خیال میں تو ایسی تحریف تو آریہ اور عیسائی بھی نہ کر سکے ہوں گے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی

۱۴۔ ترک اسلام مصنفہ ثناء اللہ ۱۱۰ } سنیئے اصل مضمون قرآن شریف میں صرف اتنا ہے کہ

انہوں نے حضرت ابراہیمؑ سے سوال و جواب میں مغلوب ہو کر ایک تجویز نکالی کہ اس کو آگ میں جلا دیا جائے کیونکہ ہمارے معبودوں (بتوں) کی تنقید کرتا ہے اس پر خدا نے فرمایا کہ ہم نے آگ سے کہہ دیا کہ اے آگ تو ابراہیمؑ کے حق میں سلامتی والی سرد ہو جا۔

"محمل عمر" اس عبارت میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے آگ سلگانے کا ہی سرے سے انکار کر دیا قُلْنَا يَا نَارُ قرآن پاک کے الفاظ ہیں اگر سلگی ہی نہیں تو آگ کا مصداق کیسے بنی بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے کہ ہم نے لکڑیوں کو کہہ دیا کہ تم سلگنا نہیں۔

تیسری خرابی یہ بنتی ہے کہ آگ کو ہی نہ جلنے دینا یہ اتنا کمال نہیں جتنا کمال سلگی ہوئی آگ کے انگارے ہوں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اس میں بیٹھے ہوں اور آگ اپنا اثر ٹھنڈا کر کے اور ٹھنڈی ہو جانے کا کمال ہے۔ تو اس کریمہ میں بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی واضح ہے اور انکار قدرت خداوندی ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی

۱۵۔ ترک اسلام ۱۱۱/۱۱۲ } قرآن شریف میں بھنی ہوئی مچھلی کا کہیں ذکر نہیں ہاں اس مقام پر؟ یہ سوال ہے کہ مچھلی کے کودنے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس مقام کو کیونکر پہچانا تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پہلے سے بتلا دیا تھا کہ یہ مچھلی دریا میں کود جائے گی وہاں ہی تیرا مطلوب ہوگا اس لئے حضرت موصوف کو بتلایا گیا کہ اس مچھلی کا خیال رکھنا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

"محمل عمر" وہابیو تم نے تو یار ہو دشمن قرآن کو تحریف میں پچھاڑ دیا ہے۔

آتِنَا غَدَاءَنَا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے جوان نوکر کو فرمایا کہ صبح کا ناشتہ

لاؤ اب مولوی ثناء اللہ اور ان کے فرقہ وہابیہ سے کوئی عقلمند دریافت کرے کہ موسیٰ کا
ناشتہ بھنے ہوئے گوشت کا ہوتا ہے یا کچے کا پھر تو کہنے کہا فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ
کہ میں مچھلی کو بھول آیا ہوں تو کچی زبانی مچھلی کا ثبوت ملا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو
زبانی مچھلی کا گوشت ثابت ہوا۔ اب مولوی ثناء اللہ صاحب کا انکار کرنا کہ مچھلی کا کہیں ذکر
نہیں تو یہ قرآن کریم پر بہتان عظیم ہے اور تحریف قرآنی ہے اب وہابیو تم سوچو کہ کتاب اللہ
کا منکر فرقہ کون ہوا اور تم کون ہو۔

۱۶۔ ترک اسلام ۱۱۹ } بیشک حکم ہوا تھا کہ ہر ایک قسم سے دو دو جانور سوار کرے
مگر کل دنیا کے نہیں بلکہ جتنے جانور حضرت نوح کے ارد گرد تھے
پالے ہوئے یعنی جتنے جاندار ان کو کھیتی باڑی اور دیگر ضروریات زندگی میں کار آمد تھے
تاکہ امور معاش نہ رکیں چیونٹیوں اور بھڑوں سے انہیں کیا مطلب۔

فرمانِ خداوندی

محمد عمرؒ: وَقُلْنَا احْمِلْ مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ہم نے نوح علیہ السلام کو
کہا کہ تمام اقسام کے ہر جوڑے کو کشتی میں سوار کر دو۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی

نے قرآن کریم کی صاف عبارت کا انکار کرتے ہوئے وہابیت کا ثبوت دیا کہ تمام دنیا
کے جانور نہیں بلکہ جتنے جانور حضرت نوح علیہ السلام کے ارد گرد تھے یا ضروریات زندگی
کے جانور مراد ہو سکتے ہیں کل نہیں تو یہ بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کا صاف صاف انکار

...انی ہے اور اپنی مرضی کی تحریف قرآنی ہے۔

مولوی ثناء اللہ کی تحریف قرآنی

۱۷۔ ترک اسلام ۱۲۰ } بچہ کی پیدائش کے متعلق اطباء کی یہ تحقیق ہے کہ ماں کی منی منعقدہ
اور باپ کی منی عاقدہ ہے یعنی عورت کی منی مثل آٹے کے سمجھو
اور مرد کی مثل پانی کے آٹا پانی سے انعقاد پاتا ہے۔ پس عورت کی منی کو اگر قوۃ عاقدہ
...سبب پہنچ جائے تو انعقاد ممکن ہے پھر کیوں ممکن نہیں کہ صدیقہ مریم کے رحم میں کسی
...اس اثر سے قوۃ عاقدہ پہنچ کر موجب انعقاد ہو گئی ہو اس نظریہ کی توضیح آج کل ہم
...سے پاتے ہیں کہ مرغی کے انڈوں کو بغیر مرغی کے بھی اگر مناسب طریق سے اندازہ
...حرارت تک پہنچایا جاتا ہے تو بچے پیدا ہو جاتے ہیں مرغی کے سینے کی حاجت ہی
نہیں رہتی ٹھیک اسی طرح یا کسی خاص صورت سے صدیقہ مریم کو مرد کی منی سے انعقاد
کی حاجت نہ رہی یا صرف اسی کی منی میں دونوں قوتیں ہوں یا اس کے رحم میں کوئی
خاص تاثیر ہو جس سے اس کی منی کو انعقاد ہو گیا ہو تو کیا خرابی؟

محمد عمرؒ: اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا
ذکر کر کے اپنے کمال قدرت کا نمونہ پیش کیا کہ اے لوگو یہ نہ سمجھو کہ دونوں کی منی مل جانے
سے ہی انسان پیدا ہو جاتا ہے اگر مرد کی منی غالب ہو تو لڑکا اور اگر عورت کی منی غالب
ہو تو عورت یہ بھی قدرت اور اجازت سے نطفتین کے ملنے سے بچی بچہ پیدا ہوتے
ہیں میں چاہوں تو نطفتین کو ٹھہرنے دوں یا نہ جو چیز تیار ہوتی ہے۔ اجازت
خداوندی سے پیدا ہوتی ہے اگر اس کا ارادہ نہ ہو تو نطفہ ہی ضائع کر دے تو اس

اختیار خداوندی کا ذکر فرماتے ہیں رب العزت اپنے کمال پیدائش کا اظہار فرمایا ہے میں اگر چاہوں تو بغیر باپ کے قطرے کے ہی انسان کو پیدا کر دوں تو بجائے اس کے خداوند کریم وحدہٗ لاشریک کے کمال قدرت بیان کرنے کے سائنس کو مقدم سمجھا اب فیصلہ تم پر ہے کہ او موحد و یہ تمہاری توحید ہے کہ توحید خداوندی کے کمالات کو ثابت کرنے کی بجائے سائنس کو اپنا رہے ہو اگر تمہارا خداوند تعالٰے سے تعلق خاص ہوتا تو تم سائنس کو رد کرتے اور کمالات خداوندی کو بدلائل ثابت کرتے یہ ہے تمہاری توحید کا نمونہ کہ تم منکر وحدانیت خداوندی ہو اور کمالات خداوندی کے مکذب ہو اس تکذیب قرآنی میں تم آریہ عیسائی جنگی دھریہ سے بھی سبقت لے گئے ہو۔

مولوی ثناء اللہ کی تحریف قرآنی

۱۸۔ ترک اسلام ۱۳۰} فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ

جس کا مطلب یہ ہے کہ شیطان جب روحانیات میں تجسس احوال کے لئے جاتے ہیں تو ستاروں کی تاثیران کو وہاں پہنچنے سے مانع ہوتی ہے یہ کہ ستارے ٹوٹ کر ان کے مارے جاتے ہیں اس کی مثال ایسی سمجھو کہ تیز جلتی آگ کی طرف کوئی شخص زور سے جانا چاہے اور آگ کا سینک اور شعلہ اس کو رسائی سے مانع ہو۔

"محمد عمر" سبحان اللہ وہابیو رب العزۃ نے سچ فرمایا ہے کہ لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ قرآن کریم کو پاک لوگ چھو سکتے ہیں پلید انسان کتاب خداوندی کو چھو نہیں سکتا اب تم پہلا گروہ "نجد" کہلانے والے سکتے اور خنزیر وغیرہا کا معرق پانی پینے والے اور نجس پانی مٹی اور پیشاب کا عکس پانی سے وضو اور غسل کرنے والے منی سے لبریز پاک خوراک سے اجتناب کرنے والے

مقام قرآن کریم کو کیسے سمجھ سکتے ہو مولوی ثناء اللہ صاحب کا فرمان خداوندی کو جھٹلانا اس آیۃ میں بھی واضح ہے اللہ تعالٰے نے فرمایا وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ ہم نے ستاروں کو شیاطین کی مار کے لئے مقرر کر دیا ہے اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے ستارے ٹوٹ کر ان کے مارے جاتے ہیں، قرآن کو جھٹلا کر سائنس کو ثابت کرنے کی کوشش کی اور سائنس کی تائید سے قرآنی صداقت بیان کی تو اس آیۃ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ وہابیہ قرآن کریم کا صراحۃً مکذب ہے مکذب قرآن فرقہ موحد کہلائے تو ایسے فرقے کو موحد کہلانے سے شرم کرنی چاہیئے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی

۱۹۔ ترک اسلام ۷۷} ایک جنتی کو متعدد حوریں ملنے کا ثبوت کسی آیت یا حدیث صحیح سے دیں گے تو ہم بھی جواب کے ذمہ دار ہوں گے۔

"محمد عمر" اس آیۃ کریمہ میں مولوی ثناء اللہ نے قرآنی تکذیب کی ہے۔ او وہابیو وَلَهُمْ فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ سے تعدد ازواج اور حورعین کے حوروں کا ثبوت قرآن سے ثابت ہوا اور تم دن دہاڑے قرآن کریم کو بدل کر آریوں کو خوش کرتے ہو یاد رکھو میدان حشر میں تم آریوں کی جماعت سے ہی اٹھائے جاؤ گے۔ مسلمانوں کی جماعت سے تمہارا حشر نہ ہوگا۔

مولوی ثناء اللہ کی تحریف قرآنی

۲۰۔ ترک اسلام ۹۸} ہوائی جہازوں نے کیا کیا کام کئے ہیں اور ہوا کے چلتے چلتے

ہیں۔ بس یہی ہوائی جہاز تھا جو سلیمان علیہ السلام کے حکم سے چلتا تھا۔

"محمد عمر" ہوائی جہاز مولوی ثناء اللہ کی خود ساختہ تحریف قرآن کریم کے صاف الفاظ ہیں۔ وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ عَاصِفَۃً تَجْرِیْ بِاَمْرِہٖ۔ اس آیۃ کریمہ نے مولوی ثناء اللہ کو مکذب قرآن کریم ثابت کر دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہوا کو ہم نے سلیمان علیہ السلام کے تابع کر دیا بغیر کسی آلے کے ہوا سلیمان علیہ السلام کے تخت کو اٹھاتی تھی ہوا کا حکم ہونا اور سلیمان علیہ السلام کے حکم کی تعمیل کرنا اس میں سلیمان علیہ السلام کا شان و کمال ہے۔ جس کا مکذب مولوی ثناء اللہ وہابی ہے جس نے تحریف قرآنی سے کام لیا ہے ہوا جہاز کو تابع کر سکتی ہے لیکن ہوائی جہاز ہوا کو تابع نہیں کر سکتا رب العزۃ نے ہوا کو ہی سلیمان علیہ السلام کے تابع کر دیا جس کا وہابی منکر ہے۔

۲۱۔ ترک اسلام ۱۰۱} پس آیت کے معنی یہ ہوئے کہ جو لوگ کعبہ کو گرانے کی نیت سے آئے تھے عربوں کی ایک پھرتیلی اور تیز رو فوج جو گروہ کثیر تھی آ پہونچی جنہوں نے ان کو گوپیوں کے ذریعہ سے پتھر مار مار کر تباہ کر دیا۔

فیصلہ خداوندی

"محمد عمر" سورۃ الم ترکیف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ اور اللہ تعالیٰ نے اصحاب فیل پر ابابیل پرندے بھیجے (مولوی ثناء اللہ صاحب فرماتے ہیں)

عربوں کی ایک تیز رو اور پھرتیلی فوج آپہنچی وہابیہ! بتاؤ کیا یہ تکذیب قرآنی نہیں خداوند کریم فرماتے طَیْرًا اَبَابِیْلَ وہابی کہے نہیں عربوں کی پھرتیلی فوج آئی

(فیصلہ) خداوندی کی رو سے غیر مقلد وہابی مکذب قرآن ثابت ہوا کیونکہ مولوی ثناء اللہ نے پرندوں کو انسان کہہ کر قرآنی تحریف کی۔

۲۱۔ ترک اسلام ۱۰۲} (اونٹنی) کا پتھر سے نکلنا قرآن میں مذکور نہیں۔

تواتر سے یہ ذکر چلا آرہا ہے جس کو متقدمین و متاخرین نے بیان کیا اور آج تک کسی نے انکار نہیں کیا سوائے مولوی ثناء اللہ کے دیکھئے۔

البدایۃ والنہایہ ۱/۱۳۳ } فَقَالُوْا لَہٗ اِنْ اَنْتَ اَخْرَجْتَ لَنَا مِنْ ھٰذِہِ الصَّخْرَۃِ وَاَشَارُوْا اِلٰی صَخْرَۃٍ ھُنَاکَ نَاقَۃً مِنْ صِفَتِھَا کَیْتَ وَکَیْتَ ایک متعین پتھر سے انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کو کہا کہ ایسی ایسی اونٹنی نکال دو تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَۃِ فِتْنَۃً لَّھُمْ (ہم ان کے لئے اونٹنی ان کی آزمائش کے لئے بھیجنے والے ہیں) بتلائیے یہ قرآن کریم کا انکار نہیں تو اور کیا ہے۔

۲۳۔ ترک اسلام ۱۰۳} قرآن شریف کے معنی تو صاف ہیں کہ جب تک بنی اسرائیل میدان میں رہے جانوروں کے شکار سے خدا نے ان کی پرورش کی یہ بھی مولوی ثناء اللہ صاحب نے قرآن کریم کی اصل صراحۃ کا انکار کیا ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۲۴۔ ترک اسلام ۱۰۴} بے شک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے سے تا زمان قدرت کے ماتحت مردہ زندہ ہوا گائے کے ذبح سے آپ گھبرائیے نہیں اس لئے ذبح کرائی تھی کہ بنی اسرائیل اس کی پرستش اور عبادت میں پھنسے ہوئے تھے۔

"محمد عمر"۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس مضمون میں بھی اصل واقعہ قرآن کریم

کی تکذیب کی ہے۔

قرآنی فیصلہ

فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ کیوں جی وہابیو! اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہی معجزہ ہوتا تو گائے ذبح کرانے کی رب العزۃ کو کیا ضرورت تھی مذبوحہ گائے کا گوشت مردے کو مارنے کا کیا مطلب لوگے؟

اس آیۃ میں رب العزۃ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طاقت بیان فرمائی اسی لئے ان کے ہاتھ سے ذبح کرائی اور اپنی قدرت کو ظاہر کرنا مقصود تھا کہ ہم چاہیں تو مردہ گوشت کو مردے سے ماریں تو مردہ زندہ ہو جاتا ہے لیکن نبی اللہ کے دست مبارک سے پیدا کرایا تاکہ خداوندی قدرت اور نبی اللہ کی طاقت کا مظاہرہ ہو جس کا مولوی ثناء اللہ نے انکار کر دیا اور مولوی ثناء اللہ کا مقصود بھی یہی ہے جو اس نے اپنی تحریر سے ظاہر کر دیا اور گائے بھی ولی اللہ کی تھی فافہم۔

۲۵۔ ترک اسلام ۱۰۶ } سنئے قرآن شریف میں صرف اتنا مضمون ہے کہ سامری نے دل بہلانے کو ایک تماشا کیا چاندی سونے کا زیور گلا کر ایک بچھڑا بنایا جو آواز دیتا تھا چنانچہ ارشاد ہے لہ خوار کس طرح سے آواز آتی تھی؟ جیسے آج کل مصنوعی چڑیوں کو دبانے سے آتی ہے اسی قسم کے سوراخ رکھے تھے ان میں ہوا بھرنے سے آواز آتی تھی۔

"محمد عمر" قرآن پاک میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے طور سے واپسی پر جب سونے چاندی کے بچھڑے سے جیسے بچھڑوں والا آواز سنا تو فرمایا فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ اے سامری تمہارا کیا حال ہے قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ

يَبْصُرُوا بِهِ مجھے نظر آیا جو ان لوگوں کو نظر نہیں آیا دوسرے مقام پر فرمایا فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ میں نے رسول کے قدموں کی مٹی ایک مٹھی لی فَنَبَذْتُهَا اس کو میں نے جمادات کے اس بچھڑے کے منہ میں ڈال دیا تو وہ بچھڑے کی آواز دینے لگ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسول علیہ السلام کے قدموں کے تلووں کی مٹی کی برکت تھی جس نے جمادات کے بچھڑے کو بولنے کی طاقت عطا فرمائی مولوی ثناء اللہ وہابی نے قرآنی انکار کرتے ہوئے رسول علیہ السلام کے قدموں کی مٹی کی برکت اور اس کے اصل آواز کا انکار کرکے کہہ دیا کہ مصنوعی چڑیا کی طرح دبانے سے بولتا تھا یہ تکذیب قرآنی ہے۔ اب جس کا دل چاہے مولوی ثناء اللہ کی اقتدا کرکے قرآن کا انکار کرے اور چاہے قرآن کریم کا اقرار کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ کو منکر قرآن کہہ کر نبی اللہ کے قدموں کی مٹی کے اثر پر ایمان لائے کہ واقعی بفرمان خداوندی نبی اللہ کے قدموں کی مٹی کی ایسی برکت ہو سکتی ہے۔

۲۶۔ ترک اسلام ۱۰۸ } اس آیت میں حضرت ابراہیم کے ایک خواب کا قصہ مذکور ہے۔ کہ انہوں نے خواب میں بیٹے کو ذبح کرتے دیکھا کہ اس کام پر آمادگی ظاہر کی تو خدا نے ان کو اس کام سے روک دیا اور فرمایا قربانی کرنی ہو تو ذبیحہ کرو۔

"محمد عمر" مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی نے اس عبارت میں مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے قرآن کریم کی صراحۃ تکذیب کی ہے۔

خدائی فیصلہ

الصّٰفّٰت ۲۳ } فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام جھک گئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل علیہ السلام کو پہلو کے بل لٹایا ذبح کرنے کے لئے، ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو آواز دی کہ اے ابراہیم تیرا خواب سچا ہو گیا بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسے ہی بدلہ دیتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے اس آیت مذکورہ میں ثابت کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے جھکے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبح ہونے کے لئے جھک گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے پہلو کے بل لٹایا تو اللہ تعالےٰ نے فرماتا ہے کہ میں نے آواز دی کہ اے ابراہیم تیرا خواب سچا ہو گیا اس اسماعیل کو چھوڑ دے یہ ہے قرآن کتاب اللہ فرمان خداوندی

مولوی ثناء اللہ وہابی کی تحریف قرآنی

لکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بیٹے کو ذبح کرنے کا خواب دیکھ کر صرف آمادگی ظاہر کی تو خدا نے اس کو روک دیا تو مولوی ثناء اللہ کا قرآن کریم سے صاف انکار ظاہر ہے اللہ تعالےٰ فرماتے ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو زمین پر لٹا دیا لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی کہتے ہیں نہیں صرف آمادگی ظاہر کی تو مولوی ثناء اللہ وہابی کا قرآنی انکار ہے تو مولوی ثناء اللہ وہابی نے قرآن تحریف کر کے قرآن کریم کا انکار کیا ہے تو مثال مشہور ہے دگرو جھاندے چٹنے چیلے جان شریا ثابت ہوا کہ وہابی فرقہ قرآن کا منکر و منحرف ہے۔

وہابی مذہب کا ملائکہ اور قرآن سے انحراف

۷۱۔ فتوی ثنائیہ $\frac{1}{212}$ } س: ہاروت و ماروت دو فرشتے تھے یا دو آدمی یا دو بادشاہ زیادہ صحیح قول کونسا ہے،

ج: میری تحقیق یہ ہے کہ آدمی تھے تفسیر فتح البیان کا میلان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے۔ ۱۲ محرم ۱۳۳۹ھ

فرمان خداوندی

اس آیۃ کریمہ میں وحدہٗ لاشریک نے قرآن کریم میں مَلَکَیْن کا لفظ ارشاد فرمایا کہ ہاروت اور ماروت دو فرشتے تھے۔ ملک کی تثنیہ ہے جس کے معنی قرآن کریم میں فرشتے کے ہیں۔ رب کریم نے ہاروت اور ماروت دونوں کو فرشتے فرمایا اور وہابی الاپتا ہے کہ فرشتے نہیں بلکہ آدمی تھے اب فیصلہ تم پر ہے۔

وہابی مذہب

"میری تحقیق یہ ہے کہ آدمی تھے"

مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی کی اس تحریر سے دو مطلب ثابت ہوئے۔

(۱) وہابی مذہب خدا کے دو فرشتوں ہاروت اور ماروت کے فرشتے ہونے کے منکر ہیں۔

(۲) وہابی اس مسئلہ میں مکذب قرآن مجید ہے۔

وہابیوں کی قرآنی تحریف کے چند نمونے فقیر نے تمہارے سامنے پیش کئے ہیں۔
ایسی تحریف میرے خیال میں کسی آریہ اور عیسائی نے بھی نہیں کی جو وہابی نے کر کے
دکھا دی اب تم فیصلہ کرو وہابی یہودیوں کی ہم مثل ہے یا اسلامی حمایت میں یہ فرقہ کام کر رہا ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی کی تحریف قرآنی پر وہابی داد

الاعتصام ۳۰ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ
مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء

علوم دین کے گلزار سے تھے ثناء اللہ
ادب کے قلزم ذخار تھے ثناء اللہ
انہوں نے سنت و توحید کو فروغ دیا
وطن کے ذہن ضیاء بار تھے ثناء اللہ
کوئی بھی مذہبی نکتہ کب ان سے پنہاں تھا
مثال دیدۂ بیدار تھے ثناء اللہ

یہ چند اشعار وہابیوں نے ان کے مرنے کے بعد ان کی تعریف میں پڑھے جن سے وہابی مذہب میں ان کی مقبولیت کا علم عوام مسلمانوں کو ہو گیا ہے اور وہابی مذہب کی توحید کا بھی علم ہو گیا کہ غیر مقلدین وہابیوں کو خداوند کریم اور قرآن کریم سے کتنی محبت ہے اور کیسا عمل ہے اور قرآن کریم کو کیسا جانتے ہیں صحیح یا غلط اقرار یا انکار اور اپنے وہابی اکابرین کا علم حکم قرآنی سے کم سمجھتے ہیں یا زیادہ قرآن کریم کو مقدم سمجھتے ہیں یا اپنے ملاؤں کو؟

قرآنی فیصلہ

کتاب اللہ کو بدلنا یہودیوں کی سنت ہے

(۱) المائدہ ۶/۳ { فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ وَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ۔

یہودیوں کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا کیونکہ وہ خداوندی آیتوں کو اپنے مقام سے بدلتے تھے اور جو ان کو نصیحت دی گئی اس سے کچھ انہوں نے بھلا دیا۔

اس آیۂ کریمہ خداوندی سے ثابت ہوا کہ یہودیوں نے خداوندی وعدے پر صحیح ایمان لانے کی عہد شکنی کی اور جو ان کو نصیحت دی جاتی تھی ان سے بعض کو وہ چھوڑ دیتے اور آیت خداوندی کو بدل کر بیان کرتے بعینہٖ یہی فرقہ وہابیہ کا وطیرہ ہے جیسا کہ مولوی ثناء اللہ وہابی کی تحریف شدہ چند عبارات قرآنیہ تمہارے سامنے پیش کی گئیں اور مولوی ثناء اللہ کوئی معمولی وہابی نہیں ہے بلکہ وہابی مذہب کا سرغنہ ہے جنہوں نے قرآنی آیات کی تحریف کی ہے۔

(۲) النساء ۵/۴ { مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ
بعض یہود کلمات اللہ کو بدل دیتے تھے۔

(۳) المائدہ ۶/۶ { وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِن بَعْدِ مَوَاضِعِهِ

اور بعض یہودیوں سے جھوٹ کے سننے والے ہیں اور دوسری قوم کو سننے والے ہیں

دوسری قوم کی باتیں جو آپ کے پاس نہیں آتے اور آپ کی باتوں کو اُلٹ پلٹ بیان کر دیتے ہیں۔

ان آیات مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ قرآن کریم اور احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اُلٹ پلٹ کرنا یہود کا شیوہ تھا اب تم بھی قرآن پاک اور احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اُلٹ پلٹ بیان کرتے ہو اب تم سوچو کہ تم کون ہو؟

مولوی عبدالقادر روپڑی نے عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ کے معنی کدھر کے مناظرہ میں تبدیل کئے جس کو انجمن کے صدر مدرس شاہد ہیں انہوں نے میدان مناظرہ میں کہدیا کہ حافظ عبدالقادر صاحب نے قرآن کریم کے معنی تبدیل کئے ہیں۔

خداوند کریم کے نزدیک کلام اللہ کو بدلنا کفار کا شیوہ ہے

۴۔ الفتح ۲۶/۲ } يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ۔ کفار کا ارادہ ہے کہ اللہ کے کلام کو بدل دیں۔

کیوں بھئی وہابیو اب تم ہی فیصلہ کرو کہ رب کریم فرماتے ہے کہ کفار کلام اللہ کے بدلنے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن بدل نہیں سکتے کیونکہ فرمان الہٰی ہے۔ نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور اس کے نگہبان بھی ہم ہی ہیں لہٰذا کفار کو جرأت نہ پڑی کہ وہ قرآن کریم کو بدلیں کوشش مزید کی مگر فرقہ وہابیہ نے بھی اپنی پوری طاقت سے بدلنے کی کوشش کی اب تم سوچو کہ تم کون ہو

مولوی ثناء اللہ کی تحریر لکھی گئی اس کا رد تو شروع ہو گیا۔ مولوی ثناء اللہ کا رد کر کے اپنے وعدے کو میرا رب کریم پورا کر رہا ہے۔ مسلمانو کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ وہابی

[illegible] تائب ہو جائیں گے ہرگز نہیں یہ لوگ اپنے مولویوں کے جال میں پھنس چکے ہیں اللہ تعالیٰ [illegible] ارشاد ہے۔

۵۔ البقرہ ۹/۱ } اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۔

کیا پھر تم طمع کرتے ہو کہ یہ لوگ تمہارے نزدیک ایمان دار بن جائیں گے حالانکہ ان سے ایک فرقہ اللہ تعالےٰ کے کلام کو سنتے تھے پھر سمجھنے کے بعد اس کو بدل دیتے تھے اور وہ اپنے تبدیل کرنے کو جانتے تھے کہ ہم کلام اللہ کو تبدیل کر رہے ہیں

کیوں بھئی مسلمانو یا فرقہ وہابیہ اور یہودیوں میں بموجب اس آیت کریمہ کے کچھ فرق ہے؟ یہودیوں نے جس بے دردی سے کتاب اللہ کو بدلا اسی بے دردی سے وہابیوں نے قرآن کریم بدلنے کی کوشش کی اور کر رہے ہیں اب فیصلہ تم پر ہے کہ [illegible] فرقہ کس زمرے میں داخل ہے۔

(وہابی عقیدہ ۵)

وہابی توحید ۵

وہابی فرقہ قرآن مجید کا بے ادب ہے

فتوی ثنائیہ ۱/۵ } سوال (۴۲)، قرآن مجید اور کتب احادیث کا ادب شرع محمدی نے سو د رعمل کے کہاں تک بتایا ہے اور فی زمانہ جو قرآن

شریف وکتب حدیث کا ادب کیا جاتا ہے مثلاً پشت ان کی جانب نہیں کی جاتی اور ان سے اوپر نہیں بیٹھا جاتا یہ کہاں تک صحیح وقابل عمل ہے ؟

جواب (۴) قرآن مجید وکتب حدیث کا سب سے مقدم اور بڑھ کر ادب یہی ہے کہ جو کچھ ان میں اوامر ونواہی ہیں ان کی تعمیل کی جائے اور ان کو بسروچشم بلاچون وچرا کے قبول وتسلیم کر لیا جائے اور سب سے بڑی اور مضر تر بے ادبی یہی ہے کہ ان کے احکام کی قبولیت میں کسی غیر شئی کو خارج سمجھا جائے وہ ادب کہ جو مطلوب من اللہ اور دو گروہ ثقلین یعنی انس اور جن جس کے منجانب اللہ مکلف ہیں وہ تو یہی ہے رہا ظاہری ادب سو یہ تکلیف مالا یطاق بدلیل لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا (الایۃ) ہے جو شخص کرے بہت اچھا نور علی نور ورنہ کوئی مواخذہ نہیں ہاں جو شخص بنظر حقارت ظاہری ادب نہ بجالائے تو بیشک وہ سخت مجرم اور عذاب الیم کا مستوجب ومستحق ہے۔

(نوٹ) مسلمانوں غیر مقلدین وہابیوں کی مسجدوں میں جاکر دیکھو چٹائیوں پر قرآن کریم رکھے ہیں۔

اوپر مذکورہ بالا وہابیوں کے تحریر سے بھی ثابت ہو گیا کہ جو شخص قرآن شریف کی طرف پشت کر کے بیٹھا ہو تو یقین کرو کہ گستاخ وہابی ہے اللہ تعالے فرماتے ہیں وَ اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ہم نے تمہاری طرف ظاہرہ نور بھیجا ہے بیان کرنے والا وہابی صاحب روشنی کی رو برو منہ کے سامنے ضرورت ہے یا پیٹھ کی طرف اسی لئے تم گمراہی سے نہیں نکل سکتے کیونکہ تم نور اللہ کو بجائے سامنے رکھنے کے پس پشت رکھتے ہو اور پر بیٹھتے ہو تو اللہ تعالے تمہیں صراط مستقیم سے محروم کرتا ہے آنکھیں رب العزت نے

سامنے کی طرف رکھی ہیں اور تمہارے پچھلی طرف وہ عضو لگا دیا جس کی آنکھیں نہیں گندگی کا مرکز ہے تم نور اللہ کو بجائے آنکھوں کے سامنے رکھنے کے گندگی نکلنے کے اوپر رکھتے ہو۔ یہ ہے وہابی مذہب جو کتاب اللہ نور اللہ قرآن مجید کا بھی گستاخ ہے۔ اور وہابیہ نے اس امر کی اجازت بھی دے دی کہ قرآن کریم کے اوپر بیٹھا جائے پاؤں رکھے جائز ہے لیکن اس کے احکامات پر عمل کرتا ہے تو کوئی حرج نہیں اللہ تعالے جس کا ایمان چھین لیتا ہے۔ اس کا عقل بھی مفقود ہو جاتا ہے وہ کسی حکم الٰہی کو سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔ دوسرا جواب

وہابیو! سنو مظروف قابل احترام اور ذی شان ہو تو ظرف کا احترام بالتبع فرض ہوتا ہے جیسا کہ مسجد معبود نہیں ہے لیکن معبود کی عبادۃ کا ظرف ضرور ہے۔ تو اس کا احترام بھی ذکر اللہ کی وجہ سے فرض ہے مسجد میں جنبی، حائضہ عورت "نجس آدمی مع جوتوں کے داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ مقام عبادۃ خداوندی ہے۔ تو مظروف کی وجہ سے ظرف کا احترام لازمی ہوا ایسے ہی قرآن کریم بفرمان خداوندی وَ اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا نور مبین ثابت ہے یہ اوراق جس میں سیاہی سے قرآن کریم لکھا ہوا ہے۔ یہ قرآن مجید کا ظرف ہیں ہے جب قرآن کریم نور مبین ہے اس کا احترام ہر ایماندار پر فرض ہے تو ان اوراق بین الدفتین جو مظروف قرآن مجید ہے کا احترام بطریق اولیٰ فرض ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالے کا ارشاد ہے لَا یَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ قرآن کریم کے مظروف اوراق قرآن کو پلید آدمی ہاتھ نہیں لگا سکتا جب تک کہ پاک نہ ہو تو جن اوراق پر قرآن کریم لکھا گیا اس کو بھی قرآن مجید کہا جاتا ہے۔ جن کا احترام ہر ایماندار پر فرض ہے اور وہ قوم جو کتاب اللہ، نبی اللہ، اولیاء اللہ اور آیات اللہ یعنی مقامات متبرکہ کا گستاخ ہے۔ وہ قرب

خداوندی سے محروم ہے اور ایسی قوم فرقہ ناجیہ کہلانے کی حقدار نہیں۔

وہابیو! یا تم تو عبادۃ خداوندی کو بدعت سمجھتے ہو جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تم خداوند کریم سے ہی حقیقۃً عناد ہے کیونکہ تم قرآن کریم کے بھی گستاخ ہو۔

کتاب اللہ کو پشت کرنی یہودیوں کی سنت ہے

(۱) البقرہ $\frac{1}{12}$ } وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

اور جب آئے ان کے پاس اللہ تعالےٰ کی طرف سے تصدیق کرنے والے جو ان کے پاس تھی تو اہل کتاب سے ایک فرقہ نے اللہ کی کتاب کو پشت کی جانب ڈالا گویا کہ وہ جانتے ہی نہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ کتاب اللہ کو پیٹھ پیچھے رکھنا یہودیوں کا فعل ہے اب وہابیو! تم سوچو کہ قرآن کریم کو پیٹھ پیچھے رکھ کر تم کس فرقے میں داخل ہوئے اور اوپر بیٹھ کر تو پکے جہنمی ہو گئے۔

(۲) آل عمران $\frac{4}{19}$ } فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ یہودیوں نے کتاب اللہ کو اپنی پشتوں کے پیچھے ڈال دیا۔

اس آیۃ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ کتاب اللہ کو پس پشت ڈالنا یہودیوں کی سنت ہے۔ مسلمانوں کو یقین ہو گیا کہ واقعی وہابیت یہودیت سے ماخوذ ہے۔ اور ویسے ہی گستاخ ہیں۔

قدموں کے نیچے رکھنے کا قرآنی فیصلہ

حم السجدہ $\frac{24}{4}$ } وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ۝

اور کفار کہیں گے اے ہمارے پروردگار جن اور انسان سے جس نے ہمیں گمراہ کیا انہیں ہمیں تو دکھا دے ہم انہیں اپنے قدموں کے نیچے رکھیں تاکہ وہ ذلیل ہو جائیں۔

(۱) قرآن کریم کی اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو گمراہ کرنے والے ہوں ان کو قدموں کے نیچے رکھا جاتا ہے۔

(۲) دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ جس کو ذلیل کرنا مقصود ہوتا ہے اسے قدموں کے نیچے رکھا جاتا ہے۔

وہابیو! اب تم سوچو کہ تم قرآن کریم کتاب اللہ کو چٹائیوں پر جہاں تمہارے پاؤں کے تلوے لگتے ہیں وہی تم قرآن کریم رکھتے ہو اب بتاؤ؟ یا تو قرآن نے شیطانی فرقہ قرار دیا ہے تو زمین پہ قدموں کے تلووں کے برابر رکھتے ہو یا قرآن کریم کو تم ذلیل کرنا چاہتے ہو۔ کہ اس کتاب نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا شان کیوں لکھا ہے۔ یا انہیں یقین ہے کہ قیامت کے دن یہ وہابیوں کے خلاف شہادت دینے والا ہے۔

وہابی عقیدہ ۱۶

وہابی توحید ۶

غیر مقلد وہابی قرآنی عزت سے محروم ہے

فتویٰ ستاریہ ۱/۱۶۲ } سوال (۲۵۰) لوگ جو قرآن تلاوت کرتے وقت [قرآن] مجید کو بوسہ دیتے ہیں درست ہے یا نہیں نیز [مجلس] میں جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں درست ہے یا نہیں

جواب (۲۵۰) ہر دو فعل ثابت نہیں خلاف سنت و تعامل صحابہ نہیں۔

وہابی کے اس عقیدے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہابی کے نزدیک حجراسود جتنا [ادب] بھی قرآن کریم کا نہیں۔

"محمل عمر" نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ابوداؤد ۲ } قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ [اپنے] سردار کی عزت کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ قرآن کریم کائنات میں ہمارا سردار [ہے] ہمیں قرآن کریم کی تعظیم کے لئے اُٹھنا ہمارا ایمانی فرض ہے۔

وہابی مذہب بے ادبی کرنے کو جائز سمجھتا ہے پاؤں کے نیچے پس پشت [رکھنا جائز] ہے اور قرآن کریم کے ادب و احترام کو خلاف سنت سمجھتا ہے وہابی صاحب [بیوی] کو بوسہ دیتے وقت کبھی تحقیق کی ہے کہ اِذَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ حکم خداوندی ہے اس کو بوسہ [دینے] کے لئے تیار نہیں کبھی اپنی بیوی کو بوسہ دیتے وقت سوچا ہے کہ تیرے اطوار خلاف سنت ہیں یا بوسہ دینے کے لئے تیار نہیں بوسہ محبت کا تقاضا ہے محبت [والا]

[وہابی] اگر اس کی کتاب سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے بوسہ دے دیا تو خلاف سنت [کیسے] ہو سکتا ہے ایسے ہی اگر قرآن کریم کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جائے تو کونسا شرک لازم [آ جائے] گا ایسا کرنے والا ثواب کا مستحق ہے۔

وہابی عقیدہ ۷

وہابی توحید (۷)

وہابی فرقے کا قرآن مجید سے انحراف

فتویٰ ثنائیہ ۲۱۲ } س : قرآن شریف میں ذکر ہے کہ اولیاء اللہ و شہداء مرے نہیں ہیں اور شاید ایک آیت بھی اس مضمون کی ہے کہ اولیاء اللہ اس دنیا سے دوسری دنیا میں منتقل ہو جاتے ہیں مرتے نہیں اس سے لوگوں کا خیال ہے کہ وہ مدد بھی کر سکتے ہیں۔ اور سنتے بھی ہیں اس کا جواب قرآن و حدیث سے دیں۔

(ج) مرنے کے معنی ہیں جس کی روح جسم سے الگ ہو جائے شہید پر یہ تعریف صادق آتی ہے۔ اس لئے اس کے مردہ ہونے میں کیا شک ہے اگر اس کی روح جدا نہ ہو تو شہادت کیسی ہو! مگر زندگی کا اصل مقصد وہ پا گئے اس لئے منع کیا گیا کہ ان کو مردے نہ کہو بایں معنی سمجھو یہ نہیں کہ وہ در اصل مرے نہیں۔ اگر در اصل وہ مرے نہیں ہیں تو قبریں کیوں رکھے گئے اور ان کی بیویوں کی عدت کیوں گزاری گئی بعد عدت نکاح ثانی کیوں کئے۔

(۲۳ جمادی الثانی ۱۳۶۹ھ)

حکم خداوندی کہ شہداء علیہم السلام کو مردہ نہ کہو

(۱) البقرہ ۲/۱۹ } وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ٥

اور جو شخص اللہ تعالےٰ کے راہ میں قتل کیا گیا تم اسے مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم بے وقوف ہو۔

فرمان خداوندی کہ شہداء علیہم السلام کو مردہ خیال کرنے سے بھی ایمان ضائع ہو جاتا

(۲) ال عمران ۴/۱۴ } وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٥

اور جو اللہ تعالےٰ کی راہ میں قتل کئے گئے ہیں ان کو مردہ ہونے کا بالکل خیال نہ کرنا بلکہ زندہ ہیں اور ان کو ان کے رب کریم کی طرف سے رزق دیا جاتا ہے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے جو ان کو دیا وہ بہت خوش ہیں اور جو ان سے ابھی ملے نہیں ان کے پیچھے ہیں ان سے مبارک طلب کرتے ہیں ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ ہی وہ غمناک ہوں گے۔

بتاؤ وہابیو ؟ تم نے یہ عبارت لکھ کر یا جو تم ایسے الفاظ تقریروں میں کہتے ہو مذکورہ دونوں آیات قرآنیہ کی رو سے تم اسلام میں داخل ہو یا خارج ؟ فیصلہ تم پر ہے

وہابی عقیدہ (۸)

وہابی توحید ۸

وہابی مذہب خداوند کریم اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہے

(۱) وہابی کوئی نماز پڑھے فریضہ، سنن، نوافل خداوند کریم سے دعا مانگنے کا مستحق نہیں رحمت خداوندی سے محروم ہے اور نہ ہی دربار خداوندی میں اس کی شنوائی ہے

(۲) وہابی مر جائے تو اس کے ورثا اور اکابرین اس کے لئے دعا مغفرت بھی نہیں کرتے کیونکہ ان کو یقین ہے کہ اس کی ذات شرعی نہیں تمام عمر بدن منی سے پلید رہا پلید پانی سے وضو کرتا رہا اس کی تمام عمر مطلقہ ثلثہ پہ رجوع کر کے زنا کرتا رہا باپ بیٹا اکٹھے زنا کرتے رہے نوافل اور سنن سے محروم رہا۔ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کی تمام عمر اس نے گستاخی کی لہٰذا اس کے لئے دعا خیر کرنا گناہ ہے دوسری بات یہ ہے کہ رب العزۃ ہماری بات تسلیم بھی نہیں کریگا کیونکہ ہم بھی یہی جنس ہیں

(۳) وہابی نماز کے بعد ذکر اللہ و درود شریف سے محروم ہے بلکہ ذکر اللہ و درود شریف پڑھنے والے کو بدعتی کہہ کر پکارتا ہے۔ نماز کے بعد ذکر اللہ اور درود شریف پڑھنا بدعت ہے لیکن پیشاب اور جماع کے وقت مباح سمجھتا ہے۔

وہابی عقیدہ (۹)

وہابی توحید (۹)

وہابی مذہب میں پیشاب اور جماع کے وقت ذکر اللہ جائز ہے

فقہ محمدیہ کلاں ۱۲-۱۳/۱ } پیشاب اور جماع کے وقت ذکر کرنا مکروہ تنزیہی ہے تحریمی نہیں اگر کوئی ایسی حالت میں اللہ کا ذکر کرے تو گنہگار نہیں ہوتا۔

"محمد عمر": مسلمانو! خدارا انصاف کرو کہ وہابی موحد ہے؟ یا نہیں خداوند کریم سے دشمنی رکھتا ہے یا نہیں؟ اس سے کچھ تعلق رکھتا ہے یا اس سے بیزار ہے معاذ اللہ خداوند کریم اس کے ذکر کو نگاہ نفرت سے دیکھتا ہے یا نگاہ محبت سے؟

شب برأت کو نوافل وہابی کے نزدیک بدعت اکٹھے مل کر ذکر اللہ کرنا بدعت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لینا شرک عورت کے ساتھ ننگے جماع کرتے وقت لا الہ الا اللہ کا ذکر کرنا کوئی گناہ نہیں سبحان اللہ وہابی نے ذکر اللہ کا وقت چن کر لیا اے گستاخو! تم اپنے آپ کو موحد کہلاتے ہو مسجدوں میں مل کر ذکر اللہ کرنا بدعت کیونکہ مقام پاک ہے اور عورت سے جماع کرتے وقت ذکر اللہ کرتے ہو اس سے زیادہ گستاخی اور کیا ہو سکتی ہے۔ یہ ہے تمہاری توحید۔

مسلمانو! ان لو وہابی مذہب میں اولیاء اللہ کے متبرک حجروں میں ذکر اللہ کرنا شرک مسجدوں میں مل کر ذکر اللہ کرنا بدعت اور پیشاب خانوں میں پیشاب کرتے وقت وہابی کا ذکر اللہ کرنا بدعت و شرک گناہ سے خالی ہے یہ ہے وہابی توحید جس کو وہابی معاذ اللہ پیشاب خانوں میں واضح کرتا ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک یہ افعال قبیح ہے اور اسلام کی توہین ہے۔

لہٰذا خداوند کریم کے ساتھ تعلق رکھنے والے مسلمانوں کو وہابیوں سے سلام و کلام حرام سمجھنا چاہیئے کیونکہ گستاخ خداوند کریم ہیں۔

حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کی حالت میں ذکر سے ممانعت کر دی

ابو داؤد شریف ۱/۴ } نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی مہاجرین سے حاضر ہوا تو آپ پیشاب کر رہے تھے تو آپ نے جواب نہ دیا فارغ ہو کر وضو کر کے پھر آپ نے عذر پیش کیا کہ میں پیشاب کر رہا تھا فقال اِنّی کَرِھْتُ اَنْ اَذْکُرَ اللّٰہَ تَعَالٰی ذِکْرُہٗ اِلَّا عَلٰی طُھْرٍ اَوْ قَالَ عَلٰی طَھَارَۃٍ۔
تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بُرا منایا کہ اللہ تعالےٰ کا ذکر بغیر طہارۃ کے کروں۔

اے اہلحدیث کہلانے والو پیشاب کرتے وقت ذکر اللہ کو جائز سمجھتے ہو سبحان اللہ یہ ہے وہابی توحید اور عقائد احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل کرنا۔

(وہابی عقیدہ ۱۰)

وہابی توحید (۱۰)

غیر مقلد وہابی بیت اللہ کا بھی گستاخ ہے

فتوی ستاریہ ۱۵۲/۱ } سوال (۲۲۱) کیا قبلہ رخ پاؤں کر کے سونا جائز ہے (سائل حکیم محمد عاشق از ابوہر)

جواب (۲۲۱) لیٹنے والے کی نیت اگر توہین کعبہ نہ ہو تو درست ہے۔

"محمد عمر" وہابی سمجھتا بھی ہے کہ قبلہ رخ پاؤں کرنا گستاخی ہے لیکن پھر فتوی دیتا ہے

کہ اگر تو ہین کعبہ نیت نہ ہو تو درست ہے جب سر سے کعبے کی طرف پاؤں کر
توہین ہے تو نیت کا کیا سوال کسی کو گالی بکی جائے اور پھر کہے کہ میری نیت نہ تھی
جس کو گالی بکی جائے وہ دو چار منہ پر رسید کرے گا اور پھر کہے گا او وہو مولوی
میری نیت نہ تھی ویسے ہی تمہارے گالی نکالنے سے مجھے جوش آگیا یہ وہابی صاحب
کی سادگی کی دلیل ہے جرم کرکے کہتا ہے نیت نہ تھی سبحان اللہ۔

قرآنی فیصلہ

(۱) ال عمران ۴/۱ } اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا
وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ۔
بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا جو مکے میں ہے بابرکت مقام ہے
اور عالمین کے لئے ہدایت ہے۔

(۲) البقرہ ۲/۱۸ } وَلِکُلٍّ وِّجْھَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیْھَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ
اور ہر ایک کے لئے وجہ ہے وہ اسی کی طرف پھرنے والا تو تم نیکیوں
کی طرف سبقت کرو۔

(۳) البقرہ ۲/۱۷ } فَوَلِّ وَجْھَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ
فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ۔
پھر اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیریئے اور جہاں بھی تم ہو وہ اپنے موہوں
کو مسجد حرام کی طرف پھیرو۔
کیوں بھئی وہابیو؟ بتاؤ اللہ تعالے فرماتے کہ بیت اللہ کی طرف منہ کرو اور تم وہابی

پاؤں بیت اللہ کی طرف کرو۔ تم وہابی فرقہ مکذب منکر و گستاخ قرآن ثابت ہوئے
[کہ نہیں]؟ اب وہابی اور مسلمان کا فرق یہ ثابت ہوا کہ جو شخص بیت اللہ کی طرف پاؤں
[کرکے] لیٹا ہو یقین کرو کہ وہ وہابی ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کے قبلے کی طرف پاؤں کرکے
بیت اللہ کی گستاخی کرتا ہے۔ مکذب قرآن کریم ہے کیونکہ اللہ تعالے فَوَلُّوْا
وُجُوْھَکُمْ فرماتا ہے کہ قبلے کی طرف اپنے منہ کرو اور وہابی پاؤں کرتا ہے
مسلمانو! وہابی مذہب کا ایک یہ بھی نشان یاد رکھنا۔

(۴) البقرہ ۱/۱۵ } وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ۔
اور جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لئے ثواب اور امن کی جگہ بنائی۔ ثواب
کی جگہ کا احترام ضروری ہے جیسا کہ جوتے پہن کر مساجد میں نہیں داخل ہو سکتا کیونکہ جائے
ثواب ہے تو جائے احترام بھی ہے ایسے ہی بیت اللہ جائے ثواب ہے اس طرف حکم
خداوندی موہنہ کرنے کا ہے۔

(۵) البقرہ ۲/۱۷ } سَیَقُوْلُ السُّفَھَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰھُمْ عَنْ قِبْلَتِھِمُ الَّتِیْ
کَانُوْا عَلَیْھَا۔ تو جو مسلمان بیت اللہ کی طرف موہنہ کرے گا اس کو ثواب ہوگا
کیونکہ بفرمان خداوندی مثابۃ للناس ہے اور پاؤں کرنے والا گستاخ اور گنہگار ہوتے
[اور] اللہ تعالے نے فرمایا ہے اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ صفا اور
مروہ شعائر اللہ ہیں جہاں ولیہ کے قدم تک جائیں وہ شعائر اللہ بن جائیں تو جس
کا انبیاء علیہم السلام نے طواف کیا ہو بھلا وہ شعائر اللہ کیوں نہیں بن سکتے اور
میری سمجھ میں بات آگئی حقیقت یہ ہے کہ یہ قبلہ چونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا
پسندیدہ ہے اس لئے وہابی پاؤں کرتا ہے۔

البقرہ ۲/۱۷ } فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ہم ضرور اس قبلے کی طرف آپ کو پھیر دیں گے ۔ جس طرف کو رسول اللہ صلے اللہ علیک آپ نے پسند فرمایا۔

چونکہ یہ بیت اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ہے اور جس سے آپ کو محبت ہے وہابی اسس کو شرک سمجھتا ہے واقعہ فقیر عرض کرتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں بات آئی کہ یا اللہ یہود و نصاریٰ کو ہم سے ہر کام میں تو نے الگ کر دیا ہے قبلہ بھی اگر بدل دے تو ٹھیک ہے اللہ تعالےٰ نے فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کا حکم دے کہ مسجد حرام کی طرف رخ کرو یا تو وہابی نے شرک توڑنے کے لئے بیت اللہ کی طرف پاؤں کرنے کو جائز قرار دے دیا۔ آپ کا بیت اللہ کی طرف رخ کرنے کو کفار نے برا منایا تو اللہ تعالےٰ نے ان کو جواب دیا۔

البقرہ ۲/۱۷ } وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ اگر آپ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو تمام دلائل پیش کریں یہ آپ کے قبلے کی طرف رخ نہ کریں گے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس بیت اللہ کی طرف رخ کیا کفار نے اس طرف رخ نہیں کیا لیکن ان کی رنجیدگی کو پورا کرنے کے لئے وہابیوں نے پاؤں کرنے کا فتویٰ دے دیا۔ وہابیو تم سوچو کہ تم کس زمرے میں ہو۔

مسلمانو! اب تم سوچو جو وحدہٗ لاشریک کو مخلوق کا محتاج مانیں غیر محدود کو محدود کہیں قدیم کو حادث کہیں جب ذات خداوندی کے ہی منکر ہیں اپنی مرضی کا خدا انہوں نے تسلیم کر لیا ہے تو بیت اللہ کی وہ کیسے تعظیم کر سکتے ہیں جو فرقہ خداوند کریم کا شکر پاک مقام پر ذکر اللہ کرنے کو بدعت کہیں اور پیشاب کرتے ہوئے خدا کا ذکر کریں۔

...اللہ کی گستاخی کریں وہ قوم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم اور اولیاء ...کیا قدر کر سکتے ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بیت اللہ کا شان

جامع صغیر ۲/۱۶۶ } اَلنَّظَرُ اِلَى الْكَعْبَةِ عِبَادَةٌ (ابو الشیخ عن عائشہ) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کعبے کو دیکھنا عبادۃ اللہ ہے۔

اب وہابیو تم بتاؤ نظر چہرے پر ہے تو کعبے کی طرف چہرہ کیا آنکھیں کیں تو عبادۃ اللہ لکھی گئی اور اگر پاؤں سے تو کہاتے ہیں کعبے کا گستاخ و بے ادب لکھا گیا ...لازمی ہے وہابی فرقہ خداوند تعالےٰ "قرآن کریم" "بیت اللہ" انبیاء علیہم السلام ...حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم" اولیاء اللہ اور اسلامی متبرک مقامات کا پورا اور ...گستاخ و بے ادب ہے اور سب کا بے ادب کبھی بخشش کا امید وار نہیں ہو ...۔ ایک گستاخ کی نجات نہیں جو سب کا گستاخ ہو اس کا کیا ٹھکانا۔

حرمت اللہ بیت اللہ کی تعظیم کرنا ہر مومن مسلمان پر فرض ہے

الحج ۱۷/۴ } وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۔

اور چاہیئے کہ لوگ بیت اللہ قدیم گھر کا طواف کریں اور جو شخص اللہ تعالےٰ کے عزت والے مقامات کی تعظیم کریں گے تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک ان کیلئے

غیر ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیۃ کریمہ میں بیت اللہ کو حرمت اللہ کا خطاب دے کر عزت بخشی ہے انسان کو ان کی تعظیم کرنا شرک یا منع نہیں ہے بلکہ حکم الٰہی پر عمل کرنا ہے اور جو ان کی تعظیم نہ کرے وہ دشمن خداوندا اور منکر قرآن ہے اور بیت اللہ یعنی مسلمانوں کا کعبہ جو تمام دنیا سے پہلا مقام برکت ہے۔ جیسا ارشاد خداوندی ہے

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ

بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لئے تیار کیا ہے وہ ہے جو مکے میں ہے بڑا بابرکت ہے اور عالمین کے لئے ہدایت کا مقام ہے۔

بتاؤ وہابیو! تمام عالمین میں سب سے پہلا مقام بیت اللہ ہے جس کی عزت وبرکت قرآن کریم سے ثابت ہوئی تو تمام عالمین سے پہلا بابرکت اور عزت والا مقام اللہ تعالیٰ نے اسی کعبہ کو تیار فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے حرمت اللہ کی عزت کرنا ہر ایماندار پر فرض کر دیا تو بیت اللہ کی تعظیم کرنا ہر ایماندار پر خداوند کریم نے فرض فرما دیا اب تم کہتے ہو اور تم نے کعبے کی طرف پاؤں کرنا جائز کر دیا۔

اب بتاؤ کہ تم مکذب قرآن کریم ثابت ہوئے یا نہ؟ حرمت اللہ کے گستاخ ثابت ہوئے یا نہ؟ اللہ تعالیٰ نے ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ فرمایا تم اسے پاؤں دکھاتے ہو خوب ھدًی للعالمین کا قدر کیا۔ یہ ہے فرقہ وہابیہ

اے قرآن مجید کتاب اللہ کو پس پشت ڈال کر گستاخی کرنے والو بیت اللہ کی طرف پاؤں کرکے سب سے اول خداوند کریم کے حرمت اللہ کی گستاخی کرکے حدود خداوندی کو توڑنے والو تمہارے نزدیک دنیا میں سوائے تمہارے نجد کے جس پر تم

پڑھتے ہو سلامٌ علیٰ نجدٍ وَّعلیٰ مَنْ حَلَّ بالنجد کے کوئی عزت والا مقام نہیں اور سوائے نجدی سلطان کے تمہارے نزدیک کوئی نبی اللہ ہادی اللہ صاحب عزت نہیں ثابت ہوا کہ اللہ کے حرمت اللہ" اللہ تعالیٰ کے دین اسلام" اللہ تعالیٰ کے قرآن کریم، اللہ تعالیٰ کے خاص نبی اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے اولیاء اللہ اور ایماندار امت محمدیہ سے تمہارا کوئی تعلق نہیں اور نہ تم اس زمرے میں شامل ہو۔

شعائر اللہ کی تعظیم

الحج ۱۷/۴ } وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ ۝
اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرے گا بیشک یہ پاک دلوں کی دلیل ہے۔

جب اوپر ثابت ہو گیا کہ وہابی فرقہ حرمت اللہ کی حدود کو توڑنے والا گستاخ ہے تو اس آیۃ مذکورہ سے یہ ثابت ہو گیا کہ شعائر اللہ یعنی بیت اللہ، حجر اسود، صفا مروہ، گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم، جبل احد، مساجد اللہ خصوصاً مسجد حرام اور مسجد نبوی وغیرہم کی تعظیم کرنے والا پاکیزہ دل رکھتا ہے اور جو ان کی تعظیم سے محروم ہے اس کا باطن عند اللہ یعنی بقانون قرآن کریم پلید ہے ظاہراً منی سے پلید پانی پلید کیڑے بالمقابل حرمت اللہ کتاب اللہ کی گستاخی سے پلید اسی لئے تو اللہ نے ان کی خوراک بھی ان کی جنس ہی بنائی گرگٹ کچھوا، بچھو، غرابیہ اور منی کیونکہ پلید کو خوراک بھی پلید ہی زیبا ہے یہ میرے رب العزۃ کی تقسیم ہے اس لئے

تم نے خداوند کریم کا انکار کر دیا۔

مذہبی وہابیہ عبدالوہاب گستی بات کرتا کہ قبلے کی طرف پاؤں کرنا تعظیم ہے یا گستاخی اور بیت اللہ کا گستاخ عند اللہ گنہگار ہوگا یا مثاب؟ قرآن کریم کے تم گستاخ بیت اللہ کے بھی گستاخ خداوند کریم نے بھی تمہیں اس کے بدلے میں مقام دیا تو نجد خوراک و لباس عطا فرمایا تو دنیا سے نرالا۔ اب تم سوچو کہ تمہارا خداوند کریم سے کیسا تعلق ہے۔

مسجد حرام کے گستاخ کو سزائے خداوندی

الحج ۱۷ پ ۲۳ } اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنٰہُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ نِ الْعَاکِفُ فِیْہِ وَالْبَادِ وَمَنْ یُّرِدْ فِیْہِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْہُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ۝

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے پھر گئے اور مسجد حرام سے منہ پھیر لیا جس کو ہم نے مقامیوں اور مسافروں کے لئے یکساں بنائی ہے۔ جو شخص اس میں ظلم سے کجروی کا ارادہ رکھتا ہے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

(۱) اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مسجد حرام اور فی سبیل اللہ یعنی صراط مستقیم کو یکساں درجہ عطا فرمایا۔

(۲) مسجد حرام اور صراط مستقیم سے اعراض کرنے والے پر کفر کا فتویٰ عائد فرمایا۔

(۳) مسجد حرام میں داخل ہونے والے مسافر و مقیم عزت و عبادت کرنے والے کو یکساں

عذاب ملتا ہے اور روگردانی کرنے والوں کو یکساں عذاب الیم کی سزا ملتی ہے۔

(۴) مسجد حرام کی گستاخی کرنے والا قدمی ہو یا لسانی عند اللہ کافر ہے۔ عذاب الیم کا مستحق ہے۔

او وہابیہ مسجد حرام کی طرف پاؤں کرکے گستاخی کرنے والو قرآن کریم کے قانون کو اس عقیدہ وہابیہ پر عمل کرکے سنجات کی کوئی صورت نہیں ملتی کیونکہ وہابی جہنم کی طرف لے جا رہا ہے اب تم فیصلہ کر لو کہ وہابی مذہب از روئے قرآن کریم عذاب الیم کی طرف لے جانے والا تمہیں پسند ہے یا نبی کریم اور اولیاء کا طریقہ جو شعائر اللہ کے احترام کا سبق دیتا ہے یہ درست ہے؟

قرآن کریم نے چونکہ فرقہ وہابیہ کے ہر عقیدے کا رد کیا ہے اسی لئے وہابیوں نے قرآن کریم کو بھی پس پشت ڈالنے کا فتویٰ دے دیا اور پاؤں کے رکھ دیا یہ ہے فرقہ جو موحد ہونے کا مدعی ہے۔

اب مسلمانو! فیصلہ تم پر ہے۔ اصحب فیل نے بھی بیت اللہ سے دشمنی کی تو ان کا جو حشر ہوا وہ قرآن کریم میں مذکور ہے اب جو اس فرقہ کا حال ہوتا ہے فقیر اخیر میں عرض کرے گا۔

احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیت اللہ کا احترام

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی قبلے رخ تھوک ڈالنے کی ممانعت

(۱) بخاری شریف ۱/۵۸ } حدثنا قتیبۃ قال نا اسماعیل بن جعفر عن حمید عن انس بن مالکؓ ان النبی صلی اللہ علیہ

وسلم رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذَالِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهٖ فَاِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ اَوْ اِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف تھوک دیکھی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ بہت شاق گزری حتیٰ کہ آپ کا رخِ انور سرخ ہو گیا کھڑے ہو کر آپ نے اپنے دست مبارک سے اس کو صاف کیا پھر ارشاد فرمایا کہ تمہارا کوئی مسلمان جب نماز میں کھڑا ہو تو وہ اپنے رب کو پکارتا ہے اور یقیناً بندے اور قبلے کے درمیان اللہ تعالے ہوتا ہے تمہارا کوئی آدمی قبلے کی طرف نہ تھوکے بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکے پھر آپ نے اپنی چادر کا ایک پلّہ لیا اس میں تھوکا ایک دوسرے کو مل دیا فرمایا ایسے کرے۔

کیوں جی وہابیو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تو قبلہ رخ تھوکنے سے ناراض ہو جائیں اور اس طرف پاؤں کرو اب تم سوچو کس طرف تھوکا جاتا ہے اور پاؤں کس کو دکھایا جاتا ہے

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کہ مسلمان اپنے دونوں ننگے فرجین قبلے کی طرف نہیں کر سکتا

بخاری شریف ١/٢٦ } حدثنا علی بن عبد اللّٰہ قال نا سفین قال نا الزھری عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی ایوب الانصاری اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا الخ

ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی ایک ٹٹی جائے تو وہ نہ قبلے کو منہ کرے اور نہ ہی قبلے کی طرف پیٹھ پھیرے۔

کیوں جی! مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی تم نے بیت اللہ کی تعظیم سن لی اور یہ بھی سن لیا کہ تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو اپنے بیت اللہ کی گستاخی سے منع فرمایا تعظیم کا حکم جاری فرمایا۔

او اہلحدیث کہلانے والو یہ ہے تمہارا اعلان اور یہ ہے تمہارا عمل ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کاٹنے کے اور۔

قبلے کی طرف کا احترام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

ابو داؤد ١/٧ کنز العمال ٣/١٠٩ } حدثنا یحییٰ بن حبیب بن عربی ثنا خالد یعنی ابن الحارث عن محمد بن عجلان عن عیاض بن عبد اللّٰہ عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

كَانَ يُحِبُّ الْعَرَاجِيْنَ وَلَا يَزَالُ فِيْ يَدِهٖ مِنْهَا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأٰى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا فَقَالَ أَيَسُرُّ أَحَدَكُمْ أَنْ يُبْصَقَ فِيْ وَجْهِهٖ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَإِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَلَكُ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَلَا يَتْفُلْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلَا فِيْ قِبْلَتِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ فَإِنْ عَجِلَ بِهٖ أَمْرٌ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا وَوَصَفَ لَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ذٰلِكَ أَنْ يَتْفُلَ فِيْ ثَوْبِهٖ ثُمَّ يَرُدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ ۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بل دار چھڑی کو پسند فرماتے اور ہمیشہ اپنے دست پاک میں شاخ دار چھڑی رکھتے مسجد میں تشریف لائے تو مسجد میں قبلے کی طرف کھنکار دیکھا تو اس کو کھرچ دیا پھر غضب ناک حالت میں لوگوں کے سامنے تشریف لائے فرمایا کیا تمہیں پسند ہے کہ تم سے کوئی قبلے کی طرف سامنے موجود ہوتا ہے اور فرشتہ اس کے دائیں طرف اپنے دائیں طرف اور قبلہ رخ نہ تھوکے بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے اگر تکلیف کی وجہ سے جلدی ہو تو ایسے تھوکے اور ابن عجلان نے کپڑے میں تھوک کر مل دیا فرمایا ایسے کرے۔

اس حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہوا کہ جس حرکت میں خفت اور گستاخی بیت اللہ ثابت ہو وہ حرکت رخ قبلہ میں کرنا ایمان سے خارج ہونا ہے اس کی طرف تھوکنا گستاخی لہٰذا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرما دی اور غضبناک

ہو جائے تاکہ میری امت کو ثابت ہو جائے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کا بہت بڑا احترام ہے اور بیت اللہ کی معمولی گستاخی کو بھی آپ پسند نہیں فرماتے اب تم خود سوچو کہ تمہارے روبرو کوئی شخص تمہاری طرف پاؤں کر کے بیٹھ جائے لیٹ جائے تو تم اس کو برا مناؤ گے یا نہیں؟ جب تمہیں یہ فعل ناگوار گزرتا ہے رب العزۃ کو یہ فعل کیسے گوارا ہو سکتا ہے اور پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ برا فعل تکلیف دہ ہے۔

اللہ تعالٰے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ناراض کر کے تمہارا کیا ٹھکانا

بیت اللہ کی گستاخی کرنے والا اللہ تعالٰے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "تکلیف دینا چاہتا ہے"

ابو داؤد ص ۶۹ { حدثنا احمد بن صالح ثنا عبد اللہ بن وهب اخبرنی عمرو عن بکر بن سوادۃ الجذامی عن صالح بن خیوان عن ابی سهلة السائب بن خلاد قال احمد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِی الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حِیْنَ فَرَغَ لَا یُصَلِّیْ لَکُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِکَ اَنْ یُّصَلِّیَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم وحسبت انه قال انك اذیت اللہ ورسوله صلی اللہ علیہ وسلم۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے احمد رضی اللہ تعالے عنہ نے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے قوم کو جماعت کرائی تو قبلے کی طرف تھوک دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ جب وہ فارغ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بعد اس کی اقتدا میں کوئی نماز نہ پڑھے لوگوں نے اسے روک دیا اور اسے کہہ دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیری اقتدا سے ہمیں منع فرما دیا ہے یہ واقعہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا دیا گیا کہ ہم نے اس امام کو امامت سے روک دیا ہے فرمایا بہت اچھا راوی نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ آپ نے فرمایا تو نے اللہ تعالے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی ہے۔

وہابیو جو شخص شعائر اللہ ولی اللہ کے قدموں کی جگہ کی تعظیم نہ کرے وہ منکر و مکذب قرآن ہے پھر جو شخص بیت اللہ کی تعظیم کو پس پشت ڈالے۔ اللہ تعالے جس طرف منہ کرنے کا حکم جاری فرمائے اس طرف وہ پاؤں کرے تو ایسا شخص گستاخ بیت اللہ منکر و مکذب قرآن کیوں نہ ثابت ہوگا۔ اور اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوا کہ بیت اللہ کے گستاخ کی امامت حرام ہے لہٰذا وہابیوں کی اقتدا میں نماز حرام ہے "وہابی" مولوی صاحب بخاری شریف میں لکھا ہے کہ قبلہ رخ پاؤں کرنے جائز ہیں "محمد عمر" وہابی صاحب فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم نے سنا نہیں مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارا مقام جہنم ہی ہے اور کچھ نہیں اب تمہارے سامنے وہ حدیث جس سے تم نے غلط بیانی کی ہے وہ الفاظ لکھتا ہوں۔

بخاری شریف ۱۱۴/۱ } ابو حمید سعدی سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ مجھے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز زیادہ یاد ہے نماز کا بیان کرتے ہوئے ابو حمید رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى۔

ابو حمید رضی اللہ تعالے عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کا پورا عمل بیان فرمایا اور کر کے دکھایا جب سجدہ کیا تو نہ بازو بچھائے اور نہ ہی پہلو سے لگائے اور اپنے دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھیں اور جب دو نوں رکعتوں میں بیٹھے تو بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دایاں کھڑا رکھا۔

وہابی صاحب تمہارے استدلال کے قربان جائیے عقل سے کورے لکھتے ہو جو ہمارا قرآن مجید کے بھی حرف مشہور ہو لیکن حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی بدلنے کے تم امام ہو۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز ادا کرنے کی ہیئت کذائیہ ابو حمید رضی اللہ تعالے عنہ نے بتائی کہ اپنے دونوں پاؤں سجدے کی حالت میں ایسے سیدھے رکھے کہ ان کی انگلیوں کا رخ عین سمت قبلہ تھا اور جب التحیات بیٹھا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ دایاں پاؤں کھڑا کرکے اور بائیں پر بیٹھ کر دکھایا کہہ دو وہابیو آمنّا

سر سجدے میں وہ بھی قبلہ رخ اور پاؤں کی انگلیوں کا رخ عین قبلے رخ اور پاؤں
کے تلووں کا رخ پچھلی طرف "تاکہ ثابت ہو جائے کہ یا اللہ میں تیرے دربار میں نظر
قبلہ کی طرف سر سے پاؤں تک جھکا ہوا ہوں لیکن میں پاؤں کے تلوے پیٹھ کی
طرف رکھ رہا ہوں "تاکہ تیرے گستاخوں میں نہ لکھا جاؤں۔ اور دایئں پاؤں کو التحیات
میں کھڑا رکھا اور بایئں پر بیٹھے یہ بھی تمہارے خلاف ہے کیونکہ تم دونو پاؤں التحیات
میں بایئں طرف نکالتے ہو بولو وہابیو

آمنت

یہ تھی تمہارے استدلال والی حدیث جس سے قبلے رخ تلویں کرنا ثابت نہ ہوا
اور حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر تمہارا بہتان ثابت ہوگیا اور یہ بھی معلوم ہو
گیا کہ حدیث شریف کو بگاڑتے ہو یا عمل کرتے ہو۔

دُنیائے وہابیت کو فقیر انعامی چیلنج کرتا ہے کہ اگر کوئی وہابی بخاری شریف کی ایک
حدیث یا کسی کتب احادیث سے ایک حدیث دکھا دے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہو کہ قبلے کیطرف پاؤں کے تلوے کر لیا کرو یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خود تمام عمر
میں ایک دفعہ بھی بیت اللہ کی طرف پاؤں کر کے لیٹے یا بیٹھے ہوں تو ایسے شخص کو

مبلغات ایک صد روپیہ نقد انعام

دیا جائے گا ورنہ خدا کا خوف کرو رب کریم جدھر فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ فرما رہا
ہے ادھر منہ ہی کرو پاؤں نہ کرو پاؤں اور منہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ عام رواج
کی طرف دیکھو تو بھی ادب کے خلاف ہے بے ادبی کر لی تو کر دیا کہ نیت بے ادبی کی
نہیں مجلس میں بیٹھے ہوں تو کسی بزرگ یا مولوی یا باپ کی طرف پاؤں کر کے بیٹھیں یا لیٹیں

[خ]ود سوچو کتنی ناراضگی کرے گا گستاخ ہے گا بیت اللہ تو دور معلوم ہوتا ہے
[ک]ہ جب بیت اللہ کی طرف ایماندار متوجہ ہوتا ہے تو رب العزت متوجہ اور سامنے
[ہوتا] ہے۔ تو تم نے بیت اللہ کی طرف پاؤں نہیں کئے بلکہ ذات خداوندی جو اقرب
[ہے ا]س کی طرف پاؤں کئے تو تم خداوندی گستاخوں میں لکھے گئے بجائے اس کے کہ تم اللہ
[تعالیٰ] اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رضا کا باعث ہو تم ان کے غضب کا باعث
[بن] گئے تو تمہارا وہابیوں کا فرقہ مغضوب علیہم میں کم نہ رہا اب تم سوچو کہ تم نے صراط مستقیم
[کی] طرف پاؤں کر کے گستاخ بنے اور بجائے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ بن کر جہنم قبول کر لیا اب تم
[سو]چو کہ تم کیسے ہے؟

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

وہابی توحید کے یہ دس اصول فقیر نے تمہارے سامنے رکھ دیئے ہیں اب فیصلہ
تم پہ ہے کہ وہابی فرقہ اپنے دعوے کے موافق صحیح اور سچے موحد ہیں یا نہیں اور
وہابی فرقہ موحد کہلانے کا حقدار ہے یا نہیں؟ یہ عشرہ کاملہ وہابی کے وہ عقائد و
اصول ہیں جو ان کی اصل کتابوں سے لکھے گئے ہیں جن سے وہابی ایک کا بھی انکار نہیں کر
سکتا گر وجنجاں دے ٹھینگے چیتے جان شرپ یہ ہے فرقہ وہابیہ کی توحید کا نمونہ
اب آگے فقیر ان کے اہلحدیث کہلانے کا پول بھی واضح کرتا ہے کہ فرقہ وہابیہ کو
مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے کتنا تعلق ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کا

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تعلق

وہابیوں کا عقیدہ (۱۱)

وہابیوں کی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے عداوۃ (۱)

وہابی مذہب میں ذکر اللہ اور درود شریف کا متبرک وقت

فتوی ثنائیہ ۱/۳۵۶-۳۵۷ } س: عورتیں حیض اور نفاس کے دنوں میں ذکر اذکار تسبیح یا درود شریف پڑھ سکتی ہیں یا نہیں۔

ج: حائضہ عورت پر روزہ کی قضا لازم ہے نماز معاف ہے اور درود وغیرہ سے منع کی کوئی قوی دلیل نہیں ذکر اور درود پڑھ سکتی ہے ۲۸ ذی الحجہ ۳۹ھ

"محلہ علم" مسلمانو بتاؤ جس ذکر کو اللہ تعالے پاک اور اس کے فرشتے پاک پڑھیں اور تم پلید پڑھو۔

کیا تم پلید مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھو تو تمہارا عمل سنت اللہ ہے یا سنت ملائکہ ہے یا سنت وہابیہ ہے؟

وہابی فرقہ عملاً و قولاً گستاخی میں مشہور ہے جیسا کہ مسلمان کو اس تحریر سے ثابت ہو گیا۔

تمہارے وہابی مذہب میں شب برات بابرکت رات اور برکت وقت میں پاک آدمی ہو یا عورت ذکر اللہ اور درود شریف نہیں پڑھ سکتی لیکن بصورت حیض پڑھے تو مضائقہ نہیں۔ اب تم فیصلہ کر لو کہ تمہارا مذہب وہابی خداوند کریم اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا کتنا وقار سمجھتا ہے اور نجاست کرتا ہے؟ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر پاک ہیں سے اللہ تعالے اس کے بعد اس کے فرشتے اب تم فیصلہ کر لو کہ معاذ اللہ وہ پلید

درود سے پڑھتے ہیں یا پاک وہ تو ہر نجاست سے پاک ہیں جس سے ثابت ہوا کہ درود شریف پاکیزہ وجودوں کا فعل ہے پلید اس کو نہیں پڑھ سکتا تمہارے وہابی مذہب کی کتب سے صاف واضح ہو گیا ہے کہ وہابی فرقہ اللہ تعالے نے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکرین اور گستاخ ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے ظاہراً صالحیت کی تصویر بنا رکھی ہے اور اعلان توحید و سنت محض دھوکہ بازی ہے۔ ابلیس وجوداً حقیقتہً ظاہراً و باطناً بالذات پلید ہے اس لئے وہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہی نہیں۔ اب تم سوچو کہ تم فرقہ وہابیہ اللہ تعالے اور اس کے ملائکہ اور مومنین کے زمرے میں شامل ہو یا ابلیسی زمرے میں؟

وہابی عقیدہ (۱۲)

عداوۃ (۲)

وہابیوں کے نزدیک محمد رسول اللہ کا وظیفہ لا الہ الا اللہ میں شامل نہیں

فتوی نذیریہ ۱/۴۴۹ } سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ وظیفہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب: وظیفہ مجموعہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ثابت نہیں ہے وظیفہ کے واسطے صرف لا الہ الا اللہ ہے واللہ تعالے اعلم حررہ السید ابو الحسن عفی عنہ (سید نذیر حسین)

هو الموفق بیشک ذکر اور وظیفہ کے لئے صرف لا الہ الا اللہ ہے اور ذکر لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کا انضمام کسی روایت سے ثابت نہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے افضل الذکر لا الہ الا اللہ افضل الدعاء الحمد للہ الحمد للہ

رواہ الترمذی و ابن ماجہ یعنی افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور افضل دعا الحمد للہ ہے۔

محمد عمر:- اس عبارۃ مذکورہ سے نام کے اہلحدیث کہلانے والوں کا پول کھل گیا کہ ان کا دعویٰ سچا ہے یا جھوٹا جو فرقہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر وظیفہ نہ سمجھے اس جیسا بدقسمت کون ہو سکتا ہے قرآن کریم پڑھ کر دیکھو۔

محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا وظیفہ اللہ تعالےٰ خود پڑھتا ہے

الاحزاب پ ۲۲ } اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ بے شک اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہی رہتے ہیں

بتاؤ وہابیو! کیا یہ وظیفہ ہے یا نہیں؟ وظیفہ وہی ہے جو متواتر پڑھا جائے اللہ تعالےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ ہر وقت پڑھتا رہتا ہے کیا تمہیں خداوند کریم سے بھی عناد ہے کہ جس کے ذکر کو وہ اپنا وظیفہ بنائے تم اس سے باز رہتے ہو۔

اللہ تعالےٰ جل شانہ نے تمام مسلمانوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا

الاحزاب پ ۲۲ } یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ اے ایمان والو تم بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر درود شریف پڑھو اور سلام بھی پڑھو حق سلام پڑھنے کا۔

کیوں جی! اب تو اللہ تعالےٰ نے ایمان والوں کو بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وظیفہ پڑھنے کا حکم جاری فرما دیا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے یا ایھا الذین آمنوا کی شرط لگا کر بتا دیا کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ پڑھتا ہے وہ آمنوا میں شامل ہے ... نہیں۔

چونکہ تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم پاک کو پڑھنا پسند نہیں کرتے اللہ تعالےٰ نے تمہیں ایمانداروں کی جماعت سے ہی خارج کر رکھا ہے۔

(ایمانی عقیدہ ۱۳)

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابیوں کی عداوۃ (۳)

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے اشعار پڑھنا وہابی مذہب میں حرام ہے

فتاوی ستاریہ ۱/۹۹ } سوال (۸) فی زمانہ جو ایک رواج عام مسلمانوں میں ترقی کر رہا ہے۔ باقاعدہ مجلس میں غزلیات آپ کی ولادت میں باواز بلند پڑھی جاتی ہیں بعد ازاں شیرینی بھی تقسیم کی جاتی ہے آیا اس کا شریعت محمدیہ میں کہیں پتہ چلتا ہے یا نہیں؟ اور لوگ اس کو کار خیر سمجھ کر کرتے ہیں یہ فعل سنت ہے یا بدعت ہے؟ (مسائل عبد الحکیم از گجرات)

جواب (۸) شریعت محمدیہ میں فی زمانہ بہیئت کذائیہ جو مجالس میلاد منعقد کی جاتی ہیں ان کا ثبوت شریعت محمدیہ میں قطعاً مفقود اور لاپتہ ہے بلکہ ایسی مجلسیں شریعت محمدیہ میں مرسوم مجالس شرکیہ و بدعیہ ہیں اور ایسی مجلسوں میں اشعار و

غزلیات وغیرہ پڑھنا اور سننا دونوں حرام ہیں۔

"محل عبرت" وہابیو! بتاؤ کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حسان بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو منبر پر بٹھا کر دشمنان رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو اور اپنی تعریف اشعار میں نہ سنتے تھے؟

اہلحدیث کا نام رکھ کر حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ڈاکہ ڈالنے والو فقیر بخاری شریف سے عرض کرتا ہے۔

(۱) **بخاری شریف** ۱/۴۵۶ { حدثنا علی بن عبد اللہ ثنا سفیان ثنا الزھری عن سعید ابن المسیب قال

مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ فَقَالَ كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ۔

سعید بن مسیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ مسجد سے گزرے اور حضرت حسانؓ اشعار پڑھ رہے تھے۔ حسان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ میں مسجد میں اشعار پڑھا کرتا تھا اور اس میں تم سے بہتر موجود ہوتے تھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا کہ تمہیں خدا کی قسم سچ سچ بتاؤ کہ تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ اے حسان تو میری طرف سے جواب دے اور دعا بھی

فرمائی کہ اے اللہ جبرئیل علیہ السلام سے اس کی مدد فرما ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جواب دیا کہ ہاں بالکل سچ ہے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے شان میں مسجد میں اشعار پڑھے جاتے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں بھی مسجد میں شان رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے شان میں اشعار پڑھتے رہے۔ مسجد میں شان رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں اشعار پڑھنا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ثابت ہوئے۔

وہابی فرقہ جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تعریفی اشعار پڑھنے کو حرام کہتا ہے اپنے وہابیوں کے اکابرین اور وہابی علماء کے اشعار پڑھنا فخر اور وہابی اسلام سمجھتا ہے ثابت ہوا کہ یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصافی اشعار پڑھ کر رحمت کے فرشتے کا خواہشمند نہیں بلکہ وہابی جہنمی ملائکہ والشرعت غزقا کی معیت کو پسند کرتا ہے اس لئے اللہ تعالےٰ اور اس کے رحمت والے فرشتوں سے متنفر ہے اسی لئے آپ کے وظیفہ سے گریز کرتا ہے۔

اور اپنے مولویوں کی تعریف کے اشعار اپنے ہر رسالوں میں شائع کرتے ہیں۔ مختصراً سنئے مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی کے شان میں لکھا گیا ہے۔ (مسلک اہلحدیث کا ترجمان واگی)

الاعتصام

جمعۃ المبارک ۳۰ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ ہجری مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء

مولوی ثناء اللہ امرتسریؒ۔

پروفیسر خالد بزمی ایم اے

علم دین کے گلزار تھے ثناء اللہ
ادب کے قلزم زخار تھے ثناء اللہ

کوئی بھی مذہبی نکتہ کب ان سے پنہاں تھا
مثال دیدۂ بیدار تھے ثناء اللہ

ہر ایک معرکہ میں جبل استقامت تھے
وطن کے غازی جرار تھے ثناء اللہ

وہابیو! اب بتاؤ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے شان میں اشعار پڑھنے وہابی مذہب میں حرام اور شمولیت مجلس حرام لیکن منحرف قرآن مبدل دین حقہ کے سرغنہ کے شان میں اشعار بنانا لکھنا پڑھنا اور مجالس میں سنانا ثواب تو یہ وہابی مذہب کو ہی زیبا ہے۔

(۲) البداية والنهاية ۲/۲۵۸ { فَقَالَ خُرَيْمُ بْنُ اَوْسٍ هَاجَرْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ مُنْصَرَفَهُ مِنْ تَبُوْكَ فَاَسْلَمْتُ فَسَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ اَمْتَدِحَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ لَا يَفْضُضِ اللّٰهُ فَاكَ فَاَنْشَاَ يَقُوْلُ۔

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِى الظِّلَالِ وَفِىْ مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ
ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَا بَشَرٌ اَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقُ
بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِيْنَ وَقَدْ اَلْجَمَ نَسْرًا وَاَهْلَهُ الْغَرَقُ
تُنْقَلُ مِنْ صَالِبٍ اِلٰى رَحِمٍ اِذَا مَضٰى عَالَمٌ بَدَا طَبَقُ
حَتَّى احْتَوٰى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ خِنْدِفَ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ
وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ
فَنَحْنُ فِىْ ذٰلِكَ الضِّيَاءِ وَفِى النُّوْرِ وَسُبُلَ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

خریم بن اوس رضی اللہ تعالٰے نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرۃ کی اور غزوۂ تبوک سے واپسی پر میں خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اسلام قبول کیا عباس بن عبد المطلب سے میں نے سنا فرماتے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ارادہ ہے کہ میں آپ کی تعریف کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اللہ تعالٰے تیرا منہ کبھی بند نہ کرے گا حضرت عباس رضی اللہ تعالٰے عنہ نے اشعار پڑھنے شروع کر دیئے۔

یہ نعت حضرت عباس رضی اللہ تعالٰے عنہ نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو پڑھی پھر آپ نے دعا بھی فرمائی۔ اس حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کی نعت پڑھنی سنت ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نعت خواں سے خوش ہوتے ہیں اور دعائیں دیتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا اہلحدیث نام کہلانا محض بناوٹ ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے ورنہ حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہی تمہارا عمل اور عقیدہ صحیح ہو جانا چاہیئے۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی عیب جوئی میں تم وہابی فرقہ ہندو سکھ عیسائی اور

یہود کہاں سے جنت سے گئے ہو اور جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی امتی مسلمان آپ کی نعت خوانی کرے تم اس کو حرام کہتے ہو حالانکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا شان بیان کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع تابعین اور تمام سلف صالحین کا معمول ہے البتہ ابلیس اس عمل سے محروم ہے اب تم سوچو کہ تم کس زمرے میں شامل ہو؟

(۳) الخصائص الکبریٰ ۱/۱۹۰ } کما اخرج البیہقی عن عائشۃ قالت لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ جَعَلَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ يَقُلْنَ = حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف لائے عورتوں اور بچوں نے یہ نعت خوانی کی۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ

وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ

اے فرقہ وہابیہ اگر تم واقعی سچے اہلحدیث ہو تو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے موافق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی کو سنت سمجھو اور خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی کے اشعار پڑھ کر سنت پر عمل کرو اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی کرنے والوں کو برا نہ سمجھو اور نہ ہی برا کہو اگر اس کے منہ سے کوئی غلط لفظ نکلے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں گستاخی ہو تو اسے محبت کے لہجے میں سمجھانے کی کوشش کرو وہابی فرقہ کی تقلید ترک کرو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی زندگی کا عمل اول بناؤ۔

وہابیوں کا عقیدہ (۱۴۳)

وہابی عداوۃ (۴)

وہابی مذہب میں مجلس میلاد شریف کا انعقاد شرک ہے

فتوی ستاریہ ۱/۶۴ | سوال (۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہیئت مروجہ کے ساتھ مجلس میلاد کا انعقاد از کتاب و سنت جائز ہے یا نہیں اور اس قسم کے فعل کی کوئی دلیل قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر از منہ ائمہ اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں مل سکتی ہے یا نہیں اگر قرون ثلثہ میں میلاد مروجہ کا وجود مل سکے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے کتنے دنوں بعد یہ فعل دنیائے اسلام میں رائج و مروج ہوا ہے؟

(المستفتی مولوی محمد عبد المعبود صاحب از دیناج پور)

جواب (۱) ہیئت مروجہ کے ساتھ مجلس میلاد کا انعقاد از روئے کتاب و سنت قطعاً حرام اور بدعت بلکہ داخل فی الشرک ہے کیونکہ اس کا ثبوت نہ تو خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے نہ کسی صحابی سے نہ کسی تابعی سے غرض قرون ثلثہ میں اس کا وجود بالکل مفقود ہے نہ از منہ ائمہ اربعہ میں اس کا پتہ لگتا ہے بلکہ ساتویں صدی میں یہ بدعت بجانب خود ایجاد کی گئی ہے۔

محمد عثمانی :- کیوں جی وہابیو قرآن مجید کتاب خداوندی کا نام کیوں نہیں لیا تمہاری زبانی ثابت ہوا کہ میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر انفرادی یا اجتماعی طور پر کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے سنت اللہ ہے اور جو مسلمان کہلا کر سنت اللہ کا انکار

ہے اور بدعت کا فتویٰ دیتا ہے وہ موحد کہلانے کا حقدار نہیں۔ علامہ ...
کی کتاب مقیاس میلاد شریف جو قرآن شریف احادیث صحیحہ محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین کے معمولات سے میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا
کرنا منانا ثابت کیا ہے۔ وہابیوں کا میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
منانے کی اس لئے مخالفت ہے کہ رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی
ولادۃ باسعادۃ کے دن سے ابلیس کی پرواز آسمانوں کی طرف سے بند کر دی۔
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل شیاطین کی ترسیل آسمانوں کی طرف جاری تھی
جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ ۱۲ ربیع الاول شریف میں ہوئی تو
اللہ تعالےٰ نے شیاطین کی پرواز آسمانوں کی طرف سے بند کر دی جیسا کہ ارشاد
الٰہی ہے۔

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا
لِّلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ٥

اور ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے مزین کیا اور ستاروں کو شیاطین
کے لئے مار مقرر کر دی اور ان کے لئے دوزخ کا عذاب تیار کیا ہے۔
ستاروں کو یہ حکم خداوندی کہ شیاطین آسمانوں کی طرف بڑھیں تو تم ان پر ٹوٹ
پڑو اور بھگا دو اس حکم خداوندی کا اجرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ کے دن
سے شروع ہوا تو یہ فرقہ وہابیہ ہر سال ربیع الاول شریف کو سوگ مناتے ہیں کہ ہمارے
بڑے کو اس دن سے کیوں روکا گیا اور پھر جیسا کرتا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ...

... ان کے لئے زینت کا سامان بھی ہیں اور شیاطین کو مارنے کا فائدہ بھی دیتے ہیں ایسے
... ہم بھی سنت اللہ پر عمل کرتے ہوئے میلاد شریف کے دن بجلی کے بلبوں اور ٹیوب لائٹ
... جلسوں کو سجاتے ہیں تو وہ بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی یوم ولادۃ کی خوشی میں
... ان کا ثواب بھی پاتے ہیں اور قرین شیطان یعنی فرقہ وہابیہ کو مار کا فائدہ بھی دیتے
... حقیقۃ فرقہ وہابیہ کو مجالس میلاد شریف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے انعقاد سے
... اسی سے پٹتا ہے کہ ہمارے اکابرین کو آسمان کی طرف بڑھنے سے روکنے کا دن
ہے۔ تو یہ ان کے فطری انس کے تعلق کا سبب ہے جس مجبوری کی بنا پر یہ بچارے
... کہتے ہیں ورنہ شرک تو وہ ہوتا ہے کہ جو کام خداوند کریم کے لئے کرنا تھا۔ وہ
... کے لئے کیا جائے تو ذات خداوندی کی طرف میلاد شریف کا تو سوال ہی
پیدا نہیں ہوتا جو انتظام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا جاتا ہے۔ اللہ
تعالےٰ کے لئے نہیں کیونکہ ولادۃ محال ہے۔ یوم ولادۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
... قرآن مجید و احادیث صحیحہ کے موافق عمل کیا جاتا ہے اور انشاء اللہ ہوتا رہیگا۔
وہابی عقیدہ (۱۶)

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ (۵)

فتاویٰ ستاریہ ۳/۳ } اور درود جو آج کل مخترعین نے اپنی طرف سے بنائے ہیں۔
مثل درود تاج اور درود لکھی وغیرہ یہ سب خلاف شرع اور
حدیث کی رو سے بدعت ہیں ان سے بچنا ضروری ہے۔
"محمد علی" وہابی مذہب میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر احترام و ادب کے ساتھ

درود شریف پڑھنے بدعت ہیں لیکن نجدی پر سلام پڑھنا یہ سنت وہابیہ ہے بدعت نہیں

تحفۂ وہابیہ مولوی اسمٰعیل غزنوی صا | سَلَامٌ عَلٰی نَجْدٍ وَ مَنْ حَلَّ بِالنَّجْدِ سلام ہو نجد پر اور نجد کے رہنے والوں پر۔

کیوں فرقہ وہابیہ مہربانی کرکے ذرا یہ بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کسی حدیث سے دکھا دو یا فقیر اس کے خلاف دکھاتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تم فرقہ وہابیہ نجدیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالف پارٹی ہو آپ کی موافقت میں تمہیں کوئی چیز پسند نہیں۔

اور اہلحدیث کہلانے کے مدعیو تم وہابیوں نے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نجدیوں کو مقدم سمجھا ہے اور نجد کو گنبد خضرا سے زیادہ شان والا سمجھا ہے۔ اور ذکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نجد اور نجدیوں کے سلاطین کا ذکر وہابی کا عین ایمان ہے

خدا یہ تو فرمایئے کہ نجدی پر سلام سنت واجب اور فرض ہے؟ یا یہ تمہاری ایجاد وہابیہ ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ درود شریف ہزاروں طرق سے مذکور ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے جب بھی سوال کیا گیا تو آپ نے علیحدہ فرمایا جس سے ثابت ہوا کہ درود شریف جس زبان میں جس طریقے سے پڑھا جائے صحیح ہے بشرطیکہ گستاخانہ الفاظ نہ ہوں معوذ بانہ الفاظ میں ہم ہر طرح درود شریف پڑھ سکتے ہیں کیونکہ حکم خداوندی صَلُّوْا عَلَيْهِ عام ہے اگر اس کی زیادہ وضاحت مطلوب ہو تو فقیر کی کتاب مقیاس میلاد کا مطالعہ فرمائیں انشاء اللہ ایمان دار کی تسلی ہو جائے گی۔" فقط

وہابی عقیدہ (۱۷)

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابیوں کی عداوۃ (۶)

وہابی مذہب میں گنبد خضرا اور اولیاء اللہ کی زیارۃ گاہیں شرک الحاد کا سبب ہیں

(۱) فتح المجید عبدالرحمٰن بن حسن وہابی ۲۰۸ | فَاِنَّ هٰذِهِ الْقِبَابَ وَالْمَشَاهِدَ الَّتِيْ صَارَتْ اَعْظَمَ ذَرِيْعَةٍ اِلَى الشِّرْكِ وَالْاِلْحَادِ وَاَكْبَرُ وَسِيْلَةٍ اِلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ وَخَرَابِ بُنْيَانِهٖ غَالِبٌ۔

پھر یقیناً یہ تمام قبے اور زیارۃ گاہیں جو شرک اور الحاد کا بہت بڑا ذریعہ بن چکی ہیں اور اسلام کے مٹانے اور اس کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کی بہت بڑا وسیلہ ہیں

محمد عمر:۔ وہابیو! اب تم ہی بتاؤ اگر تمہارے مذہب میں کوئی ایک سمجھدار انسان ہے کہ ہمارے مزارات اولیاء اللہ پہ خصوصاً گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا ہزاروں کی تعداد میں قرآن شریف نہیں پڑھتے؟ اور پڑھ پڑھ کر صاحب قبر کو ثواب پہنچایا جاتا ہے کیا گنبد خضرا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار شریف میں ہر وقت صلوٰۃ وسلام اور قرآن شریف نہیں پڑھا جاتا؟ اللہ تعالےٰ اور اس کے ملائکہ کا درود شریف گنبد خضرا پہ نازل ہوتا ہے۔ یا گنبد خضرا کو دیکھ کر واپس ہو جاتا ہے۔

کیا دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں ہزاروں اقطاب، ابدال، اوتاد اور اولیاء اللہ حاضری نہیں دیتے؟ جس سے تم محروم ہو اور اللہ تعالےٰ تمہیں توفیق

کی توفیق ہی نہیں دیتا بلکہ تمہارے دل میں ابلیس ڈالتا ہے کہ تم وہاں جانا حرام
سمجھو اور اللہ تعالیٰ بھی تم سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عناد کی وجہ سے ناراض
ہے۔ وہ بھی تمہیں ادھر جانے کی توفیق نہیں دیتا۔ تمہاری کوٹھیاں بہترین سے بہترین
تمہارا فتویٰ ان پر نہیں چلتا تمہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا سے حسد ہے
تمہاری مسجدیں لاکھوں روپے سے بنتی ہیں کیا یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت
ہے؟ کیوں نہیں تم کھجور کے چھپر میں سنت کے مطابق نماز ادا کرتے اور ان لاکھوں
روپے کی لاگت والی مساجد میں نمازیں پڑھنا حرام کہدیتے اور گرانے کا فتویٰ دیتے
اگر تمہاری غیر شرعی مساجد میں تمہاری نمازیں ہو سکتی ہیں تو ہمارا اللہ تعالیٰ کے فضل کا
درود شریف گنبد خضرا کو دیکھ کر واپس نہیں لوٹ سکتا۔

وہابی: مولوی صاحب وہاں قبروں کو سجدے نہیں ہوتے؟

محمد عمر: وہابی صاحب انصاف تو تمہارے پاس ہے ہی نہیں تم بتاؤ کہ ہمارے مذہب
میں ایک فتویٰ دکھاؤ کہ کسی عالم یا بزرگ نے لکھا ہو کہ قبر کو سجدہ کرنا جائز ہے
فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ۔
دوسرا جواب: ہماری مسجدوں میں محراب کے آگے کوئی قبر دکھاؤ۔
تیسرا جواب: تمہاری مسجدوں سے ہمارے مقامات مقدسہ پاک ہیں کیونکہ وہاں پانی
بھی پاک ملتا ہے تمہارے ہاں پلید ہمارے مقامات مقدسہ میں منی سے لبریز کپڑوں والا
نہیں جا سکتا تمہاری مسجدوں میں منی کے لبریز کپڑے لے کر جاتے ہیں۔ اور جائز
چوتھا جواب: بعض کے جرم کرنے سے تمام کو منع نہیں کیا جاتا جیسا کہ تمہاری مساجد سے
کئی تمہارے وہابی جوتے کپڑے اور کئی دوسری اشیاء چوری کر کے لے جاتے ہیں کیا

تم نے کبھی فتویٰ دیا کہ مسجدوں میں داخلہ بند ہے کیونکہ جوتے چوری ہوتے ہیں۔
استنجا خانوں میں مستی کر جاتے ہیں مسجدوں کے حجروں میں جو کچھ تمہارے ملاں کرتے
ہیں جن کا تحریری ثبوت فقیر کے پاس موجود ہے تم نے کبھی مسجدوں میں جانا ترک
کیا ایسے ملاؤں کو کبھی تم نے اقتدا ترک کی۔

آہ!

اب بھی کہدو وہابیو!
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ستر اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو وہابیوں
نے شہید کر دیا بعد از وصال وہاں جانے کو شرک کہتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو
معاذ اللہ مٹی برابر سمجھتے ہیں۔ عبادت سے قاصر ہیں مسجدوں کو چڑیا گھر بنایا ہوا ہے
پھر بھی مدعی ہیں کہ صرف ہم اسلام میں موحد ہیں باقی سب مشرک ہیں۔
فقیر دنیا وہابیت کو چیلنج کرتا ہے کہ ایک آیت یا ایک حدیث محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی دکھا دو کہ آپ نے فرمایا ہو کہ میری قبر کو بھی زمین کے برابر کر دینا
یا اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا تو
اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ شریف
کو گرا دیا ہو کہ کل کو جو گرائے گا وہ موحد کہلائے گا ہم ہی کیوں نہ موحد کہلائیں یا اصحاب
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی شرک کا فتویٰ جڑ دو کسی امام یا صحاح کے محدثین نے
گنبد خضرا کے گرانے کا فتویٰ دیا ہو یا گروایا ہو تم کسی بزرگ کی سجدہ جائز سمجھتے جیسا کہ گزر چکا ہے ہم قبر کو سجدہ
او وہابیو! دشمنانِ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حشر میں تمہارا کیا حال ہوگا اور
قبر میں حشرات الارض تم سے کیوں نہ بدلے لیتے ہونگے اور لیں گے اسی لئے تم بجو کو
وہابی تحفہ سمجھ کر کھاتے ہو کیونکہ یہ تم سے ضرور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بدلے لیتا

ہو گا۔

تمہارا یہ فتویٰ تمہاری مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عداوۃ کی بین دلیل ہے اس سے زیادہ کیا عداوۃ ہو سکتی ہے کہ کفار مکہ نے آپ کے مکان میلاد کو نہ گرانے کا فتویٰ دیا نہ گرایا نہ ہی مشورہ کیا تم ان سے بھی گئے گزرے جنہوں نے خداوند کریم کے دار الحکومت عالمین اور مرکزی دار الامیان کو شرک و الحاد کا مرکز کہا اور اس کا گرانا فرض سمجھا یار تمہیں اتنی تکلیف کرنے کی کیا ضرورت ہے جب تمہارے نزدیک گنبد خضرا شرک والحاد کا وسیلہ ہے تو تم سیدھے عرش پر پہنچنے کی کوشش کرو اور مندروں اور گرجوں میں پناہ لے لو۔ کیوں تم شرک میں پھنستے ہو مسلمان اپنے نبی علیہ السلام کے پاس جاتے ہیں تو جانے دو۔

وہابی عقیدہ (۱۸)

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ (۷)

وہابیوں کو بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سخت عناد ہے

(۱) تطہیر الاعتقاد محمد بن اسمٰعیل امیر یمنی ۲۶ | (فَاِنْ قُلْتَ، هٰذَا قَبْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ عُمِّرَتْ عَلَیْهِ قُبَّةٌ عَظِیْمَةٌ اُنْفِقَتْ فِیْهَا الْاَمْوَالُ (قُلْتُ) هٰذَا جَهْلٌ عَظِیْمٌ بِحَقِیْقَةِ الْحَالِ

اگر تو سوال کرے کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر پر جو ایک بہت بڑا قبہ تعمیر کیا گیا ہے اور اس پر بہت مال خرچ کیا گیا ہے ریشنا

کیا ہے،

میں (محمد بن اسمٰعیل امیر یمنی وہابی) جواب دیتا ہوں کہ یہ حقیقۃً بہت بڑی جہالت ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا گنبد خضرا وہابیوں کے مذہب میں بت ہے

(۳) تحفہ وہابیہ مولوی اسمٰعیل غزنوی ۵۹ | آج کل صالحین کی قبور پر جو گنبد اور قبے بنائے گئے ہیں وہ بھی بطور ایک بت کے ہیں۔

وہابی مذہب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف بھی بت ہے

(۴) کتاب التوحید محمد بن عبد الوہاب ۱۰ | لِکُلِّ مَا تُقُرِّبَ بِهٖ اِلَی اللّٰهِ مِنْ نَارٍ اَوْ کَوْکَبٍ اَوْ قَبْرٍ صَالِحٍ اَوْ غَیْرِ صَالِحٍ وَغَیْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ صَنَمٌ۔ ہر وہ چیز جس سے اللہ کا قرب حاصل ہو آگ ہو یا ستارہ یا کسی بزرگ کی قبر ہو (نبی ہو ولی) یا بزرگ نہ بھی ہو اور اس کے علاوہ تو وہ بت ہے۔

پھر وہابی کا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بت کا فتویٰ لگا کر بھی جی نہیں بھرا آخر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کے گنبد خضرا اور دیگر گنبدوں کو گرانے کا فتویٰ دے دیا۔

وہابی مذہب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کو گرانا واجب ہے

(۵) عرف الجادی ۶۰ | و از بنا بر قبر نہی آمدہ پس بہ ہر چہ مرفوع یا مشرف بودن قبر نفتہ است آید از منکرات شریعت باشد و انکار بران

ودیوار برابر ساختن بخاک واجبست بر مسلمین بدون فرق در آنکہ گور پیغمبر باشد یا غیراو

قبر پر دیوار بنانا منع ہے تو جو قبر اونچی یا بلند ہو منکرات شریعت سے ہے اس
کا انکار کرنا اور زمین کے ساتھ برابر کرنا مسلمانوں پر واجب ہے پیغمبر کی قبر ہو یا کسی
اور کی۔

محمد عمر: وہابیو! بتاؤ کیا تم نے اپنے آباؤ اجداد کی قبروں کو بھی گرا کر زمین کے برابر
کیا ہے تمہارے بڑوں کی قبریں سلامت رہیں۔ اور ہمارے اور ہمارے محمد رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کی قبروں کو گرا کر زمین کے برابر کرتے ہو۔ فقیر اب قبوں کا ثبوت حدیث
مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے پیش کرتا ہے سنیئے۔

اللہ تعالےٰ کے بندوں کی رہائش گاہ پر گنبد تعمیر کرنا قرآن کریم میں

الکہف ۱۵/۳ } فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا۔

انہوں نے کہا کہ اصحاب کہف کی رہائش گاہ پر عمارت تعمیر کردو۔

اصحاب کہف جو سابقہ امتوں کے اولیاء اللہ سے ہیں اللہ تعالےٰ نے ان کو پہاڑ کی غار
میں وفات دی ہے ایک وقت وہ بیدار ہوئے اور ان کا ایک ولی اللہ کھانا لینے کے
لئے شہر میں گیا تو مسلمان لوگ محب اولیاء اللہ تھے وہ ان کی زیارت کو ان کے پیچھے ہو
لئے تو اللہ تعالےٰ نے پھر ان کو غار میں پردہ پوشی کر دیا تو ان مسلمانوں کی بات کو
اللہ تعالےٰ نے نقل فرمایا انہوں نے کہا کہ ان کی غار پر جہاں یہ پردہ پوش ہیں ان کے اوپر
گنبد تعمیر کردو چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ان کے اس گنبد بنانے کا ذکر ان کی عقیدت مندی کا
مظاہرہ کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ انہوں نے اصحاب کہف کی غار کے اوپر گنبد تعمیر کر دیا

اللہ کے بندوں کی رہائش گاہ پر تعمیر بقول تمہارے سب سے بڑا شرک کے اسباب سے
تھا تو اللہ تعالےٰ نے ان کا کیوں نہ رد فرمایا کہ انہوں نے اصحاب کہف کی غار پر عمارت
بنا کر شرک کا بڑا اسباب تیار کر دیا اللہ تعالےٰ نے ان کا رد نہ کیا بلکہ ان کی ہمت کو سراہا
اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے بندوں کی آرامگاہ پر عمارت بنانا یہ شرک یا گناہ
نہیں بلکہ قرآن کریم سے ثابت ہوا لہذا فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا اصحاب
کہف کی آرامگاہ پر بعد میں تعمیر ہوئی اور اللہ تعالےٰ نے اس بعد کی تعمیر کو سراہا جیسا
کہ ایسے ہی گنبد خضرا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی آرامگاہ پر بعد میں تعمیر ہوا جو از روئے
قرآن کریم صحیح ہے اور قابل تعظیم ہے اللہ تعالےٰ نے اصحاب کہف کی غار پر بعد کی
تعمیر کو گرانے کا ارشاد نہیں فرمایا تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے بیت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے اوپر کی تعمیر گنبد خضرا کی تعمیر صحیح ہے اور اس کو گرانے کا فتویٰ دینے والا
دشمن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے مکذب قرآن کریم ہے بعض نے کہا کہ ہم ان پر
مسجد بنائیں گے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قبور پر مساجد بنانے سے منع فرما دیا تعمیر
سے منع نہیں فرمایا بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم
کو عمارت میں دفن کیا۔

تفسیر نسفی ۳/۶ } فَقَالُوا حِيْنَ تَوَفَّى اللهُ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا، اَىْ عَلٰى بَابِ كَهْفِهِمْ لِئَلَّا يَتَطَرَّقَ اِلَيْهِمُ النَّاسُ ضَنًّا بِتُرْبَتِهِمْ وَمُحَافَظَةً عَلَيْهَا كَمَا حُفِظَتْ تُرْبَةُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وسلم بالحَظِيْرَةِ۔

علامہ نسفی نے کہا ہے کہ جب اصحاب کہف کو اللہ تعالےٰ نے وفات دی تو

لوگوں نے کہا ان پر یعنی ان کے دروازے کے باہر ان کی غار پر عمارت بنائی جائے تاکہ لوگ بدعقیدگی سے ان کی قبروں پر پاؤں نہ رکھیں اور اس عمارت سے ان کی آرامگاہ کی حفاظت ہو جائے گی۔ جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی حفاظت گنبد مبارک سے کی گئی ہے۔

حدیث شریف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قبے کا موجود ہونا

(۱) مسلم شریف ج ۱ ص ۱۱۶ } حدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر قال نا ابی قال نا مالک وھو ابن مغول عن ابی اسحٰق عن عمرو بن میمون عن عبد اللہ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَسْنَدَ ظَهْرَهٗ اِلٰی قُبَّةِ آدَمَ فَقَالَ اَلَا لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ ۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام کے قبے سے ٹیک لگا کر ہمیں خطاب فرمایا پھر فرمایا کہ جنت میں سوائے مسلمان آدمی کے کوئی شخص داخل نہیں ہوگا۔

"محمد مصطفےٰ" مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حضرت آدم علیہ السلام کا قبہ موجود تھا جس کو آپ نے گروایا نہیں بلکہ اس سے ٹیک لگا کر وعظ فرمایا کہ جنت میں سوائے مسلمان کے کوئی نفس داخل نہ ہوگا اب تم بتاؤ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام کے قبے سے ٹیک لگائی تم مسلمان ہوئے یا نہ؟ اور تم بتاؤ کہ نبی اللہ کا قبہ

اسلامی مرکز ثابت ہوا یا نہ؟ انبیاء علیہم السلام کے قبے تو اسلامی شعار ہیں تم نے یار ہندوؤں کے مندروں کے قبے دیکھے ہوں گے وہ واقعی کفر کے اسباب ہیں انبیاء علیہم السلام کی قبریں اور قبے تو طوفان نوح علیہ السلام میں بھی نہیں گرے اللہ تعالے نے ان کی حفاظت فرمائی جو آج تک چلے آرہے ہیں۔

کیونکہ نوح علیہ السلام نے دربار خداوندی میں دعا کی تھی کہ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا۔ اے اللہ تمام روئے زمین پر کفار کا ایک مکان بھی نہ چھوڑ۔ اللہ تعالے نے یقیناً ہندوؤں کا ایک مندر نہ چھوڑا اس آیۂ کریمہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اے اللہ مسلمانوں کے مکانات اور قبور بھی گرا دے انبیاء علیہم السلام اور مومنین کے مکانات اور قبور کو اللہ تعالے کے عذاب نے چھیڑا ہی نہیں لیکن تم کا نگرسی وہابی بدلتے ہو کہ نوح علیہ السلام نے اللہ تعالے سے بددعا کر کے ہمارے کانگریسیوں کا ایک مکان ایک گھر کوئی مندر نہ چھوڑا تو اس کا بدلہ ہم لیں گے اعلان کر دیا۔ کہ وہابیو! اب تم بھی نبی اللہ یا ولی اللہ کا ایک قبہ نہ رہنے دو گرا کر زمین کے برابر کر دو یہ مسلمانوں نے بت تیار کر رکھے ہیں۔ شرک کا مرکز بنے ہوئے ہیں مسلمانو! اب تم ہی بتاؤ کہ اولیاء اللہ کے قبوں کو جہاں ورد قرآن پڑھا جاتا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا گنبد خضرا جو رب العزۃ ملائکہ اور ایمانداروں کے صلوٰۃ وسلام کا مہبط بنا ہوا ہے۔ کانگرسی ملاں کو بت نظر آتا ہے کیونکہ منکر خداوند کریم اور منکر حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ بے مسلمانوں کو بدظن کر کے رحمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے محروم رکھتا ہے لہٰذا وہابی دشمن اسلام ثابت ہوا۔

فقیر نے قرآن کریم سے ثابت کر دیا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے دعا فرمائی

لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا یا اللہ کفار کا ایک مکان بھی
زمین پر نہ رہنے دے صرف لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ دَيَّارًا سے تعمیم نہیں فرمائی
زمین پر کسی کا مکان بھی نہ رہنے دے ہم مسلمان پھر بنالیں گے۔ ایسے ہی نوح علیہ السلام
کی اس دعا سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کافروں کی قبروں کو بھی رہنے زمین پر نہ رہنے دے
اس سے بھی شرک والحاد کا خطرہ ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے صاف واضح ہے کہ طوفان نوح علیہ السلام میں اللہ تعالیٰ نے
حضرت نوح علیہ السلام کی دعا قبول فرماتے ہوئے کفار کا ایک مکان ایک قبر نہیں چھوڑا
انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ مومنین کے مکانات اور قبور کو اللہ تعالیٰ نے برقرار رکھا
اس آیۃ سے واضح ہے ورنہ نوح علیہ السلام کی دعا کا الٹ ہو جائیگا تو نوح علیہ السلام
کے اسی دعا اور عمل کا بدلہ اب وہابی لیتا ہے کہ نوح علیہ السلام نے ہمارے اکابرین کا
ایک مکان کو باقی نہیں رہنے دیا سب کی صفائی نہیں کرائی اب ہم اپنے وہابیوں کو فتویٰ دیتے
ہیں۔ کہ انبیاء علیہم السلام خصوصاً بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کا ایک
مکان باقی نہ رکھا جائے۔ وہابیوں پر سب کو گرا کر زمین کے برابر کرنا واجب ہے
ہندوؤں کے مندروں کے گنبدوں پر یہ فتویٰ عائد نہیں کیا عیسائیوں کے گرجوں پر بھی
نہیں جڑا سکھوں کے گردواروں پر یہ فتویٰ نہیں دیا جس سے ثابت ہوا کہ یہ فرقہ
حزب اللہ کا ہی دشمن ہے اور حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے کا بدلہ اب لیتا
ہے کہ نوح علیہ السلام نے ہمارے اکابرین کا خصوصیت سے نام لے کر صفایا کرادیا تو
ہم حزب اللہ کا خصوصی نام لے کر ان کے گھروں کی صفائی کر دیں گے لہٰذا مسلمانو وہابیوں
کے ان عقائد و اعمال کو دیکھ کر بچ جاؤ۔ اور اپنے اکابرین کی عزت و ناموس اور ان

مقامات کو برقرار رکھو تو کفر و شرک والحاد سے بچو گے ورنہ نہیں۔

مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مکان کی ہیئت کذائیہ قبہ تھا

الطبقات الکبریٰ لابن سعد ۲/۴ } وَكَانَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عَلٰى حَرَسِ قُبَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وسلم مَعَ غَيْرِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ يَحْرُسُوْنَهٗ كُلَّ لَيْلَةٍ۔

عباد بن بشر انصار کے ساتھ ہر رات مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے قبے
کی حفاظت کرتے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو حجرہ حضرت
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تھا اس کی ہیئت کذائیہ قبے کی شکل تھی تو جس
شکل پر مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا گھر تیار فرمایا اسی شکل پر اوپر قبے تعمیر کئے
تو یہ قبے کی تعمیر سنت مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ثابت ہوئی صحابہ کرام رضوان
اللہ علیہم اجمعین جنگوں میں آپ کے تشریف لے جانے کے بعد مدینہ طیبہ میں اس
کی نگہبانی کرتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حجرہ جو بشکل قبہ تھا اسی میں
مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم وصال سے پہلے آرام فرماتے تھے اور بعد از وصال بھی اسی
میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کو دفن کیا اور اسی قبے میں اب
بھی آپ تشریف فرما ہیں۔ اور غزوات میں بھی جو آپ کے لئے ٹھہرنے کی جگہ بنائی
جاتی وہ بھی بشکل قبہ ہی ہوتی تھی۔

اب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام عمر کی رہائش گاہ بعد از وصال آپ کی قیامت تک

کی آرامگاہ متبرک مقام کو جو وہابی فرقہ بت اور شرک و الحاد کا بہت بڑا وسیلہ اور ذریعہ بنیاد کو خراب کرنے والا مقام کہتا ہے دنیا میں وہ ابلیس سے بھی زیادہ حضور کا دشمن ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی میں عیسائی اور ہندو سے بھی سبقت لے گیا ہے افسوس صد افسوس ایسی قوم پر جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ کر مسلمان کہلا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسا بڑا عقیدہ رکھے تو اس کو مسلمان کہلاتے ہوئے شرم آنی چاہیئے چہ جائیکہ اور اہلحدیث کہلا کر مسلمانوں کو ایمان سے پھسلائے۔

(۳) ابن خلدون $\frac{۲}{۶۴}$ } فَرُفِعَ فِرَاشُهُ الَّذِیْ قُبِضَ عَلَیْهِ حُفِرَ لَهٗ تَحْتَهٗ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بستر جس پر آپ کا وصال ہوا اٹھایا گیا اور وہیں کے نیچے قبر شریف کھودی گئی۔

ابن خلدون کی اس عبارت سے واضح ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے حجرے مبارک میں جو مسقف تھا دفن کیا گیا ہیئتہ کذائیہ سے ثابت ہوا کہ قبر کے چاروں طرف دیوار ہو اور چھت ہو یا گنبد ہو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے سنت ہے بدعت نہیں ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بڑی جرأت ہوئی کہ انہوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آرامگاہ مکان کے اندر تیار کر دی ان کو اتنا تو بھی نہ آیا کہ محمد بن عبدالوہاب کے ماننے والے ایسے پیدا ہوں گے جو ہم پر بھی فتویٰ شرک لگائیں گے اور اس بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شرک وکفر و الحاد کا بہت بڑا وسیلہ بتائیں گے میرے خیال میں وہابیوں کو ہندو مت کے بنارس کا مندر ترین توحید کا مرکز نظر آتا ہے۔

ہے۔ اسی لئے مدینہ طیبہ کا نوری قبہ شرک کا بڑا ذریعہ نظر آتا ہے سبحان اللہ کیسی توحیدی نظر خداوند کریم مسلمانوں کو تیرے اس علم اور توحید سے محفوظ رکھے۔

آمین ثم آمین

قبر مسقف مکان میں سنت ہے

مجمع الزوائد $\frac{۹}{۳۳}$ } فَاسْتَقَامَ رَأْیُهُمْ عَلٰی اَنْ یُّدْفَنَ فِیْ بَیْتِهٖ تَحْتَ فِرَاشِهٖ حَیْثُ قُبِضَ رُوْحُهٗ۔

تمام اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رائے کا اتفاق ہو گیا کہ آپ کے بستر کے نیچے آپ کے مکان میں جہاں آپ کا وصال ہوا ہے دفن کیا جائے۔

حاصل کلام:۔ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف آپ کے مکان شریف میں جو بشکل قبہ یعنی گنبد تھا اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنائی اگر قبر کے چوگرد اور اوپر چھت یا گنبد شرک ہوتا یا معاذ اللہ حرام ہوتا تو خلفاء راشدین محققین جن کی اتباع کے متعلق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیکم بسنتی وسنت خلفاء الراشدین

ابن ماجہ ۵ } وَسَتَرَوْنَ مِنْ بَعْدِیْ اخْتِلَافًا شَدِیْدًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ عَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِیَّاکُمْ وَالْاُمُوْرَ الْمُحْدَثَاتِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَکُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد تم سخت اختلاف دیکھو گے
تو اس وقت تمہارے لئے میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین
کی سنت تم پر لازمی ہے اس پر ثابت قدمی سے مضبوط رہنا اور نئے نئے
کاموں سے اجتناب کرنا کیونکہ وہ گمراہی ہے۔

تم کے اہلحدیث کہلانے والو اپنے فرقے کا نام تو تم نے محدثین والا منظور کیا
لیکن سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت خلفاء راشدین کو شرک والحاد کا سبب
کہتے ہو۔ میرے خیال میں تو تمہیں گوبند سنگھ اور نانک صاحبان کی سنت پر ہی
بھروسہ ہے۔

جب فرقہ وہابیہ نے گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو شرک والحاد کا سبب
کہہ دیا تو وہابیہ کے عقیدے کے موافق یقیناً خلفاء راشدین محدثین نے اسلام میں
سب سے اول شرک کی بنیاد قائم کی اسلام میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاء
راشدین کو مشرکین کہنے والے کبھی کسی صورت سے اسلام میں داخل نہیں ہو سکتے ہیں
کلا و حاشا! جو خلفاء راشدین کو موجد شرک سمجھیں ان کو اسلام سے دور کا بھی تعلق
نہیں لہٰذا مسقف مکان یا گنبد میں قبر کا ہونا یہ سنت ہے اس کو شرک والحاد کا
سبب کہنے والا فرقہ خود اسلام کے دشمن ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دے کر اسلام سے
بے بہرہ کرنا چاہتے ہیں۔ بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خلفاء راشدین محدثین خیر القرون
سے قرن اولیٰ کے باشندے ہیں اولین مومنین صراط مستقیم پر اولین چلنے والے جن میں
شرک کی ہوا کا ایک معمولی جھونکا بھی محسوس کرنا کفر ہے۔ ان کے نزدیک قبر پر مسقف مکان
شرک نہیں اور فرقہ وہابیہ موجودہ گنبد خضرا کو جو بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے رہائشی قبہ پر واقع ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے
تعمیر کیا تھا وہ تحت الثریٰ سے عرش معلی تک بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
والا ہے بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گرانے والا فتوے دینے والا "وہابی" ہے
برباد شدہ قوم نوح علیہ السلام کا بدلہ لینا چاہتا ہے۔

(نوٹ) اہلحدیث کہلانے والو بھی یہ مسئلہ فدا بتاؤ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ
نے بیعۃ الرضوان کے درخت کو شرک کے ڈر سے اکھڑوا دیا جس سے ثابت ہوا کہ
بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور آپ کے
تمام اصحاب کو یقین تھا کہ اس میں اسلام کے خلاف کسی قسم کی حرکت نہ ہو گی بلکہ برکت
رہے گی جیسا کہ وہ بابرکت سمجھتے رہے لیکن وہابی بمع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
کے تمام امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے ہوئے بیت مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم کو بھی اسی شرک و کفر میں ملوث کرتا ہے اعاذنا اللہ منکم۔ بتاؤ حضرت
عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے درخت کو اکھڑوا دیا بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کیوں
نہ گروا دیا بلکہ گنبد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو گرا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وسلم کی آرامگاہ بنائی جاتی بینوا وتوجروا ؟ ورنہ اُدْخُلُوْا نَارًا۔

نوٹ ۲ = نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث دکھا دو کہ مصطفےٰ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ قبر مکان کے اندر ہو تو مکان گرا دیا کرو یا مکان کے اندر
دبانے کا حکم دیا ہو۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ
الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ۔

فقیر اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ

عنہا کے مکان میں ثابت کرتا ہوں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان شریف میں آپ کی قبر مبارک

(۵) الطبقات الکبریٰ ۲/۳۰۷ } قَالَ مُسْلِمٌ وَحَدُّ اُثْبِتَ لِیْ بِالْمَدِیْنَۃِ اَنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ قَبْرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بَیْتُ عَائِشَۃَ وَاِنَّ بَابَہٗ وَبَابَ حُجْرَتِہٖ تُجَاہَ الشَّامِ وَاِنَّ الْبَیْتَ کَمَا ھُوَ سَقْفُہٗ عَلٰی حَالِہٖ وَاِنَّ فِی الْبَیْتِ جُرْ وَخَلَقَ بِحَالِہٖ ۔

حضرت مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ مدینہ طیبہ میں وہ مکان جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ والا مکان ہے اس مکان کا دروازہ شام کی طرف تھا اور مکان کی چھت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی اپنی حالت پر ہی تھی اور مکان میں چھید اور پرانے کجاوے کی لکڑیاں لگی تھیں۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ مبارکہ میں ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آرامگاہ قبر شریف تیار کی جس سے قبور پر چھت کا ہونا سُنت ثابت ہوا۔

(۶) گنبد خضرا میں زائد زمین بعد میں شامل کی گئی کی چھٹی دلیل وہابی صاحب تم آ

یار نام کے اہلحدیث ہو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تم بے بہرہ ہو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مختصر عرض کرتا ہوں۔

ترمذی شریف ۱/۱۲۷ } ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کی قبر میں یُفْسَحُ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِیْنَ ثُمَّ یُنَوَّرُ لَہٗ ۔

ایماندار کی قبر شریف کو ستر ستر ہاتھ مربع فراخ کیا جاتا ہے پھر اس کو منور کیا جاتا ہے۔

چلو زیادہ نہ سہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر سے کم از کم ستر ستر ہاتھ چو فیرا تو قبر شریف ہی ہے۔ اب تمہارا کہنا کہ گنبد خضرا میں زائد جگہ شامل کی گئی ہے۔ یہ ایماندار کے لئے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عین موافق ہے اور تمہارا کہنا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بے خبری کی دلیل ہے۔

قبر پر بنا کرنا سنت اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے

(۶) المستدرک ۳/۵۴۴ } اخبرنی ابو یحییٰ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبید بن یزید المقری الامام بمکۃ حرسہا اللہ تعالیٰ ثنا محمد بن علی بن زید الصائغ ثنا سعید بن منصور ثنا ھشیم ثنا ابو حمزۃ ثنا عمران بن عطاء قال شَھِدْتُ وَفَاۃَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَوَلِیَہٗ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِیَّۃِ وَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعًا وَاَدْخَلَہُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَیْہِ وَضَرَبَ عَلَیْہِ

بَنَاءٌ مِثْلَاثًا وَالَّذِی حَفِظْنَا عَنْهُ نَحْوًا مِّنْ اَرْبَعِ مِائَةِ حَدِیْثٍ۔

عمران بن عطا رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی وفات کے وقت طائف میں حاضر ہوا اس کا ولی محمد بن حنفیہ تھا اس کے جنازے میں اس نے چار تکبیریں پڑھ کر جنازہ پڑھایا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو پاؤں کی طرف سے قبر میں داخل کیا اور اس کی قبر پر تین دن سائبان تانا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہم چار سو حدیثوں کے لگ بھگ روایت کرتے ہیں۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قبر پر اگر سایہ رکھا جائے بنایا جائے تو سنت اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ بدعت و شرک و الحاد کا سبب کہنے والا دشمن اسلام ہے۔

"وہابی" نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کو فرمایا کہ اونچی قبروں کو برابر کردو۔ گنبد خضرا گرانا تو واقعی کسی حدیث شریف سے ثابت نہیں لیکن اونچی قبروں کو زمین کے برابر کرنا تو حدیث شریف میں مذکور ہے۔ سنو

المعجم الصغیر للطبرانی ۲۹ } ثنا احمد بن یحییٰ التستری ابو حفص ثنا احمد بن محمد بن عماد الرازی ثنا اسحق بن سلیمان الرازی ثنا المفضل بن صدقۃ ابو حماد الحنفی عن ابی الہیاج الاسدی قَالَ بَعَثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ اَتَدْرِیْ مَا اَبْعَثُكَ اِلَیْهِ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسلم قَالَ لَا تَدَعُ تِمْثَالًا اِلَّا کَسَرْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُسَنَّمًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ لَمْ

یَرْوِهٖ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ اِلَّا الْمُفَضَّل ولا عنہ الا اسحق الرازی تفرد بہ محمد بن عماد۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی تصویر کو توڑنے کے بغیر نہ چھوڑے اور کوئی قبر اونچی نہ رہے اس کو برابر کر دے۔

جواب (۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ ابو اسحٰق سے سوائے مفضل کے کسی نے روایت نہیں کی لہٰذا خبر احاد ثابت ہوئی جو کسی محدث کے نزدیک معتبر نہیں۔

جواب (۲) سَوَّیْتَهٗ کے معنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کوہان کی شکل سے ہٹا کر چورس کرنے کے لئے ہیں۔

جواب (۳) تسویۃ کے معنی درست کرنے کے ہیں گرانے کے نہیں۔

تسویۃ کے معنی قرآن کریم میں تیار کرنے کے ہیں

(ا) البقرہ ۲/۳ } ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَاءِ فَسَوّٰھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ۔
رب کریم آسمان کی طرف متوجہ ہوا پھر ان کو سات آسمان تیار کئے۔

(ب) الحجر ۱۴/۳ } فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ۔
تو جب میں آدم علیہ السلام کو تیار کرلوں گا اور اس میں اپنی روح سے پھونکوں گا پھر تم اس کے لئے سجدے گر جانا۔

(ج) ص ۲۳/۵ } فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ

سَیَجۡعَلُ = ترجمہ سابقہ ہو چکا وہی ہے۔

اس آیت کریمہ میں بھی سوّٰی کے معنی تیار کرنے کے ہیں۔

ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قبر مُسَنَّم ہو اس کو تیار کر دے کیونکہ مسنم مسلمان کی قبر کا نشان ہے اور جو مُسَنَّم نہ ہو اس کا ذکر ہی نہیں فرمایا کیونکہ وہ غیر مسلم کی ہو گی۔

نوٹ: مسلمانوں کی قبروں کے مٹانے اور گرانے کا حکم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی حدیث میں فرمایا ہی نہیں اگر کوئی وہابی دکھا دے تو فقیر اس کو پانچ روپے نقد انعام دے گا۔

اب فقیر اونچی قبر کرنا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت ثابت کرتا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اونچی ہے

قبر زمین سے بلند اونچی بنانا سنت ہے

(۱) بخاری شریف ۱/۱۸۶ } حدثنا محمد قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا ابو بکر بن عیاش عن سفیان التمار اَنَّہٗ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ رَاٰی قَبۡرَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مُسَنَّمًا۔

سفیان التمار سے روایت ہے کہ اس نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر اس نے زمین سے اونچی کوہان کی طرح دیکھی۔

عمل عمر: اور نام کے اہلحدیث کہلانے والو! فقیر نے بخاری شریف کی حدیث سے ثابت کر دیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کوہان کی طرح زمین سے اونچی تھی اب تم ایک حدیث دکھاؤ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف زمین کے برابر دیکھی گئی۔

ورنہ خداوند کریم سے ڈرو اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کو مشرک نہ کہو اور بدعتی وہابیو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو بت کہنے والو تمہیں تو چاہیے کہ تم گوبند سنگھ کا کلمہ پڑھو تو مسلمانوں کے ساتھ تمہارا جھگڑا ہی ختم ہو جائے کیونکہ اسلام میں قبریں کوہان کی طرح اونچی بنانا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور تمہارے نزدیک وہ بت ہے۔

مُسَنَّمًا کا ترجمہ محدثین کی زبانی

زرقانی ۸/۲۹۴ } مُسَنَّمًا اَیۡ مُرۡتَفِعًا مسنم کے معنی اونچی بلند۔

وہابیوں کے امام محدث کی زبانی

نیل الاوطار ۴/۸۹ شوکانی } مُسَنَّمًا اَیۡ مُرۡتَفِعًا
مسنم کے معنی اونچی بلندی والی

اور نام کے اہلحدیث کہلانے والو! بتاؤ بخاری شریف کی حدیث کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف مُسَنَّم ہے اور مُسَنَّم کے معنی تمہارے وہابیوں کے امام شوکانی محدث نے بلند کئے ہیں اب بھی قبروں کے اونچا کرنے پر تمہارا ایمان

درست نہ ہو تو پھر تم اہلحدیث کہلانے کے حقدار نہیں فرقہ پرست ہو، اور تمہارے جن مذکورہ وہابیوں نے مزارات زمین کے برابر گرانے کا فتویٰ دیا ہے وہ مکذب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں، اور دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ ہیں اب تم سوچو کہ تم وہابیوں کا عقیدہ بنا کر تم کون ہو ؟

اور تمہارا فرقہ وہابیہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے یا نہیں ؟

(۲) بیہقی شریف ۳/۴ } اخبرنا ابو عمرو الادیب انبا ابو بکر الاسماعیلی ثنا محمد بن عمران المقابری ثنا احمد بن یونس ثنا ابو بکر بن عیاش ثنا سفیان التمار قال رَأَیْتُ قَبْرَ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مُسَنَّمًا۔

امام بیہقی سفیان التمار سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اونچی کوہان کی طرح دیکھی۔

(۳) بیہقی شریف ۳/۴ } واخبرنا ابو عمرو انبا ابو بکر ثنا الحسن ثنا حبان عن ابن المبارک انبا ابو بکر بن عیاش عن سفیان التمار اَنَّہٗ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ رَأَی قَبْرَ النَّبِیِّ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم مُسَنَّمًا۔

سفیان التمار کی روایت ہے اس نے حدیث بیان کی کہ اس نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اونچی کوہان کی طرح دیکھی۔

(۴) بیہقی شریف ۳/۴ } وَعَنْ رُؤْیَۃِ سُفْیَانَ التمار قبر النبی صلی

علیہ وسلم مسنما فَکَاَنَّہٗ غُیِّرَ عَمَّا کَانَ عَلَیْہِ فِی الْقَدِیْمِ فَقَدْ سقط جِدَارُہٗ فِی زَمَنِ وَلِیْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِکِ وَقِیْلَ فِی زَمَنِ عُمَرَ بن عَبْدِ العزیز ثُمَّ اُصْلِحَ ۔

بعض نے کہا ہے ولید بن عبد الملک کے زمانے میں اور بعض نے کہا ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں آپ کے مکان شریف کی دیوار گر گئی تھی پھر اس کو درست کیا گیا۔

سلف صالحین آپ کے گنبد کو گرنے سے بچائیں اس کی تعمیر کریں لیکن فرقہ وہابیہ ...ائے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد کے گرانے کا فتویٰ دیں اعاذنا اللہ ...ن ھذا المذھب ۔

(۵) ابوداؤد ۲/۱۰۳ } حدثنا احمد بن صالح ابن ابی فدیک اخبرنی عمرو بن عثمان بن ہانی عن القاسم قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی ...ائشۃ فَقُلْتُ یَا اُمَّہْ اکْشِفِی لِی عَنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ ...لیہ وسلم وَصَاحِبَیْہِ رضی اللہ عنہما فَکَشَفَتْ لِی عَنْ ثَلٰثَۃِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَۃٍ وَلَا لَاطِئَۃٍ مَبْطُوْحَۃٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَۃِ الْحَمْرَاءِ ...الَ ابو علی فَیُقَالُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مُقَدَّمٌ وَ اَبُوْ بَکْرٍ عِنْدَ رَاْسِہٖ وَعُمَرُ عِنْدَ رِجْلَیْہِ رَاْسُہٗ عِنْدَ رِجْلَیْ ...سُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

عثمان بن ہانی قاسم سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا کہ امی جی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کی قبر شریف اور صاحبین کی مبارک قبریں کھول کر مجھے زیارۃ تو کرا دیجئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا نے تینوں قبروں سے اچھاڑ اٹھایا تو وہ تینوں ہی سرخ زمین پر نہ زیادہ اونچی تھیں اور نہ ہی زمین سے برابر تھیں ابو علی رضی اللہ تعالٰے عنہ نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پھر آگے تھی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰے آپ کے سر مبارک کے قریب تھے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ کی قبر شریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے قریب اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ کے سر کے قریب تھی۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ

(۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صاحبین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قبروں پر اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہم اجمعین نے کپڑے کے اچھاڑ چڑھائے۔

(۲) ثابت ہوا کہ تینوں قبریں نہ زیادہ اونچی اور نہ ہی زمین کے برابر بلکہ اوسط درجے کی تھیں۔

(۶) طبقات الکبرٰی لابن سعد ۲/۳۰۶ } اخبرنا سعید بن محمد الوراق الثقفی عن سفیان بن دینار قال رَأَيْتُ قَبْرَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مُسَنَّمَةً۔

سفیان بن دینار سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما کی قبروں کو بلند کوہان کی طرح دیکھیں۔

(۷) الطبقات الکبرٰی لابن سعد ۳/۳۰۶ } اخبرنا محمد بن عمر حدثنی عبد العزیز بن محمد عن جعفر بن محمد عن ابیہ قال رُفِعَ قَبْرُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم شِبْرًا۔

جعفر بن محمد اپنے باپ محمد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ایک بالشت بلند کی گئی۔

(۱) اس حدیث شریف سے قبر کی بلندی ثابت ہوئی۔

(۲) بلندی کی مقدار ایک بالشت سنت ثابت ہوئی۔

(۸) الطبقات الکبرٰی ۲/۳۰۷ } اخبرنا محمد بن عمر حدثنی ھشام بن سعد عن عمر وبن عثمان قال سمعت القاسم بن محمد يَقُولُ اِطَّلَعْتُ وَأَنَا صَغِيرٌ عَلَى الْقُبُورِ فَرَأَيْتُ عَلَيْهَا حَصْبَاءَ حَمْرَاءَ۔

عمر بن عثمان رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد سے سنا فرماتے تھے کہ مجھے بچپن سے ہی قبروں کا علم ہے میں نے ان پر سرخ رنگ کی کنکریاں بھی دیکھیں۔

(۹) زرقانی ۲۹۴ } عن سفیان التمار قال الحافظ ھو ابن دینار) وَاِنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مُسَنَّمًا) اَيْ مُرْتَفِعًا زَادَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْمُسْتَخْرَجِ وَقَبْرُ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَذٰلِكَ ، مُسَنَّمًا كُلٌّ مِنْهُمَا وَاسْتَدَلَّ بِهٖ عَلٰى اَنَّ الْمُسْتَحَبَّ تَسْنِيْمُ الْقُبُوْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَمَالِكٍ

وَاَحْمَدُ وَالْمُزَنِیْ وَکَثِیْرٌ مِّنَ الشَّافِعِیَّۃِ وَادَّعَی الْقَاضِیْ اِتِّفَاقَ الْاَصْحَابِ عَلَیْہِ۔

سفیان بن دینار سے روایت ہے کہ اس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اونچی دیکھی ابو نعیم نے مستخرج میں زیادہ لکھا ہے کہ ابو بکر صدیق اور عمر رضی اللہ تعالے عنہما کی قبریں بھی میں نے ایسی اونچی کوہان کی طرح دیکھیں اور اس سے قبروں کو کوہان کی طرح اونچی کرنا صحیح ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما اور مزنی کا یہی عقیدہ ہے شوافع کی اکثریت کا یہی عقیدہ ہے اور قاضی حسین نے دعویٰ کیا ہے کہ تمام اصحاب کا اسی پر اتفاق ہے۔

ثابت ہوا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین اور تبع تابعین کا یہی عقیدہ اور عمل رہا ہے کہ قبر اونٹ کے کوہان کی سنت طریقے ہے۔

متقدمین اسلامی تاریخوں کی کتب سے

(۱) اسد الغابۃ ۱/۳۴ } وَقَالَ ابو بکر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَا قَبَضَ اللّٰہُ نَبِیًّا اِلَّا دُفِنَ حَیْثُ یُقْبَضُ فَرُفِعَ فِرَاشُہٗ وَحُفِرَ لَہٗ تَحْتَہٗ وَبَنٰی اَبُوْ طَلْحَۃَ فِیْ قَبْرِہٖ تِسْعَ لَبِنَاتٍ وَجُعِلَ قَبْرُہٗ مُسَطَّحًا وَرُشَّ عَلَیْہِ الْمَاءُ۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ نبی اللہ کا جہاں وصال ہوتا ہے وہیں دفن کیا جاتا ہے تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک اٹھایا گیا اور وہیں قبر شریف کھودی گئی اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالے عنہ نے آپ کی قبر شریف میں نو اینٹیں لگائیں اور آپ کی قبر شریف کچھ چوڑی بنائی گئی اور اس پر پانی چھڑکا گیا۔

(۲) تاریخ اسلام ۱/۳۲۸ } قَالَ عمرو بن عثمان بن ھانی عن القاسم قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ اَکْشِفِیْ لِیْ عَنْ قَبْرِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ فَکَشَفَتْ لِیْ عَنْ ثَلَاثَۃِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَۃٍ وَلَا لَاطِئَۃٍ مَبْطُوْحَۃٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَۃِ الْحَمْرَاءِ اخرجہ ابو داؤد ھکذا وَقَالَ ابوبکر بن عیاش عن سفیان التمار اَنَّہٗ رَاٰی قَبْرَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مُسَنَّمًا اخرجہ البخاری۔

قاسم سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کو عرض کیا کہ حضور مجھے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم قبر شریف اور ان کے صاحبین کی قبروں سے اچھاڑ ہٹا کر زیارۃ کرایئے تو انہوں نے تینوں قبروں سے کپڑا ہٹا دیا نہ بہت اونچی تھیں اور نہ زمین کے برابر تھیں سرخ زمین پر اور سفیان بن دینار نے کہا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اونچی کوہان کی طرح دیکھی۔

(۳) سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابن ہشام ۳/۳۴۴ } حِیْنَ وُضِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ حُفْرَتِہٖ وَبُنِیَ عَلَیْہِ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب لحد میں رکھا گیا اور اس پر بنا کی گئی۔

(۱۳) تاریخ طبری ۲/۴۵۲ } حِیْنَ وُضِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ حُفْرَتِہٖ وَبُنِیَ عَلَیْہِ

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں رکھے گئے اور اس پر بنا کی گئی

وہابی محدث کی زبانی

(۱۴) نیل الاوطار شوکانی ۴/۸۹ } لَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی الْاَفْضَلِ مِنَ التَّسْنِیْمِ وَالتَّسْطِیْحِ بَعْدَ الْاِتِّفَاقِ عَلٰی جَوَازِ الْکُلِّ فَذَهَبَ الشَّافِعِیُّ وَبَعْضُ اَصْحَابِهٖ وَالْهَادِیْ وَالْقَاسِمُ وَالْمُؤَیِّدُ بِاللّٰهِ اِلٰی اَنَّ التَّسْطِیْحَ اَفْضَلُ وَاسْتَدَلُّوْا بِرِوَایَةِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ الْمَذْکُوْرَةِ وَمَا وَافَقَهَا قَالُوْا قَوْلُ سُفْیَانَ التَّمَّارِ لَا حُجَّةَ فِیْهِ کَمَا قَالَ الْبَیْهَقِیُّ لِاحْتِمَالِ اَنَّ قَبْرَهٗ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ یَکُنْ فِی الْاَوَّلِ مُسَنَّمًا بَلْ کَانَ فِیْ اَوَّلِ الْاَوَّلِ مُسَطَّحًا ثُمَّ لَمَّا بُنِیَ جِدَارُ الْقَبْرِ فِیْ اِمَارَةِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَلَی الْمَدِیْنَةِ مِنْ قِبَلِ الْوَلِیْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِکِ صَیَّرُوْهَا مُرْتَفِعَةً وَبِهٰذَا یُجْمَعُ بَیْنَ الرِّوَایَاتِ وَیُرَجَّحُ التَّسْطِیْحُ مَا سَبَقَ مِنْ اَمْرِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم عَلِیًّا اَنْ لَّا یَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّاهُ وَذَهَبَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَمَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَالْمُزَنِیُّ وَکَثِیْرٌ مِنَ الشَّافِعِیَّةِ وَادَّعَی الْقَاضِیْ حُسَیْنٌ اِتِّفَاقَ اَصْحَابِ الشَّافِعِیِّ

عَلَیْهِ وَنَقَلَهُ الْقَاضِیْ عِیَاضٌ عَنْ اَکْثَرِ الْعُلَمَاءِ اِنَّ التَّسْنِیْمَ اَفْضَلُ وَتَمَسَّکُوْا بِقَوْلِ التَّمَّارِ وَالْاَرْجَحُ اَنَّ الْاَفْضَلَ التَّسْطِیْحُ لِمَا سَلَفَ

علامہ شوکانی وہابیوں کے اکابرین سے ہیں جن کا ارشاد ہے

افضلیت میں محدثین کا اختلاف ہے کہ قبر کو کوہان کی طرح بلند کیا جائے یا چپٹی چورس بنائی جائے تمام کا اتفاق ہے کہ امام شافعی اور بعض ان کے مقلدین ہادی اور قاسم اور موید باللہ اس طرف گئے ہیں کہ قبر چورس اور چپٹی افضل ہے اور انہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر اور جو اس کے موافق ہے دلیل پیش کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ سفیان التمار کی حدیث اس کے متعلق حجت نہیں۔ جیسا کہ امام بیہقی نے کہا ہے ممکن ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پہلے چورس چپٹی ہو کوہان کی طرح گول نہ ہو پھر جب عمر و بن عبد العزیز کے زمانے میں ولید بن عبد الملک کے زمانے سے پہلے جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی دیواریں درست کی گئیں اس وقت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو بلند کیا گیا اسی کے ساتھ تمام روایتوں کو جمع کیا جائے اور قبر کو چپٹا چورس کیا گیا عنقریب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد آئے گا کہ آپ نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو فرمایا کہ کوئی قبر اونچی نہ چھوڑے مگر اس کو برابر کر دے اور ابو حنیفہ اور مالک احمد مزنی اور اکثریت شوافع کا اتفاق ہے اور قاضی حسین نے دعویٰ کیا ہے کہ تمام شافعیوں کا اتفاق اسی پر ہے اور قاضی عیاض نے اکثر محدثین سے نقل کیا ہے کہ کوہان کی طرح بلند قبر افضل

ہے اور انہوں نے سفیان التمار کے قول سے استدلال لیا ہے اور
راجح قول یہ ہے کہ افضل چورس چپٹی قبر ہونی چاہیئے جیسا کہ گزر چکا ہے
"محمد عمر": مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف چونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
نے کوہان کی طرح اونچی تیار کی تھی جس میں اجتہاد کی کوئی گنجائش ہی نہیں امام
شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ اجتہادی غلطی ہوئی ہے کہ اجماع صحابہ رضوان اللہ علیہم
اجمعین کو ترک کر کے اپنے اجتہاد کو مقدم سمجھا ہے اور قبر کو چپٹی چورس بنانے کا
اجتہاد غلط دلیل بنائی ہے لہٰذا فقیر کے نزدیک اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم و
تابعین تبع تابعین کا عقیدہ کوہان کی طرح اونچی قبر تیار کرنے کا اور دیکھنے کا
مشاہدہ صحیح ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔

(۱۵) **نیل الاوطار ج۴ ص۸۹ شوکانی** } (قَوْلُهُ مُسَنَّمًا) أَيْ مُرْتَفِعًا قَالَ فِي الْقَامُوسِ التَّسْنِيمُ ضِدُّ التَّسْطِيحِ وَقَالَ سَطَحَهُ كَمَنَعَهُ بَسَطَهُ (قَوْلُهُ وَلَا لَاطِئَةً) أَيْ وَلَا لَازِقَةً بِالْأَرْضِ =

قبر مسنما کے معنی بلند کے ہیں قاموس میں تسنیم کو تسطیح کی ضد کہا
ہے تسنیم اونچی تسطیح چپٹی "لَاطِئَةً" زمین کے ساتھ ملی ہوئی نہیں

نیل الاوطار ج۴ ص۹۰ } وَتَحْرِيمُ رَفْعِ الْقُبُورِ ظَنِّيٌّ۔
قبور کے اونچے کرنے کی حرمت ظنی ہے یقینی نہیں۔

"محمد عمر" کیوں جی وہابی صاحب اب تو تمہارے بڑے نے اقرار کر لیا کہ تمہارا
وہابی مذہب جو قبر کے اونچے کرنے کو حرام کہتا ہے یہ محض گمان ہے یقینی سے
نہیں کہہ سکتے۔ وہابی کبیر کی زبانی ثابت ہوا کہ یہ مسئلہ محض وہابیوں کی بناوٹ

ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے عناد ہے۔

(۱۶) **مجمع بحار الانوار ج۳ ص۱۲۵** } فَرَأَى قَبْرَهُ مُسَنَّمًا تَسْنِيمُ الْقَبْرِ جَعْلُهُ كَهَيْئَةِ السَّنَامِ وَهُوَ خِلَافُ تَسْطِيحِهِ فِي سُنِّيَّتِهِ وَاسْتَدَلَّ بِهِ عَلَى اسْتِحْبَابِهِ وَأُجِيبَ بِأَنَّهُ سَطَحَ قَبْرَ إِبْرَاهِيمَ وَفِعْلُهُ حُجَّةٌ لَا فِعْلُ غَيْرِهِ وَلَا يُصِيرُ كَوْنُهُ شِعَارَ الرَّوَافِضِ لِأَنَّ السُّنَّةَ لَا تُتْرَكُ بِمُوَافَقَةِ الْمُبْتَدِعِ وَالْمُرَادُ بِحَدِيثِ الْأَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الْقَبْرِ الْمُشْرِفِ تَسْطِيحُهُ لَا تَسْوِيَتُهُ بِالْأَرْضِ جَمْعًا بَيْنَ الْأَخْبَارِ۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو سفیان نے اونچی بلند دیکھی قبر
کی تسنیم کے معنی ہیں کوہان کی مثل اور وہ چپٹی ہونے کے خلاف ہے
یعنی اونچی دیکھی اور قبر کے اونچے کرنے کو اسی حدیث سے انہوں نے
استدلال بنایا ہے اور شوافع نے جواب دیا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے کی قبر شریف کو چپٹی یعنی چورس تیار کیا
اور ایسا اور کسی نے نہیں کیا اور روافض کا فعل ہمارے لئے مخالف
نہیں کیونکہ بدعتیوں کی موافقت کی وجہ سے سنت ترک نہیں کی جاتی اور
جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونچی قبر کو برابر کرنے کا حکم دیا اس کا
یہ مطلب نہیں کہ قبر زمین کے برابر کر دی جائے بلکہ تمام شوافع محدثین
کا اتفاقی مسئلہ ہے کہ قبر کو برابر کرنے کا مطلب قبر کو چورس کرنے
کا ہے یعنی قبر کو گولائی سے ہٹا کر چورس کر دیا جائے۔

محمد عمر: کیوں بھئی وہابیوں بتاؤ تمہیں تمہارے نجدی قرن کی قسم ہے کہ تم نے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو قبر زمین کے برابر کرنے کے لئے کئے ہیں۔ کیا محدثین نے بھی یہ معنی کئے ہیں۔ بلکہ بعض محدثین کہتے ہیں کہ قبر کو چپٹا کیا جائے۔ اور پھر شوافع جو قبر کے چپٹا کرنے کے قائل ہیں، یہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ یہ روافض کی سنت ہے فافہم۔

وہابی: مولوی صاحب قبر کو ان کی طرح اونچی کرنی تو سنت ثابت ہو گئی لیکن سب سے بڑی بات یہ ہے کہ تم ان کی طرف سفر کر کے خروج کر کے پہنچتے ہو۔ یہ شریعت محمدیہ میں شرک ہے تو اس لحاظ سے وہ گنبد اور قبریں شرک کا سبب ثابت ہوئیں۔ دیکھئے ہمارے علماء نے اس کا خوب رد لکھا ہے۔

وہابی عقیدہ (۱۹)

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کرنا وہابی مذہب میں منع ہے

(۱) فتوی ثنائیہ ج ۱ ص ۲۸ } س (۶) کس آیت یا حدیث میں آیا ہے کہ حضور علیہ السلام کے روضہ مبارک پر زیارت کے لئے حاضر ہونا حرام ہے (الفقیہ مذکور)

ج (۶) حرام کا فتوی تو ہم نے دیا نہیں البتہ ہمارا عقیدہ ہے کہ مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کرے اسی ضمن میں دوسرا کام بھی ہو جائے تو جائز ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ

...یعنی مسجد کعبہ، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے سوا کسی مکان کی بحیثیت مکان ...زیارت کو مت جاؤ یہ حدیث ہمارے عقیدہ کی دلیل ہے۔

...ث) روضہ مبارک قبر شریف کا نام ہے کیا قبر شریف کی زیارت ممکن ہے؟ ...ہی جماعت علی شاہ صاحب سے پوچھ کر بتایئے۔

...مسئلہ زیارۃ قبر نبوی ...مذ حافظ عبداللہ امرتسری ...ڑی (۱۸) } طالب علم اور دیگر ضروریات کے لئے سفر کا کوئی حرج نہیں صرف کسی جگہ کی طرف جس میں قبر نبوی بھی داخل ہے ثواب کی نیت سے سفر کرنا جائز نہیں ہاں اگر کوئی ...ے مسجد نبوی کی نیت پر سفر کرے اور وہاں پہنچ کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ...ی بھی زیارت کرے تو اس کا کوئی حرج نہیں بلکہ ایسا ہی کرنا چاہیئے۔

...مسئلہ سماع موتیٰ ...عبداللہ امرتسری روپڑی } وہاں سفر کرنا زیارت کے لئے جائز نہیں بلکہ مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرنا چاہیئے۔ جب مسجد نبوی میں نماز سے فارغ ...ے تو قبر کی بھی زیارت کرے۔

...فتح المجید شرح کتاب التوحید ...شیخ عبدالرحمن بن حسن ۲۱۵ } وَفِی الْحَدِیْثِ دَلِیْلٌ عَلٰی مَنْعِ شَدِّ الرِّحَالِ اِلٰی قَبْرِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلٰی غَیْرِہٖ ...الْقُبُوْرِ وَالْمَشَاھِدِ لِاَنَّ ذٰلِکَ مِنْ اِتِّخَاذِھَا اَعْیَادًا بَلْ مِنْ اَعْظَمِ اَسْبَابِ ...الْاِشْرَاکِ بِاَصْحَابِھَا وَھٰذِہٖ ھِیَ الْمَسْاَلَۃُ الَّتِیْ اَفْتٰی فِیْھَا شَیْخُ الْاِسْلَامِ ...رَحِمَہُ اللّٰہُ اَعْنِیْ مَنْ سَافَرَ لِمُجَرَّدِ زِیَارَۃِ قُبُوْرِ الْاَنْبِیَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ۔

اور حدیث میں دلیل ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسری قبروں اور میلوں کی طرف سفر کر کے جانے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ قبروں کو عیدیں بنا لیتے ہیں بلکہ

یہ شرکوں کے اسباب سے بہت بڑا سبب ہے اور اس مسئلہ پر ابن تیمیہ
فتویٰ دیا ہے یعنی جس شخص نے محض انبیاء علیہم السلام کی قبروں کی زیارت
کے لئے سفر کیا وہ شرک ہے۔

(۵) تقویۃ الایمان ۱۲ } ایسے مکانوں میں دور دور سے قصد کر کے جاوے یا
روشنی کرے غلاف ڈالے چادر چڑھاوے ان کے نام
کھڑی کر کے رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلے ان کی قبر کو بوسہ دیوے مورچھل
اس پر شامیانہ کھڑا کرے چوکھٹ کو بوسہ دیوے ہاتھ باندھ کر التجا کرے
مانگے مجاور بن کر بیٹھ رہے وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اور
قسم کی باتیں کرے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔ اس کو شرک فی العبادات

(۶) فقہ محمدیہ کلاں ۱۰۵ } ان تینوں مسجدوں کے سوا اور کسی جگہ اور مکان متبرک کی
سفر کرنا درست نہیں برابر ہے کہ کسی نبی کی قبر ہو یا ولی
لیکن اگر تقرب الی اللہ مقصود نہ ہو بلکہ کوئی اور حاجت ہو مانند تجارت اور سیکھنے علم
وغیرہ کے تو اس کے لئے ہر جگہ اور ہر مکان کی طرف سفر کرنا درست ہے بالاجماع

محمد عمر :- ان تمام وہابی کتب کے حوالہ جات سے خصوصاً اس آخری حوالے سے مسلمان
تمہیں یقین ہو گیا کہ فرقہ وہابیہ کے سلف و خلف کا یہ اجماعی مسئلہ ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی نیت سے سفر کر کے جانا شرک و گناہ ہے اور اس مسئلہ میں فریق
موجودہ وہابیوں کے اکابرین کے مناظرے بھی ہو چکے ہیں۔

کیوں بھئی وہابیو نجدیو تمہیں تمہارے نجد کی قسم جس پر سلام پڑھتے ہو مصطفےٰ صلی
علیہ وسلم کی آرامگاہ سے تمہارے نزدیک نجد زیادہ فوقیت رکھتا ہے یعنی نجد کی طرف سفر

اور نجدیوں پر سلام پڑھنا جائز مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آرامگاہ ریاض الجنت
کی طرف سفر کرنا گناہ اور نجد کی طرف سفر کرنا ثواب اب تو فیصلہ کرو کہ تم اہل نجد
اہل حدیث موحد ہو یا مشرک دشمن رسالت ہو یا محب نجد؟ اور یہ بھی سوچ لو کہ قیامت
ان نجدیوں کی مجلس میں اٹھائے جاؤ گے یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے؟
الو جس قوم کے نزدیک تجارت کے لئے سفر کرنا بیوی یا بہو کو گھر لانے کے لئے سفر
اور ہر قسم کے دنیاوی امورات کے لئے سفر کرنا جائز ہو اور آپ نے آقائے کائنات
طرف سفر کرنا جہاں سے حصول ایمان و بخشش کی ترقی ہے وہاں کا سفر کرنا وہابی
کے نزدیک شرک ہو جس کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ریاض الجنۃ فرمایا ہو
شرک کا مرکز کہنا اور جس علاقے کے پہاڑوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو
اُحُدٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے
ہم مسلمان مدینہ طیبہ کے علاقے کے درختوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کی
سے محبت کریں با برکت سمجھیں جس زمین کو آپ نے فرمایا ہو کہ مٹی کھانی حرام ہے
لیکن میرے مدینے کی مٹی کھانی جائز ہے اپنے منہ سے موت مانگنی حرام ہے لیکن
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے مدینے کی زمین کے لئے موت مانگنی باعث ثواب
و برکت و رحمت و بخشش ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم کے دیار عالیہ کی مجاورہ تھیں اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان سے چابیاں لے
کر زیارت کرتے جو ملاں ان سب امورات دینیہ اسلامیہ اسباب بخشش و نجات کو شرک
فی العبادۃ کہے وہ اولیاء الشیطین کے زمرے کا فرد خاص ہے اسلام سے اس کو کوئی
تعلق نہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالےٰ کا کائنات میں اس جیسا کوئی دشمن نہیں [illegible]

کے دن باقی دنیا والوں میں اس کا حشر ہوگا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ
ہوگا۔ زمرہ امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بعد المشرق والمغرب سے بھی
نیز اب قرآن کریم سے دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
کی نیت سے حاضر ہونے کا فیصلہ قرآن کریم سے دکھاتا ہے۔

دربار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں آپ کی نیت سے حاضری دینا قرآن مجید

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرکے جانے کی پہلی آیت قرآنی

اپنا گھر چھوڑ کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت سے سفر کرنیوالا خداوند کریم کا ملاقی ہے

(۱) النساء ۵/۱۴ { وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

اور جو شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے ہجرت کرنے والا اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پھر اس کو موت آگئی تو اس کا ثواب اللہ تعالےٰ پر لازم ہوگیا اور اللہ تعالےٰ بڑا بخشش کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

"محمل علم": جب آیۃ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۔
نازل ہوئی تو جندع بن ضمرۃ نے اپنے لڑکوں کو کہا کہ مجھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلو۔

تفسیر خازن ۱/۴۸۶ — تفسیر معالم التنزیل ۱/۴۸۶ { قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ قَبْلَ هٰذِهٖ سَمِعَهَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ لَيْثٍ شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَرِيْضٌ يُقَالُ لَهٗ جُنْدَعُ بْنُ ضَمْرَةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَنَا مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنِّيْ لَاَجِدُ
حِيْلَةً وَّلِيْ مِنَ الْمَالِ مَا يُبَلِّغُنِيْ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَاَبْعَدَ مِنْهَا وَاللّٰهِ لَا اَبِيْتُ اللَّيْلَةَ بِمَكَّةَ اَخْرِجُوْنِيْ فَخَرَجُوْا بِهٖ يَحْمِلُوْنَهٗ عَلٰى سَرِيْرٍ حَتّٰى اَتَوْا بِهِ التَّنْعِيْمَ فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَصَفَقَ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ لَكَ وَهٰذِهٖ لِرَسُوْلِكَ اُبَايِعُكَ عَلٰى مَا بَايَعَكَ رَسُوْلُكَ ثُمَّ مَاتَ فَبَلَغَ خَبَرُهٗ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالُوْا لَوْ وَافٰى الْمَدِيْنَةَ لَكَانَ اَتَمَّ وَاَوْفٰى اَجْرًا وَضَحِكَ الْمُشْرِكُوْنَ وَقَالُوْا مَا اَدْرَكَ هٰذَا مَا طَلَبَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ) يَعْنِيْ قَبْلَ بُلُوْغِهٖ اِلٰى مُهَاجَرِهٖ (فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ) يَعْنِيْ فَقَدْ وَجَبَ اَجْرُ هِجْرَتِهٖ عَلَى اللّٰهِ اِيْجَابُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ بِحُكْمِ الْوَعْدِ وَالتَّفَضُّلِ وَالْكَرَمِ ۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا جب وہ آیت نازل ہوئی جو اس سے پہلے ہے بنی لیث سے ایک بڑے مریض بوڑھے نے مذکورہ آیت کو سنا اس کو جندع بن ضمرۃ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اس نے کہا خدا کی قسم میں اس شخص سے نہیں جس کو اللہ تعالےٰ نے مستثنیٰ کیا ہے میں عذر کوئی حیلہ

تلاش کروں گا میرے پاس اتنا مال موجود ہے جو مدینہ طیبہ تک مجھے پہنچا
دے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ دور جا سکتا ہوں خدا کی قسم میں مکے میں ایک
رات بھی نہیں رہوں گا مجھے نکالو لوگ اس کی چارپائی اٹھا کر لے نکلے
حتیٰ کہ وہ تنعیم کے پاس پہنچے اس کو موت نے آگھیرا تو بڑھے نے اپنی
دائیں ہتھیلی بائیں پر رکھی پھر کہا اے اللہ یہ تیرے لئے ہے اور دوسرا
ہاتھ یہ تیرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے میں تیری بیعت
کرتا ہوں اس بات پر جس بات پر تیرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے بیعت کی پھر وہ مر گیا اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو
پہنچی تو انہوں نے کہا کہ مدینے میں اس کو دفن کرتے تو اس کو ثواب پورا ملتا
اور مشرکوں نے مذاق اڑایا کہ بڑھے کی خواہش پوری نہ ہو سکی تو اللہ
تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا
إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ
عَلَى اللَّهِ) جو شخص اپنے گھر سے نکلا اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول
علیہ السلام کی طرف ہجرت کر کے پھر اس کو راستے میں ہی موت آگئی تو اللہ
تعالےٰ پر اس کا ثواب لازمی ہو گیا۔

ماحصل :- اس آیت خداوندی سے ثابت ہوا کہ جندہ بن ضمرہ کا نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم کی نیت سے گھر سے نکلنا اور سفر کرنا اس کی نجات اور بخشش کا سبب بنا ہے چنانچہ
بفرمان خداوندی وہ بخشا گیا تو اس فرمان خداوندی سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی
نیت کر کے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنا بخشش و نجات ہے اور جو

شرک و الحاد کرے وہ منکر قرآن حکیم ہے۔

در منثور ۲/۲۰۷ | (وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ) الآية أخرج أبو يعلى وابن أبي
حاتم والطبراني بسند رجاله ثقات عن ابن عباس قال
خرج ضمرة بن جندب من بيته مهاجرا فقال لأهله احملوني
فأخرجوني من أرض المشركين إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فمات في الطريق قبل أن يصل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فنزل
الوحي (ومن يخرج من بيته مهاجرا إلى الله ورسوله الآية) (ومن
يخرج من بيته)۔

یعنی اس آیت کو بروایت ابو یعلیٰ ابن ابی حاتم اور طبرانی نے ثقات راویوں کی سند
سے روایت کی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ ضمرہ بن جندب
اپنے گھر سے ہجرت کر کے نکلا اور اس نے اپنے گھر والوں کو کہا کہ مجھے مشرکوں کی
زمین سے نکال کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو تو اس آیۃ
کی وحی نازل ہوئی۔

ماحصل :- اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے مکہ معظمہ کو بڑھے ضمرہ کا گھر قرار دیا کیونکہ
وہاں دشمن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آباد تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو الی اللہ ورسولہ فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کی طرف جاتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کی طرف جاتا ہے اور جو محمد رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں جانے کو روکتا ہے وہ خداوند کریم سے روکتا ہے۔
مسلمانو! قرآن و حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مصطفےٰ صلے اللہ کی نیت سے سفر

کرنا ثواب اور بخشش کا باعث اور عنداللہ اجر عظیم کا وعدہ خداوندی ہوا اور جو
یا شخص اس کے خلاف ہو وہ قرآن مجید اور حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر
ہے ایسے شخص کو "خداوند کریم" "نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم" صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
اجمعین" تابعین" تبع تابعین سے کوئی تعلق نہیں اور جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ
سے جانے والوں کو مشرک کہے وہ جھوٹا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے کی دوسری آیت قرآنی

(۲) المائدہ ع ۱۴ { وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ -

اور جب کفار و منافقین کو کہا جاتا ہے کہ تم قرآن کریم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آجاؤ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہمیں اپنے آباء کا طریقہ درست ہے کیا ان کے آبا، بے علم و گمراہ تھے (تو وہ بھی گمراہ ہی رہیں گے)

"مجمل علم": اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں جو لوگ قرآنی فیصلے کو تسلیم نہیں کرتے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے سے گریز کرتے ہیں اور کہتے ہیں چونکہ ہمارے بڑے رسول اللہ کی طرف جانے کو شرک کہتے تھے لہٰذا ہم بھی جانے کو جائز نہیں سمجھتے اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں جواب دیا کہ جن کا یہ عقیدہ ہے وہ بے علم اور گمراہ اور ان کے باپ دادا بھی گمراہ اور بے علم کیونکہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے کو شرک کہے جو ایمان کا منکر ہے اس جیسا گمراہ اور جاہل دنیا میں اور

کوئی نہیں ایسے ہی جو قرآن کریم کو پس پشت ڈالے دنیا میں اس جیسا بھی گمراہ تھا اور بے علم کوئی نہیں تو بفرمان خداوندی جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنے کو شرک کہے اس جیسا جاہل اور گمراہ دنیا میں اور کوئی نہیں یہ ہے فتویٰ خداوندی۔

تیسری آیت قرآنی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کرکے سفر کرنے کا حکم خداوندی اور ہر قسم کے گناہ کی بخشش کا وسیلہ ہے

(۳) النساء ع ۹ { وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ۝

اور اگر یہ لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کرلیں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس آئیں پھر اللہ تعالےٰ سے معافی مانگیں اور ان کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی معافی مانگیں تو اللہ تعالےٰ کو بڑا توبہ کرنے والا پائیں گے

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ ظالم کسی ظلم سے متہم ہو حتیٰ کہ سب سے بڑا ظلم شرک ہے مشرک" زانی" چور وغیرہ مجرم بخشش کی نیت سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ جائیں اور وہاں پہنچ کر اللہ تعالےٰ سے معافی مانگیں توبہ کریں پھر بھی رب کریم نے اکتفا نہیں فرمایا وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس کے لئے معافی مانگیں کہ یا اللہ یہ میرے پاس آپہنچا ہے اس کو معاف فرمادے تو اللہ تعالےٰ فوراً توبہ منظور کرلیتا ہے اور وہابی فرقہ اسی لئے دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے سے منع کرتے ہیں شرک کہتے ہیں۔ تاکہ کوئی گنہگار نہ وہاں جائے اور نہ ہی اس کے

گی، بخشے جائیں تو وہ بھٹکتا ہوا ہمارے جال میں ہی پھنسے گا۔ لیکن ایماندار گنہگار حکم خداوندی کو چھوڑ کر دربار رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کو ترک کرکے وہابیوں کی کب سنتا ہے۔

مسلمانوں یہ فرقہ وہابیہ نجدیہ اس آیۃ قرآنیہ کے رو سے مکذب قرآن کریم اور منکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور سب سے بڑا مجرم ثابت ہوا کیونکہ جرائم کی بخشش بموجب آیت مذکورہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش کے بغیر دنیا میں محال ہے۔

جس فرقہ کی دنیا میں بخشش کی کوئی صورت نہیں اور نہ وہ خداوند کریم کی مجوزہ صورت کو قبول کرتا ہے بلکہ شرک کہتا ہے اس کی قبر و حشر میں کوئی اور صورت نجات کیسے ہو سکتی ہے۔

مسلمانو یاد رکھو اگر دنیا و عقبیٰ میں نجات چاہتے ہو تو اس مذکورہ فرمان خداوندی کے رو سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار عالیہ میں جانے کو نجات سمجھو آپ کے باعث مسجد اور مدینہ طیبہ کی زیارت سمجھو اصل تمام دنیا میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں مدینہ طیبہ بنا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقے مسجد نبوی کو شرف حاصل ہوا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طفیل لیکن وہابی فرقہ چونکہ دنیا میں الٹا ہے اس کی عقل بھی الٹی کہ اصل کو بالتبع سمجھ بیٹھا ہے اور تابع کو اصل کہتا ہے پھر کہتا ہے مسجد یا مدینہ طیبہ کی نیت کرکے سفر کرے اور بالتبع دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی زیارت کرے سبحان اللہ کیوں بھئی وہابیو خداوند کریم سے اگر تمہیں کچھ ذرا سا بھی تعلق ہے تو بتاؤ کہ اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت فرض فرمائی ہے یا مسجد نبوی اور مدینہ طیبہ کی؟ ماننا پڑے گا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہر مومن پر ہر وقت ہر لمحہ ہر جگہ ہر زمان فرض ہے۔ تو مذکورہ آیت کریمہ میں بھی دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضری دینے کا ہی ارشاد خداوندی ہے۔

اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

فرمان خداوندی ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ اور نہیں بھیجا ہم نے کسی رسول علیہ السلام کو مگر اللہ تعالےٰ کے حکم سے آقا بنایا جاتا ہے اور ہم مسلمان مومنین کو اللہ تعالےٰ نے بھی یہ حکم جاری فرمایا۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اے ایمان والو تم اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو پھر فرمایا مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جو شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا آقا سمجھے اور خود غلامی کرے تو واقعی ایسا شخص اللہ تعالےٰ کا غلام ہے اور پھر فرمایا وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا یعنی جو شخص بجائے غلامی کے نافرمانی کرے گا۔ یقیناً وہ ابدی دوزخی ہے۔ اب تم سوچو کہ غلام اپنے آقا کے متعلق یہ عقیدہ رکھے کہ اگر میں نے اپنے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت کرکے سفر کیا تو مشرک بن جاؤں گا۔ تو اس کی کئی صورتیں ہیں۔

(۱) یا تو آقائے کل کائنات نے ایسے لوگوں کو جھڑک کر نکال دیا ہے تو ان سے ناراضگی کی وجہ سے نہیں جاتے۔

(۲) یا امت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل ہی نہیں ہوئے۔

(۳) یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی ذاتی رنجش ہے۔

(۴) یا کسی ایسی جماعت میں شامل ہو چکے ہیں جن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عناد ہے۔

(۵) یا اپنے اعمال کی بنا پر بخشش سے بے امید ہو چکے ہیں۔ ورنہ جس کی اطاعت سے بخشش

ہو اور نجات ملے اسی کی طرف سفر کرنے کو کوئی مشرک کہے تو سوائے ان پاگل صورتوں کے اس کی کوئی اور صورت نہیں۔

چوتھی آیت قرآنی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کرنے کا منکر خداوند کریم کے نزدیک منافق ہے۔

(۴) النساء ۵/۹ { وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللّٰهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا ۝

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ قرآن مجید اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آجاؤ دیکھیں گے آپ منافقوں کو کہ وہ پوری طرح آپ سے اعراض کرتے ہیں۔

محل عمل:- اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں منافقوں کی یہ صفت بھی بیان فرمائی کہ زبانی اقرار کرنے والے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں نماز بھی پڑھتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں حج زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہیں لیکن باطن سے کھوٹے ہیں مسلمان نہیں کیونکہ جب ان کو دعوت دی جائے کہ قرآن کریم کے حکم کو تسلیم کرو اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آجاؤ خواہ تمہیں مشرق و جنوب و شمال سے کیوں نہ آنا پڑے تو یہ لوگ صاف انکار کر دیتے ہیں بلکہ منع کا فتوےٰ دیتے ہیں اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو لوگ سفر کر کے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری سے منع کرتے ہیں شرک کہتے ہیں وہ خداوند کریم کے نزدیک منافق ہیں جو قرآن کریم پہ ایمان رکھتا ہے اسکا فرض ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو منافق سمجھے مسلمان نہ سمجھے ان کو جو ایماندار سمجھے ان کی زبان پر اعتبار کرے وہ قرآن کریم کا منکر ہے خداوند کریم سے اس کا کوئی تعلق

نہیں فافہم۔

فرمان خداوندی کہ اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بغیر اطاعت کے زبانی اقرار کرنا بے ایمانی کی علامت ہے

(۵) النور ۱۸/۹ { وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم مُّعْرِضُونَ ۝

اور لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالےٰ کے ساتھ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ایمان رکھتے ہیں اور ہم مطیع بھی ہیں پھر ان سے ایک فرقہ بعد اس کے منہ پھیر لیتے ہیں یہ ایماندار نہیں اور جب ان کو اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دعوت دی جاتی ہے تاکہ ان کے آپ حکم بنیں بعض ان سے منہ پھیر جاتے ہیں۔

محل عمل:- اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں غیر مقلدین وہابیوں کا پورا نقشہ کھینچ دیا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ بعض لوگ

(۱) اقرار کرتے ہیں کہ ہم موحد ہیں خداوند تعالےٰ کو ماننے والے ہیں۔

(۲) اور اپنا ایمان نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ظاہر کرتے ہیں بظاہر اہلحدیث کہلاتے ہیں۔

(۳) اور یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ... کے قائل ہیں اور کسی امام سلف صالحین اور اولیاء اللہ کے ہم مقلد نہیں ہیں۔

(۴) جب قرآن کریم یا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پیش کرو تو صاف ... کرتے ہیں۔

(۵) اللہ تعالےٰ نے ایسے لوگوں پر فتویٰ ثبت فرمایا ہے کہ وَمَا أُولٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ کہ ایسے لوگ بے ایمان ہیں۔

(۶) پھر رب العزۃ نے ان کا ایک اور کفر ثابت فرمایا کہ جب ان کو کہا جائے ... رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آجاؤ اور آپ کو ہی واحد حاکم تسلیم ... تو بھی منہ پھیر لیتے ہیں۔

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے وہابیوں کا پول کھول دیا اور ان کا پورا ... کھینچ دیا کہ ان لوگوں کا موحد کہلانا جھوٹ اہلحدیث کہلانا جھوٹ بغیر قرآن و حدیث کے اور کسی کی تقلید نہ کرنا جھوٹ کیونکہ جس کا کلمہ پڑھتے ہیں محمد رسول صلی اللہ علیہ ... ان کی طرف جانے کو ہی برا سمجھتے ہیں اور منع کرتے ہیں بلکہ سفر کر کے جانے کو ... کہتے ہیں۔ بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شرک کا بہت بڑا ذریعہ کہتے ہیں اللہ ... فرماتا ہے یہ فرقہ بے ایمان ہے ایمان سے دور ہیں اب مسلمان ان لوگوں کے ایمان کیسے اعتبار کریں اور ان کو مسلمان کیسے سمجھیں۔ رب العزۃ نے اس فرقے کا پورا نقشہ کھینچ کر جڑ کاٹ دی ہے اب کوئی عقل و علم سے بے بہرہ ہی ان کے جال میں پھنس سکتا ہے ذی شعور اہل علم اس فرقہ سے ضرور پہلو تہی کرتا ہے۔

... آیت قرآنی کہ مومنین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے

التوبۃ ۱۱/۱۵ { وَمَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ○

مدینے اور چوفیرے (تمام زمین) والوں کے لئے یہ لائق نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچھے بیٹھیں اور نہ وہ مرغوب سمجھیں اپنے نفسوں کو اس کے نفس سے کیونکہ مدینے شریف اور چوفیرے والے جو رہتے ہیں) ان کو جو پیاس تکلیف اور بھوک اللہ تعالےٰ کے راستے میں پہنچتی ہے اور جس راستے وہ چلتے ہیں جس سے منکرین جلتے ہیں اور دشمن سے جو ان کو مال غنیمت ملتا ہے ان کے لئے ہر ایک کا عمل صالح لکھا جاتا ہے بے شک اللہ تعالےٰ نیکی کرنے والوں کا ثواب ضائع نہیں کرتا۔

... : (۱) اس آیۃ کریمہ میں مدینے شریف والوں کو شہری فرمایا ہے باقی سب کو گنوار فرمایا ثابت ہوا کہ مدینے شریف والے شہری ہیں ان کے سامنے باقی سب گنوار ہیں۔

(۲) وَمَنْ حَوْلَهُمْ سے مراد تمام روئے زمین والے مراد ہیں جیسا کہ لِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا میں تمام روئے زمین والے مراد ہیں یعنی

(۳) مدینہ طیبہ والوں کو بھی اور تمام روئے زمین والوں کو حکم خداوندی جاری ہوا کہ کوئی شخص مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری سے پیچھے نہ رہ جائے

(۴) اور مدینہ طیبہ اور تمام روئے زمین والے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے اپنی ذات کو بہتر نہ سمجھیں اس لیے کہ

(۵) دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری میں جو ان کو تکلیف بھوک اور پیاس پہنچے گی وہ اللہ تعالےٰ کے راستے میں شمار ہو گی جیسا کہ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ میں اطاعت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کی اطاعت سمجھی جاتی ہے مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے والا اللہ تعالےٰ کی طرف آتا ہے ایسے ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ کے راستے میں چلنے والا اللہ تعالےٰ کے راستے کی طرف چل رہا ہے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنے والا فی سبیل اللہ پر عمل کر رہا ہے۔

(۶) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے راستے کی طرف عقیدتمند چلنے والا چلتا ہے منکرین وہابین کو بغض و کینے سے جلا رہا ہے تو اس کو ایک ایک قدم چلنے کی نیکی کا ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملتا ہے۔ اور اس دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف چل کر جو اس کو مال غنیمت بھی مل جائے (نذرانہ وغیرہ کا) تو ان سب کا ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ضرور ملتا ہے۔ دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں پہنچنے والے اور کسی دشمن وہابی کے روکنے سے نہ رکنے والے کے ثواب کو اللہ تعالےٰ کبھی ضائع نہیں کر سکتا یہ ہے ہمارے

محبوب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے والے کو ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے۔

(۷) مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنے کا سفر خرچ اللہ تعالےٰ کے ذمے ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے چند احکامات کا فیصلہ ہو گیا

(ا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف صاحب توفیق کو سفر کر کے جانا حکم خداوندی ہے

(ب) دربار رسالت صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچھے ہٹنے والا اور ہٹانے والا منکر و مکذب قرآن کریم ہے۔

(ج) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے کے راستے میں جو تکلیف ہو گی نیز اس کا ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ضرور ملے گا بلکہ ایک ایک قدم کا درجہ رب العزت کی طرف سے حاصل ہو گا یہ ثواب ضائع نہ ہونے کا وعدہ رب العزۃ نے پہلے ہی لکھ دیا ہے۔

(د) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات میں یا کسی صفت میں کم سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے جیسا کہ وہابی غیر مقلد اور وہابی دیوبندی سمجھتا ہے۔

(س) اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں یہ بھی واضح فرما دیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے والے کو جو ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے حاصل ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانے والے کو دیکھ کر سن کر جلنے والا حسد و بغض کی آگ میں جلتا ہے وہ کافر ہے یہاں دنیا میں بھی جلتا ہے قبر و حشر میں جہنم کی آگ میں جلے گا۔

(ص) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت سے سفر کر کے جانا عمل صالح ہے مصطفٰے

صلے اللہ علیہ وسلم کے مسافر کے ان اعمال صالحہ کا ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ضرور ملے گا۔ نہیں منع نہیں شرک نہیں اس عمل صالحہ کو شرک کہنے والا منع کرنے والا منکر و مکذب قرآن کریم ہے۔

(ص) دربار رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے والے مسافر کو اگر کسی کافر ملک کا مال مل جائے تو وہ مال غنیمت ہے اس کے لیے حلال ہے کیونکہ عمل صالح کے ماتحت حاصل ہوا۔ یہ جائز ہے۔

اس آیۃ میں رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری کے لیے سفر کر کے جانے والے کو تسلی دی اور اس کا اجر تحریری لکھ دیا تاکہ باطل کے کہنے سے آپ کا کوئی مومن رک نہ جائے۔

او وہابیو! مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانے والے کو مشرک کہنے والو رب العزت تو فرمایا لَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نفس کو اپنے نفسوں سے کم نہ سمجھو اور تم صنم اکبر کہو کیا تمہارا فرقہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے والا ہے یا منکر رسالت ہے؟ یہ فیصلہ تم پر چھوڑتا ہوں اب تم سوچو کہ تم کون ہو؟

ساتویں آیت قرآنی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے کا سفر خرچ باعث اجر عظیم اور قرب خداوندی ہے

(۷) التوبہ ۱۱/۱۲ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ

الرَّسُوْلِ ۭ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۭ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور بعض دیہاتیوں سے ایسا شخص بھی ہے جو اللہ تعالےٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اور جو خرچ کرتا ہے اس کو اللہ تعالےٰ کی قربت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کا ذریعہ سمجھتا ہے یاد رکھو اس کا خرچ کرنا ان کو اللہ تعالےٰ کے قریب کر دے گا اور اللہ تعالےٰ اپنی رحمت میں ان کو داخل کرے گا بے شک اللہ تعالےٰ بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

خلاصہ: (۱) اس آیۃ کریمہ سے واضح ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے قرب کے لیے جو خرچ کیا جائے یہ ایماندار کی علامت ہے اور اس خرچ سے اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔

(۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ کی دعا کے لیے جو خرچ کیا جائے ایسا شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کا مستحق ہے۔ اور اس کو اللہ تعالےٰ کا قرب بھی حاصل ہو جاتا ہے۔

(۳) اللہ تعالےٰ ایسے شخص کو اپنی رحمت میں ڈھانپ لیتا ہے اور گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

(۴) قرآن کریم کی اس آیۃ کریمہ کے رو سے دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری کے لیے خرچ کرنا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے فائدہ پہنچنے کی غرض سے اللہ تعالےٰ کے ہاں سے ضرور قرب ہوتا ہے شرک نہیں گناہ نہیں۔

آٹھویں آیت قرآنی کہ مسلمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے روگردانی نہ کریں

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض کرنے کی ایمانداروں کو خدائی ممانعت

(۸) الاعراف ۹/۳ { یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا أَطِیعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ـ

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض نہ کرو حالانکہ تم سنتے ہو۔

محمد عمر: اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعراض کرنے سے ایمانداروں کو ممانعت کردی ہے اور جو وہاں جانے سے روکے وہ مکذب قرآن کریم ہے۔

(۱) ثابت ہوا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرے سفر کرکے جانے سے منع کرے وہ اللہ تعالیٰ سے بھی روگرداں ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ سے حکم جاری فرمایا کہ تم اے مسلمانو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے روگردانی نہیں کرسکتے ورنہ تم صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ میں شامل ہو۔

(۳) وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ یہاں تک تاکید کردی کہ ہم کسی جگہ بھی ہوں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پشت نہیں کرسکتے آپ خواہ زمین کے اوپر ہوں گنبد خضرا میں ہوں کہ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ پر عمل کرنا خداوندی فرض ہے۔

نویں آیت قرآنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرکے پہنچنے سے منع کرکے ابلیس اپنا وعدہ پورا کررہا ہے

(۹) الاعراف ۸/۲ { قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ○ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ○ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَدْحُورًا لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ ○

ابلیس نے کہا کہ یا اللہ تو نے مجھے گمراہ تو قرار دے دیا ہے میں قسم کھاتا ہوں کہ میں آدم علیہ السلام کی اولاد کے صراط مستقیم پر ان کی راہزنی کروں گا پھر ان کو آگے سے روکوں گا ان کے پیچھے، دائیں اور بائیں سے روکوں گا ان کی اکثریت کو تو شکر کرنے والے نہ پائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ذلیل راندے ہوئے آسمانوں سے نکل جا جس شخص نے ان سے تیری تابعداری کی تم تمام سے جہنم کو ضرور پُر کروں گا۔

محمد عمر: شیطان نے جب حضرت آدم علیہ السلام کی خدا کے فرمان کے موافق عزت نہ کی اللہ تعالیٰ نے اس کو گمراہ اور کفر کا فتویٰ لگا کر جنت سے نکلنے کا حکم صادر فرما دیا پھر ابلیس نے قیامت تک عمر بڑھ جانے کی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے وہ قبول فرمالی تو اس نے کہا کہ یا اللہ تو نے مجھے گمراہی اور کفر کا فتویٰ تو دے دیا ہے لیکن مجھے قسم ہے کہ میں ان کو گمراہ کرنے کے لئے تیرے صراط مستقیم پر بیٹھ جاؤں گا اور چاروں طرف سے گھیرے میں لے لوں گا اور آدم علیہ السلام کی زیادہ

اور اولاد تیری شکر گزاری کی طرف نہ جا سکیں گے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا کیا
وگے جو تیری اتباع کرے گا یعنی جیسا کہ تو نبی اللہ کی طرف گیا ہی نہیں تجھ
اور تیرے پیروکاروں کو جہنم میں بھر دوں گا۔ اب قرآن کریم سے بیان کرتا ہوں کہ
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرکے جانا یہی صراط مستقیم ہے۔

دسویں آیت قرآنی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنا صراط مستقیم ہے

(۱۰) الانعام { وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ۔

اور بے شک یہ میرا راستہ صراط مستقیم ہے اس کی اتباع کرو باقی راستوں کے
پیچھے نہ لگو تمہیں وہ صراط مستقیم سے دور کر دیں گے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ صراط مستقیم ہے

یوسف ۱۳ { قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ

فرما دیجیے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہی میرا راستہ ہے میں اللہ تعالیٰ کی
طرف بلاتا ہوں میں اور میرے تابعدار بصیرت پر ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ آپ لوگوں
فرما دیں کہ یہ میرا راستہ ہی صراط مستقیم راستہ ہے اور یہی راستہ خداوند کریم تک جاتا
ہے اور جو میرے متبعین ہیں وہ بھی صراط مستقیم پر ہیں میں اور میرے متبعین نے بصیرت
سے اس راستے کو قبول کیا ہے۔

جو راستہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتا ہے وہ صراط مستقیم ہے اور شیطان
نے وعدہ کیا ہے لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ کہ یا اللہ میں آدم علیہ السلام

اولاد کے راستے کو روک کر بیٹھوں گا۔ جو صراط مستقیم کی طرف آئے گا اس کو روک
دوں گا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ از روئے قرآن کریم صراط مستقیم
ہے تو جو شخص سفر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے روکتا ہے اور شرک کہتا ہے تو وہ قرآن
نہیں ان کا تعذر رکھنے والا ہو سکتا ہے دوسرے کا کام نہیں۔

مسلمانو! یاد رکھو صراط مستقیم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنے والا راستہ
ہے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنے کو شرک کہتے ہیں وہ ابلیس کی ڈیوٹی
لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ادا کر رہے ہیں ان کے متعلق رب العزت
نے فرمایا لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ کہ اے ابلیس تم سے اور تیرے پیروکاروں
سے جہنم کو میں ضرور پر کروں گا۔ لہٰذا مسلمانو! فرقہ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے
سفر کے روکنے والے کی پیروی نہ کرنا تاکہ ان کی اقتدا میں تم بھی وَقُوْدُهَا النَّاسُ
وَالْحِجَارَةُ والے مقام میں نہ پہنچ جانا۔

گیارھویں آیت قرآنی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دوری پسند کرنے والا قیامت کے دن پچھتائے گا۔

(۱۱) الفرقان { وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَاۗءَنِيْ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝

قیامت کے دن ظالم اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں سے کاٹے گا کہے گا کاش

میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ قبول کرتا اے میری ہلاکت کاش میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا یقیناً اس نے مجھے ذکر سے گمراہ کر دیا بعد اس کے کہ وہ میرے پاس آیا شیطان انسان کو ذلیل کرنے والا ہے

محمد عمر: وہابیو! اب بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ اختیار کر لو تاکہ تمہیں قیامت کے دن ہاتھ نہ کاٹنے پڑیں جو لوگ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے راستے کو ترک کریں گے قیامت کے دن وہ اپنے دونوں ہاتھ کاٹ کر کہیں گے کہ ہائے ہماری ہلاکت ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ اختیار کر لیتے تو آج ذلیل نہ ہوتے پھر افسوس سے کہیں گے کہ ہم نے فلاں شخص کو دوست بنا لیا اس نے ہمیں ذکر سے گمراہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت ایک قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا بھی قرآن پاک میں مذکور ہے تو قیامت کے دن ہاتھ کاٹ کاٹ کر افسوس کرنے والا کہے گا کہ میں نے فلاں شخص کو دوست بنا لیا اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف ذِكْرًا رَّسُوْلًا بھیجا مجھے اس دوست نے جانے سے روک دیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کر کے جانا شرک ہے میں شرک سے ڈر کے مارے نہ گیا مجھے کیا خبر تھی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پہنچنا ہی صراط مستقیم ہو جاتا ہے اگر دنیا میں میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا جاتا تو کبھی گمراہ نہ ہوتا تو اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو لوگ دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے محروم ہیں وہ صراط مستقیم سے محروم ہیں۔ جو صراط مستقیم سے محروم وہ گمراہ ہے۔ اور یہ لوگ قیامت کے دن اپنے دونوں ہاتھ کاٹیں گے لیکن ان کو اس وقت یہ افسوس فائدہ نہ دے گا جس نے توبہ کرنی ہو آج دنیا میں کر لے۔

وہابیو! بفرمان خداوندی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جاؤ اور ثواب بھی کماؤ گناہوں سے بچ جاؤ گے ورنہ تمہاری دنیا بھی برباد اور عقبیٰ بھی خراب ہو جائے گی۔

غیر مقلدین وہابیوں کی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مخالفت کے اسباب

(۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے چونکہ وہابیوں کے اعمال و اشکال کی پوری وضاحت فرما دی ہے۔ یہ آپ کے علم غیب کی بڑی بھاری دلیل ہے۔ وہابی نے آپ کے علم غیب کا ہی انکار کر دیا اور اسی بنا پر کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارا پول مسلمانوں کو پہلے ہی کیوں بیان فرما دیا آپ کی طرف جانے سے ہی مسلمانوں کو شرک کہہ کر روکتے ہیں تاکہ ہمارے کہنے سے جو ہمارے جال میں پھنسا ہوا ہے وہ دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں جا کر کہیں توبہ نہ کر بیٹھے تو ہمارے فرقے میں کمی ہو جائے گی۔

(۲) یا یہ سبب ہے کہ عقیدۃً نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور دھوکہ دینے کے لئے اسلام میں داخل ہو گئے ہیں اور اس دلی عناد کی وجہ سے مسلمان غلامی کرنے والوں کو اپنے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانے والے کو روکتے ہیں کہ مبادا ان لوگوں کو وہاں جا کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اُنس ہو جائے گا تو یہ لوگ اطاعت میں مخلص بن کر ہم سے بغاوت کر جائیں گے اور پھر وہاں پہنچ گئے تو بفرمان خداوندی وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا گناہوں سے پاک ہو جائیں گے کیوں نہ ہم ان کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

درِ بارِ عالیہ سے بھی روکا جائے تو یہ لوگ گناہوں میں ترقی کرتے کرتے ... سے خالی ہو کر جماعتی پارٹی کو مضبوط بنائیں گے بظاہر کلمہ گو نظر آئیں گے لیکن بانی اسلام سے دور رہ کر دوسرے مسلمانوں کو بھی گمراہ کرنے میں ممد و امدادی بنیں گے۔

(۳) یا یہ وجہ ہے کہ چونکہ یہ لوگ ردی اور خبیث خوراک کے عادی ہیں اور ... کو بھی پسند کرتے ہیں اس لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خود ان لوگوں کو قریب نہیں پھٹکنے دیتے تو یہ بیچارے مجبوراً شرک کے فتوٰی دے کر اپنی شرمساری ٹالتے ہیں۔ جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے سا شعراء ١٩/١١ { فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ تو اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو آپ فرما دیجئے کہ میں تمہارے اعمال سے بیزار ہوں۔

(۴) یہ لوگ بجوری کے راتب خوار ہیں اور بجوری کرنا ان کی طبعی عادت ہے۔ اس لئے اگر یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسے عنادی عقائد نہ رکھیں اور مسلمانوں کو دربارِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ روکیں تو ان کا راتب بند ہوتا ہے۔ اس لئے انہوں نے فتوٰی صادر کیا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کرنا گناہ ہے شرک ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہاں سے پکارنے تم لیجئے یا دوری کو شرک کہہ دیا اور سفر کر کے وہاں جانے سے بھی روک دیا۔ درود شریف پڑھیں تو وہ بھی ان کے مذہب میں بدعت۔ مسلمانو! اب تم سوچ کر دو بیوں کر جانے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دشمنی ہے یا محبت؟ محبت ہو تو اطاعت ہو سکتی ہے دشمنی سے اطاعت ممکن ہی نہیں محبت اور شریعت لازم و ملزوم کا تعلق رکھتے ہیں عناد اور عیب جوئی لازم و ملزوم ...

یہ قرآنی فیصلہ بھی تم نے سن لیا اور ان کا عقیدہ بھی سن لیا اب فیصلہ تم پر ہے کہ تم کون ہو؟ اور تم نے کس طرف جانا ہے اور کونسا راستہ صراطِ مستقیم کہلا سکتا ہے اور تم کس مسلک پر چل کر صراطِ مستقیم پر گامزن ہو سکتے ہو؟

سانپ کس طرح ظاہراً خوشنما ہے لیکن اس کو قریب جانے سے موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے سانپ کے ڈسنے کا علاج ممکن ہے وہابی کا کاٹا ہوا جہنم کے ورے رک سکتا ہی نہیں۔ وہابی ظاہراً کیسا صوفی اور متقی نظر آتا ہے لیکن اس کے قریب جانے سے کسی کا اتنا باقی رہتا ہے نہ ایمان قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَمِنْ كَيْدِهِمْ ایسے مذاہب صرف ایمان سے محرومی کے ذرائع ہیں جن سے مسلمانوں کو اجتناب فرض ہے۔

فیصلہ خداوندی

خداوند کریم کے نزدیک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن انسان ہو یا جن شیطان ہے

۱۔ الانعام ٨/١٤ { وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ○

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی اللہ کے دشمن کو انسان ہو یا جن شیطان قرار دے دیا ہے جن کا بعض ایک دوسرے کو بناوٹی مسائل بتاتا ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالے نے نبی علیہ الصلٰوۃ والسلام کے دشمن کو انسان ہو یا جن شیطان ہونے کا فتوٰی جڑ دیا ہے اب تم وہابی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر بات میں عناد رکھتے ہو اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے عناد رکھنے والے انسانوں کو بھی اللہ تعالے نے شیطان

فرمایا ہے اب تم سوچو کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عناد رکھ کر تم کون ہو؟ بلکہ کی
مخالفت کی بنا پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرنِ شیطان فرمایا اور اللہ تعالےٰ نے
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی بنا پر شیطان قرار دیا کند ہم جنس باہم جنس پرواز شیطان
اور قرنِ شیطان کا جوڑ خوب ہو گیا۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن خداوند کریم کا مجرم ہے

۲۔ الفرقان $\frac{19}{3}$ } وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ط
وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ○

اور ہم نے اسی طرح مجرموں کو ہر نبی اللہ کا دشمن قرار دے دیا اور یا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کا رب ہدایت دینے والا اور مدد دینے
والا کافی ہے

یعنی جب اللہ تعالےٰ نے نبی اللہ کے دشمنوں کو ہدایت نہیں دیتا اور مدد نہیں فرماتا
وہ ہدایت سے محروم ہیں کیونکہ وہ نبی علیہ السلام کی عداوت سے باز نہیں آتے خداوند
کے نزدیک وہ مجرم ہیں مجرمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہدایت و مدد خداوند
سے بھی محروم ہیں۔ دربار خداوندی میں اپنی حاجتوں کا سوال بھی نہیں کر سکتے
نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کے جرم میں خداوند تعالےٰ سے ہدایت کا سوال بھی نہیں
کر سکتے نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم کے مصداق ہیں۔
کفار بھی دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضری دینے والوں کو ذلیل سمجھتے تھے
اور وہاں سے نکالنے کی کوشش کرتے جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ

مِنْهَا الْاَذَلَّ معززین مدینہ (کفار) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے
والے پہنچنے والے ذلیلوں کو نکال دیں گے۔ کفار نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضری دینے والوں کو ذلیل سمجھتے اور خود معززین بنتے اور تم ان سے بھی ترقی کر گئے کہ جو دربار
رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضری دینے والے ہیں ان کو مشرک سمجھتے ہو اور
اپنے عناد رکھنے والوں کو موحد سمجھتے ہو۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن وہابیوں کا حال قیامت میں

۳۔ الفرقان $\frac{19}{3}$ } اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ اُولٰٓئِكَ
شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ○

وہ لوگ منہ کے بل جہنم میں اکٹھے کئے جائیں گے ایسی لوگوں کا مکان بھی برا
اور راستے سے بہت بھٹکے ہوئے ہیں۔

چونکہ تم لوگ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت زبانی زیادہ کرتے تھے اس لئے اللہ
تعالےٰ نے تمہیں منہ کے بل اوندھے چلا کر جہنم کی طرف بھیجے گا اور اللہ تعالےٰ نے یہ بھی
ثابت کر دیا کہ ان لوگوں کے پاس بھی نہ جانا کیونکہ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا ان کی
جائے رہائش مجلس بری ہے اور بری مجلس سے پرہیز لازمی ہے اور ان کے ظاہری
عملوں کو دیکھ کر بھی نہ دھوکہ کھانا کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس سے بھی مسلمان کو بچایا ہے
وَلَا تُعْجِبْكَ اَجْسَامُهُمْ کیونکہ اَضَلُّ سَبِيْلًا ہیں یہ لوگ فرمان خداوندی صراطِ مستقیم سے
بہت دور بھٹکتے پھر رہے ہیں مسلمانوں لا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ یاد رکھو
اور وہابیو! دشمنان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت

عالیہ میں حاضری دینے والوں کو مشرک اور بدعتی نہ کہو ابن تیمیہ سے آج تک تمام مسلمانوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری سے شرک کے فتوی لگا لگا کر روک رہے ہیں۔ چودہ سو سالہ تمہارے چند وہابیوں کے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری میں کوئی فرق نہیں آیا اگر ایک وہابی بن کر دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے محروم رہتا ہے تو اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو بجائے ایک کے حاضری دینے والے ہزاروں پیدا فرما دیتا ہے بیچارہ وہابیا۔

فقیر اب قرآن کریم سے ثابت کرتا ہے کہ دور دور سے اہل قبور انبیاء علیہم السلام اور مقامات مقدسہ اور قبروں کی طرف سفر کرکے جانا سنت اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

اہل قبور کے لئے سفر کرکے جانا قرآن مجید میں سنت اللہ ہے

۱۱۔ بنی اسرائیل ۱۵/۱ } سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔

وہ اللہ تعالےٰ پاک ہے جس نے اپنے اس بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک رات کے وقت سیر کرائی وہی پاک ذات ہے جس نے مسجد اقصیٰ کے چوگرد کو بابرکت بنا دیا تاکہ ہم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے متبرک آدمی اور مقامات کی زیارت کرائیں بے شک مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بڑے سننے والے بہت بڑے جاننے والے ہیں۔

محمد عمر: اس آیۂ کریمہ میں رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج شریف کی رات

رات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہلے رات کو مسجد حرام سے سیر کرانے کے لئے مسجد اقصیٰ کی طرف کا سفر شروع کرایا راستے میں لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا کے فیصلے کے موافق پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر شریف کی زیارت کرائی جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سفر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کی زیارت کے لئے

نسائی شریف ۱/۲۴۲/۲۴۳ } اخبرنا محمد بن علی بن حرب قال حدثنا معاذ بن خالد قال اخبرنا حماد بن سلمة عن سلیمان التیمی عن ثابت عن انس بن مالك اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَتَیْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَھُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات مجھے ایک سرخ ٹیلے کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پہ لایا گیا اس وقت وہ اپنی قبر میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

محمد عمر: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲ سندوں سے اس حدیث شریف کو مرفوع ثابت کیا ہے۔ بتاؤ وہابیو! اللہ تعالےٰ وحدہٗ لاشریک نے اہل قبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر شریف کی طرف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سفر کرا کر سیر کرائی اللہ تعالےٰ پر کیا فتویٰ لگاؤ گے۔ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو صاحب قبر کے لئے سفر کرکے تشریف لے جا رہے تھے کیا فتویٰ جڑو گے یا اقرار کرنا پڑے گا کہ قبروں کی طرف سفر کرکے جانا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

ہے اور سنت اللہ ہے۔ شرک کہنے والا منکر قرآن کریم ہے۔
مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد اقصیٰ تشریف لے گئے تو وہاں بھی اہل قبور ہی تھے انبیاء علیہم السلام اہل قبور وہاں جمع تھے من المسجد الحرام کے فرمان سے مسجد حرام سے سفر کر کے الی المسجد الاقصیٰ منتہیٰ سفر مسجد اقصیٰ فرمایا جہاں ایک لاکھ چوبیس ہزار اہل قبور پیغمبروں کا اجتماع تھا اللہ تعالےٰ نے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بواسطہ جبریل علیہ السلام و دیگر ملائکہ اتنی مسافت طے کرا کر اہل قبور کی زیارۃ کے لئے لے گیا تاکہ اہل قبور کی طرف دُور دُور سے سفر کر کے جانا سنت مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت ملائکہ ثابت ہو جائے خداوند تعالےٰ نے فرمایا اسریٰ اللہ تعالےٰ نے آپ کو یہ سفر طے کرایا تاکہ اہل قبور کی طرف سفر کر کے جانا سنت اللہ بھی ثابت ہو جائے۔

بولو وہابیو تم کہتے ہو کہ ایک نبی اللہ کی طرف دور دور سے سفر کر کے جانا شرک ہے۔ اللہ تعالےٰ نے تمہارا خوب شرک توڑا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار اہل قبور پیغمبروں کی طرف براق پر اتنی دور سے سفر کر کے سیر کرائی تاکہ ثابت ہو جائے کہ حزب اللہ اہل قبور کی طرف سفر کرنا خدائی نبوی اور ملکی سفر پاک ہے ان البتہ ابلیس کی وہاں تک نہ رسائی ہے اور نہ ہی ممکن ہے اس لحاظ سے تمہیں دکھ ہو تو کوئی معاملہ نہیں اب حدیث مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیتا ہوں۔

مسلم شریف $\frac{1}{91}$ عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قَالَ أُتِيْتُ بِالْبُرَاقِ انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[معراج] کی رات میرے لئے براق لایا گیا آگے فرمایا فَرَكِبْتُهُ میں نے اس پر سواری [کی فرمایا] حتی اَتَيْتُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ براق پر سواری کر کے میں بیت المقدس [آیا] کیوں جی وہابیو اب بتاؤ اہل قبور انبیاء علیہم السلام کی زیارت کے لئے براق پر سواری کر کے مصطفیٰ [صلے اللہ علیہ] وسلم کو اتنا لمبا سفر طے کرانا یعنی تیز سے تیز سواری پر رب العزۃ نے سفر طے کرا کر [پہلے م]قامات مقدسہ کی زیارت کرائی اور پھر اہل قبور انبیاء علیہم کی زیارۃ کرائی پہلے مقامات [مقدسہ] کی زیارت کا ذکر حدیث مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہوں سنیئے۔

[معر]اج شریف کے سفر میں مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مقامات مقدسہ کی زیارت کرائی گئی

[نس]ائی شریف $\frac{1}{78}$ قَالَ اَنْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ أَتَدْرِيْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِطُوْرِ سَيْنَاءَ حَيْثُ كَلَّمَ [اللّٰهُ] مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام ثُمَّ قَالَ اَنْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ [فَقَ]الَ أَتَدْرِيْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِبَيْتِ لَحْمٍ حَيْثُ وُلِدَ عِيْسٰى [عَ]لَيْهِ السَّلَام۔

[ج]بریل علیہ السلام نے فرمایا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتریے نماز پڑھیئے [تو ن]بی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نوافل پڑھے پھر فرمایا کہ جہاں آپ نے نماز پڑھی ہے آپ جانتے ہیں یہ کونسا مقام ہے یہ طور سینا ہے جہاں اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کی پھر آپ براق پر سوار ہوئے اور چلے) پھر فرمایا اتریے نماز پڑھیئے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اتر کر نوافل ادا کئے) [ف]رمایا فَصَلَّيْتُ پھر میں نے نماز پڑھی تو جبریل علیہ السلام نے کہا حضور آپ

معلوم ہے کہ یہ کونسا مقام ہے جہاں آپ نے نماز پڑھی یہ بیت لحم ہے۔
یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تھی۔

۱۔ اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ مقامات مقدسہ جن میں مولد عیسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہے ان کی زیارت کے لئے دور دراز سے سفر کرکے جانا سنت ہے۔

۲۔ مقامات مقدسہ میں نوافل پڑھنے عبادت خداوندی کرنی ثواب ہے اور سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ انہی مقامات مقدسہ کا ذکر فرماتے ہوئے رب العزت نے لَقَدْ رَأٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى فرمایا کہ یقیناً مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے معراج شریف کی رات اپنے رب کی بڑی بڑی آیتیں نشانیاں مقامات مقدسہ کی زیارت کی۔

دور دور سے سفر کرکے مقامات مقدسہ کی زیارت کرنے کو شرک کہنا یہ قرآن کریم اور سنت وعمل مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔ اور یہ وہابیوں کا فتویٰ شرک رب العزت اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر عائد ہوا۔ حالانکہ قرآن کریم میں مذکور ہے کہ رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دور سے سواری پر سفر طے کرا کر مقامات مقدسہ کی زیارت کرائی جو سنت اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت ملائکہ بھی ثابت ہوئی اور مانعین محض مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تعصب کی بنا پر حرام اور شرک کہتے ہیں۔

مقامات مقدسہ کی زیارت کے بعد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے بواسطہ جبریئل علیہ السلام اہل قبور انبیاء علیہم السلام کی زیارۃ کرائی جو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے سنیئے۔

رب العزت نے سفر بعید طے کرا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء علیہم السلام اہل قبور کی زیارت کرائی"

مسلم شریف ۱/۹۶ } مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وَقَدْ رَأَيْتُنِيْ فِيْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کی جماعت کی زیارت کرائی گئی آگے فرمایا فَاَمَمْتُهُمْ میں نے ان کو جماعت کرائی۔

قرآن احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے تیز اور بہترین سواری براق پر سوار کرا کے تمام اہل قبور انبیاء علیہم السلام کی زیارت کرائی پھر اللہ تعالےٰ کا فرمان لَقَدْ رَأٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى یقیناً مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے بڑے بڑے نشانات دیکھے اور اس سفر میں وہ مقامات مقدسہ اور انبیاء علیہم السلام تھے۔

او وہابیو! قرآن کریم اور احادیث صحیحہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو گیا کہ دور دور سے سفر کرکے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کی قبور اور مقامات مقدسہ کی زیارۃ کو جانا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے تم وہابی بھی مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاءَنَا کی سنت سے اعراض کرکے اسلام" قرآن اور حدیث سے دور افتادہ ہو وہابی دین کو ترک کرکے قرآن کریم واحادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے موافق اپنا عقیدہ درست کرلو اور گنبد خضرا اور اہل اللہ کے مقامات مقدسہ کا سفر کرکے پہنچو ان کی نگاہ سے تمہارا ایمان درست ہو جائے گا اور فرمان خداوندی اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سے صحیح سمجھ کر اپنے اکابرین سے

نفرت کرو۔

آیات کے لغوی معنی نشانات کے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام بھی چونکہ قدرت خداوندی
کارخانے کے خواص سے ہیں اس لئے اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام پر آیت کا ا
فرمایا یعنی انبیاء علیہم بھی اللہ تعالےٰ کی قدرت کے خاص نشانات ہیں جس شخص نے رب
کا پتہ دریافت کرنا ہو تو اللہ تعالےٰ نے اپنا نشان انبیاء علیہم السلام کا فرمایا ہے اسی لئے اِھ
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کی تشریح صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ سے فرمائی اور
مِنَ اللّٰهِ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ والشہ
وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا کی طرف اشارہ فرمادیا جس سے ثابت ہوا
تعالےٰ کی طرف سے تمام مخلوق میں منعم من اللہ اور مقدم انبیاء علیہم السلام کا
مبارک ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام کو اپنا نشان ظاہر کیا اور فرما

انبیاء علیہم السلام کا وجود آیت اللہ ہے

مریم ۱۶/۲ } وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا تاکہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام ک
لوگوں کے لئے اپنی نشانی اور اپنی طرف سے رحمت بنادیں۔

تو اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وجود کو اپنی قدرت کا
بتایا اور آیات اللہ میں شامل فرمایا۔

حضرت عزیز علیہ السلام کو اپنا نشان فرمایا

البقرہ ۳/۳۵ } وَانْظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً اے عزیز علیہ السلام اپنے گد

کی طرف دیکھئے اور تاکہ ہم تمہیں نشان بنادیں اس آیۂ مبارکہ میں بھی رب العزت نے عزیز
علیہ السلام کے وجود کو آیت کا لفظ استعمال کیا۔

جب ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کا وجود آیت اللہ ہیں خواہ زمین کے اوپر ہوں جیسا کہ
حیات دنیوی میں یا آسمانوں پر ہوں یا عالم دنیا و برزخ میں ہوں تمام عالمین میں انبیاء علیہم السلام
کا وجود مبارک آیات اللہ ہیں جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ مسجد حرام سے سفر عظیم
طے کر کے مسجد اقصیٰ پہنچے تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا تاکہ ہم آپ کو
آیات اللہ کی زیارت کرائیں اور آیت اللہ وہاں ایک لاکھ چوبیس ہزار اہل قبور پیغمبر تھے
جو ہیں زندہ بھی تھے اور اہل قبور بھی تو سب کو آیت اللہ فرمایا تو زندہ اور اہل قبور انبیاء
علیہم السلام جو ہمیشگی زندگی قبول کر چکے ہیں ان آیات اللہ کی سفر کر کے زیارت کرنا سنت مقرر
ہو گیا اور اولیاء اللہ کو بھی آیات اللہ میں رب العزت نے شامل فرمایا ہے۔

اصحٰب کہف اولیاء اللہ بھی عجیب آیت اللہ ہیں

الکہف ۱۵/۱ } أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا
عَجَبًا ۝ بے شک غار اور تختی والے ہماری عجیب آیتوں سے ہیں۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے اصحٰب کہف کو اپنے آیات عجیبہ سے فرمایا اور
آگے چل کر اصحاب کہف کے متعلق فرمایا ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ یہ اصحاب
کہف اللہ تعالےٰ کے نشانوں سے نشانات ہیں۔

الانبیاء ۱۴/۱ } وَجَعَلْنَاهَا وَابْنَهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ ہم نے مریم علیہا السلام
اور اس کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو ہم نے عالمین کے لئے آیت اللہ بنایا۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے حضرت مریم علیہا السلام جو ولیہ تھی اور حضرت
عیسٰی علیہ السلام کو آیات اللہ میں شمار فرمایا اور حضرت مریم علیہ السلام کے جننے کے مقام
کی بھی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو زیارت کرائی اور آپ نے وہاں دو نفل بھی ادا فرمائے۔
تو معراج شریف کی رات میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا تاکہ
ہم آپ کو اپنے آیات اللہ کی زیارت کرائیں آیات اللہ عام ہے تاکہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ
وسلم کو مقامات مقدسہ کی زیارت کرا دی انبیاء علیہم السلام اور بعض کی قبر کی بھی زیارت کرائی
اور آیات قرآنیہ میں اولیاء اللہ بھی آیات اللہ فرمایا کہ وہ بھی اللہ تعالےٰ کی نشانیوں میں شامل
ہیں ان کی زیارت کے لیے سفر کر کے جانا بھی سنت ثابت ہو جاتی ہے اور جو اولیاء اللہ
کا مقام ہوتا ہے وہ بھی آیت اللہ کہلاتا ہے جیسا کہ فرمایا

انبیاء علیہم السلام کا مقام بھی آیت اللہ ہے

ال عمران ۹۷ { فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ بیت اللہ میں
آیات بینات ہیں جن میں ایک آیت بینۃ مقام ابراہیم علیہ السلام ہے یعنی وہ پتھر
جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر بیت اللہ کے وقت قیام کیا تو حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے جائے قیام والے پتھر کو رب کریم نے آیات بینات میں شامل فرمایا جو
گنبد خضرا ہے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی قیام گاہ ہے جہاں آپ کی بیٹھک ہے جو گنبد خضرا
میں شامل ہے آپ کے بیعت کرنے کا مقام ہے وہ بھی گنبد خضرا میں شامل ہے ان مقامات
مقدسہ پر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پڑتے رہے جن مقامات کی رب العزت
نے قسم کھائی حتٰہ حضور آپ کے قدموں کے غبار یا مقام کی قسم وہ مقام ابراہیم علیہ السلام

...زیادہ فوقیت رکھتا ہے وہ بھی بطریق اولیٰ آیات بینات میں شامل ہے جو ان کی زیارت
...سے اس جیسا ظالم اور منکر قرآن دنیا میں کوئی نہیں تو فرمان خداوندی لِنُرِيَهُ مِنْ
آيَاتِنَا انبیاء علیہم السلام کے مقامات مقدسہ اولیاء اللہ کے مقامات مقدسہ مثلاً
مقام حضرت مریم علیہا السلام وغیرہا کی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے مسافت
طے کرا کر زیارت کرائی تاکہ ان تمام مقامات انبیاء علیہم السلام اور مقامات اولیاء اللہ کی
سفر کر کے زیارت کرنا آیات اللہ کی زیارت بن جائے اور جو اس سے روکے شرک و کفر
کے فتوے لگائے گا وہ منکر قرآن ہے۔

آیات الٰہیہ کے منکرین کو گرفت الٰہی

ال عمران ۱۹ { وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ
جو اللہ تعالےٰ کی نشانیوں کا انکار کرے گا تو بے شک اللہ تعالےٰ بہت
جلد حساب لینے والا ہے۔
ان آیات اللہ کی زیارت کے منکرین سے اللہ تعالےٰ جلد حساب لے گا جو آخر کتاب
میں عرض کروں گا۔
"وہابی" مولوی صاحب تم نے تو اہل قبور انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ اور ان کے مقامات
متبرکہ کو آیات اللہ یعنی خداوند تعالےٰ کی قدرت کے نشانات ثابت کر دیئے ہم نے تو آج تک
قرآنی جملوں کو ہی آیات سنا تھا۔
"محمد عمر" آیات کو اللہ تعالےٰ نے نو چیزوں پہ استعمال فرمایا ہے۔
۱۔ انبیاء علیہم السلام کے وجود کو آیت اللہ فرمایا جیسا کہ قرآن کریم سے پہلے ذکر ہو چکا۔

۲- اولیاء اللہ کے وجود بھی آیات اللہ ہیں یہ بھی قرآن کریم سے بیان کیا جاچکا ہے۔
۳- انبیاء علیہم السلام کے مقامات بھی آیت اللہ ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہوا ابراہیم علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقام ولادت طور سینا جس پہاڑ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالےٰ سے ہمکلام ہوئے۔
۴- قرآنی جملوں کو بھی آیات کہا گیا جیسا کہ آگے عرض کرتا ہوں۔
۵- محض نشان کے معنی میں آیت کا استعمال ہوا یہ بھی ذکر کرتا ہوں۔
۶- قدرت خداوندی پر بھی اللہ تعالےٰ نے لفظ آیت استعمال فرمایا۔
۷- جن پر عذاب الٰہی نازل ہوا ہو وہ بھی آیات میں شامل ہیں۔
۸- انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے جو صادر ہو وہ آیت اللہ میں شامل ہے۔
۹- قیامت پر بھی آیت استعمال کیا گیا۔

زمینوں آسمانوں کے خصوصی مقامات کو آیات کہا گیا

یوسف $\frac{13}{12}$ } وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ اور آسمانوں اور زمین میں کئی نشانیاں ہیں جن پر سے وہ گزرتے ہیں اور وہ اس سے روگردانی کرتے ہیں۔

"**محمد عمر**" اللہ تعالےٰ نے اس جملہ قرآنیہ میں ثابت کر دیا کہ آسمانوں کے نیچے اور زمین کے اوپر اللہ تعالےٰ کے بندوں کے کئی متبرک مقامات ہیں جن آیات اللہ سے گنبد خضرا بھی روئے زمین کے اعلیٰ آیت بینات سے آیت بینہ ہے جس مقام کا زمین و آسمان میں کوئی آیت اللہ میں اس کے مقابلے کی آیت بینہ نہیں گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

کا سرکاری دفتر ہے جس میں ملائکہ ملازم ہیں اور دفتر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے منشی ہیں قاصد ہیں۔

اور آسمانوں پر بیت معمور، جنت، لوح، قلم وغیرھم آیات اللہ ہیں۔

آیت کے معنی قرآنی کلمات کے مجموعے کو آیت کہا جاتا ہے

(۱) تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ۔ یہ اللہ تعالےٰ کی آیتیں ہیں۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم ان کو صحیح آپ پر پڑھتے ہیں۔ یہ بیان کرنے والی کتاب کی آیتیں ہیں۔

"**محمد عمر**" اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے صرف کلمات خداوندی یعنی کلمات قرآنیہ کا نام آیت مقرر فرمایا یہ قرآن کریم بھی قدرۃ خداوندی کے نشانات سے ایک نشانی ہے کیونکہ با علاوہ خداوندی اس کی مثل بھی سوائے خداوند تعالےٰ کے کوئی پیش نہیں کر سکتا۔

آیت صرف نشانی کے معنی ہیں

۲- **البقرۃ** $\frac{2}{32}$ } وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖ ان کے نبی (داؤد علیہ السلام) نے ان کو کہا کہ طالوت کے بادشاہ ہونے کی نشانی یہ ہے

"**محمد عمر**" اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے آیت کے معنی صرف نشانی کے مراد لئے ہیں۔

الذاریات $\frac{26}{1}$ } وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ اور زمین میں یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

الجاثیہ $\frac{25}{1}$ } اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ بے شک

آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

البقرۃ ۳/۴ { قَالَ رَبِّ اجْعَل لِّي آيَةً قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا ۔

ذکریا علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے لئے کوئی نشان فرما دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرا نشان یہ ہے کہ تو لوگوں سے تین دن کلام نہ کر سکے گا سوائے اشارے کے۔

آیت کے معنی قدرۃ خداوندی

۳۔ بنی اسرائیل ۱۵/۲ { وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ رات اور دن کو ہم نے قدرت کی دو نشانیاں بنائی ہیں۔

محل غور: اس جملہ قرآنیہ میں اللہ تعالیٰ نے رات اور دن کو اپنی قدرۃ کی نشانیاں بیان فرمایا کہ یہ دن اور رات بھی آیات اللہ ہیں جو شخص یہ کہے کہ یہ قدرۃ خداوندی سے نہیں کوئی ان کو تبدیل نہیں کرتا بلکہ خود بخود یہ نظام بدل رہا ہے وہ قدرۃ خداوندی کا منکر ہے۔

رب العزت نے اس آیۃ کریمہ میں اپنی قدرۃ کی دو نشانیاں رات اور دن اپنی مخلوق کو بتائیں تاکہ میری اس قدرۃ کو دیکھ کر میری مخلوق میری توحید کی قائل ہو جائے اور ان کو یقین ہو جائے کہ یہ سوائے خالق کائنات کے اور کوئی نہیں کر سکتا:

معذب من اللہ پر بھی آیت کا لفظ استعمال ہوا

(۴) الفرقان ۱۹/۱۴ { وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَ

جَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ۔

اور نوح علیہ السلام کی قوم نے جب رسولوں کو جھٹلایا ان تمام کو ہم نے غرق کر دیا اور لوگوں کے لئے ان غرق شدہ کو اپنی قدرت کی نشانی بنا دی اور ظالموں کے لئے ہم نے تکلیف دینے والا عذاب تیار کیا ہے۔

محل غور: اس جملہ قرآنیہ میں رب العزت نے معذب من اللہ کو اپنی قدرت کی نشانی فرمایا تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ مکذبین رسل کو تباہ و برباد کر دیتا ہے جو دوسروں کے لئے عبرت ثابت ہوتی ہے یہاں لِلنَّاسِ آيَةً فرمایا یعنی لوگوں کے لئے وہ معذب من اللہ خدائی قدرت کا نشان بن گئے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم قوم لوط کے مقام سے گزرے تو رو کر اور دوڑ کر تشریف لے گئے تاکہ ثابت ہو جائے کہ خداوند تعالیٰ کے عذاب شدہ مقام سے دوڑ کر گزرے اور عقیدہ یہ رکھے کہ یا اللہ مجھے نبی اللہ کے مکذبین میں شامل نہ فرمانا۔

تو قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ میں وحدہٗ لاشریک نے معذب من اللہ کو اپنا نشان بیان فرما کر لفظ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً فرما دیا کہ آیت اللہ سے یہ عذاب شدہ لوگ بھی ایک آیت ہیں یعنی قدرۃ خداوندی کا نشان ہیں۔

انبیاء علیہم السلام کے معجزات بھی آیات اللہ ہیں

(۵) بنی اسرائیل ۱۵/۱۲ { وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۔ اور یقیناً ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نو واضح معجزات دیے۔

(۲) طٰہٰ ۱۶/۱ } وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَىٰ ۔

اور اے موسیٰ علیہ السلام اپنے ہاتھ کو اپنی بغل میں دبا دے بغیر کسی بیماری کے چمکتا ہوا نکلے گا۔ یہ میری قدرت اور تمہاری نبوت کی دوسری نشانی ہے۔ تاکہ ہم آپ کو اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں۔

(۳) طٰہٰ ۱۶/۲ } اِذْهَبْ أَنْتَ وَأَخُوكَ بِآيَاتِي وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي
اے موسیٰ تم اور تمہارا بھائی ہماری طرف سے معجزات لے جاؤ یہ میری نشانیاں ہیں اور میرے ذکر میں سستی نہ کرنا۔

(۴) طٰہٰ ۱۶/۱۲ } وَلَقَدْ أَرَيْنَاهُ آيَاتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَأَبَىٰ ۔
اور ہم نے فرعون کو اپنی قدرت کے تمام نشانات۔ (یعنی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معجزات عطا فرمائے سب دکھائے) فرعون نے جھٹلایا اور انکار کر دیا۔

(۵) شعراء ۱۹/۲ } فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا إِنَّا مَعَكُمْ مُسْتَمِعُونَ ۔
اے موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) تم دونو میرے نشانات معجزے لے جاؤ ہم تمہارے پاس سننے والے ہیں۔

(۶) آل عمران ۳/۵ } وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ ۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بنی اسرائیل کا رسول مقرر ہوا ہوں اور تمہارے رب کریم کی طرف

سے نشان لایا ہوں (اس آیۃ کریمہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے معجزات کو آیت فرمایا۔

(۷) الاعراف ۸/۱۰ } هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً ۔
حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالےٰ کی اونٹنی تمہارے لئے نشانی ہے۔

صالح علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے جو معجزہ عطا فرمایا اور ان کی دعا سے پتھر سے اونٹنی کو پیدا فرما دیا اور اپنی قدرت کا اور حضرت صالح علیہ السلام کی صداقت نبوۃ کا نشان مقرر کر دیا۔

یہ تو فقیر نے جملہ معترضہ کے طور پہ بیان کر دیا ہے آمدم بر سر مطلب کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب العزت کا معراج کی رات دور سے مسافت طے کرا کر مقامات مقدسہ کی زیارت کرانا جن میں قبور و اہل قبور شامل ہیں سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم سے ثابت ہوا زیارۃ قبور و اہل قبور کے لئے دور سے سفر کرنے کو شرک کہنے والا قرآن مجید کا مکذب ہے اور قبور و اہل قبور و دیگر مقامات مقدسہ آیت اللہ و شعائر اللہ کی طرف دور دور سے سفر کر کے جانے والا اسلامی فعل ادا کر رہا ہے اور مثاب من اللہ ہے۔ عاملین میں اجر عظیم کا مستحق ہے مقامات مقدسہ شعائر اللہ سے دور دور سے سفر کر کے برکت حاصل کرنا اسلامی شعائر ہے

اولیاء اللہ کے تلووں کا مقام شعائر اللہ میں داخل ہے

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا۔

بے شک صفا اور مروۃ شعائر اللہ سے ہیں تو جس شخص نے بیت اللہ کا حج کیا یا عمرہ کیا تو اس پر صفا مروہ کا طواف کرنا گناہ نہیں۔

اللہ تعالے نے اس آیۃ کریمہ میں فریضہ حج ادا کرنے والے کو کہا کہ صفا اور دو نو پہاڑیاں اللہ تعالے کی نشانیوں سے ہیں کیونکہ ان دونوں پہاڑیوں پہ اللہ تعا[لے] کی ولیہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالے عنہا کے قدموں کے تلووں کا مقام ہے۔ خداوند کریم کے نزدیک جب ولی اللہ کے تلووں کی جگہ شعائر اللہ ہیں تو جہاں انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کا وجود مبارک ہو وہ بھلا شعائر اللہ میں کیسے داخل نہیں اس آیۃ کریمہ ثابت ہوا کہ انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کے مقامات اللہ تعالے کی نشانیاں ہیں تو ان کی قبروں کے مقامات جہاں ان کے وجود مبارک ہیں وہ بھی شعائر اللہ ہیں بتاؤ بھئی وہابیو تمہیں اس پہنچنے کی قسم انصاف سے کہنا کہ اگر صفا اور مروہ ولیہ چلنے کا مقام اللہ تعالے کے شعائر ہیں تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا گھر مبارک وما حولہ آسمان تک شعائر میں داخل کیوں نہیں؟ یا فرقہ وہابیہ مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم سے خاص دشمنی رکھتا ہے۔ اور پھر اللہ تعالے نے فرماتا ہے وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ کہ اولیاء اللہ شعائر اللہ کی تعظیم کرتے ہیں اور شعائر اللہ کی تعظیم کرنے والے اولیاء اللہ میں شامل ہیں اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص شعائر اللہ کا گستاخ ہے ان کو گرانا واجب سمجھتا ہے ان کی جماعت میں کوئی ولی اللہ نہیں ہو سکتا اسی لئے فرقہ وہابیہ میں کوئی ولی اللہ نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا اور نہ ہی ہے اور نہ ہی ممکن ہے کیونکہ شعائر اللہ کے گستاخ ہیں دشمن

[اس] دوسری آیت کریمہ میں اللہ تعالے نے ان مقدس مقامات پر قربان ہونے والے [جانوروں کو] شعائر اللہ فرما دیا۔

[پ ۱۷] الحج ع ۵ } وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ۔

اور بدنے اونٹ ہم نے تمہارے لئے ان کو اللہ تعالے کی نشانیاں بنا دی ہیں اور تمہارے لئے ان میں خیر ہے ان مقامات پر قربان ہونے والے جانور شعائر اللہ ہیں اور انہیں خیر ہے بھلا جو نبی اللہ کا وجود خداوند کریم کے نزدیک آیت اللہ ہے اور شعیرۃ اللہ ہے جو فرقہ ان کو گرانا واجب کہے اور گرائے اور عقیدہ رکھے بھلا اس کا تعلق اللہ تعالے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کیسے ہو سکتا ہے اور آیت اللہ اور شعائر اللہ کا دشمن اسلام میں کیسے داخل ہو سکتا ہے۔ وَاللّٰهُ اعلم بالصواب وما علينا الا البلاغ۔

فقیر اب احادیث صحیحہ مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم سے دور دور سے سفر کرکے شعائر اللہ آیت اللہ قبور مومنین اہل قبور کے لئے جانا پیش کرتا ہے۔

قبور کی زیارۃ کے لئے سفر کرکے جانا مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

(۱) مسلم شریف ۱ / ۳۱۴ } حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ومحمد بن عبد الله بن نمير ومحمد بن مثنى واللفظ لابي بكر وابن نمير قالوا نا محمد بن فضيل عن ابي سنان وهو ضرار بن مرة عن محارب بن دثار عن ابن بريدة عن ابيه قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا الخ ۔ ابی بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں کی زیارۃ سے میں نے تمہیں منع کیا تھا اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں تم زیارۃ کے لئے جایا کرو۔

۲۔ ابوداؤد $\frac{۲}{۱۰۵}$ حدثنا احمد بن یونس نا معرف بن واصل عن محارب بن دثار عن ابن بریدہ عن ابیہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّ فِيْ زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً ۔

حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا اب تمہیں اجازت ہے قبروں کی زیارۃ کیا کرو قبروں کی زیارۃ میں نصیحت ہے۔

۳۔ المستدرک $\frac{۱}{۳۷۶}$ حدثنا ابو علی الحسین بن علی الحافظ انبأ عبد اللہ الاھوازی ثنا بشر بن معاذ العقدی ثنا عامر بن یساف ثنا ابراہیم بن طہمان عن یحیی بن عباد عن انس بن مالک قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اَلَا فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهُ يُرِقُّ الْقَلْبَ وَتُدْمِعُ الْعَيْنَ وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب

زیارۃ کیا کرو کیونکہ قبروں کی زیارۃ کرنا دل کو نرم کرتا ہے آنکھیں بہاتا ہے اور آخرت یاد دلاتا ہے اور زیارۃ چھوڑنا نہیں۔

۱۔ اس حدیث میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارۃ کرنے کی ممانعت کو منسوخ فرما دیا۔

۲۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ پہلے قبور کی زیارۃ کرنے کی ممانعت تھی بعد میں اجازت ہوئی۔

۳۔ قبروں کے پاس دلوں کو نرم کرنا خشوع و خضوع کرنا رونا آخرت کو یاد کرنا یہ فوائد زیارت قبور سے ہے سنت ہے شرک و بدعت نہیں جیسا کہ وہابیہ نے کہا ہے۔ اونام کے اہلحدیث کہلانے والو! بتاؤ ؟

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہوا کہ میرے ایماندار امتی ایمانداروں کی قبروں کی زیارۃ کے لئے جائیں۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہو کہ ایماندار ایماندار مسلمان کی قبر پہ جائے تو دل نرم ہوتا ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مومن مومن کی قبر پہ جانے اس کی آنکھیں روتی ہیں آخرت یاد آتی ہے۔

وہابی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی قبروں پہ جانا شرک کہتے ہیں۔

وہابی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کے پاس جائے تو مشرک ہو جاتا ہے وہابی کا دل سخت ہوتا ہے گنہگار ہو کر آتا ہے۔

اب فیصلہ تم پہ ہے کہ تمہارا اہلحدیث کہلانا صحیح ہے یا غلط حدیث مصطفٰے صلے اللہ

علیہ وسلم کے دشمن ہو یا عامل تم خود سوچو

۴۔ نسائی شریف ۱/۲۸۵ } اخبرنی محمد بن آدم عن ابن فضیل عن ابی سنان عن محارب بن دثار عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا الخ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گذشتہ زمانے میں میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ زیارۃ قبور کے لئے جاؤ۔

(۵) بیہقی شریف ۴/۷۷ } اخبرنا ابو القاسم زید بن جعفر بن محمد علوی بالکوفۃ انبأ ابو جعفر بن دحیم ثنا محمد بن الحسین بن ابی الحنین ثنا ابو حذیفۃ ثنا ابراہیم یعنی ابن طہمان ثنا عمرو بن عامر عن عبد الوارث عن انس قال نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ لُحُومَ الْأَضَاحِي وَالْأَوْعِيَةَ وَزِيَارَةَ الْقُبُورِ ثُمَّ ذَكَرَ اذْنَهُ فِيهَا بِطُولِهِ قَالَ وَكُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ ثُمَّ بَدَا لِي فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُرِقُّ الْقَلْبَ وَتُدْمِعُ الْعَيْنَ وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ فَزُورُوا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے گوشت اور سابقہ برتن اور قبروں کی زیارۃ

سے منع فرمایا پھر ان کی اجازت مرحمت دی اور بہت زیادہ ذکر کیا اور فرمایا کہ میں تمہیں قبروں کی زیارۃ کرنے سے روکتا تھا پھر میرے لئے اجازت ہو گئی اب تم قبروں کی زیارۃ کو جایا کرو اس لئے کہ قبروں کی زیارۃ دل کو نرم کرتی ہے آنکھ کو رلاتی ہے آخرۃ یاد دلاتی ہے تم ضرور قبروں کی زیارۃ کرو۔

اس حدیث مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوا کہ قبروں کی زیارۃ سے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے بحکم خداوندی منع فرمایا تھا اور بعد میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اجازت دے دی تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت مسلمہ کو مسلمانوں کی قبروں کی زیارۃ کا حکم جاری فرما دیا فرقہ وہابیہ جو مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور صلحاء کی قبور پر سفر کر کے جانے کو منع کرتا ہے اور شرک کہتا ہے تو وہابی اس امر سے خداوند کریم اور مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سخت دشمن ثابت ہوا۔

وہابیوں کی کتاب التوحید وغیرہ پڑھ کر ان احادیث مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مقابلے میں رکھا جائے تو صاف صاف یقین ہوتا ہے کہ فرقہ وہابیہ نے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانوں کو سامنے رکھ کر رد لکھا ہے۔ جو مسلمانوں کو ان احادیث مذکورہ بالا سے واضح ہے

(۶) بیہقی شریف ۴/۷۷ } (واخبرنا) ابو عبد اللہ الحافظ ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا الربیع بن سلیمان (قال و حدثنا) ابو العباس انبأ محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم قالا انبأ عبد اللہ بن وہب قال اخبرنی اسامۃ بن زید ان محمد بن یحیی بن حبان الانصاری اخبرہ ان واسع بن حبان حدثہ ان ابا سعید الخدری حدثہ ان رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا

فَاِنَّ فِیْہَا عِبْرَۃً الخ ؛

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ زیارۃ کو جایا کرو کیونکہ اس میں نصیحت ہے ۔

(۷) بیہقی شریف ۴/۷۷ } (داخبرنا) ابوعبداللہ الحافظ ثنا ابوالعباس محمد بن یعقوب انبا محمد بن عبداللہ بن عبد الحکم

(۸) المستدرک ۱/۳۷۵ } انبا ابن وھب اخبرنی ابن جریج عن ایوب بن هانی عن مسروق ابن الاجدع عن عبد اللہ بن مسعود اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ وَعَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَعَنْ نَبِیْذِ الْاَوْعِیَۃِ اِلَّا فَزُوْرُوْا الْقُبُوْرَ فَاِنَّھَا تُزَھِّدُ فِی الدُّنْیَا وَتُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ وَکُلُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِیْ وَاَبْقُوْا مَا شِئْتُمْ فَاِنَّمَا نَھَیْتُکُمْ عَنْہُ اِذِ الْخَیْرُ قَلِیْلٌ فَوَسَّعَ اللہُ عَلَی النَّاسِ اَلَا اَنَّ وِعَاءً لَا یُحَرِّمُ شَیْئًا وَاِنَّ کُلَّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ اور قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے اور کھجوروں کے نچوڑنے والے برتنوں کے استعمال سے منع کیا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ قبروں کی زیارۃ کرو کیونکہ قبور کی زیارہ کرنا دنیا میں زھد سکھاتا ہے آخرت یاد دلاتا ہے اور قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے

زیادہ کھالو اور جو چاہو باقی رکھو میں نے تمہیں اس سے منع کیا تھا اس وقت خیر کم تھی اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو وسعت دی یعنی مسلمان غریب تھے اب مالدار امیر ہو گئے ہیں خبردار برتن پلید نہیں ہوتا اور بے شک ہر نشے والی چیز حرام ہے ۔

(۱) مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو پہلے مسلمانوں کی قبروں کے احترام کا پورا پتہ نہ تھا جب آپ نے ان کا احترام کچھ عرصے میں پورا سمجھا دیا تو قبور کی زیارۃ کا حکم دے دیا ایسے ہی پہلے مسلمان غربت کی وجہ سے قربانیاں کم دیتے تھے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانیوں کے گوشت کا ذخیرہ ممنوع قرار دے دیا جب مسلمان متمول ہو گئے تو ذخیرے کی اجازت دے دی ایسے ہی مسلمانوں کو پہلے کھجوروں کے باسی اور صحیح منشی اور غیر منشی میں پوری تمیز نہ تھی کیونکہ عرب نشے کا عادی تھا نئے مسلمان ہوئے تو مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے نبیذ کے برتن سے قطعاً ممانعت فرمادی جب عربوں کے دلوں کو نشہ آور چیزوں سے نفرت ہو گئی تو مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نشہ آور چیزوں کے برتنوں سے ممانعت فرمادی اور فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے لیکن جن کھجوروں کے عرق میں ابھی نشہ نہ ہو اس کے برتن کو استعمال کرنا جائز ہے ۔

(۹) کنز العمال ۸/۹۰۸ } زُوْرُوْا الْقُبُوْرَ فَاِنَّھَا تُذَکِّرُکُمُ الْاٰخِرَۃَ (ابن ماجہ)
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں کی زیارۃ کرو وہ آخرت یاد دلاتی ہیں ۔
مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ قبور کی زیارۃ سے

منع کرتا ہے وہ تحقیق سے دور ہے۔

(۱۰) کنز العمال ۸/۹۸ { زُوْرُوا الْقُبُوْرَ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا (طس عن زید بن ثابت)

زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبروں کی زیارۃ کرو اور منع نہیں کرنا۔

(۱۱) کنز العمال ۸/۹۸ { كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ

(عن ابن مسعود) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا کرتا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ قبروں کی زیارۃ کرو کیونکہ وہ دنیا میں زہد سکھاتی ہیں اور آخرۃ یاد دلاتی ہیں۔

(۱۲) کنز العمال ۸/۹۸ { كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اَلَا فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُرِقُّ الْقَلْبَ وَتُدْمِعُ الْعَيْنَ وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا (ك عن انس)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پہلے تمہیں قبور کی زیارۃ سے منع کیا کرتا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ زیارۃ کرو کیونکہ وہ دل کو نرم کرتا ہے آنکھوں کو رلاتا ہے اور آخرۃ یاد دلاتا ہے اور منع نہیں کرتا۔

(۱۳) کنز العمال ۸/۹۸ { اِنِّیْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا

لِتُذَكِّرَكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ زیارۃ کیا کرو ان کی زیارۃ نیکی یاد دلاتی ہے۔

(۱۴) کنز العمال ۸/۹۸ { نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّ لَكُمْ فِيْهَا عِبْرَةً (طب عن ام سلمة)

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں قبور کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب حکم جاری کرتا ہوں کہ ان کی زیارۃ کیا کرو کیونکہ تمہارے لئے ان میں نصیحت ہے۔

(۱۳) المستدرک ۱/۳۷۵ { حدثنا ابو بكر محمد بن عبد الله بن عمر البزاز ببغداد ثنا محمد بن شاذان الجوهري ثنا زكريا بن عدي ثنا سلام بن سليم عن يحيى الجابر عن عمرو بن عامر عن انس بن مالك قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب حکم دیتا ہوں کہ قبروں کی زیارۃ کیا کرو کیونکہ وہ موت یاد دلاتی ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سفر کر کے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارۃ کے لئے جانا

۱۴۔ المستدرک ۱/۳۷۵ { اخبرنا ابو عبد الله محمد بن عبد الله الصفار ثنا ابو بكر

بن ابی الدنیا ثنا احمد بن عمران الاخنسی ثنا یحیی بن یمان
سفیان عن علقمۃ بن مرثد عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ
زَارَ النَّبِیُّ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم قَبْرَ اُمِّہٖ فِیْ اَلْفٍ مُقَنَّعٍ
فَمَا رُئِیَ بَاکِیًا اَکْثَرَ مِنْ یَوْمَئِذٍ۔ ھٰذا حدیث صحیح علی
الشیخین ولم یخرجاہ =

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنا چہرہ مبارک کپڑے سے ڈھانپ کر اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارۃ
کی اور زار زار روئے ہم نے اس دن جیسا کبھی روتے نہیں دیکھا۔

(۱۵) **ترمذی شریف** $\frac{1}{125}$ } حدثنا محمد بن بشار محمود بن غیلان
بن علی الخلال قالوا انا ابو عاصم النبیل
نا سفیان عن علقمۃ بن مرثد عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ
قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ
زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِیْ زِیَارَۃِ قَبْرِ اُمِّہٖ فَزُوْرُوْھَا
فَاِنَّھَا تُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ =

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ضرور میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا تو یقیناً
محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارۃ کی اجازت مل
گئی ہے تم اب قبروں کی زیارۃ کیا کرو کیونکہ وہ آخرۃ یاد دلاتی ہیں۔

(۱۶) **تاریخ کامل لابن اثیر** $\frac{1}{165}$ } قَالَ ابن اسحٰق وَتُوُفِّیَتْ اُمُّہٗ

آمِنَۃُ وَلَہٗ سِتُّ سِنِیْنَ بِالْاَبْوَاءِ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ کَانَتْ
قَدِمَتْ بِہِ الْمَدِیْنَۃَ عَلٰی اَخْوَالِہٖ مِنْ بَنِیْ النَّجَّارِ تُزِیْرُہٗ اِیَّاھُمْ
فَمَاتَتْ وَھِیَ رَاجِعَۃٌ =

ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت
آمنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا وصال ہوا تو مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم کی
عمر شریف چھ برس کی تھی اور آپ کی والدہ ماجدہ کا وصال ابوا مقام
میں ہوا جو مکے اور مدینے کے درمیان ہے آپ کی والدہ ماجدہ بنی نجار کے
اپنے خالہ زاد بھائیوں کی ملاقات کے لئے آئیں تو واپسی پر ان کا وصال
مکے اور مدینے کے درمیان ابوا مقام میں ہو گیا اور وہیں دفن کی گئیں

ابن ہشام $\frac{1}{169}$ } قَالَ ابن اسحٰق حدثنی عبد اللہ بن ابی بکر بن
محمد بن عمرو بن حزم اَنَّ اُمَّ رَسُوْلِ اللہِ
صلی اللہ علیہ وسلم آمِنَۃَ تُوُفِّیَتْ وَرَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ
وسلم ابْنُ سِتِّ سِنِیْنَ بِالْاَبْوَاءِ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ
کَانَتْ قَدْ قَدِمَتْ بِہٖ عَلٰی اَخْوَالِہٖ مِنْ بَنِیْ عَدِیِّ بْنِ النَّجَّارِ
تُزِیْرُہٗ اِیَّاھُمْ فَمَاتَتْ وَھِیَ رَاجِعَۃٌ بِہٖ اِلٰی مَکَّۃَ =

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا انتقال
مکے اور مدینے کے درمیان ابوا میں ہوا اس وقت رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کی عمر شریف چھ برس کی تھی آپ کی والدہ ماجدہ اپنے خالہ زاد
بھائیوں کی ملاقات کے لئے تشریف لائیں جو بنی نجار قبیلے سے تھے مکے کی

طرف لوٹتے ہوئے ابواء میں ان کا انتقال ہو گیا۔

(۱۸) استیعاب لابن عبدالبر ۱/۱۳ { فَاَخْرَجَتْهُ آمِنَةُ اِلٰی اَخْوَالِ اَبِیْهِ بَنِی النَّجَّارِ تَزُوْرُهُمْ بِهٖ بَعْدَ سِتِّ سِنِیْنَ مِنْ عَامِ الْفِیْلِ وَکَوْ فَیَکُ اُمِّهٖ آمِنَةُ بَعْدَ ذَالِکَ بِالْاَبْوَاءِ وَمَعَهَا النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَدِمَتْ بِهٖ اُمُّ اَیْمَنَ مَکَّةَ بَعْدَ مَوْتِ اُمِّهٖ بِخَمْسَةِ اَیَّامٍ۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بنی نجار کے اپنے خالہ زاد بھائیوں کی ملاقات کے لئے مدینہ طیبہ تشریف لائیں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف اس وقت چھ برس کی تھی آپ کی والدہ ماجدہ کا وصال عام فیل کے ایک مہینہ بعد ابواء مقام میں ہوا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ تھے ام ایمن مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو والدہ ماجدہ کے وصال کے بعد پانچ دن میں مکے لے آئیں۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ابواء مقام جو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کی قبر شریف کی زیارت گاہ ہے مکے شریف سے پانچ منزلیں ہے اور مدینہ طیبہ چھ منزلیں ہے تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم مکے شریف میں تھے تو پانچ منزلیں مسافت طے کر کے اپنی والدہ ماجدہ کی زیارت گاہ پہ پہنچتے اور جب مدینہ طیبہ پہنچتے تو چھ منزل مسافت طے کر کے تشریف لاتے۔

وہابیو! اب تم بتاؤ کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم صرف اپنی والدہ ماجدہ کی زیارت گاہ کی زیارت کی نیت سے سفر کر کے تشریف لے جاتے تھے اب تم نے فتویٰ لگا دیا کہ قبروں کی

زیارت کی نیت سے سفر کر کے جانا شرک ہے تو تمہارے فرقے نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہوئے بھی شرم نہ کی اور جو فرقہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر شرک کا فتویٰ لگانے والا ہو تو امت محمدیہ اس کے لئے کیا شئی ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کے بزرگ محدث کا فیصلہ

(۱۹) نیل الاوطار شوکانی ۴/۱۱۴ { عن بریدة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِیْ زِیَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَکِّرُ الْاٰخِرَةَ (رواہ الترمذی وصححہ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کے لئے اجازت دی گئی ہے لہٰذا اب تم بھی قبروں کی زیارت کو چلے جایا کرو کیونکہ وہ قبریں آخرت یاد دلاتی ہیں۔ (یہ ترمذی شریف کی روایت ہے)

غیر مقلدین وہابیو! اب تو تمہارے بڑے محدث نے حدیث کی دلیل پیش کر کے اقرار کر لیا کہ تم میڑھے کے ٹیڑھے ہی تمہارے نہ اپنے بڑے پر یقین نہ ہی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور نہ ہی تمہارا خداوند کریم کے قرآن پر ایمان ہے سنیئے تمہارے شوکانی آگے لکھتے ہیں۔

(۲۰) نیل الاوطار ۴/۱۱۴ { فَهٰذِهِ الْاَحَادِیْثُ فِیْهَا مَشْرُوْعِیَّةُ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ وَنَسْخُ النَّهْیِ عَنِ الزِّیَارَةِ - اور ان

تمام احادیث میں قبروں کی زیارۃ کے لئے جانا شرعی ثابت ہوا اور منع زیارۃ کرنے کی حدیثیں منسوخ ہو گئیں۔

کیوں جی وہابیو اب بتاؤ تمہارا علامہ اور امام الطائفۃ الوہابیہ اس فتوے کی سے ایماندار رہا یا نہ تمہارے نزدیک تو علامہ شوکانی بھی مشرک ہی ثابت ہوا امام الطائفۃ الوہابیہ کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ قبور کی زیارۃ کے لئے جانا مسنون ہے ہمارا کام کہدینا ہے یاد رہ۔ تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو

اب تمہارے بڑے نے تو تسلیم کر لیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے قبروں کی زیارۃ کو سفر کرکے جانا ثواب سمجھتے ہو تو فرمانِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مطیع ہو ورنہ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ کے متوجب ہو۔

دشمنانِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال میدانِ حشر میں

الاحزاب ۲۲/۸ { يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝

قیامت کے دن کفار و منافقین کے مونہہ دوزخ میں اُلٹے کئے جائینگے تو وہ چلا اُٹھیں گے۔ افسوس ہم اللہ تعالٰے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے (تو آج ناجی ہوتے) اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے امیروں اور بڑوں کی اطاعت کی تو انہوں نے ہمیں صراط مستقیم سے گمراہ کر دیا۔

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالٰے نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنے والوں کا حال بیان فرمایا کہ ایسے لوگوں کے مونہہ دوزخ میں اوندھے کئے جائیں گے وہ لوگ دوزخ میں پکاریں گے کہ ہمارے مولویوں نے یا اللہ ہمیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بلند رکھا اور ہم تیرے حکم قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ سے گمراہ رہے۔ تو اس وقت پچھتانا کام نہ دے گا۔

مسلمانو! آج ہی دشمنانِ رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کو گناہ کا کفارہ سمجھو اگر اللہ تعالٰے نے توفیق دے تو وہاں جانے کی ضرور کوشش کرو اور اسلامی فریضہ سمجھا اور وہاں پہنچکر اپنے گناہوں سے توبہ کرو تاکہ گناہوں کی معافی مل جائے تاکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وَيُزَكِّيْهِمْ فرمانِ خداوندی کے موافق تمہیں پاک کر دیں۔

غیر مقلدین وہابی کو چونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ابتدائی اور حقیقی عناد ہے اس لئے دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرکے جانا بھی گوارہ نہیں کرتے یہ اصول ہے کہ جس سے ناراضگی ہو جب کوئی موقعہ شادی یا غمی کے اجتماع کا ہو تو وہ اپنے خاص رشتہ داروں کو واضح کر دیتا ہے کہ فلاں شخص سے میری عداوت ہے اگر تم نے اس کو دعوت دی یا تم اس کے پاس گئے تو میں نہیں آؤں گا میری تمہاری مجلس۔

ایسے وہابی کہتا ہے کہ اگر کوئی وہابی رسول علیہ السلام کی طرف سفر کرکے گیا تو ہماری جماعت سے خارج ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اچھے کی صحبت صالح بنا دیتی ہے اور برے کی صحبت بد بنا دیتی ہے اگر کوئی شخص برے کی صحبت میں "بیٹھے" جائے اور تعلق رکھے تو اس کے ورثا اس کو منع کرتے ہیں کہ کیوں اپنی زندگی برباد کرتے ہو اس سے۔

پاس نہ جایا کرو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُ
یا رسول صلے اللہ علیہ وسلم جب یہ لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کرلیں تو آپ کے دربار میں
حاضری دیں دور ہوں یا نزدیک شرق میں ہوں یا غرب میں جنوب میں ہوں یا شمال
لیکن وہابی دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری سے منع کرتا ہے۔ جس سے ثا
ہوتا ہے کہ وہابی کا ارادہ ہے کہ کوئی پاک نہ ہو جائے یا دشمنی کی بنا پر نہیں جانے د
تیسری بات یہ ہے کہ جب کسی کا ارادہ نشے کے استعمال کا ہوتا ہے تو وہ بھنگی یا چر
یا افیونی کی صحبت میں جانا شروع کر دیتا ہے تو وہ اس کو آہستہ آہستہ نشے کی چاٹ
ہے پھر ذرا ذرا نشے کا استعمال کرا کر پورا نشئی بنا دیتا ہے۔ تو یہ وہابی یہ سمجھ
غیر مقلد اپنی امت کو دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں جانے سے منع کر
ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کہیں ہمارے فرقے کا آدمی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر
صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت اور نور سے فیضیاب ہو گیا تو ہمارے کام کا نہ رہ جائیگا
اس کے دل سے بغض وعناد جاتا رہے گا۔ تو وہابیوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے
بھی حقیقی ابتدائی عناد ہے اور اپنے فرقے سے بھی بغض ہے کہ یہ لوگ مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم سے مستفیض نہ ہو جائیں ادھر دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے منع کرتا ہے
ادھر ابلیس کو دعوت دیتا ہے۔ بیت الخلاء جاتے وقت اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ نہیں پڑھتا کہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں نہ ہو جاؤں شیطان
مجھ سے دور ہٹ جائے گا بلکہ بسم اللہ پڑھ کر ابلیس کا استقبال کرتا ہے۔ زوال اور
غروب کے وقت سورج ابلیس کے سینگوں میں ہوتا ہے ان اوقات میں بھی یہ اس کا
استقبال کرتا ہے نیز یہ ابلیس کا پجاری ہے اس لئے شیطانی وقت میں شیطانی صحبت کو پسند

ہے اور روحانی وقت میں روحانی عبادت سے محروم ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ
مسلمان کا پلہ ابلیس سے چھڑا کر رحمان سے تعلق لگا دیتے ہیں اس لئے یہ مصطفےٰ
علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں جانے سے ہی منع کرتا ہے۔
چوتھی بات یہ ہے کہ ابلیس اللہ تعالیٰ کو اپنی کمزوری کا اظہار کر چکا ہے کہ اِلَّا عِبَادَكَ
مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ یا اللہ میں ہر آدمی پر اپنی طاقت خرچ کروں گا لیکن تیرے خاص بندوں
کوئی چارہ گر نہ ہو گا خصوصاً دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں تو ابلیس پہنچ ہی
تو یہ نجدی وہابی اس لئے بھی دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں جانے سے
ہے اور خود بھی سفر کر کے نہیں جاتا کہ وہاں اس کا پیشوا ابلیس نہیں ہے کہ
ہیں جا سکتا تو میں بھی نہیں جا سکتا اور وہابیو بتاؤ ؟ ابلیس بھی رسول اللہ صلے
علیہ وسلم کی حاضری سے محروم ہے اور تم بھی محروم تو تمہارا کس پارٹی سے تعلق ہوا
سوچو کہ تم کون ہو۔ اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کرنا وہابیا
ہے۔ وہابیوں کی اصل عبارتیں پیش کرتا ہوں تاکہ مسلمانوں کی تسلی ہو جائے
ان کا حقیقی عناد واضح ہو جائے۔
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے چور فرقہ تم تو اپنے فرقے کا نام اہلحدیث رکھ کر
انوں کو خوب دھوکہ دیتے ہو جو حکم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا منسوخ ہو چکا ہو اس کی
ید کیا کرتے ہو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا الٹا مطلب بیان کر کے امت مصطفےٰ
اللہ علیہ وسلم کی امت کو گمراہ کرتے ہو افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون
عض کا شان نزول اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت تمہارا نقشہ بھی کھینچ دیا ہے۔
نے اتنی حدیثیں پیش کیں اب تمہاری مرضی پر موقوف ہے۔

"وہابی" مولوی صاحب قبروں کی طرف سفر کرکے جانا خصوصاً مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کی طرف سفر کرکے جانا سنت ثابت ہو گیا لیکن عورتوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تمہاری عورتیں بھی بزرگوں کی قبروں کی طرف جاتی ہیں۔ حالانکہ یہ صاف حرام ہے۔

"محمد عمر" فقیر اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا حدیث شریف سے عرض کر دیتا ہوں۔

قبروں میں عورتوں کا جانا اور خشوع و خضوع مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ

(۱) بخاری شریف $\frac{1}{172}$ $\frac{1}{171}$ } حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا ثابت عن انس بن مالكٌ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ اِتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے قریب سے گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ سے ڈر اور صبر کر۔

"محمد عمر" اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ منع فرمانے کے بعد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو قبور کی زیارۃ کا حکم جاری فرمایا اسی وقت آپ کے زمانے میں عمل شروع ہو گیا عورتیں اور مرد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے قبروں کی زیارۃ کے لئے جانا شروع کر دیا جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود ایک قبر کے پاس عورت کو روتے ہوئے دیکھا اور اس کو صبر کی تلقین کی دی۔

وہابی فرقے کا آج منع کرنا یہ حکم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی برملا مخالفت ہے۔

یہ حدیث بخاری شریف کی ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے اب تمہارا دل چاہے ایمان لاؤ یا نہ عمل کرو یا ٹھکرا دو لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ دین میں زبردستی نہیں ہے گمراہی دور ہو چکی ہدایت ظاہر ہو گئی تمہارا کہنا کہ قبر پہ جانا مرد عورتوں کو حرام و شرک فقیر نے احادیث صحیحہ سے عین ایمان اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری ثابت کر دی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا قبرستان میں تشریف لے جانا

(۲) المستدرک $\frac{1}{376}$ } حدثنا ابو بكر محمد بن اسحٰق الفقيه انبأ ابو المثنى معاذ بن المثنى ثنا محمد بن المنهال الضريري ثنا يزيد بن زريع ثنا بسطام ابن مسلم عن ابي التياح يزيد بن حميد عن عبد الله بن ابي مليكة اَنَّ عَائِشَةَ اَقْبَلَتْ ذَاتَ يَوْمٍ مِّنَ الْمَقَابِرِ فَقُلْتُ لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَيْنَ اَقْبَلْتِ قَالَتْ مِنْ قَبْرِ اَخِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقُلْتُ لَهَا اَلَيْسَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهٰى عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ نَهٰى ثُمَّ اَمَرَ بِزِيَارَتِهَا =

عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا قبرستان سے تشریف لائیں میں نے عرض کیا اے ام المومنین کہاں سے آپ تشریف لائی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے جواب دیا کہ اپنے بھائی عبد الرحمٰن بن ابی بکر کی قبر سے میں نے عرض کیا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبور کی زیارۃ سے منع نہیں فرمایا تھا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ ہاں پہلے منع فرمایا تھا پھر قبور کی زیارۃ کا حکم جاری فرما دیا تھا۔

محمد عمر " یہ ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کا عمل جو امت مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے افقہ ہیں اور انہی کا ارشاد ہے کہ مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا تھا لیکن بعد میں اجازت دے دی قبور کی زیارۃ کے لئے عورتوں کو جانے کا حکم دے دیا میں نے مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری حکم پر عمل کیا ہے خلاف نہیں کیا۔

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا کا قبرستان تشریف لے جانا

(۳) المستدرک ۱/۳۷۷ } حدثنا ابو حمید احمد بن محمد بن حامد العدل بالطابران ثنا تمیم بن محمد ثنا ابو مصعب الزہری حدثنی محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک اخبرنی سلیمان بن داؤد عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی بن الحسین عن ابیہ اَنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَتْ تَزُوْرُ قَبْرَ عَمِّہَا حَمْزَۃَ کُلَّ جُمُعَۃٍ فَتُصَلِّیْ وَتَبْکِیْ عِنْدَہٗ ہٰذَا الْحَدِیْثُ رُوَاتُہٗ عَنْ آخِرِہِمْ ثِقَاتٌ وَقَدْ اِسْتَقْصَیْتُ فِی الْحَثِّ عَلٰی زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ تَحَرِّیًا لِلْمُشَارَکَۃِ فِی التَّرْغِیْبِ وَلِیَعْلَمَ الشَّحِیْحُ بِذَنْبِہٖ اَنَّہَا سُنَّۃٌ مَسْنُوْنَۃٌ وَصَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

حضرت حسین رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت النبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے چچا حمزہ رضی اللہ تعالے عنہ کی قبر کی زیارۃ کے لئے ہر جمعہ تشریف لے جاتیں پھر وہاں قبر کے پاس نماز پڑھتیں اور روتیں اس حدیث کے تمام رواۃ ثقہ ہیں اور قبروں کی زیارۃ کے لئے لوگوں کو رغبت دلانے کے لئے مجھے یقین ہو گیا اور تاکہ گنہگار کو اپنے گناہوں کا علم ہو جائے کہ قبروں پر جانا سنت ہے وصلے اللہ علی محمد وآلہ اجمعین۔

یہ ہے مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ صاحبزادی جن کا اپنا عمل ہے کیا وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل نہ کرتی تھیں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا ہر جمعے کو اپنے چچا حضرت حمزۃ رضی اللہ تعالے عنہ کی قبر شریف پر جو مدینہ طیبہ سے تین میل ہے مسافت طے کر کے تشریف لے جاتیں اور وہاں فرضی نماز لیں اور نوافل قبر کے پاس ادا فرماتیں جس سے ثابت ہوا۔

(۱) کہ قبروں کے پاس نماز پڑھی جائے۔ ان کی طرف سجدہ نہ ہو تو ثواب ہے منع نہیں۔
(۲) عورتوں کا سفر کر کے قبور کی زیارۃ کے لئے جانا جائز ہے بشرطیکہ کوئی عارضہ نہ ہو عارضہ کے وقت ترجیح سے بھی عورت پیچھے ہٹ سکتی ہے۔ لیٹ ہو سکتی ہے۔
(۳) قبور کے پاس رونا خشوع وخضوع جائز ثابت ہوا۔

وہابی " مولوی صاحب یہ بات تو سمجھ میں آگئی کہ انبیا علیہم السلام کی قبور کی طرف سفر کر کے جانا صحیح ہے لیکن یہ فرمائیے کہ یہ موجودہ گنبد خضرا تو لوگوں کی مصنوعات ہے بعد میں تعمیر ہوئی ہے اس کا درجہ کیسے بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہو سکتا ہے ؟

"محمد عمر" وہابی تمہیں اس خاص معطر پتھر کی قسم ذرا سے انصاف کی نظر سے دیکھنا عرض ہوں بیت اللہ شریف کی تعمیر پوری ابوجہل اسلام کے ردل کافر نے کی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو گرانے کا حکم نہیں دیا کیونکہ مقام وہی متبرک تھا جو چیز وہاں لگ گئی گو کافر کے ہی ہاتھ سے لگ گئیں وہ بھی مقام کی وجہ سے بابرکت ہو گئیں جیسا رکن یمانی کو پہلے بھی بوسہ دینا برکت سمجھا جاتا تھا جب بیت اللہ شریف کی تعمیر ہوئی تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع تابعین خیر القرون میں سب ابوجہل کی لگی ہوئی انہی پتھروں کو مس کرتے آئے اور متبرک سمجھتے رہے ہیں کسی نے اعتراض نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ مقامات متبرکہ پر اگر کوئی غیر مسلم بھی تعمیر کر دے تو اس مقام کی وجہ سے وہ بھی بابرکت بن جاتی

کنز العمال ۶/۲۴۴ { إِنَّ مَسْحَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِي يَحُطَّانِ الْخَطَايَا حَطًّا
(حم عن ابن عمر)

بے شک حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونے سے وہ دونوں گناہوں کو پوری طرح مٹا دیتے ہیں۔

بتایئے رکن یمانی جس کی تعمیر ابوجہل نے کی پتھر ابوجہل نے لگائے چھونے سے وہ گناہوں کو مٹاتا ہے ماھو جوابکم فھو جوابنا۔

گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تو مسلمانوں کی تعمیر ہے پاک ہاتھوں نے ہر پاک چیز سے تعمیر کیا ہے۔

دوسرا جواب وہابیہ یہ تو بتاؤ کہ صفا مروہ اور اس کے مابین آجکل جو کچھ بھی تعمیر ہوا ہے وہ تمہارے نجدی نے تعمیر کیا ہے کیا کبھی تم نے فتویٰ دیا کہ اس میں

و بابرکت سمجھنا جائز نہیں کیونکہ نجدی کی تعمیر ہے مگر سچ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ جس کا ان چھین لیتا ہے اس کے عقل کو بھی چھین لیتا ہے۔ کیونکہ ارشاد ربی ہے۔ اِنَّ اللّٰہ الَّذِیْنَ آمَنُوْا ۔ اللہ تعالےٰ ایمان والوں کو ہدایت دیتا ہے۔

جواب :۔ مسجد نبوی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تیار کردہ چھوٹی تھی بعد میں ترکوں زیادہ بڑھا دی جو اب تک اس کو باہر کی حد تک مسجد نبوی کا درجہ ہی حاصل رہا جو مسجد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حد کا تھا وہی درجہ جو بڑھائی اس میں شامل کی گئی و سمجھا جاتا رہا کسی بادشاہ نے اس ترکوں کی زیادہ کردہ حد کو گرایا نہیں نہ ہی وہابی نے فتویٰ دیا کہ مسجد نبوی اصل وہی ہے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعمیر ہے باقی نہیں بعد ازاں اب نجدی نے ترکوں کی حد سے بھی زیادہ مسجد نبوی کی کر دی جو مسجد نبوی میں ہی شمار ہوئی کسی وہابی نے فتویٰ شائع نہیں کیا کہ یہ چونکہ بعد میں بڑھائی گئی ہے لہٰذا یہ مسجد نبوی میں شامل نہیں ہے بلکہ نجدی کی بڑھائی وں تک مسجد نبوی سمجھی جاتی ہے۔ لہٰذا گنبد خضرا کی حد تو وہاں تک ہی بڑھائی ہے جہاں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مہمانوں سے ملاقات کرتے تھے یا جس مقام آپ اپنے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بیعت لیتے رہے ان متبرک مقامات شامل کر کے اوپر گنبد خضرا تعمیر کیا گیا اور لطف کی بات یہ ہے کہ آپ کے گھر مبارک اصل عمارت کو ویسے ہی سلامت رکھا گیا جو گنبد خضرا کے اندر اب بھی موجود ہے اس کی وجہ سے جتنی حد گنبد خضرا میں بڑھائی گئی وہ بیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے اس کے اندر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔

چوتھا جواب إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ اللہ تعالےٰ اور اس کے

فرشتے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف ہر وقت پڑھتے ہی رہتے ہیں …
خضرا پر نازل ہوتا ہوا اندر دربار مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں پیش ہو …
یعنی گنبد خضرا مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ …
شامل ہے جو درود شریف کی گزرگاہ بنے ہوئے چودہ سو برس گزر چکے ہیں …
خضرا منزل درود شریف نہیں جب ہے تو یقیناً بابرکت ہے اور بیت رسول …
صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم رکھتا ہے۔

مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کا شان مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر اور منبر تک کا مقام جنت ہے

(۱) مجمع الزوائد ۴/۸ } عن ابی هریرة و ابی سعید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما بین بیتی و منبری روضة من ریاض الجنة و منبری علی حوضی قلت حدیث ابی هریرة فی الصحیح رواهما احمد ورجاله رجال الصحیح

ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہوگا۔

(۲) مجمع الزوائد ۴/۸ } وعن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما بین بیتی الی حجرتی روضة من ریاض الجنة وان منبری علی ترعة من ترع الجنة

رواه احمد وابو یعلی والبزار وفیه علی بن زید وفیه کلام وقد وثق۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر سے میرے حجرے تک جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرے منبر جنت کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہوگا۔

(۳) کنز العمال ۶/۲۴۹ } ما بین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة ومنبری علی حوضی (ق تعن ابی هریرة)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرا یہی منبر میرے حوض کوثر پر ہوگا۔

مجمع الزوائد ۴/۹ } وعن سهل بن سعد انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول منبری علی ترعة من ترع الجنة فقلت ما الترعة یا ابا العباس قال الباب رواه احمد والطبرانی فی الکبیر ورجال احمد رجال الصحیح

سہل بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ میرا منبر جنت کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہوگا میں نے عرض کیا اے ابو العباس ترعہ کسے کہتے ہیں انہوں نے فرمایا دروازے کو۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روضۃ الجنۃ کی روایت

(۴) مجمع الزوائد ۴/۹ } وعن ابی بکر الصدیق قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی تُرْعَۃٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّۃِ ۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔ اور میرا یہی منبر جنت کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہوگا۔

روضۃ الجنۃ کے متعلق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حدیث

(۵) مجمع الزوائد ۴/۹ } وعن سعد بن ابی وقاص اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ رواہ البزاز والطبرانی فی الکبیر ورجالہ ثقات ۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا گھر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے

روضۃ الجنۃ کی روایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے

(۶) مجمع الزوائد ۴/۹ } وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ

وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط ورجالہ ثقات ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے اور یہی میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہوگا۔

(۷) مجمع الزوائد ۴/۹ } وعن الزبیر بن العوام قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ رواہ الطبرانی فی الاوسط ۔

زبیر بن عوام رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ میرے گھر سے میرے منبر تک جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرا یہی منبر قیامت کے دن میرے حوض کوثر پر ہوگا۔

(۸) کنز العمال ۶/۲۵۴ } مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ (حم ق ت عن ابی ہریرۃ)

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں سے ایک باغ ہے۔

(۹) کنز العمال ۶/۲۵۴ } مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ (حم ق ن عن عبد اللہ بن زید المازنی)

عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے باغ ہے

(۱۰) کنز العمال ۶/۲۵۴ } مَا بَیْنَ مُصَلَّایَ وَبَیْتِی رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ ، د ابو نعیم فی المعرفۃ عن سعد۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے محراب اور گھر کے درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

(۱۱) کنز العمال ۶/۲۵۴ } مَا بَیْنَ مِنْبَرِی اِلٰی حُجْرَتِی رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ مِنْبَرِی عَلٰی تُرْعَۃٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّۃِ

(حم والشاشی عن جابر)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے منبر سے میرے حجرے تک جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرا منبر جنت کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہوگا۔

(۱۲) بخاری شریف ۲/۱۰۹۰ } حدثنا عمرو بن علی قال حدثنا عبد الرحمٰن بن مھدی قال حدثنا مالک عن خبیب بن عبد الرحمٰن عن حفص بن عاصم عن ابی ھریرۃ قال قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

ان احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کا منبر شریف اور اس کے درمیان کی تمام جگہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے جنت کے باغوں سے باغ ہے جس شخص کی جنت جانے کی خواہش ہو وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر مبارک یا منبر شریف اور وما بینھما کی با ایمان ویقین زیارۃ کرے وہ یقیناً جنتی ہے کیونکہ یہ قطعہ مبارکہ اسی معہودہ جنت کا ایک حصہ ہے جس کے متعلق رب العزۃ نے ارشاد فرمایا ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْھٰرُ۔

دوسرا جواب: قبر شریف کو آنکھوں سے دیکھنا تو نور علی نور ہے لیکن جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار عالیہ میں ایمان ویقین سے حاضر ہو جائے وہ بھی ایسے ہے جیسا کہ اس نے آنکھوں سے زیارۃ کر لی جیسا نابینا اگر قبر شریف کے دربار میں حاضری ہو جائے اور قبر شریف نظر آئے یا نہ وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ آنکھوں والے نے آپ کی قبر شریف کو آنکھوں سے دیکھا کیونکہ وہاں ایمان ویقین سے حاضری شرط ہے۔

جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارہ کرنے والے ایماندار اور عبد اللہ بن ام مکتوم نابینے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابی ہونے میں دونو یکساں ہیں کبھی کسی نے سوال نہیں کیا کہ عبد اللہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل نہیں کیونکہ وہ نابینا تھا ایمان سے دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور حاضری بینا اور نابینا کی یکساں تھی لہٰذا وہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل تھا ایسے ہی گنبد خضرا جناب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا گھر مبارک ہے آپ کی موجودگی اور حاملین کا وہ الٰہی مرکز وہی ہے لہٰذا گنبد خضرا کے زائر ایمان وایقان سے حاضری دینے والے

کہ خداوند کریم کی طرف سے ثواب و درجہ وہی ملے گا جو زائر قبر شریف کا اور مصطفٰے
صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا بھی ویسے ہی حقدار ہو گا۔

تیسرا جواب نبی اللہ جس مقام پر تشریف فرما ہوا اس کا چپہ چپہ بابرکت بن جاتا ہے
جیسا کہ قرآن شریف میں رب العزۃ نے معراج کی رات میں بیت المقدس کے متعلق
فرمایا الذی بارکنا حولہٗ آپ وہاں تشریف لے گئے تو ہم نے اس کے ارد گرد
کو بابرکت بنا دیا۔

چوتھا جواب بیت اللہ شریف کے متعلق رب العزۃ نے فرمایا ہے۔ اِنَّ
اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

"وہابی" مولوی صاحب یہ روایتیں جو تم نے اپنے استدلال میں پیش کی ہیں۔ کہ
مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر سے لے کر آپ کے منبر تک دنیا میں یہ جنت
کا ایک حصہ ہے جو اس کی طرف سفر کر کے جانے سے روکتا ہے وہ جنت سے روکتا
ہے صحیح ہے لیکن حدیث شریف میں بَیْتِیْ کا لفظ محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ
گھر کے درمیان صاحب خانہ تب تک ہی کہلاتا ہے جب تک وہ زندہ ہے جب
وہ چھوڑ جاتا ہے یعنی مر جاتا ہے تو وہ مر گیا اب دنیا کا گھر اس کی ملکیت سے نکل گیا
ریاض الجنۃ بھی تب تک ہی رہا جب تک مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم زندہ رہے جب
مر گئے تو اب مابین بیتی کا مصداق نہ رہیگا تو تمہارا یہ استدلال غلط ثابت ہوا کہ
روضۃ الجنۃ آپ کی زندگی تک ہی رہا اب نہیں۔

سوال ۱۲ یہ ہے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے کئی مکانات تھے جیسا کہ قرآن
کریم میں بیوت النبی سے واضح ہے تو یہ بھی پتہ نہیں کہ آپ کا کونسا گھر یہاں مراد ہے

لہٰذا آپ نے اس کی تخصیص نہیں فرمائی۔

"محمد عمر" افسوس ہے تم یار اہلحدیث کہلاتے ہو لیکن کسی حدیث سے مس ہی نہیں
جواب اوّل کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
نہیں بیان کی کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی اللہ کا جہاں وصال ہوتا وہیں
دفن کیا جاتا ہے۔ چنانچہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا جہاں وصال ہوا آپ کا بستر اٹھا کر
وہیں آپ کو دفن کیا گیا تاکہ آپ کے مکان کی ملکیت میں فرق نہ آئے۔

جواب ۲: مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کی وصال کے بعد بھی تشریح فرما
دی کہ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ سے میرا وہی گھر مراد ہے کہ جس میں میری قبر ہو گی جیسا کہ مصطفٰے
صلے اللہ علیہ وسلم کی کئی صحیح احادیث میں مذکور ہے سنیئے۔

مجمع الزوائد ۴/۸ } عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ
رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ قُلْتُ حدیث ابی ھریرۃ
فی الصحیح ورواھما احمد ورجالہ رجال الصحیح۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں
سے باغ ہے اور میرا منبر میری حوض پر ہو گا میں کہتا ہوں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالےٰ عنہ کی حدیث صحاح میں ہے اور ان کو احمد نے روایت اس کے
رجال صحیح ہیں۔

بَابُ مَا يَحْصُلُ لِأُمَّتِهِ صلے اللہ علیہ وسلم مِنْ اِسْتِغْفَارِهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے لئے اپنے وصال کے بعد بخشش مانگنا

مجمع الزوائد ۹/۲۴ } عَنْ عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم
کنز العمال ۶/۱۰۲ } قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ عَنْ اُمَّتِيَ السَّلَامَ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم حَيَاتِيْ خَيْرٌ لَكُمْ تُحَدِّثُوْنَ وَنُحَدِّثُ لَكُمْ وَوَفَاتِيْ خَيْرٌ لَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيَّ اَعْمَالُكُمْ فَمَا رَأَيْتُ مِنْ خَيْرٍ حَمِدْتُ اللّٰهَ عَلَيْهِ وَمَا رَأَيْتُ مِنْ شَرٍّ اَسْتَغْفَرْتُ اللّٰهَ لَكُمْ رواه البزار ورجاله رجال الصحيح۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے سیر کرنے والے ہیں جو میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری زندگی تمہارے لئے بہتر ہے حدیث بیان کرتے ہو تم اور تمہارے لئے حدیث بیان کی جاتی ہے اور میرا وصال بھی تمہارے لئے بہتر ہے تمہارے اعمال میرے روبرو پیش کئے جائینگے تمہارے اعمال میں اچھے دیکھوں گا۔ اس پر میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور جو برے دیکھوں گا تمہارے لئے اللہ تعالےٰ سے معافی مانگوں گا

کیوں بھئی وہابیو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے بعد از وصال بھی خداوند کریم سے معافی مانگنے کا اعلان فرما دیا ہمیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے

اس پر یقین ہے آپ نے فرما دیا اب تم نام کے اہلحدیث کہلانے والو بتاؤ تمہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف پر یقین ہے؟ تم ایمان لاتے ہو؟ اگر تم سچے اہلحدیث ہو تو کہدو۔

آمنّا

اور اب بھی دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں سفر کرکے جانے کو حکم خداوندی اور ارشاد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم یقین کرکے اعلان کردو کہ ثواب ہے باعث بخشش و رحمت خداوندی ہے ورنہ بحکم مذکورہ رب العزت جہنم کا ایندھن بن جاؤگے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف الاطہر اور منبر روضۃ الجنۃ ہے

مجمع الزوائد ۴/۶ } عن علی بن ابی طالب وابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قَالَ مَا بَيْنَ قَبْرِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ۔

علی بن ابی طالب اور ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

کنز العمال ۶/۲۵۴ } مَا بَيْنَ قَبْرِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ (حم ع ص عن ابی سعید) (هب والخطیب وابن عساکر عن جابر بن عبد الله)

ابوسعید خدری اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

کنز العمال ۶/۲۵۴ } مَا بَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَقَوَائِمُ مِنْبَرِیْ رَوَاتِبُ فِی الْجَنَّۃِ (ق عن ابن سعد)

میری قبر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرے منبر کے پائے جنت میں۔

کنز العمال ۶/۲۵۴ } مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ رَوْضَۃٍ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَلْیُصَلِّ بَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ الدیلمی (عن عبید اللہ بن بعید)

حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو پسند ہو کہ جنت کے باغوں سے کسی باغ میں نماز پڑھے تو وہ میری قبر اور منبر کے درمیان نماز پڑھ لے۔

کنز العمال ۶/۲۵۴ } مَا بَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ مِنْبَرِیْ لَعَلٰی حَوْضِیْ (حل عن ابن عمر)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے اور بے شک میرا یہی منبر میرے حوض کوثر پہ ہے۔

مَا بَیْنَ بَیْتِیْ کی تخصیص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

مجمع الزوائد ۴/۹ } عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مِنْبَرِیْ عَلٰی تُرْعَۃٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّۃِ وَمَا بَیْنَ الْمِنْبَرِ وَبَیْتِ عَائِشَۃَ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ رواہ الطبرانی فی الاوسط وھو حدیث حسن ان شاء اللہ۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا منبر جنت کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہوگا اور میرے منبر اور عائشہ کے گھر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

دار قطنی ۲/۲۷۹-۲۸۰ } حدثنا ابو عبید والقاضی ابو عبد اللہ وابن مخلد قالوا انا محمد بن الولید البشری نا وکیع نا خالد بن ابی خالد وابو عون عن الشعبی والاسود بن میمون عن ھارون ابی قزعۃ عن رجل من ال حاطب قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ وَمَنْ مَاتَ بِاَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بُعِثَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میرے وصال کے بعد میری زیارۃ کی گویا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارۃ کی اور جو شخص دو حرموں سے یعنی مکہ اور مدینہ طیبہ میں فوت ہوا قیامت کے دن امن والوں سے اٹھایا جائے گا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارۃ سے زندگی کی زیارۃ کا ثواب ملتا ہے'

دار قطنی ۲۷۹ } حدثنا عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز نا ابو الربیع الزهرانی نا حفص بن داؤد عن لیث بن ابی سلیم عن مجاهد عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِيْ بَعْدَ وَفَاتِيْ فَكَأَنَّمَا زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے حج کیا اور میرے وصال کے بعد میری قبر کی زیارۃ کی اس کو ایسا ثواب ہے جیسا کہ اس نے میری زندگی میں زیارۃ کی۔

کنز العمال ۸/۹۹ } مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِيْ بَعْدَ وَفَاتِيْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ (طب هق عن ابن عمر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حج کی تو میرے وصال کے بعد میری قبر کی بھی زیارۃ کی ایسا ہے جیسا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارۃ کی۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارۃ سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق بن جاتا ہے'

دار قطنی ۲/۲۸۰ } حدثنا القاضی المحاملی نا عبید اللہ بن محمد الوراق نا موسیٰ بن هلال العبدی عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ =

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میری قبر کی زیارۃ کی میری شفاعت اس کے لئے واجب ہو گئی۔

محمد عمر: اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ اگر کسی مسلمان کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی ضرورت ہو تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ میری قبر کی زیارت کرے تو مجھ پر اس کی شفاعت واجب ہو گئی یعنی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کا زائر گناہ کے سبب جہنم میں نہیں جا سکتا۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی مسائل حل ہو گئے۔

(۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی نیت کر کے سفر کرنا سنت ثابت ہوا۔ وہابیوں کا شرک کا فتویٰ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے باطل ثابت کر دیا۔

(۲) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی محض زیارۃ سے ہی آپ کے ایماندار اُمتی کو فائدہ پہنچتا ہے۔

(۳) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارۃ سے آپ کا ایماندار اُمتی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا یقیناً مستحق بن جاتا ہے۔

کنز العمال ۸/۹۹ } مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ (عد هق عن ابن عمر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جس شخص نے میری قبر کی زیارۃ کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی
"وہابی" مولوی صاحب سچ بتانا تم بھی مدینہ طیبہ عشق محمد علیہ السلام کی خاطر گئے
کیا تم نے حضور کی قبر دیکھی ؟
"محمد عمر" بیشک جس مکان میں تشریف فرما ہیں اس مکان کی زیارۃ قبر کی زیارۃ بھی ہوتی
ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
تمہارے شوکانی صاحب جو وہابیہ کے مسلمہ محدث ہیں انہوں نے تمہارے منہ پر طمانچہ
رسید کیا سنو

وہابیوں کے بڑے علامہ شوکانی کی زبانی لاتشد الرحال کا حل

نیل الاوطار ۵/۱۰۱ } قَالَ الْمُتَكَلِّمُوْنَ الْمُحَقِّقُوْنَ مِنْ اَصْحَابِنَا اَنَّ نَبِيَّنَا صلى الله عَلَيْهِ وسلم حَيٌّ بَعْدَ وَفَاتِهٖ حَيٌّ اِنْتَهٰى وَيُؤَيِّدُهٗ مَا ثَبَتَ اَنَّ الشُّهَدَاءَ اَحْيَاءٌ يُرْزَقُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ وَالنَّبِيُّ صلى الله عَلَيْهِ وسلم مِنْهُمْ وَاِذَا ثَبَتَ اَنَّهٗ حَيٌّ فِيْ قَبْرِهٖ كَانَ الْمَجِيْئُ اِلَيْهِ بَعْدَ الْمَوْتِ كَالْمَجِيْئِ اِلَيْهِ قَبْلَهٗ۔

ہمارے ساتھی تمام متکلمین محققین نے کہا ہے کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم وصال کے بعد بھی زندہ ہیں۔ فقط اور اس کی تائید کی جاتی ہے جو ثابت ہے کہ شہداء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی انہی زندوں سے ہیں اور جب ثابت ہو گیا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی آپ کی طرف آنا ایسا ہے

جیسا کہ قبل از وصال آنا تھا۔
"محمد عمر" علامہ شوکانی نے ثابت کر دیا کہ جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور تمام متکلمین محدثین کا متفقہ فیصلہ ہے تو اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف سفر کر کے جانا ایسا ہے جیسا کہ وصال کے پہلے جانا تھا تو یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کے روضہ کی طرف سفر کر کے جانے سے روکنے والا ایسا ہے۔ جیسا کہ ذات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیاوی میں آپ کی طرف جانے سے بند کرتا ہے اور جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے سے روکتا ہے وہ آپ کی امت سے خارج ہے دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے دوزخ کا ایندھن ہے۔
"وہابی" مولوی صاحب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا میری قبر کو عید نہ بنانا۔ جسکا مطلب یہ ہے جیسا کہ عید میں اجتماع جوتی در جوتی ہوتا ہے ایسے نہ کرنا جس کا صاف مطلب ہے کہ نبی علیہ السلام نے سفر کر کے نبی کی قبر کے واسطے جانے سے آپ نے منع فرما دیا۔
"محمد عمر" وہابی صاحب تم نے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مطلب غلط سمجھا ہے اگر تمہارا یہی مطلب لیا جائے تو نماز جنازہ کے لئے بھی بڑے بڑے اجتماعات ہوتے ہیں جو میت کو دفن کرنے کے لئے قبرستان میں بھی جاتے ہیں تو تمہارے اس مطلب سے تو دفن کرنے اور نماز کے لئے بھی اجتماعات گناہ ثابت ہوگا لہٰذا تمہارا یہ مطلب غلط ثابت ہوا عید کے لفظ سے کئی مطالب حل ہو گئے۔
(۱) نئے نئے کپڑے فاخرانہ پہن کر نکلا جاتا ہے اور یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ ہم رمضان شریف کے روزے رکھ کر بخشے جا چکے ہیں اب ہم شیطان کو جلانے کے لئے پاک ہو کر نکلتے ہیں۔

تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ میری قبر کو عید نہ بنانا کا خرافات
کپڑے پہن کر اور یہ نیت لے کر نہ آنا کہ ہم بخشے جا چکے ہیں یہ غلط ہے بلکہ جیسا کہ
ہو ویسے ہی آؤ اور بفرمان خداوندی وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ
یہ نیت لے کر میری قبر پہ آؤ کہ میں از حد گنہگار ہوں اپنے نفس پہ میں نے بہت ظلم کیا
اب دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں تمام عمر کے گناہ کا اقرار کرتے ہوئے حاضر ہوا ہوں
اور گناہوں کی معافی کا طلبگار رہوں اور امید لے کر حاضر ہوا ہوں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وسلم بھی میرے گناہوں کی سفارش دربار خداوندی میں فرمائیں تاکہ میری تمام عمر کے گناہوں
کی بخشش ہو جائے تو دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری عید کی حاضری کے برعکس
ہو گی کیونکہ عید میں بخشیدہ ہو کر جاتا ہے۔ اور دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں عمر کے گناہ
لے کر پیش ہوتا ہے اور بخشش حاصل کرنے کے لئے جانا قرآنی حکم کے عین موافق ہوتا ہے
اسی لئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا کہ میری قبر کو عید
نہ بناؤ یعنی بفرمان خداوندی سفارش مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور بخشش حاصل کرنے کیلئے آنا

عید کا قرآنی فیصلہ

۱۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ تم رمضان شریف سے فارغ ہو گئے تم نے بحکم خداوندی
فاقے پورے کر کے گناہ بخشوا لئے اب عید کا دن آگیا كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا
بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ سیر ہو کر کھاؤ اور پیو جو تم نے خالی دن گزارے
ہیں تو عید کا دن خوب کھانے کا ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو عام قبرستان میں
کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے چہ جائیکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس

کھانے کے مزے اڑائے جائیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ
عِيْدًا میری قبر کو عید نہ بنانا یعنی میری قبر کو کھانا کھانے کا مقام تعیش نہ بنانا کیونکہ میری
قبر کے پاس آکر تو تمہیں اپنے گناہ سامنے رکھنے چاہییں تاکہ میں تمہارے گناہوں کی سفارش
اور بخشش کراؤں میرے پاس آؤ تو گناہ سے پاک ہو کر جاؤ گے گناہوں کو واپس نہ لے
جاؤ اور اگر تم میری قبر کے پاس آکر بھی پیٹ بھرنے میں لگے رہے تو گناہوں کے پاک
ہونے سے محروم رہ جاؤ گے ایسے ہی عید الاضحیٰ کے دن بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قربانیوں کا گوشت تم خود بھی کھاؤ یتامیٰ اور مساکین کو بھی کھلاؤ چونکہ یوم عید
کھانے کے تعیش کا دن ہے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی عمر میں اپنے
گاؤں اور شہروں میں بہت عید کے دن منا چکے ہو خدا کی نعمتیں کھا چکے ہو میری
قبر کو عید نہ بنانا بلکہ اپنی تمام عمر کے گناہوں کی بخشش کا فکر کرنا تاکہ تمہاری زندگی [illegible]۔

قرآن کریم سے یوم عید کھانے کا دن ہوتا ہے

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○ (المائدہ ۱۵)

عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ ہمارے پروردگار ہم پہ آسمان
سے کھانا اتار ہمارے اوّلین و آخرین کے لئے عید ہو گی اور تیری طرف
سے ایک نشانی ہو گی تو ہمیں رزق دے تو رزق دینے والوں کا بہترین رزاق ہے
اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ عید کھانا کھانے کے عیش کو کہا گیا تو نبی کریم صلے اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا میری قبر کو عید نہ بنانا یعنی میری قبر کو خوشی کی عیش کا مقام نہ بنانا بلکہ بفرمان خداوندی اپنے گناہوں کی بخشش اور اپنے گناہوں کے لیے میری سفارش کا مقام بنانا ہے لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا کا مطلب جو قرآنی استدلال سے فقیر نے بیان کر دیا تم نے حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا مطلب غلط سمجھا ہے اور فرقہ وہابیہ تم قرآن و حدیث سے اپنا بیان کردہ مطلب ثابت کر دو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ عید سفر کا دن ہے تو ہم سمجھ لیں گے کہ واقعی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کی طرف سفر کرکے جانا منع ہے بلکہ عید کے دن تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر سے منع فرمایا ہے تو معلوم ہوا لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا کا جو تم نے مطلب تفسیر بالرائے سے بیان کیا ہے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کی طرف سفر کرکے جانا منع ہے محض جھوٹ اور افترا ہے اور فقیر نے جو عید منانے کا مطلب قرآن کریم سے بیان کیا ہے وہ صحیح ہے جس کا رد کرنا سوائے مکذب قرآن و حدیث کے کوئی کر سکتا ہی نہیں۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۸

وہابی مذہب میں اہل قبور کی تعظیم شرک جلی اور کفر واضح ہے

کتاب التوحید ۴۴ { مَا وَقَعَ فِیْ هٰذِهِ الْاَزْمِنَةِ وَالْعُصُوْرِ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ بِالْعُلَمَاءِ وَالْعُبَّادِ وَالْمُتَوَلِّیْ وَالْاَهَالِیْ مَعَ اَرْبَابِ الْقُبُوْرِ وَغُلُوِّهِمْ فِیْ تَعْظِیْمِهَا وَالْخُضُوْعِ لَهَا وَالْعُکُوْفِ بِهَا وَالْبِنَاءِ عَلَیْهَا وَاَلْبَاسِهَا بِالثِّیَابِ الْفَاخِرَةِ وَصَرْفِ جُلِّ الْاَکْرَامِ

وَالْخُضُوْعِ لَدَیْهَا بِالْمَسَاجِدِ وَالْاَعْرَاسِ وَنَحْوِهَا وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ [illegible] وَلَیْسُوْا فِی الْحَقِیْقَةِ عَلٰی شَیْءٍ اِلَّا عَلَی الذَّنْبِ الْاَکْبَرِ الَّذِیْ [illegible] اللّٰهُ لِفَاعِلِهٖ اَبَدًا وَالْوُدُّ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ هُوَ الْبَحْرُ کَ [illegible] الْکُفْرُ الْوَاضِحُ۔

اس زمانے میں اکثریت مسلمانوں کی علما صوفیائے کرام "متولیان اور متقامی اہل قبور کے ساتھ اور اہل قبور کی تعظیم میں غلو کرنا اور ان کے لیے خضوع کرنا اور ان کے روبرو وہ وہ تو بیٹھنا اور ان پر قبے تعمیر کرنا اور ان پر قیمتی قیمتی کپڑے ڈالنا۔

محمد نجدی "مسلمانو تم نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی عداوۃ وہابی زبان اور قلم سے سن لی۔

۱۱) اس تحریر میں محمد بن عبدالوہاب نجدی دنیائے وہابیت کے سرغنہ نے لکھا ہے کہ اہل قبور کو صدقہ اور ذکر خیر پڑھ کر ثواب پہنچانا جو عرس کی رسم ہے یہ گناہ کبیرہ ہے یعنی جتنا زنا کا گناہ ہے اتنا گناہ ہے بلکہ شرک اور کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

۱۲) یہ بھی لکھا ہے کہ قبور کی تعظیم شرک ہے حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قبور کی تعظیم کا حکم فرمایا قبر کے ساتھ ٹیک لگانے قبر کے اوپر پاؤں رکھنے قبر کے اوپر بیٹھنے اور پیٹھ دینے سے منع فرمایا۔ لیکن وہابی مذہب کا سرغنہ کہتا ہے کہ قبر کی تعظیم کرنا شرک ہے۔

۱۳) قبر کے پاس خشوع سے بیٹھنا وہابی شرک کہتا ہے بیچارہ کشف قبور سے ناواقف ہے اسی لیے اہل قبور کے تعلق سے بھی بے خبر ہے خشوع کرکے قبر کے پاس بیٹھنا صاحب قبر سے تعلق کے متعلق ہے قبر کا اس سے کوئی تعلق نہیں یہ وہابی کی جہالت ہے مسلمانوں کی قبور کی تعظیم حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہوں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی تعظیم

نوری ملائکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی اپنے پروں سے چوری کرتے ہیں

۱۔ تفسیر ابن کثیر ۳/۵۱۷ } قال اسماعیل القاضی حدثنا معاذ بن اسد حدثنا عبد اللہ بن المبارک اخبرنا ابن لہیعۃ حدثنا خالد بن یزید عن سعید بن ابی ہلال عن نبیۃ ابن وہب اَنَّ کَعْبًا دَخَلَ عَلٰی عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا فَذَکَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ کَعْبٌ مَا مِنْ فَجْرٍ یَطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلَائِکَۃِ حَتّٰی یَحُفُّوْنَ بِالْقَبْرِ یَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِہِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِاللَّیْلِ وَسَبْعُوْنَ اَلْفًا بِالنَّہَارِ حَتّٰی اِذَا انْشَقَّتْ عَنْہُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلَائِکَۃِ یَزِفُّوْنَہٗ۔

حضرت کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ ہر فجر کو ستر ہزار فرشتے اُترتے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کا طواف کرتے ہیں اپنے پروں سے قبر شریف کو چوری کرتے ہوئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں ایسے ہی ستر ہزار فرشتے رات کو اُترتے ہیں اور ستر ہزار دن کو حتیٰ کہ قیامت کے دن جب آپ قبر شریف سے اُٹھائے

جائیں گے تو ستر ہزار فرشتوں کی جماعت میں آپ میدان حشر میں نکلیں گے

(۱) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کی تعظیم کرنا اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عین موافق ہے۔

(۲) اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی تعظیم کرنا نوریوں کی سنت ہے ناری تعظیم سے محروم ہے۔

قبور کی تعظیم اور خشوع و خضوع سے قبور کے پاس بیٹھنا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

۱۔ المستدرک ۴/۵۱۵ } حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا العباس بن محمد بن حاتم الدوری ثنا ابو عامر عبد الملک بن عمرو العقدی ثنا کثیر بن زید عن داود بن ابی صالح قَالَ اَقْبَلَ مَرْوَانُ یَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْہَہٗ عَلَی الْقَبْرِ فَاَخَذَ بِرَقَبَتِہٖ وَقَالَ اَتَدْرِیْ مَا تَصْنَعُ قَالَ نَعَمْ فَاَقْبَلَ عَلَیْہِ فَاِذَا ہُوَ اَبُوْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیُّ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فَقَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ لَا تَبْکُوْا عَلَی الدِّیْنِ اِذَا وَلِیَہٗ اَہْلُہٗ وَلٰکِنِ ابْکُوْا عَلَیْہِ اِذَا وَلِیَہٗ غَیْرُ اَہْلِہٖ ہذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ۔

داؤد بن صالح نے کہا کہ ایک دن مروان آیا تو ایک آدمی نے اپنا منہ قبر پر رکھا ہوا تھا مروان نے اس کو گردن سے پکڑا اور کہا کہ تجھے معلوم ہے تو کیا کر رہا ہے اس نے جواب دیا کہ ہاں جب وہ اس آدمی کے قریب ہوا تو وہ ابو ایوب انصاری تھا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہوں پتھر کے پاس نہیں آیا۔ میں نے خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے دین پر نہ رونا جب اس کا والی دیندار ہو لیکن دین پر اس وقت رونا جب اس کا والی بے دین ہو۔

محمد عمر (ا) اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ صاحب قبر کی محبت سے قبر پر منہ رکھ دیا جائے بوسہ لیا جائے تو جائز ہے ایمان و محبت کی علامت ہے۔

(ب) قبر شریف اہل اللہ کے ملحقات کے پاس آنا صاحب قبر کی خدمت میں حاضری ہوتی ہے

(ج) قبر کے ساتھ یا چوفیریا اوپر جو شی لگ جائے مثلاً پتھر یا مٹی یا لوہا یا تانبا وغیرہم ان میں صاحب قبر کی برکت و رحمت یقیناً ہوتی ہے۔

ان احادیث مذکورہ بالا سے یقیناً یہ ثابت ہو گیا کہ قبر کے پاس خشوع خضوع اور قبر کی تعظیم کرنا عین ایمان ہے قبر کے پاس جا کر جس کو یہ چیزیں حاصل نہ ہوں وہ صاحب قبر سے غیر متعلق ہے۔ قبر و حشر اس کو یاد نہیں متکبر ہے ایمان سے خالی ہے کیونکہ قبر کے پاس جانا مقصود وہ پتھر نہیں ہوتے حقیقتہً صاحب قبر کی تعظیم ہوتی ہے کیونکہ اللہ والے قبروں میں قیامت تک صحیح وسلامت رہتے ہیں اور رہیں گے۔

مسلمانوں کی قبر کے پاس خشوع وخضوع اور زیارت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

(۳) کنز العمال ۸/۹۸ { كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اَلَا فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُرِقُّ الْقَلْبَ وَتُدْمِعُ الْعَيْنَ وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا (ك عن انس)

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہلے قبور کی زیارۃ سے منع کیا تھا مگر اب زیارۃ کیا کرو کیونکہ قبور کی زیارۃ کرنا دل کو نرم کرتا ہے۔ آنکھیں بہاتا ہے آخرۃ یاد دلاتا ہے اور گناہ نہ کہو۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہوا ایماندار کی قبر پر جب مسلمان جاتا ہے تو قبر کی زیارت مسلمان کے دلوں کو نرم کرتی ہے مومن مومن کی قبر کی زیارت کرتا ہے۔ تو ایماندار کی آنکھیں روتی ہیں اور قبر کی زیارۃ سے آخرۃ یاد آجاتی ہے۔

اور حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہوا مومن کی قبر کے پاس جا کر جس شخص کو رقت طاری نہ ہو رونا نہ آئے صاحب قبر کی محبت میں قبر کے پاس بیٹھ کر آخرۃ یاد نہیں اس کو موت سے خائف نہیں ہوا قبر کی زیارۃ کرکے مومنین کی قبور کی زیارۃ سے اولیاء اللہ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبور کی زیارۃ کا شوق نہیں بڑھا بلکہ زیارۃ قبور مسلمین کو گناہ و شرک کہے تو ایسا شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل نہیں بلکہ خارج از اسلام ہے۔

(۴) المستدرک ۱/۳۷۷ بیہقی شریف ۴/۷۷ } حدثنا ابو علی الحسین بن علی الحافظ انا عبدان الاھوازی ثنا بشر بن معاذ العقدی ثنا عامر بن یساف ثنا ابو
بن طھمان عن یحیی بن عباد عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اَلَا فَزُوْرُوْهَا
فَاِنَّهٗ يُرِقُّ الْقَلْبَ وَتَدْمَعُ الْعَيْنُ وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ وَلَا
تَقُوْلُوْا هُجْرًا ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا کرتا تھا مگر اب حکم کرتا ہوں کہ تم
ان کی زیارۃ کو جایا کرو کیونکہ قبروں کی زیارۃ کرنا دل کو نرم کرتا ہے آنکھ کو بہاتا
ہے آخرۃ یاد دلاتا ہے اور گناہ نہ کہو۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا آپ کی قبر شریف کے پاس خشوع و خضوع سے رونا

(۵) حلیۃ لابی نعیم الاصبھانی ۱/۵ } حدثنا سعید بن ابی مریم حدثنا نافع بن یزید حدثنی عیاش بن عیاش عن عیسٰی بن عبد الرحمٰن عن زید بن اسلم عن ابیہ عن ابن عمر قال رأی
عمر بن الخطاب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قاعدًا عند قبر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم يبكي ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ

عنہ نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر
شریف کے پاس بیٹھ کر روتے ہوئے دیکھا۔

محمد عمر: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے
پاس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بیٹھتے اور روتے اب تمہارے وہابیوں کے پیشوا
کہتے ہیں کہ گناہ کبیرہ شرک اور کفر ہے تو وہابیوں کے امام نے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وسلم کے اصحاب پر بھی کفر و شرک کا فتوٰی جڑ دیا اب تم سوچو کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم کا عمل اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق چلنا اسلام
ہے یا وہابیوں کا پیشوا اچھا ہے ؟

حضرت عثمان غنی رضی اللہ کا قبرستان میں رونا

حلیۃ لابی نعیم ۱/۶۱ } حدثنا فاروق الخطابی ثنا ابو مسلم الکشی ثنا علی بن عبد اللہ المدینی ثنا ھشام بن
یوسف ثنا عبد اللہ بن بحیر عن ھانی مولی عثمان قال کَانَ عُثْمَانُ
اِذَا وَقَفَ عَلٰی قَبْرٍ بَكٰی حَتّٰی يُبَلَّ لِحْيَتُهٗ ۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے غلام ھانی نے کہا کہ حضرت
عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ جب کسی قبر پر ٹھہرتے اتنا روتے
کہ آپ کی داڑھی تر ہو جاتی ۔

او وہابیو قبروں پر رونا خلفا اربعہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ
کی سنت ہے اب تم سوچو کہ تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی سنت پر عمل

پیرا ہو یا نہ ؟

قبر کا بوسہ حدیث شریف سے

(۹) مجمع الزوائد ۴/۲ } عن ابی داؤد بن ابی صالح قال اقبل مروان یوما فوجد رجلا واضعا وجهه علی القبر فقال اتدری ما یصنع فاقبل علیه فاذا هو ابو ایوب فقال نعم جئت رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم آت الحجر وهو بتمامه فی کتاب الخلافة۔

رواه احمد و داؤد بن ابی صالح قال الذهبی لم یروعنه غیر الولید بن کثیر وروی عنه کثیر بن زید کما فی المسند ولم یضعفه احد۔

ایک دفعہ مروان آیا تو اس نے دیکھا کہ ایک آدمی نے قبر پہ منہ رکھا ہوا ہے اس نے کہا کہ جانتے ہو یہ کیا کر رہا ہے مروان اس کے پاس آگیا تو وہ ابو ایوب انصاری تھا اس نے کہا ہاں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے مخالفت نہیں دیکھی۔

"محمد عمر" حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالے عنہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاص اصحابی تھے جن کے متعلق یہ گمان ہی نہیں ہو سکتا کہ وہ خلاف سنت کریں گے اور نہ ہی کسی اصحابی نے ان کو قبر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ چہرہ رکھنے سے منع کیا مروان نے اعتراض کیا تو وہ ناراض ہو گئے کہ میں حق پہ ہوں۔ اب تم سوچو کہ تم ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالے کے دھڑے کے ہو یا مروان کے ؟

او نام کے اہلحدیثو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا اور لا الہ الا اللہ

اور رسول اللہ کا کلمہ ترک کر دو اور سوچو کہ تمہارے مولوی محمد بن عبد الوہاب نجدی کا اس کے متعلق فیصلہ اور عقیدہ صحیح ہے یا فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ ایمان رکھنا ٹھیک ہے۔ یاد رہے! تمہارے علماء تو تمہیں تقریروں رسالوں اخباروں میں سکھاتے ہیں۔

بس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

ثابت ہوتا ہے کہ یہ دعویٰ تمہارا محض مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے ہے اور اصل یہ ہے۔ حقیقۃً تم محمد بن عبد الوہاب نجدی کے کلمہ گو ہو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تمہیں کوئی تعلق نہیں۔

محدثین کا قبور کی تعظیم کرنا

۱۰- ابن خلکان ۲/۳۰۹ } وکان جدی اذا وصل الی مشهد الاستاذ لا یدخله احتشاما بل کان یقبل عتبته وهی مرتفعة بدرجات ویقف ساعة علی هیئة التعظیم والتوقیر ثم یعبر عنه کالمودع لعظیم الهیبة واذا وصل مشهد ابی عمرو انه کان اشد تعظیما له واجلالا واکثر وقوفا الیه اکثر من ذالک رحمهم الله تعالیٰ اجمعین۔

عمر بن الصفار جب استاد ابو اسحٰق رحمۃ اللہ کی قبر شریف کے پاس پہنچتے تو احتراماً ان کے احاطے میں داخل نہ ہوتے بلکہ چوکھنڈی کے تھڑے کو بوسہ دیتے اور جو کھنڈی کا تھڑا کئی سیڑھیاں اونچا تھا اور تعظیم و توقیر کی ہیئت کا ایک

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰی کَانَ اَحَدُھُمَا لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِہٖ وَکَانَ الْاٰخَرُ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِیْدَۃٍ فَکَسَرَھَا کِسْرَتَیْنِ فَوَضَعَ عَلٰی کُلِّ قَبْرٍ مِّنْھُمَا کِسْرَۃً فَقِیْلَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ لِمَ فَعَلْتَ ھٰذَا قَالَ لَعَلَّہٗ اَنْ یُّخَفَّفَ عَنْھُمَا مَا لَمْ یَیْبَسَا اَوْ اِلٰی اَنْ یَّیْبَسَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے یا مدینے کے ایک چوکھنڈی کے پاس سے گزرے اپنے دو انسانوں کی آواز سنی جو اپنی قبروں میں عذاب میں گرفتار تھے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب بھی کسی کبیرہ گناہ کی وجہ سے نہیں پھر فرمایا ہاں ایک آدمی پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک ٹہنی منگائی اس کے دو ٹکڑے کر کے دونوں قبروں پر رکھ دیئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا آپ نے کیوں کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں گی ان کو عذاب نہ ہوگا۔

۱۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ قبر پر درخت کی سبز شنی رکھنا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

۲۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ سبز تازی چیز قبر کے اوپر رکھنے سے قبر والے کو فائدہ پہنچتا ہے اور رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔

سے کچھ دیر ٹھہرتے پھر ان پر بہت بڑی ہیبت سے متاثر ہوتے معلوم کیا جاتا اور جب ابو عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت گاہ کے پاس پہنچتے تو حد سے زیادہ زیارت گاہ کی تعظیم و توقیر اور بزرگی سمجھتے اور تمام اولیاء اللہ رحمہم اللہ سے زیادہ ابو عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر قیام فرماتے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ انہوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی تعظیم کی اور قبر شریف کے پاس خشوع و خضوع سے بیٹھے اور روتے بھی رہے اور محدثین کا بھی یہی عمل ثابت ہوا اب تم سوچو اگر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور محدثین تمہارے نزدیک کافر و مشرک ٹھہرے پھر تمہارے نزدیک تو ابلیس "نمرود" فرعون اور گوبند سنگھ وغیرہم ہی کورے مسلمان بنے ہیں اسلام وہابی فرقے کو ہی مبارک ہے ہمیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع تابعین اور محدثین کا عقیدہ اور اعمال اور اسلام منظور و مستحسن ہے۔

قبر پر سبز چیز رکھنا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے

نسائی شریف ۱/۲۹۱
بخاری شریف ۱/۱۸۲

اخبرنا محمد بن قدامۃ قال حدثنا جریر عن منصور عن مجاہد عن ابن عباس قال مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بِحَائِطٍ مِّنْ حِیْطَانِ مَکَّۃَ اَوِ الْمَدِیْنَۃِ سَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَیْنِ یُعَذَّبَانِ فِیْ قُبُوْرِھِمَا

خوشا: اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ قبر پر کھجور کی ٹہنی یا خوشبودار پھول رکھنے سے فائدہ پہنچتا ہے تو ضروری ہے کہ قبر والے کو فائدہ سے وہ دعا بھی ضرور دیتا ہے جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ قبر والے کو تکلیف نہ دو وہ تمہیں تکلیف دے گا۔ جب قبر والا تکلیف دینے سے تکلیف دیتا ہے تو فائدہ پہنچنے سے دعا بھی ضرور دیتا ہے۔

مسلمین مومنین کی قبروں کی بے حرمتی کا گناہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

۹۔ کنز العمال ۵/۸۷ } إِيَّاكُمْ وَالْبَوْلَ عَلَى الْمَقَابِرِ فَإِنَّهُ يُوْرِثُ الْبَرَصَ (الدیلمی عن انس)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبروں پر پیشاب کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ قبروں پر پیشاب کرنے سے برص کی بیماری ہو جاتی ہے۔

۱۰۔ کنز العمال ۵/۹۸ } لَأَنْ أَطَأَ عَلَى جَمْرَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَطَأَ عَلَى قَبْرٍ (خط عن ابی ھریرۃ)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی دہکتے کوئلوں کی آگ پر بیٹھنا بہتر ہے قبر پر بیٹھنے سے۔

۱۱۔ ابوداؤد ۲/۱۰۴، مسلم شریف ۱/۳۱۲ } حدثنا مسدد نا خالد نا سہیل عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ حَتَّى تَخْلُصَ

إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ کے کوئلوں پر تمہارا بیٹھنا اور کپڑے جل جائیں بدن جل جائے تو قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

۱۲۔ ابوداؤد ۲/۱۰۴، مسلم شریف ۱/۳۱۲ } حدثنا ابراہیم بن موسیٰ الرازی انا عیسیٰ نا عبد الرحمٰن یعنی ابن یزید بن جابر عن بسر بن عبید اللہ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وسلم لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا إِلَيْهَا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں پر نہ بیٹھو اور قبروں کی طرف نماز پڑھو۔

۱۳۔ نسائی ۱/۲۸۷ } اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن المبارک عن وکیع عن سفیان عن سہیل عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ حَتَّى تُحْرِقَ ثِيَابَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے کوئی بھی قبر پر بیٹھے تو اس سے بہتر ہے کہ آگ کے انگاروں پر بیٹھ جائے اور اس کے کپڑے وغیرہ جل جائیں۔

۱۴۔ نسائی شریف ۱/۲۸۷ } اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم عن شعیب حدثنا اللیث حدثنا خالد عن ابن ابی

هلال عن ابی بکر بن حزم عن النضر بن عبد الله السلمی عن عمرو
بن حزم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تقعدوا علی القبور

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ قبروں پر مت بیٹھو۔

نوٹ :- ان مذکورہ آٹھ کتب احادیث کی صحیح حدیثوں سے مسلمانوں کی قبروں کا احترام ثابت ہوا۔

(۲) یہ بھی ثابت ہوا کہ اولیاء اللہ مومنین کی قبروں کی بے حرمتی سے بدنی اور ایمانی نقصان ہوتا ہے۔

قبرستان میں جوتوں سمیت چلنے کی ممانعت

۱۵ نسائی شریف ۱/۲۸۷ { اخبرنا محمد بن عبد الله بن المبارک قال حدثنا وکیع عن الاسود بن شیبان وکان ثقة
عن خالد بن سمیر عن بشیر بن نهیک ان بشیر بن الخصاصیة قال کنت
امشی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فمر علی قبور المسلمین فقال
لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ شَرًّا كَثِيرًا ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ
لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا فَحَانَتْ مِنْهُ اِلْتِفَاتَةٌ فَرَأٰى رَجُلًا
يَمْشِي بَيْنَ الْقُبُورِ فِي نَعْلَيْهِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ اَلْقِهِمَا۔

بشیر کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپ مسلمانوں
کی قبروں سے گزرے تو فرمایا کہ یہ لوگ شر کثیر سے گزر چکے ہیں پھر آپ مشرکین کی

قبروں سے گزرے تو فرمایا کہ یہ لوگ خیر کثیر سے گزر چکے ہیں اور آپ نے اپنی توجہ
ڈالی پھر ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ قبروں کے درمیان اپنے جوتوں سمیت پھر رہا
ہے آپ نے فرمایا کہ او جوتوں والے ان کو اتار دے۔

۱۶ ابوداؤد ۲/۱۰۳ { حدثنا سهل بن بکار نا الاسود بن شیبان عن خالد
بن سمیر السدوسی عن بشیر بن نهیک عن بشیر
... رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ما اسمك فقال زحم
قال بل انت بشیر قال بینما انا اماشی رسول الله صلی الله علیه
وسلم مر بقبور المشرکین فقال لقد سبق هؤلاء خیرا کثیرا
ثلاثا ثم مر بقبور المسلمین فقال لقد ادرك هؤلاء خیرا کثیرا ثم
... من رسول الله صلی الله علیه وسلم نظرة فاذا رجل یمشی فی
القبور علیه نعلان فقال یا صاحب السبتیتین ویحك الق سبتیتیك فنظر
الرجل فلما عرف رسول الله صلی الله علیه وسلم خلعهما فرمی بهما۔

زحم بن معبد سے روایت ہے کہ وہ ہجرت کر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف
آیا تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا نام کیا ہے تو اس نے عرض کیا
کہ زحم آپ نے فرمایا بلکہ تو بشیر ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین
کی قبروں سے گزرے تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا کہ یہ لوگ کثیر
سے گزر چکے ہیں پھر مسلمانوں کی قبروں سے گزرے تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا انہوں نے خیر کثیر کو حاصل کیا ہے پھر ذرا دیر ہوئی تو ایک آدمی جوتوں سمیت
قبرستان میں جا رہا ہے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا او جوتوں والے تجھ پر افسوس

سے اپنے جوتے اتار دے تو اس آدمی نے دیکھا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچانا تو اس شخص نے جوتے اتار کر پھینک دیئے اور قبرستان میں ننگے پاؤں چلا۔

باب ماجاء فی خلع النعلین فی المقابر

قبرستان میں جوتے اتار کر چلنے کا باب ہے

۱۷۔ ابن ماجہ ۱۱۳ | حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع ثنا الاسود بن شیبان عن خالد بن سمیر عن بشیر بن نهیک عن بشیر ابن الخصاصیة قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَصَاصِيَةِ مَا تَنْقِمُ عَلَى اللهِ أَصْبَحْتَ تُمَاشِي رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا أَنْقِمُ عَلَى اللهِ شَيْئًا كُلَّ خَيْرٍ قَدْ آتَانِيْهِ اللهُ فَمَرَّ عَلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ أَدْرَكَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيْرًا وَمَرَّ عَلَى مَقَابِرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيْرًا قَالَ فَالْتَفَتَ فَرَأَى رَجُلًا يَمْشِي بَيْنَ الْمَقَابِرِ فِي نَعْلَيْهِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ أَلْقِهِمَا۔

بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن الخصاصیہ اللہ تعالےٰ سے کیا بدلہ چاہتا ہے تو صبح صبح ہی اللہ تعالےٰ کے رسول کے ساتھ جا رہا ہے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ تعالےٰ سے کچھ

اور نہیں چاہتا مجھے اللہ تعالےٰ نے کوئی کمی نہیں رہنے دی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے قبرستان سے گذرے آپ نے فرمایا انہوں نے اللہ تعالےٰ سے ہر خیر کثیر پالی ہے پھر مشرکوں کے قبرستان سے گذرے آپ نے فرمایا وہ لوگ خیر کثیر سے تجاوز کر چکے ہیں۔ ابن خصاصہ نے کہا کہ اچانک میری نگاہ ایسے شخص پر پڑی جو مع جوتوں کے قبرستان سے گذر رہا تھا آقا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا او جوتوں والے ان کو اتار دے۔

ابن ماجہ صحاح کی ایک مسلمہ کتاب حدیث ہے جس نے قبرستان میں جوتے اتار کر چلنے کا باب باندھ کر اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے پہن کر قبرستان میں چلنے والے کو ڈانٹا اور قبرستان میں جوتے اتار کر ان کے احترام سے ننگے پاؤں چلنے کا ارشاد فرمایا اب قبر کا احترام کرنا سب امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تو سنت ثابت ہوا اور قبروں کی بے حرمتی کرنے والا امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے خارج ثابت ہوا۔

فقیر اب اولیاء اللہ کے عرس کا دن منانا اور تقرر عرس احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت کرتا ہے۔

اہل قبور صالحین کا عرس مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

ترمذی شریف ۱/۱۳۴ | حدثنا ابو سلمة یحیی بن خلف البصری نا بشر بن المفضل عن عبد الرحمن بن اسحق عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی هریرة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ أَوْ قَالَ أَحَدُكُمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ
لِأَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْآخَرِ النَّكِيرُ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ
هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ مَا كَانَ يَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ أَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ
أَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا
ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ نَمْ فَيَقُوْلُ أَرْجِعُ إِلٰى أَهْلِيْ فَأُخْبِرُهُمْ
فَيَقُوْلَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ
إِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب تمہاری کسی میت کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے اس کے پاس سیاہ رنگ
والے اور نیلگوں آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں جن کو منکر اور نکیر کہا جاتا ہے
وہ دونو صاحب قبر سے سوال کرتے ہیں کہ اس شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے
متعلق دنیا میں تو کیا کہتا تھا وہ جو دنیا میں کہتا تھا جواب دے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ
کے بندے اور رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں
اور بے شک محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں تو
منکر اور نکیر دونو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا پھر اس کی
قبر ستر در ستر ہاتھ چوڑی فراخ کر دی جاتی ہے اور اس کی قبر کو اندر سے
تمام منور کر دیا جاتا ہے پھر اس کو کہا جاتا ہے کہ تو سو جا تو قبر والا کہتا ہے کہ میں
گھر والوں کو جا کر یہ خبر بتا دوں تو دونو فرشتے منکر اور نکیر اس کو کہتے ہیں نَمْ كَنَوْمَةِ

عروس یعنی اس نئی شادی شدہ دلہن کی طرح سو جا کہ جس کو اس کے گھر
والوں میں سے اس کے محبوب کے سوا کوئی بیدار نہیں کر سکتا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ قیامت
کے دن اس کو اپنے اس بستر سے اٹھائے گا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث صحاح سے واضح ہوا کہ جو شخص وصال
کے بعد قبر میں رکھا جاتا ہے تو منکر نکیر اس سے حساب لیتے ہیں جب مومن حساب میں مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو کر پہچان لیتا ہے اور ان کے روبرو اَشْهَدُ اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کا اقرار کر لیتا ہے تو
منکر نکیر دونو فرشتے اس کو نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ کا تمغہ دیتے ہیں۔
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطالب۔

(۱) صالحین کے وصال کا دن قبر میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف
ہونے کا دن ہوتا ہے۔

(۲) صاحب قبر کے لئے دنیاوی تمام زندگی کا جوابی کا دن ہوتا ہے۔

(۳) صاحب قبر مومن کو حساب لینے والے خداوندی ملائکہ کی طرف سے عروس کا سرٹیفکیٹ
ملتا ہے۔

(۴) خداوندی ملائکہ صاحب قبر کو تھپکی سے سلاتے ہیں یہ نہیں کہتے کہ تم مر جاؤ جس سے مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہوا کہ صالحین اہل قبور اپنی قبروں میں زندہ آرام فرما ہوتے
ہیں مردہ نہیں ہوتے جیسا کہ منکرین کا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ نے بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وسلم کے ارشاد کی تائید فرمائی ہے اصحٰب کہف اولیاء اللہ کے متعلق قرآن کریم
میں فرمایا تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ اصحٰب کہف آپ جاگتے خیال

کریں گے حالانکہ وہ سوئے ہوئے ہیں ۔ تو صالحین مومنین کا اپنی آرامگاہوں میں [illegible]
سونا قرآن وحدیث صحیحہ سے ثابت ہوا ۔

(۵) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہوا کہ مومن صالح جب قبر میں کامیابی [illegible]
حاصل کر لیتا ہے ۔ تو کہتا ہے ۔ اِرْجِعْ اِلٰی اَھْلِیْ فَاُخْبِرُ ھُمْ کہ میرے پچھلوں [illegible]
گھروالے معتقدین مریدین جو ابھی زمین کے اوپر دنیاوی زندگی بسر کر رہے ہیں ان کو [illegible]
آج کی کارروائی ۔

(ا) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارۃ سے مشرف ہونے ۔
(ب) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو توحید ورسالت کا اقرار کرکے کامیاب ہو[نے] ۔
(ج) خداوندی حساب لینے والے ملائکہ کا مجھے عروس کا تحفہ عنایت فرمانے ۔
(د) مجھے تھپکی دے کر سلانے ۔
(ر) موت سے نجات پانے ۔

کی اطلاع دے دو تاکہ میرے متعلق ان کا فکر دور ہو جائے اور وہ لوگ میری
کامیابی سے خوش ہو جائیں اور نوافل اور ذکر اللہ کرکے خداوند کریم کا شکریہ ادا کریں ۔
تو مسلمین مومنین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر یقین رکھتے ہوئے مومن مسلمان
صاحب قبر صالح کا وہ زیارۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم والا دن اور دنیا داروں کے
روبرو اس تحفے کا اعلان کرنے کے لئے دن مناتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں اور ذکر اللہ
اور نوافل وعبادت خداوندی میں مشغول ہو کر رب کریم کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ یا اللہ تیرا ہم
شکریہ ادا کرتے ہیں کہ تو نے ہمارے بزرگ کو یہ شرف بخشا اور عروس کا تحفہ عطا فرمایا اور [illegible]
خداوندی ہے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ کہ اگر تم نے شکریہ ادا کیا تو ہم تمہیں اور

[illegible] دیں گے تو صالحین مسلمین مومنین کے اس مقررہ یوم عرس کو مناتے ہوئے
[illegible] ذکر اللہ اور نوافل میں مشغول ہو کر اللہ تعالےٰ کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں جس سے
[illegible] منانے والے کو یہ امید ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے ہمیں بھی
[illegible] عطا فرمائے اور قبر میں زیارۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف فرما کر پہچانے کی
[illegible] فرمائے اور توحید ورسالت کے اقرار میں مدد فرمائے تاکہ ہمیں بھی یہ تحفہ عنایت ہو ۔
اور صاحب قبر صالح مومن کی طرف سے کچھ صدقہ تقسیم کرکے کچھ پڑھ کر بخشا جاتا ہے تاکہ
[illegible] ہمارے لئے دعا خیر فرمائے یہ ہے صالحین مومنین مسلمین کے عرس کا ثبوت جو
[illegible] دنیاداروں کے لئے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیش کر دیا اور یہ نوری
[illegible] ہونے کا دن مسلمانوں کے واسطے ایام اللہ میں داخل ہے اور خداوند کریم کے نزدیک
[illegible] کے بندوں کا مقام شعائر اللہ میں شامل ہے تو شعائر اللہ کے مقامات پر صاحب
[illegible] کا مقررہ دن حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے جو شخص صاحب قبر کے
[illegible] منکر ہے وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مکذب ہے اسلام کا دشمن ہے ۔

[illegible] ” مولوی صاحب عرس کا ثبوت حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تو ثابت ہو
گیا لیکن ایک وضہ ہی کافی ہے ہر سال عرس منانا اور قبور صلحاء پر جانا یہ تو اسلام
[illegible] بدعت ہے نہ ؟

[illegible] ہر سال صالحین مومنین مسلمین کی قبور پر مسلمانوں کا جانا وہاں جا کر شب بیداری کرنا“
[illegible] احترام کرنا ‘ ذکر اللہ میں مشغول ہونا یہ بھی سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے تم بیچارے
[illegible] احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے محروم ہو جب اہل ذکر کی مجلس سے مسلمان
مشرف ہوتا ہے تو ان کی شان وشوکت کی حدیثیں تلاش کرکے ایمان تازہ کرتا ہے اور

عمل کرنے کی طرف راغب پڑتا ہے سنیئے ابن کثیر نے اپنی کتاب البدایہ والنہایہ
میں لکھا ہے کہ ہر سال اللہ کے بندوں کی قبروں پر جانا سنت مصطفے صلے اللہ علیہ [illegible]

ہر سال صالحین مومنین مسلمین کی قبور پر جانا سُنت مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے

البدایة والنہایة ج۵ ص۴۲ } وروی البیہقی عن حدیث موسی بن [illegible] عن عباد بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی [illegible]

قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَأْتِيْ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ فَاِذَا اَتٰى [illegible]
الشِّعْبِ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ثُمَّ [illegible]
اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَفْعَلُهُ وَكَانَ عُمَرُ بَعْدَ اَبِيْ [illegible]
يَفْعَلُهُ وَكَانَ عُثْمَانُ بَعْدَ عُمَرَ يَفْعَلُهُ قَالَ الْوَاقِدِيُّ كَانَ النَّبِيُّ [illegible]
الله عَلَيْهِ وسلم يَزُوْرُهُمْ فِيْ كُلِّ حَوْلٍ فَاِذَا بَلَغَ لَهُمْ الشِّعْبَ [illegible]
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ثُمَّ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَفْعَلُ
ذَالِكَ كُلَّ حَوْلٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ [illegible]
صلى الله عليه وسلم تَاْتِيْهِمْ فَتَبْكِيْ عِنْدَهُمْ وَتَدْعُوْ لَهُمْ وَكَانَ [illegible]
يُسَلِّمُ ثُمَّ يُقْبِلُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَيَقُوْلُ اَلَا تُسَلِّمُوْنَ عَلٰى قَوْمٍ يَرُدُّوْنَ [illegible]
ثُمَّ حَكٰى زِيَارَتَهُمْ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ
وَاُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ ۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم شہداء [illegible]

کی قبروں پر تشریف لاتے جب ان کے کنارے پر پہنچتے فرماتے السلام علیکم
بما صبرتم فنعم عقبی الدار یعنی اے اللہ تعالے کے بندو تم پر
سلام ہو جو تم نے صبر کیا ہے اور تمہاری عاقبت بہت اچھی ہے پھر نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ شہداء
کی قبور پر تشریف لاتے رہے ایسے ہی ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ
تشریف لاتے رہے ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ تشریف
لاتے رہے واقدی نے کہا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم شہداء علیہم السلام
کی زیارۃ کے لیے ہر سال تشریف لاتے رہے جب ان کی دیوار کے کنارے
پہنچتے تو فرماتے السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار پھر ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کا یہی وطیرہ ہر سال رہا پھر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی
اللہ عنہما اسی طرح تشریف لاتے رہے اور اسی پر عمل کرتے رہے اور حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی شہداء علیہم السلام
کی قبور پر تشریف لاتیں تو ان کے پاس روتیں اور ان کے لیے دعا فرماتیں اور
حضرت سعد رضی اللہ تعالے عنہ بھی ان کی سلامی کے لئے حاضر ہوتے پھر باقی
اصحاب مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی قبروں کی حاضری دیتے پھر فرماتے کہ تم ایسی قوم
کی سلامی کے لئے کیوں نہیں جاتے جو تمہاری طرف رجوع کرتے ہیں۔ پھر
ابوسعید ابوہریرۃ، عبداللہ بن عمر اور ام سلمۃ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے
بھی شہداء علیہم السلام کی قبور کی زیارۃ کے متعلق انہوں نے واقعہ بیان کیا۔
تو اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ صالحین مسلمین مومنین کی قبور پر ہر سال جانا

عرس منانا دعائیں مانگنی وہاں ذکر اللہ میں مشغول ہونا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماعی مسئلہ ہے اس کے خلاف دنیا کا کوئی وہابی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کسی صحابی کا فرمان" تابعی تبع تابعی کا قول پیش نہیں کر سکتا۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

صاحب قبر کے لئے دُعا خیر و فاتحہ

مسلم شریف ۲/۳۲۳ } فاخبرته بخبرنا وخبر ابي عامر وقلت له قال قل له يستغفر لي فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بماء فتوضأ منه ثم رفع يديه ثم قال اللهم اغفر لعبيد بن ابي عامر حتى رأيت بياض ابطيه ثم قال اللهم اجعله يوم القيمة فوق كثير من خلقك او من الناس فقلت ولي يا رسول الله فاستغفر فقال النبي صلى الله عليه وسلم اللهم اغفر لعبد الله بن قيس ذنبه وادخله يوم القيمة مدخلا كريما قال ابو بردة احدهما لابي عامر والاخرى لابي موسى

ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنی اور ابو عامر کی ان کو خبر دی ابی عبید بن ابو عامر نے کہا کہ ان کو عرض کرنا کہ میرے لئے دعا فرمائیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پانی منگا کر وضو کیا پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے فرمایا اے اللہ عبید بن ابی عامر کو معاف کر دے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی مجھے نظر آئی پھر دعا فرمائی کہ اے اللہ قیامت کے دن اپنی اکثر مخلوق پر یا اکثر لوگوں

پر اس کو فضیلت دے دیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی معاف فرمائے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں بھی دعا فرمائی۔ فرمایا اے اللہ عبید اللہ بن قیس کے بھی گناہ معاف فرمائے اور قیامت کے دن جنت نصیب فرما ابو بردہؓ نے کہا کہ ایک دعا آپ نے ابو عامر کے لئے فرمائی اور دوسری ابو موسیٰؓ عنہما کے لئے فرمائی۔

"محمد عمر" اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ صاحب قبر کے لئے دعا خیر کرنا جس کو فاتحہ سے تعبیر کیا جاتا ہے سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے بدعت نہیں۔ بدعت کہنے والا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے۔

وہابی فرقہ صراحۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دلی عناد رکھتے ہیں

۷۔ النہج المقبول مصنفہ مولوی نور الحسن صاحب ابن نواب صدیق الحسن ۴۹ } دعا کردن نزد قبر مبارک از برائے خود بدعت است اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو قبر کے پاس یا رسول کہنا اور اپنے لئے دعا کرنا بدعت ہے

"محمد عمر" کیوں بھئی مسلمانو! اب تو تمہاری تسلی ہو گئی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بالمؤمنین رؤف رحیم " مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایمانداروں کے لئے ہر وقت شفقت کرنے والے ہر وقت رحم کرنے والے ہیں اگر فرقہ وہابیہ ایماندار ہیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور رحم کے قائل نہ ہوں اور فائدہ نہ اٹھائیں تو ان جیسا کون بدقسمت ہے اور حضور کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس بھی آپ کا اسم پاک یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنے کو بدعت کہے تو ثابت ہوا کہ ایسا شخص پکا بدعتی ہے اور ایسا

فرقہ مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم سے دلی عناد رکھتا ہے۔ اور عن بنت ملبلہ ما عنہم کا مکذب ہے۔

صالحین مومنین مسلمین اہل قبور کے پاس جاکر نوافل پڑھنے اور دعائیں مانگنی

البدایة والنهایة ۴/۴۵ } وقال ابن ابی الدنیا حدثنی ابراهیم حدثنی الحکم بن نافع حدثنا العطاف بن خالد حدثنی خالتی قالت رکبت یوما الی قبور الشهداء وکانت لاتزال تاتیهم فنزلت عند حمزة فصلیت ما شاء الله ان اصلی وما فی الوادی داع ولا مجیب الا غلاما قائما آخذا براس دابتی فلما فرغت من صلوتی قلت هکذا بیدی السلام علیکم قالت فسمعت رد السلام علی یخرج من تحت الارض اعرفه کما اعرف ان الله عز وجل خلقنی وکما اعرف اللیل والنهار فاقشعرت کل شعرة منی۔

عطاف بن خالد فرماتے ہیں کہ میری خالہ رضی اللہ تعالے عنہا نے بیان کیا کہ میں ایک دن شہداء علیہم السلام کی قبروں کی طرف اسوار ہو کر گئی چلتی چلتی حضرت حمزہ رضی اللہ تعالے عنہ کی قبر کے پاس پہنچی جو اللہ تعالے کا ارادہ تھا میں نے نماز ادا کی اس وادی میں کوئی پکارنے والا یا جواب دینے والا نہ تھا سوائے ایک غلام کے جو میری اسواری کی باگ تھامے ہوئے تھا جب میں نماز سے فارغ ہوئی میں نے ہاتھوں کے اشارے

سے شہداء علیہم السلام کو السلام علیکم کہا میری خالہ نے کہا کہ میں نے اپنے کانوں سے سلام کا جواب سنا جو زمین کے نیچے سے آیا امد میں اس کو ایسے پہچانتی ہوں جیسا کہ اپنے خالق کو اور جیسا کہ رات کو تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

قبر کے پاس پتھر کھڑا کرنا وہابی محدث نے اقرار کر لیا

نیل الاوطار ۴/۹۱ } وایهام الصحابی لایضرو فیه دلیل علی جواز جعل علامة علی قبر المیت کنصب حجر اونحوهما قال الامام یحیی فاما نصب حجرین علی المرقد وفاجلا فی الرجل بدعة قال فی البحر قلت لاباس به لقصد التمییز لنصبه علی قبر ابن مظعون۔

اصحابی کا وہم کرنا نقصان نہیں دیتا اس میں میت کی قبر پر کوئی نشانی رکھنے کی دلیل ہے جیسا کہ پتھر کھڑا کیا جائے یا مثل اس کی امام یحیی نے کہا ہے کہ عورت کی قبر پر دو پتھر کھڑے کرنا اور مرد کی قبر پر ایک پتھر کھڑا کرنا بدعت ہے بحر میں لکھا ہے کہ کوئی حرج نہیں تمیز کے لئے ابن مظعون اصحابی کی قبر شریف کے پاس پتھر گاڑا گیا تھا۔

اصحاب مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عمل سے ثابت ہوا کہ قبر کے سر کی طرف کتبہ پتھر کا ہو یا سیمنٹ وغیرہ کا سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے بدعت نہیں۔
تو صالحین کی قبر کے پاس پہچان کے لئے کتبہ گاڑنا سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہوا۔

"وہابی" مولوی صاحب نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ لہٰذا قبر نبی علیہ السلام کی تعظیم وغیرہ اور خشوع خضوع سے آپ نے روک دیا چہ جائیکہ دوسری قبروں کی تعظیم اور خشوع وخضوع کیا جائے۔ اسی حدیث کے مطابق ہمارے اہلحدیث اکابرین نے لکھا ہے جیسا کہ کتاب التوحید میں محمد بن عبدالوہاب نے لکھا ہے۔

"محمد عمر" جواب اول: فقیر نے احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے قبر کے پاس خشوع وخضوع سے بیٹھنا" قبور کی تعظیم کرنا" "آخرۃ کو یاد کرنا" قبور کے پاس رونا ثابت کر دیا جس سے ثابت ہوا کہ یہ افعال قبر پرستی نہیں بلکہ شعار اسلامی ہے سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سنت محدثین ہے شرک کا بدعت اور کفر کہنے والا ہندومت رکھنے والا بت پرست اور وہابی ہے۔

دوسرا جواب: تمہارا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے مطلب کے لئے پیش کرنا تمہارے دعوے کے موافق یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔ تم نے غلط بیانی سے کام لیا ہے یہ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے مذہب کا رد کیا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا کہ آخری زمانے میں میری امت میں ایک فرقہ ایسا ہوگا جو میرا کلمہ پڑھ کر میری قبر کو بت کہیں گے لہٰذا تم وہابی اہل قبور کو انبیاء علیہم السلام ہوں یا اولیاء اللہ من دون اللہ کہتے ہو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں انہیں اور بتوں کو من دون اللہ کا فتویٰ دیا ہے اور تم وہابی فرقہ اس کا بدلہ لینے کے لئے اللہ تعالےٰ کے مقرب بندوں کو من دون اللہ کا فتویٰ جڑتے ہو اور کہتے ہو کہ یہ قبروں لیٹے ہوئے بت ہیں جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ تمہارے نزدیک قبر النبی صلے اللہ

علیہ وسلم معاذ اللہ صنم اکبر ہے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی فیصلہ فرما دیا کہ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ وَثَنًا کہ میری قبر کو بت نہ بنانا تو تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کو بت کہہ کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مکذب ثابت ہوئے۔

تیسرا جواب: مطلب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے واضح فرما دیا کہ بعض انبیاء علیہم کی قبروں کی پرستش ہوتی رہی ہے لیکن میری ایماندار امت تم قبر کو معبود نہ بنا لینا بلکہ جیسا کہ میں اب نبی اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہوں وصال کے بعد بھی مجھے نبی اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی تسلیم کرنا معبود نہ سمجھنا کیونکہ صرف اللہ تعالےٰ ہی ہے یہ آپ نے اپنی امت مسلمہ کو شرک سے بچنے کا ارشاد فرمایا۔

چوتھا جواب: مطلب یہ ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر کو بت نہ بنانا اور بت کی تعریف قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کلام کو نقل فرماتے ہوئے بیان فرمایا یٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْــٴًـا اے باپ تو اس کی عبادت کیوں کرتا ہے جو نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ ہی تجھ سے کوئی تکلیف ہٹا سکتا ہے۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بت کی تین صفات کا بیان فرمایا کہ بت نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ کوئی تکلیف ہٹا سکتا ہے تمہارا غیر مقلد وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نہ سنتے نہ دیکھتے ہیں نہ ہی کوئی تکلیف دور کر سکتے ہیں جیسا کہ عنقریب انشاء اللہ بیان کیا جائے گا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ کہ میری قبر کو معبودیت نہ سمجھنا کہ کافر اس بت کی عبادت کرتا ہے جو نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے

اور نہ ہی کوئی تکلیف دور کر سکتا ہے۔ بلکہ میں قبر میں جا کر بھی سنوں گا، دیکھوں گا
اپنی امت سے تکلیف بھی دور کروں گا جیسا کہ اب تمہارے سامنے تمام کے آواز کو سنتا ہوں
جہاں بھی تم ہو گے اور میں تمہیں دیکھتا ہوں جہاں بھی تم ہو گے میری نظر میں ہو کیونکہ مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کی نگاہ۔ پاک عرش معلےٰ سے تحت الثریٰ کے ذرے ذرے پر ہے
جیسا کہ فرمان خداوندی ہے وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
عنقریب تمہارے اعمال کو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء
اللہ دیکھیں گے۔ یہ ہے قرآن کریم کے قانون میں نگاہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو
امتی کے ہر اعمال کو ملاحظہ فرماتے ہیں۔ اور ایمانداروں کی تکلیف بھی دور کرتے ہیں۔
جیسا کہ فرمان الٰہی قرآن کریم میں موجود ہے بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ایمانداروں
کے واسطے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہر وقت شفقت کرنے والے ہر وقت رحم کرنے
والے ہیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر کو بت نہ بنانا مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم کی اس حدیث کا مصداق اب وہابی مذہب پیدا ہوا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
کی اس غیبی اطلاع لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ وَثَنًا يُّعْبَدُ کی صداقت تمہارے عقیدے
سے ہو گئی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان صحیح ثابت ہوا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وسلم کی مذکورہ حدیث نے وہابی مذہب کا پول نکال کر ان کو منکر حدیث ثابت کر دیا
اس حدیث کو تم وہابی ہم پر غلط چسپاں کرتے ہو اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
نے تو وہابی مذہب کی جڑ اکھاڑ دی ہے۔

وہابیو اگر کچھ ذرہ ایمان کا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کو بت نہ کہنا بلکہ بت
کہنے والے کو ایمان سے خارج اور مکذب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سمجھنا۔

(وہا)بی عقیدہ نمبر ۲۰

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ نمبر ۹

(وہا)بیوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ذاتی عناد ہے"

صراط مستقیم
(ار)دو محمد اسمٰعیل
۸۶

و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب
باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است
کہ خیال آں با تعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان میچسپد بخلاف
(خی)ال گاؤ و خر کہ نہ آں قدر چسپیدگی میبود و نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر میبود و ایں تعظیم و
(اج)لال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک میکشد۔

پیر اور بزرگوں کی طرف خیال رکھنا گو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہوں بیل وغیرہ خیال
(ا)پنے گدھے کے خیال سے بھی بہت برا ہے کیونکہ پیر بزرگ، اور نبی کریم صلے اللہ علیہ
(و)سلم کا خیال تعظیم کی طرف رغبت دلاتے ہیں یعنی انسان کا دل لطف اٹھاتا ہے بخلاف گدھے
(ک)ہ اس کے ساتھ اتنا لگاؤ نہیں ہوتا اور نہ ہی اتنی تعظیم کا خیال ہوتا ہے بلکہ گدھے
(کا) خیال حقارت اور کمینگی کی طرف ہوتا ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور بزرگی
(ا)ن کی تعظیم ہے جو نماز میں لحاظ کرنا مقصود ہی جاتا ہے اور یہ شرک ہے۔

تبصرہ نمبر (۱) اس وہابی مسئلہ میں وہابیوں کے مسلمہ پیشوا نے توہین مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم کی ایک اور صورت بیان کی نماز کا مسئلہ بیان کر کے محمد رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے خیال سے گدھے کے خیال کو اچھا کہا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وسلم کے خیال کو بدتر کہا معاذ اللہ جس کا خیال بدتر ہے تو قائل کے نزدیک اس

کی ذات بھی اسی ترازو میں آئیگی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام انبیاء علیہم
السلام" ملائکہ" عرش وکرسی بلکہ تمام مخلوق سے بھی افضل ترین ذات ہے آپ کا
تصور تمام بہترین مخلوق کے تصورات سے افضل ترین تصور ہے جس کی ذات
اور تصور پر ایمان رکھنا عین ایمان ہے اور انکار یا برا سمجھنا عین کفر ہے اس کو
کی بدترین مخلوق سے بھی بدترین عقیدہ رکھنا اس سے بڑا کفر اور کیا ہو سکتا ہے میں
تو کہتا ہوں کہ وہابیوں کے اس ایک عقیدے سے ہی وہابیوں کے کفر میں کوئی
نہیں رہتی ایسا جملہ تو کلمہ گو سے بھی کسی نے استعمال نہیں کیا تو فرقہ وہابیہ اس ایک
جملے اور اس جملے کی حمایت سے ہی ابلیس سے کفر میں ترقی کر گئے باقی عقائد
باطلہ وہابیہ تو کفر" میں کفر کا درجہ رکھتے ہیں مسلمانو اب فیصلہ تم پر ہے کہ کفر وہاں
یہ فرقہ وہابیہ ہے یا ہم مسلمان ؟

فقیر نے فرقہ وہابیہ کے متعلق اپنی کتاب مقیاس حنفیت میں ان پر کفر کے الزام عائد
کرنے سے اجتناب کیا اور شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید اور احادیث
صحیحہ سے ان کے عقائد وہابیہ کا حل بیان کیا کہ شاید یہ لوگ اپنی غلطی سمجھ کر قرآن و
حدیث پر ایمان لے آئیں لیکن اس قوم نے دیدہ و دانستہ جوابات صحیحہ قرآنیہ و حدیثیہ
کو سمجھ کر انکار کیا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی میں فرقہ وہابیہ نے گستاخوں کی
برملا حمایت کی بلکہ توحید خداوندی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ
کی گستاخی میں ترقی کر گئے اور تحریراً و تقریراً اپنی اور اپنے بڑوں کی گستاخیوں کا پھر
اعادہ کر کے گستاخی کو مدلل اور فرقہ وہابیہ کا عین ایمان بیان کیا تو فقیر کو یقین ہو گیا کہ
فرقہ وہابیہ غلطی میں مبتلا نہیں بلکہ ابلیسی حمایت میں اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ

سلم اور اولیاء اللہ کے پورے وعرصے کی مخالفت میں ابلیس اور سابقہ کفار سے سبقت
ہیں اور ان کا اصل مقصد اسلام کو مٹا کر کفر کا افشا ہے اور دن رات اسی دھن
ہوئے ہیں اسلام کا اصل مقصد عبادۃ خداوندی اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
بیت اولیاء اللہ میں ترقی کر کے الہٰی مراتب کو حاصل کرنا اور یہ منازل بغیر طہارۃ
ت سے اجتناب اور اتقاء کے محال ہیں اور فرقہ وہابیہ کی اس طرف توجہ ہی نہیں فرقہ
کے مذہب کی بنیاد ہی اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ
اداروں کی مخالفت اور گستاخی" نجاست پسندی" طہارت سے پہلو تہی" حرام چیزوں کو
مقرر کرنا" اسلامی شعار کو کفر" شرک اور بدعت کہہ کر مٹانے کی کوشش کرنا اور مختلف سیاسی
مختلف ناموں کے روپ میں تیار کر کے سادہ مسلمانوں کو گمراہ کرنا اور جابجا اسلامی مدرسوں
ڈھنگ سے مسلمانوں کے حلال مال کو لوٹ کھسوٹ کر کے اپنی اور اپنی آئندہ نسلوں کے
لئے بینک جائیدادیں تیار کرنا اور مسلمانوں کی ان رقوم سے ہی اپنی درسگاہوں کو اسلام کے
نے کے لئے رصدگاہیں بنانا اور روزانہ صبح شام قرآن کریم اور کتب احادیث کے سامنے
اپنے کفر کی مار سے مسلمانوں پر شرک کفر اور بدعت کی بمباری کرنا مرزائیوں کی طرح سرکاری
عہدیداروں کو اپنے دام فریب میں پھنسا کر اپنے فرقہ کے امدادی بنانا سرکاری کلیدی عہدہ
جانے کی طالب ہیں خود اور اپنی اولاد کو لگائے رکھنا مثلاً سکولوں کے ماسٹر کالجوں کی
پرنسپل کے خاص خاص مقامات مثلاً ایس پی اور تھانیداری وغیرہ عدالتوں کے خاص
کلیدی عہدے مثلاً ڈی سی وغیرہ حکومت کے کلیدی مقامات مثلاً وزارت سیکرٹری
وغیرہ مقرر کرنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں اپنے کفر کو اسلام ثابت کرتے ہیں خداوندی عبادت
ہوں کو انہوں نے اپنے فرقہ وہابیہ کے کفریہ عقائد کے مراکز بنا رکھے ہیں ظاہراً اپنی بھولی

بجالی حیثیت کو آئینہ بنا کر اسلام کے ماحول میں تندیے کی تاریں کی طرح اپنے
کے عقائد باطلہ کے متعدی مرض سے تندرست مسلمانوں کو دائم المریض بنا کر
تیاری بنا دیتے ہیں۔

مسلمانو خدارا سوچو جس فرقے کا یہ مذکورہ بالا عقیدہ کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ
وسلم کا خیال" معاذ اللہ گدھے کے خیال سے بدتر ہے تو ثابت ہوا کہ وہابی کا خیال
کا وجود" وہابی کا ایمان اور وہابی فرقہ اس عقیدہ سے کی بنا پر عند اللہ گدھے
ہے اور وہابیو! ہمارے مسلک کے ہر مسئلہ کے متعلق فوراً مطالبہ کرتے ہو کہ کس
نے ایسا کیا تو ہم بفضلہ تعالیٰ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا قرآن کریم
کا اصل دکھا دیتے ہیں تمہاری تسلی ہو یا نہ۔ ہم انشاء اللہ عند اللہ جواب دہ نہیں رہ جا
سرخرو ہو جاتے ہیں لیکن تم بتاؤ کہ تمہارا یہ مذکورہ بالا عقیدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
کی حدیث سے گو ضعیف ہی ہو کسی صحابی" تابعی" تبع تابعی سلف صالحین سے
ثابت ہے؟ ولا فتتو بوا من ھذہ العقید ۃ۔

اس کے خلاف فقیر تمہیں حدیث صحیح سے تمہارے اس عقیدہ مکفریہ کا رد اور اپنے
عقیدہ کی تائید دکھا دیتا ہے سنیئے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں

(۱) بخاری شریف $\frac{۲}{۱۰۶۶}$ } ثُمَّ رَأَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں ہی اپنے پیچھے دیکھا۔

وہابیو! تم تو یارا اہلحدیث ہونے کا اعلان کرتے ہو اب بتاؤ کہ حضرت ابوبکر
رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دیکھا ان کی نماز صحیح ہوئی
نے پھر دوبارہ نماز کی ابتدا کی اور اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نماز
تو ہم مسلمانوں کی بھی نماز صحیح ہو جاتی ہے بلکہ ہم مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ قرآن
حضرت لفظ قُل بھی اگر نمازی کی زبان سے نکلے تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا
بھی آنا ضروری ہے جو اس تصور سے چرائے اس کی نماز نماز نہیں کیونکہ فرمان
لَعَلَّكَ مکتوحنی کے خلاف ہے۔

بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دیکھنا

بخاری شریف $\frac{۲}{۶۳۵}$ } ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ فَأُسَارِقُهُ
النَّظَرَ کعب بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا
میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نماز ادا کرتا تو اپنی نظر نماز میں ہی چرا کر نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتا۔

وہابیو تمہارا مذہب ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آجائے تو نماز فاسد
ہو جاتی ہے اور اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں آپ کو دیکھتے اب بتاؤ صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نماز درست ہوئی یا نہ؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ
صحیح تھا یا تمہارا مذہب ان کا صحیح تھا یا تمہارا؟ نماز میں خیال آنے سے زیادہ تعظیم
ہے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر دیکھ کر تعظیم زیادہ ہو جاتی ہے اور صحابہ کرام
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعظیماً دیکھتے تھے یا حقارۃً سے اب فقیر کا دنیائے وہابیت

چیلنج ہے

کہ ایک حدیث دکھا دو یا کسی صحابی کا قول دکھا دو کہ نماز میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کا خیال آجائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے یا معاذ اللہ گدھے کے خیال سے بد تر ہے
تو فقیر ایسے شخص کو

مبلغات یک صد روپیہ انعام دے گا

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ۝

پھر اپنے فاسد اجتہاد سے مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہو اور غلط عقائد بیان کر کے
مسلمانوں کے دل سے محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹانا چاہتے ہو کیا یہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت پر عمل ہے؟ یا
کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور ہیں مسلمانو! ان اسلام
کے دشمن عناصر سے اپنے آپ کو اپنے ایمانوں کو اپنی اولاد و نسب کو بچا لو اور عبادت
خداوندی میں اطاعت و محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سبقت لے جانے کی
کوشش کرو اور یہ سبق فرمان خداوندی فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ دربار ولی اللہ سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

وہابی عقیدہ ۲۲۰

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ نمبر ۱۱

وہابی مذہب میں جسم اطہر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) مٹی ہو چکا ہے

تقویۃ الایمان ۶۹ { ف یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔

محمد عمر: اہلحدیث کا دعویٰ کرنے والا ایک حدیث دکھا دو کہ جس میں مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں، حالانکہ ابو داؤد
شریف کی حدیث ہے حَرَّمَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَی الْاَرْضِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔
اے اہل حدیثو! اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ کیا تم میں کوئی اچھا آدمی نہیں
جو یہ فیصلہ کرے کہ اسمٰعیل دہلوی نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان گھڑا ہے وہ
مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ کے قانون مصطفوی سے
جہنمی ہے اس کو چھوڑنا اس کی تعریف کرنا اس کی کتاب جس میں یہ بہتان لکھا ہے وہ قابل
قبول نہیں اس کو پڑھنا حرام ہے اس کی قبر کو گرانا ہر مسلمان پر فرض ہے بینوا۔
محمد عمر: اب فقیر اس کا جواب قرآن کریم و احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پیش کرتا ہے۔

قرآن کریم میں کہ نبی اللہ کا کھانا سو برس تک خراب نہ ہوا

قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۔ (البقرہ ۳/۳۵)

فرشتے نے جواب دیا کہ اے عزیر علیہ السلام آپ یہاں سو برس ٹھہرے ہوا پنے کھانے اور رس کو دیکھو ان کا مزہ نہیں بدلا۔

کیوں بھئی وہابیو بتاؤ قرآن کریم سے ثابت ہوا کہ سو برس گزر گئے لیکن نبی جس کھانے کو ہاتھ لگا جس رس یعنی انگوروں کے نچوڑ کو ہاتھ لگا وہ خراب نہیں نبی اللہ کا وجود کیسے خراب ہو سکتا ہے۔ فافہم

صالح ایماندار قبر میں بھی زندگی بسر کرتا ہے

مولوی اسمٰعیل دہلوی کے جھوٹ کا جواب قرآن کریم سے

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

جس شخص نے نیک اعمال کئے مرد ہو یا عورت ایماندار ہو تو ہم ضرور زندگی دیں گے اس کو پاک زندگی اور ضرور اچھا بدلہ دیں گے ہم ان کو جو وہ عمل کرتے رہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا اعمال صالحہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بہترین زندگی فرمائیگے اور اس کے اعمال کا بدلہ بھی بہت اچھا عطا فرمائیں گے۔

اس آیۃ کریمہ سے کئی مطالب ثابت ہوگئے۔

دنیا میں اعمال صالحہ کرنے والوں کو بعد از وصال زندگی پاک اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے حقیقت یہ ہے کہ انسان جب دنیا سے منتقل ہو کر عالم برزخ میں جاتا ہے تو اعمال صالحہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ باغات عطا فرماتا ہے خدام و غلمان اس کی خدمت اور حوریں زوجیت کے لئے جنت کے میوہ جات کھانے کے لئے دودھ اور شربت کا پانی پینے کے لئے جو انسانی زندگی کے ضروریات ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ سب عطا فرماتا ہے یہ زندگی دنیاوی زندگی سے بھی بہترین اور بالاتر ہوتی ہے عالم برزخ اور عالم دنیا کی سب باتیں سنتا ہے جانتا ہے اب یہ زندگی نہیں تو اور کیا ہے جسم کے ساتھ روح کو تعلق ہوتا ہے بدن کو آرام و تکلیف کا احساس ہوتا ہے سلام شرعی کیا جائے تو سنتا ہے جواب دیتا ہے ان کے جسم کو کوئی شئی خراب نہیں کر سکتی تکلیف نہیں دے سکتی۔ دوزخی کو گرم لہو اور پیپ پینے کو تھوہر کھانے کو ملتا ہے سننے اور جاننے بھی ہیں لیکن جواب نہیں دے سکتے ان کا جسم مٹی اور مٹی کے جانور کھا جاتے ہیں اس کا فر مردہ ہے لیکن وہابی چونکہ اپنے اعمال و عقائد سیئہ کی وجہ سے مرتے ہیں اس لئے انبیاء علیہم اولیاء اللہ اور مومنین کو مردہ کہتا ہے رب العزت سے بدلہ لیتا ہے اللہ تو ہمیں مردہ کہتا ہے تو ہم تیرے خالص اعمال صالحہ کرنے والے بندے وار ان کو مردہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے عقائد صحیح بنا دے اور اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے اور انبیاء علیہم السلام اولیاء اللہ اور ایمانداروں کی گستاخی اور لعنت سے بچائے اور ہمارا ایمان سلامت رکھے اور وہابی رائج الوقت سیاسی بیڑوں سے بچائے اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ وہابی فرقہ مکذب قرآن ہے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ

وسلم کو قبر میں مٹی سمجھتا ہے۔

زیادہ وضاحت مطلوب ہو تو فقیر کی تصنیف مقیاس حیات ملاحظہ فرمائیں۔

غیر مقلد وہابی اہلحدیث نہیں بلکہ مکذب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

(۱) ابن ماجہ شریف ۱۱۹/۲ } حدثنا ابو بکر ابن ابی شیبۃ حدثنا الحسین بن علی عن عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر عن ابی الاشعث الصنعانی عن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ يَعْنِيْ بَلِيْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بہترین دنوں سے جمعے کا دن ہے اسی دن آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اسی دن میں صور پھونکا جائے گا اسی دن میں کڑک ہوگی اسی دن میں مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھا کرو کیونکہ تمہارے درود شریف میرے پاس پیش کئے جاتے ہیں ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے دربار میں ہمارے درود شریف کیسے پیش کئے جائیں گے آپ مٹی ہو جائیں گے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً اللہ تعالےٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو حرام کر دیا ہے۔

(۲) ابوداؤد شریف ۱/۱۵۰ } حدثنا الحسن بن علی نا الحسین بن علی عن عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر عن ابی الاشعث الصنعانی عن اوس بن اوس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بہترین دنوں سے جمعہ کا دن ہے اس دن مجھ پر تم زیادہ درود شریف پڑھو کیونکہ میرے پاس پیش کئے جاتے ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ حضور آپ مٹی ہو جائیں گے تب بھی؟ راوی نے کہا بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جواب دیا تو آپ مٹی ہو جائیں گے تب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقینی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو حرام کر دیا ہے۔

(۳) المستدرک ۱/۲۷۸ } حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب حدثنا ابو جعفر احمد بن عبد الحمید الحارثی ثنا الحسین بن علی الجعفی ثنا عبد الرحمٰن ابن یزید بن جابر عن ابی الاشعث الصنعانی عن اوس بن اوس الثقفی قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ

عَلَیَّ قَالُوْا وَکَیْفَ صَلٰوتُنَا تُعْرَضُ عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ

حدیث صحیح علی شرط البخاری ولم یخرجاہ ۔

اوس بن اوس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے تمام دنوں سے افضل دن جمعہ کا ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اسی میں آپ کا وصال ہوا اسی میں اسرافیل صور پھونکے گا اسی میں لوگ اٹھیں گے اسی جمعے کے دن تم مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھو بعض نے عرض کیا کہ حضور جب آپ مٹی ہو جائیں گے تو آپ پر ہمارے درود شریف کیسے پیش کئے جائیں گے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

(۵) ابن ماجہ ۱۱۹ { حدثنا عمرو بن سواد المصری ثنا عبد اللہ بن وہب عن عمرو بن الحارث عن سعید بن ابی ہلال عن زید بن ایمن عن عبادۃ بن نسی عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ مَشْہُوْدٌ تَشْہَدُہُ الْمَلٰئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْہَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ وَبَعْدَ الْمَوْتِ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ ۔

ابو درداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعے کے دن مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھو کیونکہ اس دن فرشتوں کی

حاضری کا دن ہے اور تم سے کوئی بھی مجھ پر درود پڑھے گا تو اس کا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا۔ جب تک کہ درود شریف سے فارغ نہ ہو ابو درداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا کہ حضور موت کے بعد بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالےٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے اللہ کا نبی زندہ ہے اللہ کی طرف سے رزق دیا جاتا ہے۔

کیوں جی وہابیو! بتاؤ تمہارا عقیدہ ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارا منحوس رد فرما دیا کہ جو کہتا ہے جھوٹا ہے نبیوں کے جسموں کو مٹی کھا ہی نہیں سکتی انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو مٹی کے لئے حرام کر دیا ہے اب تم بتاؤ کہ تم سچے یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سچے؟ بولو وہابیو

آمنّا

اور اپنے ایمانوں کو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے موافق نبی اللہ کو زندہ یقین کر لو اور انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو مٹی میں ملنے والے عقیدے کو کفر سمجھو اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بہتان سمجھو۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۔

(۶) نسائی شریف ۱/۲۴۲ { اخبرنا محمد بن علی بن حرب قال حدثنا معاذ بن خالد قال اخبرنا حماد بن سلمۃ عن سلیمان التیمی عن ثابت عن انس بن مالک اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَتَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَام عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَہُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس مجھے لے جایا گیا ایک سرخ ٹیلے کے قریب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے

(۷) **نسائی شریف ۱/۲۴۲** } عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مررت علی قبر موسیٰ علیہ السلام وھو یصلی فی قبرہ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرا اور وہ اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے تھے

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ان دو حدیثوں سے ثابت ہوا۔

(ا) کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے نماز ادا فرما رہے تھے اب تم بتا دو؟ کہ نبی اللہ (معاذ اللہ) مر کر مٹی میں مل جاتا ہے بقول تمہارے یا یہ کہو۔

(ا) معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ بولا جیسا کہ تمہارا عقیدہ ہے یا یہ کہو حضور نے نہیں فرمایا ہمارے مولوی اسمٰعیل دھلوی کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان ہے یا یہ کہو۔

(ب) کہ قبر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مٹی کھڑی نماز ادا کر رہی تھی یا یہ کہو کہ

(ج) کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا روح کھڑا نماز پڑھتا تھا تو یہ تمہارے اقوال باطلہ ہیں۔ ماننا پڑے گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بجسدہ نماز ادا فرما رہے تھے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

(۲) اس حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نگاہ پاک جیسا کہ زمین کے اوپر بینا تھی ایسے ہی زمین کے نیچے بھی بینا تھی۔

[illegible] علیہم السلام کا حیات ہونا بھی اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت [illegible] اور مولوی اسمٰعیل دہلوی کا جھوٹ واضح ہو گیا اور اہلحدیث کہلانے والے ایسی جھوٹی [illegible] گھڑ گھڑ کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہو جیسی تمہاری من گھڑت حدیثیں ایسی تمہارا اہلحدیث نام۔

[illegible] احادیث مذکورہ بالا کے مطابق تمہارا کہنا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں [illegible] مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان ثابت ہوا اگر تم فرقہ [illegible] اپنے پڑے کی یہ عبارت کسی حدیث سے دکھا دو تو فقیر

مبلغات یکصد روپیہ

انعام

[illegible] تیار ہے ورنہ یاد رکھو بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا [illegible] مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ اس مذکورہ قول کا قائل مولوی اسمٰعیل اور اس کے تمام متبعین [illegible] ناری ہیں اور جو ان کو ناری نہ سمجھے وہ بھی مکذب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے [illegible] وعدے میں ہے۔

وہابی " مولوی صاحب حضرت موسیٰ علیہ السلام قبر میں کھڑے نماز ادا کر رہے ہیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحیح ہے ہمارا ایمان صحیح ہو گیا کہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو مٹی نہیں کھاتی ویسے ہی رہتے ہیں لیکن قبر میں کھڑے نماز کیسے ادا کرتے ہیں یہ مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آیا ذرا سمجھا دو۔

[illegible] " تم بیچاروں نے نام تو اہلحدیث رکھا لیکن اہلحدیث محدثین ہی تھے۔ جو احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم روایت کرتے تھے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ

علیہ وسلم سے باخبر ہوتے تھے اگر نہ علم ہوتا یہ حدیث مل جاتی تو فوراً اپنے [illegible]
سے توبہ کرتے اگر کوئی بدمعاش عبداللہ یا عبدالقادر کہلائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے
بندے نہیں بن جاتے گو ان کے نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ کا بندہ قادر کا ہے
لیکن اپنے اعمال سے بیچارہ معذور ہے یعنی جب تک اسم کے موافق نہ ہو [illegible]
نام درست نہ ہوگا سنیے یہ فقیر حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سنا دیتا ہے۔

۸۔ کنز العمال $\frac{8}{88}$ } اَلْقَبْرُ حُفْرَۃٌ مِّنَ النَّارِ اَوْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْ[جنۃ]
(ق فی کتاب عذاب القبر عن ابن عمر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ قبر کی دو قسمیں ہوتی ہیں یا دوزخ کے گڑھوں سے گڑھا بن جاتا ہے
یا جنت کے باغوں سے باغ بن جاتا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے ثابت ہوا کہ کافر و منافق کے لئے قبر تنگ
ہوتی ہے اور دوزخ کا گڑھا بن جاتی ہے اس کے برعکس خواہ قبر کو کتنا ہی کھلا بنا کر
دیں مومن کی قبر جنت کے باغوں سے باغ بن جاتی ہے جو تنگ ہو سکتا ہی نہیں بلکہ
صاحب قبر سیر کرے پھرے نمازیں پڑھے۔

اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف ریاض الجنۃ ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا
گنبد خضراء میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہر طرح مہیا ہوتی ہے گنبد خضراء کے باہر ملائکہ کے
لگے ہوئے ہیں دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں تمام امت کے اعمال پیش ہوتے
ہیں آپ ہر ایک کے اعمال نامے پر دستخط ثبت فرماتے ہیں درود شریف جمع کرتے ہیں [illegible]
کی حاجت روائی کرتے ہیں تمام دنیا کے منتظمین ابدال کا انتظام سنبھالے ہوئے ہیں [illegible]

[illegible] رکھتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

[گنبد خضرا]ء میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اذان و اقامت کی آواز سنائی دینا

۹۔ الخصائص الکبریٰ $\frac{2}{280}$ } واخرج ابونعیم عن سعید بن المسیب قال
لَقَدْ رَأَیْتُنِیْ لَیَالِیَ الْحَرَّۃِ وَمَا فِی مَسْجِدِ
[النبی] غَیْرِیْ وَمَا یَاْتِیْ وَقْتُ صَلٰوۃٍ اِلَّا سَمِعْتُ الْاَذَانَ مِنَ الْقَبْرِ۔

سعید بن مسیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ یقیناً غزوہ حرۃ
کی راتوں میں اور میرے سوا مسجد نبوی میں کوئی رہتا تھا اور نہ ہی آتا تھا جب بھی نماز
کا وقت ہوتا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف سے اذان کی آواز میں سنتا۔

۱۰۔ الخصائص الکبریٰ $\frac{2}{281}$ } واخرج الزبیر بن بکار فی (اخبار المدینۃ)
عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ لَمْ اَزَلْ اَسْمَعُ
الْاَذَانَ وَالْاِقَامَۃَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَّامَ
الْحَرَّۃِ حَتّٰی عَادَ النَّاسُ۔

سعید بن مسیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں
غزوہ حرۃ کے دنوں میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف سے ہمیشہ اذان
اور تکبیر کی آوازیں سنتا رہا تا آنکہ لوگ غزوہ حرۃ سے واپس آگئے۔

کیوں جی وہابیو تمہارے بڑے مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ مر کر مٹی ہو گئے اور
[گنبد] خضراء سے اذان و تکبیر کی آوازیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے کانوں
سے سنیں بتاؤ اب تمہارا مولوی اسمٰعیل دہلوی سچا یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سچے؟

اب تمہاری مرضی جونسا وعدہ اچا ہو قبول کر لو۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کی ہر قبر میں تشریف لاتے ہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو منکر نکیر صاحب قبر سے دریافت کرتے ہیں۔

بخاری شریف ١/١٧٨ } مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہ اے صاحب قبر تو اس مرد محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق دنیا میں کیا کہتا تھا ویسے اب بھی کہہ تو ملائکہ کا هٰذَا الرجل کہنا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیوی برزخی جسمانی روحانی زندگی کو ثابت کرتا ہے اور فرقہ وہابیہ کے لئے کمر توڑ جملہ ہے بخاری شریف میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں یا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو جھٹلا دو اور کذب حدیث بن جاؤ یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاۃ پہ ایمان صحیح کر لو۔

(٢) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر دنیا میں درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اصحابی حضرت طلحہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ تیس برس کے بعد قبر سے ویسا ہی نکلا "

١١۔ **ابن عساکر** ٨/٢ } روی الحافظ اَنَّ عَائِشَةَ بِنْتَ طَلْحَةَ رَأَتْ اَبَاهَا فِي الْمَنَامِ فَقَالَ لَهَا يَا بُنَيَّةُ حَوِّلِيْنِيْ مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ فَقَدْ اَضَرَّ بِي النَّدٰى فَاَخْرَجَ جُثَّتَهُ بَعْدَ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً اَوْ نَحْوَهَا وَهُوَ طَرِيٌّ لَمْ يَتَغَيَّرْ مِنْهُ شَيْءٌ فَدُفِنَ فِي الْهِجْرَتَيْنِ فِي الْبَصْرَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّهُمْ اِشْتَرَوْا دَارًا مِنْ دُوْرِ اٰلِ اَبِيْ بَكْرٍ فَدَفَنُوْهُ

رضی اللہ عنہ وَدَفَنُوْهُ ۔

حضرت عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے کہا کہ میں نے اپنے باپ طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا اسے میری بیٹی اس قبر سے مجھے بدل دو مجھے زمین کی سیم نے تکلیف دی ہے میں نے اپنے باپ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو تیس ٣٠ برس کے قریب گزرنے کے بعد نکال لیا اور وہ بالکل تر و تازہ تھے کوئی چیز ان کے وجود سے نہ بدلی تھی پھر بصرے کے ہجرتین میں دفن کیا گیا اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے آل ابی بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مکانوں سے ایک مکان خریدا اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اس میں دفن کر دیا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اہل قبر حضرت طلحہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو قبر میں پانی کی تکلیف پہنچی یعنی زمین کی سیم کا پانی قبر میں آ گیا تو آپ کے جسم کو تکلیف پہنچی تو اپنی لڑکی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو خواب میں فرما دیا تو انہوں نے قبر کھود کر تیس برس کے بعد ویسے کا ویسا ہی نکال لیا اور دوسری جگہ دفن کر دیا اصحابی اہل قبر کے جسم کو قبر میں تکلیف کا پہنچنا اور اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کرنا ثابت ہوا کیا تم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کے اصحابی جیسا بھی نہیں سمجھتے یہ حدیث تمہارے مولوی اسمٰعیل دہلوی کے لئے سر کا بوجھ ہے اور اس حدیث شریف نے مولوی اسمٰعیل دہلوی اور اس کے عقیدت مندوں کو کذب حدیث ثابت کر دیا۔ اب تم خود سوچ کرو جہاں سے چھینے وہاں ٹھرے پہ مثال صادق آتی ہے۔

وہابی عقیدہ ۲۳

مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۲

تحفہ وہابیہ ۶۸ } اگر کوئی حق نہ ماننے والا اور راستی قبول نہ کرنے والا [illegible] کرے کہ تم جو قطعی طور پہ کہتے ہو کہ جو کوئی یوں کہے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں تو وہ شخص مشرک ہوگا اور اس کا [illegible] مباح ہوگا۔ ایسے لوگوں کو ہم کافر کہتے ہیں۔

"محمد عمر" کیوں بھئی وہابیو! اب تم بتاؤ کہ جو مسلمان یا رسول اللہ کہے تم اس پر فتویٰ [illegible] اس کو قتل کر دینا چاہیے اور ایسا شخص کافر ہے۔ تو

(۱) تمہاری اس عبارت سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے رسول [illegible] صرف ہمارے مسلمانوں کے ہی رسول ہیں۔

(۲) تمہاری اس مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ تمہیں مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے [illegible] بغض ہے کہ آپ کا امتی اگر یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پکارے تو تم اتنا بھی [illegible] نہیں کر سکتے یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لینا تمہیں پسند نہیں۔

(۳) تم وہابی بشر کہنے کو اسلام سمجھتے ہو اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنا کفر [illegible] ہو تو تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے گستاخ ثابت ہوئے کہ جو [illegible] کفار نے انبیاء علیہم السلام کو توہیناً استعمال کیا تم اس کو پسند کرتے ہو اور جو کلمہ [illegible] کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع تابعین سلف صالحین نے استعمال کیا تم اس کو کفر سمجھتے ہو لم اکن لاسجد لبشر ابلیس نے بھی کہا تو معلوم ہوا کہ تم وہابی

[illegible] پارٹی کے ہو اسی لئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنے والوں کو قتل کا حکم دیتے ہو اور فتویٰ کفر دیتے ہو اور مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنے والی پارٹی دشمن مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ادا کرتے ہو اور ان کے پیروکار رہو۔

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو حق قبول کرنے والا اور آپ کے محبین کو حق نہ ماننے والا کہتے ہو اتبعوا الباطل کے تابعدار و قبر و حشر میں تمہارا کیا حال ہوگا؟ سوچو۔

(۵) مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا شفیع ماننے والوں کو مشرک کہتے ہو اور دشمن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گرانے والے کو اپنا سمجھتے ہو اب تم سوچو کہ تم کس فرقے سے ہو؟

"محمد عمر" بھئی وہابیو تمہیں اس خاص پنجے کی قسم خدا انصاف سے کہنا کہ کسی کافر یا مشرک نے کبھی یا رسول اللہ کہہ کر پکارا؟ یا شفاعت کے لئے کسی مشرک نے آپ کو یاد کیا؟
بینوا وتوجروا!

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خطاب تو آپ کی رسالت پہ ایمان رکھنے والا ہی [illegible] ہے جیسا کہ بیٹا اپنے باپ کو اباجی کا خطاب کرے بیٹا ہی اباجی کا خطاب کر[illegible] ہے ایسے ہی معلوم ہوا کہ فرقہ وہابیہ رسالت کا ہی منکر ہے جو مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] یا رسول اللہ کے خطاب سے مشرک بن جاتا ہے۔ مسلمان مومن اگر یا رسول اللہ صلے اللہ [illegible] وسلم کہتا ہے اس کا ایمان تازہ ہوتا ہے۔

وہابی عقیدہ ۲۴

مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۳

وہابی شرک و بدعت،

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنے سے وہابی مشرک بن جاتا ہے

فتوی ستاریہ $\frac{۳}{۹}$ { دسوال ۲۲۹) یارسول اللہ، یا شیخ عبدالقادرؒ یا علی مدد کے نعرے لگانا جائز ہے یا نہیں ؟ سائل شاہ الحمید حسین جوڑیا

جواب :(۲۲۹) یارسول اللہ و یاشیخ عبدالقادر شیئاً للہ و یا علی مدد مشکلکشا وغیرہ لگانا شرک ہے۔

اس مسئلہ کا تفصیلاً ذکر فقیر کی تصنیف مقیاس توحید میں ملاحظہ فرمادیں لیکن اب فقیر تمہارے ان دونوں عقیدوں کا جواب اکٹھا ہی عرض کر دیتا ہے پہلے قرآن کریم سے پھر مختصراً صرف ایک حدیث مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر تمہارے گھر کے تمہارے مسلمہ بزرگ کی گواہی عرض کر دیتا ہے۔ یہ اختصار اسی لئے عرض کرتا ہوں تاکہ کتاب کی طوالت سے قارئین تنگ آکر کتاب سے غفلت نہ کریں۔

فرمانِ خداوندی اہل قبور کو غائبانہ پکارنا

الزخرف $\frac{۲۵}{۴}$ { وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ٥

اور سوال کیجئے جو آپ کے پہلے رسول گزر چکے ہیں کیا ہم نے رحمٰن کے سوا

کوئی معبود پیدا کیا ہے جن کی وہ عبادت کرتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ آپ سے پہلے جو رسول گزر چکے ہیں ان سے دریافت فرمایئے کہ رحمٰن کے سوا کوئی معبود ہے جن کی یہ عبادت کرتے ہیں۔

(۱) مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا تمام رسل اہل قبور ہیں۔

(۲) وَاسْئَلْ اللہ تعالےٰ جل شانہ نے اہل قبور کو غائبانہ پکارنے کا حکم جاری فرمایا اگر مومنین اہل اللہ انبیاء علیہم السلام اہل قبور کو پکارنا سوال کرنا شرک ہوتا تو اللہ تعالےٰ جل شانہ نے معاذ اللہ پکارنے کا حکم جاری فرما کر شرک کا سبق دیا ؟

(۳) مسئول عنہ اللہ تعالےٰ حی ہے تو اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ حق کے لئے بقول تمہارے معاذ اللہ مردوں کو شہادتی پیش فرمایا ؟ نہیں تم نے غلط سمجھا ہے (۱) انبیاء اللہ کو تم نے مردہ سمجھا یہ بھی رب کریم نے جھوٹ ثابت کر دیا (۲) اہل اللہ انبیاء اللہ اہل قبور کو غائبانہ پکارنا تم نے شرک کہا اللہ تعالےٰ نے یہ حکم جاری فرما کر تمہارے اس شرک کو توڑ دیا اور اہل اللہ انبیاء علیہم السلام اہل قبور کو غائبانہ پکارنا ان سے سوال کرنا عین حکم رب العزت کی تعمیل ثابت ہوئی بلکہ جس کا عقیدہ ہو کہ اہل اللہ انبیاء اللہ اہل قبور کو غائبانہ پکارنا سوال کرنا ناجائز ہے شرک ہے ایسا شخص قرآن کریم کا منکر ہے اللہ تعالےٰ کا نافرمان ہے مکذب قرآن کریم ہے

خوٹ : اس آیت قرآنی سے ثابت ہوا کہ یارسول اللہ دور سے غائبانہ پکارنا سوال کرنا اطاعت قرآنی ہے۔

(۴) اس آیت کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اہل قبور انبیاء علیہم السلام وعدہ مودہ سے

سنتے ہیں

(۵) اس آیۂ کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اہل قبور سن کر جواب دیتے ہیں جن کو اہل [illegible] سنتے ہیں۔

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے

تمہارے بڑے کی تصنیف سے ہیں اہل اللہ کو غائبانہ پکارنا حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم

(۱) تحفۃ الذاکرین شوکانی ۱۳۷ — حدیث عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ قال جاء اعمٰی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اُدعُ اللہ لی ان یعافینی قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فهو خیر لک قال فادعه قال فامره ان یتوضأ فیحسن وضوءه زاد فی بعض طرقه فتوضأ فصلی رکعتین ثم ذکر فی الترمذی ما ذکره المصنف من قوله اللهم انی اسألك الخ

(صلوۃ الضر والحاجۃ)

(۲) تحفۃ الذاکرین شوکانی ۳۷ — یتوضأ و یصلی رکعتین ثم یدعو اللهم انی اسألك واتوجه الیك بنبیك محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بك الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی اللهم فشفعه فیّ (ت، س، مس)

عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالٰے عنہ کی حدیث ہے انہوں نے کہا کہ ایک

نابینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے لئے اللہ تعالٰے سے دعا مانگئے کہ مجھے معافی دے آنکھیں درست ہو جائیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور اگر تو صبر کرے تو وہ تیرے لئے بہتر ہوگا نابینے نے عرض کیا اللہ تعالٰے سے دعا ہی فرما دیجئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرو تو نابینے نے وضو کیا اور دو رکعتیں پڑھیں اور دعا مانگی۔

تحفۃ الذاکرین میں غیر مقلدین وہابیوں کے سرغنہ شوکانی نے لکھا اور باب باندھا کہ کسی تکلیف اور حاجت کے لئے نماز پڑھنا، اور آگے عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالٰے عنہ کی حدیث نقل کی کہ صاحب حاجت یا صاحب تکلیف وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے پھر کہے اے اللہ میں تم سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ کرتا ہوں تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جو رحمت والے نبی ہیں یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں آپ کو اپنے رب کریم کی طرف متوجہ کرتا ہوں اس حاجت میں تاکہ میری حاجت پوری کی جائے اے اللہ میری ذات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو میرا سفارشی بنا دے۔

کیوں جی وہابیو (۱) مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے غائبانہ پکارنے کا سبق دیا اور دربار خداوندی میں اپنی حاجت کے لئے اپنی ذات کو پیش کرنے کا حکم دیا نابینے نے ایسا ہی کیا تو اس کی آنکھیں درست ہو گئیں تمہارے دو عقیدے باطل ثابت ہو گئے (۱) نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو غائبانہ پکارنا (ب) حاجت روائی کے لئے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو پکار کر دربار خداوندی میں اپنا سفارشی پیش کرنا سنت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ثابت ہوا لہٰذا یا رسول اللہ کو شرک کہنا باطل ثابت ہوا بولو وہابیو

آمنا

اور حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پیش کرتا ہوں۔

(۳) بخاری شریف | اِنِّیْ لَسْتُ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا
مجھے کوئی خطرہ نہیں کہ تم مشرک ہو جاؤ گے۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مصطفٰے صلے اللہ [illegible]
کا امتی مشرک نہیں بن سکتا بلکہ وہ شرک کی طرف مائل بھی نہیں ہو سکتا یہ ہے فرمان [illegible]
صلے اللہ علیہ وسلم۔

وہابی ہمیں مشرک و کافر کہتا ہے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں سینے سے لگاتے [illegible]
اور ایماندار بناتے ہیں۔ دیکھیں کس کا پلہ بھاری ہے۔

وہابیو! اور غیر تمہارے اس بڑے کی بات سنا دیتا ہے جس نے تمام ہندوستان میں [illegible]
کی بنیاد ڈالی اور وہابی فقہ کی تدوین کو سرانجام دیا ان کا نام نواب صدیق حسن خاں بھوپالی [illegible]
اس کی تصنیف نفح الطیب ہے اس میں تحریر فرماتے ہیں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور
صاحب قبور بزرگوں سے غائبانہ فریاد کے لئے ندا کرتے ہیں سنیئے

وہابی شرک کا گولہ وہابی شہر پر

نواب صدیق حسن خاں صاحب وہابی کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غائبانہ پکارنا حاجت طلب کرنا

(۱) نفح الطیب مصنفہ نواب صدیق حسن خاں صاحب ص ۲۱ | از تو مجو اہم رسول اللہ مراد خویش را
چشم امیدم نے گرود بر درے غیر باز۔

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی مراد میں آپ سے پورا کرانے کا خواہشمند ہوں
اور مجھے امید ہے کہ کسی اور کے سامنے اپنی حاجت لے جانے کی ضرورت نہ پڑے گی

کیوں جی وہابیو نواب صدیق حسن خان صاحب وہابی نے
(۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بعد از وصال غائبانہ پکارا۔
(ب) اپنی حاجت دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں پیش کی اور کہا کہ آپ ہی
میرے حاجت روا ہیں مجھے کسی اور کی طرف جانے کی ضرورت نہ پڑے گی۔
ذرا سے کہہ دو وہابیو! آمنا

ورنہ نواب صاحب کو بھی کافر و مشرک کہہ دو تاکہ ثابت ہو جائے گرو جنہاں دے
ٹپنے چیلے جان شڑپ اگر تمہارے وہابیوں کے سرغنہ پیشوا کافر و مشرک ہیں تو پھر تمہارے
کیا ہی کہنے ہیں۔

(۲) نفح الطیب من ذکر المنزل والحبیب۔ نواب صدیق حسن خاں صاحب [illegible] صفحہ ۱۲ | یارسول اللہ زائر را برائے کس چہ کار
بر سر اغیار زد سنگ ترازوئے شما
یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زیارت کرنے والے کو کسی کیا غرض
غیروں کے سر پر آپ کے ترازو کا بٹہ مارا۔

کیوں جی وہابیو! تمہارے نواب صاحب تو فرماتے ہیں کہ یارسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو شخص آپ کی زیارت کے لئے جاتا ہے اس کو منع کرنے والوں
سے کیا غرض اور اگر کوئی آڑے آئے تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ترازو کے بٹے کو اس
دشمن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر مارو۔

کیوں جی وہابیو! اب تو تمہارے ہندوستان کے بانی مذہب نے مصطفٰے صلے اللہ

علیہ وسلم کو غائبانہ یا رسول اللہ کہہ کر پکارا اگر بقول تمہارے واقعی یا رسول اللہ پکارنا شرک

ہے۔ تمہارا مسلم بزرگ پکار رہا ہے تو تمہارے نزدیک وہ بھی مشرک اور جس مذہب کے اکابر

ہی متبعین توحید اول مشرک تو معلوم ہوا کہ وہابی سر سے ہی مشرکوں کا مجمع ہیں۔

۳۸:۔ قسم بشاہ رسالت قسم بشوکت او — کہ نیست در سر من جز ہوائے سنت او

رسالت کے بادشاہ آپکی شان کی قسم، میرے سر میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت

کے سوا کچھ نہیں۔

العلة العنبریة فی مدح خیر البریة صلی اللہ علیہ وسلم

۴۔ نفح الطیب ذکر المنزل الحبیب نواب صدیق حسن خان ۹۱

یَا سَیِّدِیْ یَا عُرْوَتِیْ وَوَسِیْلَتِیْ

اے میرے سید اے میرے کنڈل اور میرے وسیلے

وَذَخِیْرَتِیْ یَا مُرْتَجَی لِمَنْزِلِیْ

اور اے میرے ذخیرے اے میری تاک کی جگہ اے میرے مقصد

اَنْتَ الْغِیَاثُ بِرَحْمَةٍ وَکَرَامَةٍ ۔ فِیْ شِدَّتِیْ وَحَوَائِلِیْ وَبَلَاءٍ

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ہی رحمت اور بزرگی کے ساتھ فریادرس ہیں۔ ہر تکلیف

اور غموں میں اور مصائب میں۔

اِرْحَمْ فَقِیْرًا جَاءَ بَابَکَ رَاجِیًا ۔ اَنْتَ الْمُغِیْثُ بِحُرْمَةِ الْفُقَرَاءِ

آپکے دروازے پر امیدوار محتاج حاضر ہے رحم فرمائیے ۔ آپ ہی محتاجوں کی عزت کے بچانے والے ہیں

اَحْسِنْ اِلٰی عَبْدٍ بِحُبِّکَ لَائِذٍ ۔ اَدْعُوْ اِلَیْکَ مَخَافَةَ الْاَعْدَاءِ

مجھ بندہ پر اپنی گہری محبت سے احسان فرمائیے، دشمنوں کے خوف سے آپکی طرف پناہ لی ہے پناہ دیجئے

کُنْ اَنْتَ لِلْمَحْزُوْنِ مَلَاذًا جُنَّةً ۔ مِنْ هٰذِهِ الْبَلْوٰی وَذِی الْاَدْوَاءِ

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ہی غمناک کی اس حال میں فریادرسی کرنے والے ہیں

اس مصائب اور تکلیف سے۔

یَا اَیُّهَا الشَّمْسُ الرَّفِیْعُ مَکَانُهٗ ۔ مُنَوَّرٌ بِنُوْرِکَ سَاحَةُ الْاَرْجَاءِ

اے ماہتاب اپنے مقام والے سورج = آپ کے ہی نور سے زمین و آسمان کا وسیع میدان روشن ہے

اَلْقِ عَلَیَّ عِنَایَةً وَعُطُوْفَةً ۔ وَاَنِرْ حَنَادِسَ مُهْجَتِی السَّوْدَاءِ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہربانی فرماکر مجھ پر رحمت ڈالئے = اور میرے دل کے گہرے اندھیروں

کو روشن کر دیجئے۔

۴۔ نفح الطیب ۹۱ } لَکَ الشَّفَاعَةُ وَالْمَکَانَةُ فِیْ غَدٍ

روز حشر بلندی اور شفاعت آپکے ہی قبضے میں ہوگی۔

وَلَاَنْتَ اَکْرَمُ مَعْشَرِ الشُّفَعَاءِ ۔ اور سفارشیوں کی تمام جماعت کے بزرگ آپ

ہی ہوں گے۔

وَقَدْ جَاءَ عَبْدُکَ مِنْ جَنَابِکَ سَیِّدِیْ ۔

آپ کا بندہ نواب آپ کے دربار شریف میں اے میرے سید امید لے کر حاضر ہوا ہے

نَیْلُ الشَّفَاعَةِ زُبْدَةُ الْآلَاءِ اے تمام نعمتوں کے مرکز شفاعت حاصل کرنے کیلئے

کیوں جی وہابیو! نواب صدیق حسن صاحب دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں اقرار

کر رہے ہیں، نواب آپ کا عبد ہے کیا فتویٰ لگاؤ گے۔

وَعَظِیْمُ رَجْوِیْ اَنْ تَکُوْنَ وَسِیْلَتِیْ ۔

اور مجھ نواب کو بہت بڑی امید ہے کہ آپ میرے وسیلہ ہوں گے۔

فِیْ عَفْوِ زَلَّاتِیْ بِیَوْمِ جَزَائِیْ

قیامت کے دن میری لغزشوں کی معافی کے لئے

وَسِوَاكَ مَالِي فِي الْقِيَامَةِ شَافِعٌ ۔

اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن آپ کے سوا میرا کوئی شفاعتی نہیں

اَنْتَ الْمَخْلُوقُ لِي مِنَ الْبَاسَاءِ ۔ قیامت کے عذابوں سے آپ

ہی مجھے چھڑانے والے ہیں۔

ان مذکورہ اشعار میں غیر مقلدین وہابیوں نام کے اہلحدیثوں کے ہندوستان کے سب

سے بڑے وہابی نے

(۱) مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عبد ہونے کا اقرار کیا ہے جس سے شرک کا فتویٰ

وہابیہ ہم پر عائد ہوتا ہے۔

(۲) یا رسول اللہ (صلے اللہ علیک وسلم) سے غائبانہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پکارا۔

(۳) مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے گناہوں اور غیر وہابی کے سلئے امداد طلب کی اور

آپ کو اپنا دنیا و عقبیٰ کی جائے پناہ تسلیم کیا۔

(۴) مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا شفیع ہونے کا اقرار کیا۔

(۵) مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو قدہ ہونے کا اقرار کیا۔

(۶) مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے قدہ طلب کیا۔

(۷) مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا وسیلہ ہونے کا اقرار کیا۔

(۸) مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو سفر کرکے جانے کا اقرار کر دیا۔

(۹) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا مولیٰ تسلیم کر لیا۔

(۱۰) مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا فریاد رس بنا لیا۔

مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ تسلیم کرلیا اور وسیلہ تسلیم کیا۔

نفح الطیب ۶۶ { صَلَّى عَلَيْكَ إِلٰهُ الْخَلْقِ مَكْرُمَةً
وَسَلِّمِ الدُّرْتَ عَمْرًا فَوْقَ أَفْلَاكِ }

وَابْلُغُ عَبْدُكَ مَوْلَانَا وَسَيِّدَنَا لَا زَالَ يَنْشُدُ مَدْحًا عِنْدَ أَفْلَاكِ

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق کا الٰہ درود پاک از روئے تحفے کے

آپ پر بھیجے علیک وسلم۔

اور پروردگار جو آسمانوں کے اوپر قیام پذیر ہے آپ پر بہترین سلام بھیجے۔

یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم نواب آپ کا بندہ ہے اے ہمارے مددگار

ہمارے سردار دعا فرمایئے کہ نواب آپ کی تعریف کے اشعار تمام ملکوں میں

سناتا ہی رہے۔

کہو جی وہابیو! اب بتاؤ اب تو تمہارے سب سے بڑے وہابی نے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم

کی قبر پر خطاب کر کے صلوٰۃ و سلام پڑھا۔

خداوند کریم کو تمام آسمانوں کے اوپر یعنی عرش پر تسلیم کیا تاکہ ثابت ہو جائے کہ میں

وہابی اہلحدیث ہوں یہ میرا عقیدہ ہے۔ اور یہ عقیدہ سوائے وہابیوں کے اور

کسی کا نہیں۔

نواب صاحب نے یہ بھی تسلیم کر لیا کہ عبد رسول کہنے میں شرک نہیں ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سید و مولیٰ کہنا ثابت کر دیا۔

نواب صاحب نے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے اشعار پڑھنے ثابت کر دیے

ان تمام وہابیہ کے اختلافی مسائل کو نواب صدیق حسن خان وہابیوں کے سر نے تسلیم

کرلیا اور اقرار کیا کہ ان کے خلاف عقیدہ رکھنے والے باطل ہیں۔ ورنہ نواب صدیق
خان صاحب پر بھی فتویٰ کفر لگا دو۔

کیوں بھئی وہابی بم وہابی قلعے پر پڑا یا نہ؟

نواب صدیق حسن خان صاحب بیچارے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مدد
طلب کی لیکن کچھ نہ بنا جس کا عقیدہ ہی صحیح نہیں انبیاء اللہ کی استمداد کا قائل ہی نہیں وہ
کے کھوٹے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امداد کیسے کر سکتے ہیں دربار رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہم مانگتے ہیں آپ نے کبھی رد نہیں فرمایا رب العزت نے سچ فرمایا ہے۔

أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ إِنَّا
أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا

کیا کفار کو یقین ہے کہ میرے سوا میرے بندوں کو مددگار بنا لیں گے ہرگز نہیں
کافروں کے لیے ہم نے جہنم تیار کیا ہے۔

کیونکہ اگر وہابی غیر مقلد سچا ہوتا امداد طلب کرتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نواب
صاحب کی ضرور امداد فرماتے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نواب صاحب کی امداد نہ
فرمانا یہ ان کے باطل مذہب کی بین دلیل ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ دلوں
کے حالات سے واقف ہیں بد عقیدگی سے سوال کرنے والوں کو کبھی خیر نہیں ملتا۔
ایک جگہ توہین کرے اور دوسرے وقت میں امداد طلب کرے تو اس سے زیادہ اور کیا
منافقت ہو سکتی ہے اور رب العزت نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار و منافقین
کی امداد سے منع فرما دیا ہے لیکن بہر صورت نواب صدیق حسن خان نے اپنی کتاب میں
وہابی عقیدے کی جڑ کاٹ دی کہ شَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا

...ن حسن آپ =

نواب صدیق خان نے صاحبِ قبر قاضی شوکانی سے غائبانہ مدد طلب کی

نفح الطیب من ذکر المنزل والحبیب مصنفہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی ص ۷۰	ہوس باست حدیث از لب جاناں مددے مدد اے طالع صدیق حسن خاں مددے تمہاری خواہش ہے محبوب کی زبان سے بات کرکے مدد کرو۔ اے صدیق خان کے نصیب مدد کیجئے۔

"محل تمسک" نواب صدیق حسن نے قاضی شوکانی کو جاناں کا خطاب دیا۔

(۱) نواب صدیق حسن خان نے قاضی شوکانی سے مددے کا خطاب کرکے غائبانہ
مدد طلب کی کیوں بھئی وہابیو تمہارا مسلمہ بزرگ وہابی جس نے قاضی شوکانی صاحب
قبر غیر اللہ سے غائبانہ مدد طلب کی مولوی نواب صدیق حسن خان صاحب مشرک
ہیں یا نہ؟ جن کے مسلمہ بزرگ مشرک ہیں ان کی امت موحد کیسے کہلا سکتے ہیں۔

(۲) نواب صدیق حسن خان نے قاضی شوکانی کو اپنا نصیب قرار دیا تو یہ نواب صاحب
کا دوسرا شرک ہے دوسری بار مددے کہکر پھر قاضی شوکانی صاحب سے
مدد طلب کی تیسرا شرک ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نواب صاحب بیچارے سمجھ بیٹھے کہ
شاید ہمارے وہابی فرقے میں بھی ولی ہو سکتا ہے۔ حالانکہ قاضی شوکانی صاحب اگر
ولی اللہ ہوتے تو یقیناً ہندوستان میں ایک سنی مقلد نظر نہ آتا لیکن خداوند کریم کا
فرمان کیسے غلط ہو سکتا ہے بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ
فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ د باطل حق پہ غالب

نہیں آسکتا ، بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینکتے ہیں وہ حق باطل کا بھیجا نکال دیتا ہے
پھر وہ مٹ جاتا ہے تمہارے لئے ہلاکت ہے جو تم بیان کرتے ہو۔

وہابی مذہب میں تو کوئی وہابی ولی اللہ ہو سکتا ہی نہیں ۔ ایک قاضی شوکانی کو انہوں نے ولی سمجھا لیکن وہ خیال بھی غلط ثابت ہوا آج تک غلبہ بفضلہ تعالےٰ مقلدین کا ہی ہے اور انشاء اللہ تعالےٰ ایسے ہی تمام دنیا میں رہیگا اور مقلدین کے دلائل قرآنیہ واحادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کا ساتھ غالب ہی رہیں گے کیونکہ فرمان الٰہی تام ودائم ہے فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ یہ حزب اللہ مقلدین کی ہی جماعت ہے جنہوں نے تمام دنیا میں ہر باطل کا مقابلہ کیا اور مغلوب نہ ہوئے اور دشمن کو ہر قسم کے میدان میں پامال کیا اور لوٹنے نہ ہوئے غیر مقلدین وہابیوں نے اپنی جماعت کی ہر طرح قربانی کر کے تنظیمیں کیں تبلیغی تحریری تقریری اور درسی طور پر بھی پورا زور لگایا لیکن ہر طرح ہی ناکامی کا منہ دیکھا اور ذلت اٹھائی غیر مقلدین وہابیوں کے زور لگانے میں اب کوئی کمی ہے ؟ سلطان سعود اپنے خزانے سے پاکستان وہندوستان کے وہابی علماء کو گھر بیٹھے ماہانہ تنخواہیں دے رہا ہے جو دیہاتیوں کے مولویوں تک پہنچ رہی ہیں لیکن پھر بھی ہر جگہ شکست کھاتے ہیں اور شرم کے مارے شکست کا نام فتح کہہ کر ہانکے وہابیوں کو دھوکا دے رہے ہیں کیا کریں بیچارے کا چندہ بند ہوتا ہے ۔

(۵۶) نفح الطیب ۵۷ } اندریں دور کہ بازار سخن خاموش است
شور سنت مدہے نعرہ ایمان مدہے

٣٠ ویں زمانہ میں کہ سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بازار خاموش ہے

... قاضی شوکانی سنت کا شور ڈالنے والے مدد کرو ایمان کا نعرہ لگانے والے مدد کرو ... میں بھی نواب صاحب نے دو دفعہ قاضی شوکانی صاحب سے مدد طلب کی ... الاعجاب میں مذکور ہے کہ حدیث کا ذکر کم ہو گیا ہے کوئی حدیث بیان ہی ... اور تم نے شور ڈال کر سنت کی تبلیغ کی ہے ۔ اور ایمان کا نعرہ لگاتے ... لہٰذا اب بھی امداد کرو اور ایک دفعہ قبر میں ہی حدیث کا شور ڈال دو اور غیر ... کا نعرہ لگا دو تاکہ اب بھی چاروں طرف غیر مقلدین کا چرچا ہو جائے لیکن بیچارے ... صاحب کو یہ پتہ نہ تھا کہ ہندوستان کی ایک ریاست کے مالک تو بن گئے لیکن لوگوں ... دلوں کے مالک نہیں بن سکتے بہتیرے مولویوں کی تنخواہیں مقرر کر کے مبلغین ... جگہ جگہ مدرس جاری کئے لیکن ہندوستان میں حضرت داتا گنج بخش صاحب ... ہجویری رحمۃ اللہ علیہ خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ حضرت سلطان ... رحمۃ اللہ علیہ حضرت شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم جس ملک میں اتنے اولیاء ... کی موجودگی ہو وہاں شوکانی صاحب بیچاروں کی کیا دال گلتی بہر حال نواب ... صاحب نے اپنے بڑے کو ہی فریاد کے لئے پکارا کسی ولی اللہ کو نہیں پکارا تاکہ ... ایت نہ آجائے ۔

نفح الطیب ۵۷ | حسرت گریہ بر او بار مقلد باقی است
نیست ہم مدد مژدہ ام دیدہ گریاں مدہے

... نے کا افسوس اس پر ہے کہ مقلد کا بوجھ باقی ہے ۔ میری رونے والی آنکھو ... ں میں نمی بھی نہیں رہی مدد کیجئے ۔

مقلدین کے دلائل باہرہ سے نواب صاحب کی ایسی چیخیں نکلیں فرماتے ہیں کہ مجھ پر

مقلدین کے دلائل حقہ کا اتنا بھاری بوجھ پڑ گیا ہے کہ رو رو کر میری آنکھوں میں نمی ہو...
یعنی بڑی تنگی کے وقت میں بیچارے نواب صاحب نے اپنے غیر مقلد وہابی سے ...
کی لیکن قاضی صاحب بیچارے بھی مدد نہ کر سکے کاش کسی ولی اللہ صاحب قبر سے ایسے ...
مانگ لیتے اور روحانیت سے تائب ہو کر مقلدین جاتے پھر مدد طلب کرتے تو انشاء ...
صاحب قبر نواب صاحب کو ولایت کا لطف چکھا دیتے۔

نفح الطیب ۵۷

انس بارائے پرستان نخواہم ورزید
وحشت دل طلبم چشم غزالان مددے

رائے پرست مقلدین کی محبت میں قبول نہیں کر سکتا۔ میں دل کی آزادی کا طالب ...
اے ہرنوں کی آنکھ والے مدد کرو۔

جتنی زاری اور منت سماجت نواب صاحب نے غیر مقلد سے کی پھر بھی سمجھ دار ...
قاضی صاحب نے میری مدد نہیں کی اور نہ ہی بیچارے کر سکتے تھے تو یہی کر لیتے لیکن ...
اور ولیوں کے منکروں کو ہدایت نصیب ہی نہیں ہوتی پہلے دربار خداوندی سے دل ...
کرتے کہ یا اللہ مجھے کسی اپنے خاص ولی اللہ کا راستہ دکھا رب کریم کی اتنی منت سماجت
کرتے تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے کامل ولی کا راہ دکھا کر کامیاب کر دیتا۔

نفح الطیب ۵۷

دل ما از قفس رائے بہ تنگ آمدہ است
ہاں فضائے چمن سنت ما را مددے

ہمارا دل اجتہاد کے پنجرے سے تنگ آچکا ہے۔ چمن کی فضاؤں ملائے چاند دل کھل سکتے ہیں ...
نواب صاحب مقلدین سے تنگ آکر قاضی شوکانی صاحب سے امداد طلب فرماتے ہیں
کہ اے قاضی صاحب تم سنت کے باغ ہو تم سے سنت کی خوشبو آتی ہے اور یہاں میں

... کے پنجے میں پھنس گیا ہوں پنجہ سخت ہے میں کمزور ہوں زندہ میری کوئی مدد کرنے والا
... لہٰذا تم قبر میں ہی میری مدد کرو اور مجھے مقلدین کے غلبے سے نجات دلاؤ۔

...الطیب ۵۷

زمرہ رائے در افتاد بارباب سنن
شیخ سنت مددے قاضی شوکان مددے

... مقلدوں کی جماعت سے اہلحدیث وہابیوں کو واسطہ پڑ گیا ہے۔ اہلحدیث وہابیوں کے
... مدد کر اے قاضی شوکانی مدد کر۔

نواب صدیق حسن کو جو مقلدین سے واسطہ پڑا ولایت کا کھیت اجڑتا نظر آیا تو وہا...
... قاضی شوکانی صاحب سے لگے مدد مانگنے کہ تمہارا وہابیوں کا بڑا ہے اب ...
... مقلدوں کی جماعت کے دلائل ہم پر امنڈ پڑے ہیں تو ہمارے اہلحدیث وہابیوں
... ہے اے قاضی شوکانی مدد کر۔

کیوں جی وہابیو اب بتاؤ کہ یا رسول صلے اللہ علیہ وسلم کہنا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
... مدد مانگنا وہابی مشرک ہے۔ لیکن اب جو مقلدین کے دلائل قرآنیہ و احادیث مصطفےٰ
... اللہ علیہ وسلم کا زور پڑا تو وہابیوں کے سرغنہ کو اپنی پڑی اور سوری شوکانی
... غائبانہ فریاد و استمداد شروع کر دی کہ اے قاضی شوکانی مقلدین کی جماعت نے
... فرقہ وہابیہ کو بدعتی "مشرک" "قرن الشیطان" "قبر پرست" "نفس پرست" بجو گوہ
... والے منی سے لبریز نجس فرقہ ثابت کر دیا ہے اب ہماری مدد کر بھلا وہ
... جو خود تحفۃ الذاکرین میں اندھے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اقرار کر
... ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے غائبانہ یا محمد کہہ کر اور اولیاء اللہ سے
... عباد اللہ اعینونی سے غائبانہ استمداد کا قائل ہے وہ نواب صدیق حسن خان

صاحب کی امداد کیا کر سکتا ہے جیسا کہ اب فقیر نے مقیاس وہابیت سے علم ...
کی قلعی کھول دی ہے کوئی ہے وہابی جو فقیر کے ان دلائل قرآنیہ و حدیثیہ کو ...
ان عقائد وہابیہ کو حقہ ثابت کر دے رب العزت نے سچ فرمایا ہے۔ وَقُلْ جَاءَ
وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ حق آ جائے تو باطل ...
ہے بے شک باطل مٹنے کے قابل ہوتا ہے۔ آگے پھر نواب صاحب کی ...
اور فرمایا۔

نفح الطیب ۵۷

پشتها خم شده از بار گران تقلید
سنت خیر البشر حضرت قرآن مددے

ہمارے سب وہابیوں کی پیٹھیں تقلید کے بھاری بوجھ سے ٹیڑھی ہو چکی ہیں
نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) کی سنت کے پیروکار اور شیخ القرآن ہماری ...
خفتہ را خفتہ کے کند بیدار کہنا ہی کافی سمجھتا ہوں۔

نفح الطیب ۵۷

گفت نواب غزل در صفت سنت تو
سرور دین صلہ قبلہ پاکاں مددے

تیری سنت کی صفت میں نواب نے یہ غزل لکھی ہے۔
اے دین کے سردار پاک لوگوں کے صدقے مدد کر۔

یہ ہے وہابی مذہب کا سرغنہ وہابی جس شخص نے نوابی کے بل بوتے پر ہندوستان ...
وہابیت کا پرچار کیا اور علماء سو کو وہابیت کی تبلیغ کرا کرا کر علم دین کے مرکز کو برباد ...
جگہ جگہ وہابیت کے پودے لگائیے جو آج بھی مسلمانوں کو برباد کر رہے ہیں پاک نسل مسلمانوں کو ...
بنا رہے ہے توحید پرستوں کو نفس پرست بنا رہے ہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں کو ...

... معتقدین کو پھسلا کر جہنمی بنا رہے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایماندار امت
... کو کفر کے فتنے جوڑ جوڑ کر ہندو، سکھ، عیسائی۔ یہودی کمیونسٹ دہریے اور
... اسلام کو ترقی دے رہے ہیں۔ ہر باطل مذہب کی دوڑ سے تائید کر کے دنیاوی مال جمع
... کر رہے ہیں۔

بھلا دنیا و عقبیٰ میں اس فرقہ وہابیہ کو خسارہ و ذلت ہے جب تک وہابیت تائب
... گرگٹ، کچھوے خاردار چوہے، خنزیر اور کتے وغیرہ سے اجتناب نہ کریں منی سے پاک
... ہوں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین سے صحیح تائب ہو جائیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
... وسلم کے محامد محاسن بیان کرنے لگ جائیں مقامات مقدسہ کا احترام کریں چند برس پاپ جب
ان کی پلیدی معدوم ہو جائے گی تو اولیاء اللہ انبیاء علیہم اور اللہ تعالےٰ مدد کے لئے تیار
ہوں گے اور راہ راست نظر آنے لگ جائے گا شرک و کفر اور بدعت کا سودا ختم
ہو جائے گا۔

آمدم بر اصل موضوع۔

نواب صدیق حسن خان صاحب کے مذہب نے جب اولیاء اللہ سے مدد کو حرام
قرار دیا تو اولیاء اللہ کے دربار سے راندے گئے اب قاضی شوکانی صاحب سے لگے
مدد مانگنے بھلا وہ بیچارے خود اپنے لئے کچھ نہ کر سکتے تھے نواب صاحب کی کیا مدد کر
سکتے تھے نواب صاحب کو قاضی شوکانی صاحب بھی اولیاء اللہ کے ماننے والوں کی
مار سے نہ بچا سکے خدا کرے کسی کو دلیوں کی مدد نہ چھٹے جو فرقہ اولیاء اللہ کا گستاخ ہوتا
ہے پھر وہ البا مارا مارا پھرتا ہے کہ پناہ ان کی لیتا ہے جو ان کا کچھ سنوار نہیں سکتے حتیٰ
کہ دنیا سے بھی خائب و خاسر جاتا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت سے بھی دور

نکل جاتا ہے اور شفاعت سے بھی محروم اور سوائے جہنم کے اس کو کوئی ٹھکانہ نہیں۔
اب ان مذکورہ عبارات پر فقیر وہابی فتوی بھی بیان کر دیتا ہے سنئیے

وہابی قلعے پہ وہابی شرک و کفر کا بم

تذکیر الاخوان حصہ دوم تقویۃ الایمان ۳۴۳	تجھ سوا مانگے جو غیروں سے مدد فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد دوسرا اس سا نہیں دنیا میں بد ہے گلے میں اس کے حبل من مسد

سب سے اس پر لعنت و پھٹکار ہے۔

وہابیوں کے سرغنہ نواب صاحب نے مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بہت مدد طلب کی لیکن مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم بھی صحیح العقیدہ کی امداد کرتے ہیں۔ جو مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار شریف کو گرانے کا فتوی دے کر اور بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شرک و الحاد کا سبب کہکر پھر امداد طلب کرے بھلا کیسے ممکن ہے آپ تو بالمؤمنین رؤفٌ رحیمٌ ہیں بفرمان خداوندی اپنی امت کے مومن کی تنگی کے وقت فورًا امداد رسی کرتے ہیں کیونکہ آپ کا شان ہے عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ ہے ایمانداروں کی تکلیف آپ کو گوارہ نہیں نواب صاحب دائرہ وہابیت میں ہی بھٹکتے رہے تو نواب صاحب کو پھر ان کے سر پہ وہابی کی چوٹ پڑی جو ان اشعار پہ مذکور ہے کہ غیروں سے جو مدد مانگتا ہے وہ مشرک ہے دنیا میں اس جیسا کوئی بد نہیں ایسے شخص کے گلے میں دوزخی رسی ہے لعنت و پھٹکار کا سزاوار ہے۔

یوں بھی وہابیو! بتاؤ اب کیسی گزری اب تم مشرک دوزخی فرقہ ثابت ہوئے [illegible] ۱- اور تمہارے ہی فتوے نے تمہارے مذہب کو برباد کیا یا نہ ؟ تمہارے ہی [illegible] بم نے تمہارے ہی چبارے اور عمارت کی صفائی کر دی۔

مسلمان "مولوی صاحب وہابیوں کو مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم سے کیوں اتنا بغض ہے ؟ اور آپ کی امت سے کیوں ؟

[illegible] "جو عورت خاوند کو چھوڑ کر مغویہ بن کر غیر خاوند کے ساتھ چلی جائے تو وہ ہر صالحہ عورت کو مغویہ کر کے پکارتی ہے پنجابی میں مشہور ہے (کہ اودھل رن نیکیاں نوں اودھلے کر کے پکار دی ہے کیوں جو اوہ خود اودھل ہوندی اے)

یہی حال وہابیوں کا ہے چونکہ وہابی فرقہ اسلام سے اغوا ہو کر ہندوؤں کی طرف چلا گیا ہے اور انہوں نے گاندھی کو اپنا نبی تسلیم کر لیا ہے اس لئے ان کو ہر مسلمان مشرک اشد کافر بد اور لعنتی ہی نظر آتا ہے حالانکہ یہ خود اسلام سے اغوا شدہ ہیں۔

ان وہابیوں سے تو مرزائی اچھے ہیں کیونکہ ایک اپنے جیسے کو تو نبی مانتے ہیں گو یہی مرزا صاحب اوتار جے سنگھ بن گیا۔ وہ ان کا دیوانہ پن تھا لیکن یہ فرقہ تو ایسا [illegible] مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں ہندوؤں کے مسلمہ اوتار مسٹر گاندھی جی کو [illegible]ان چکے ہیں سنئیے

الترارۃ الاعداویہ الجزء الثانی ۲۳۲	نبیٌّ مثلُ کنفشیوس اَوْ مِثْلَ ذَالِکَ العَھدِ مسٹر گاندھی کو کنفشیوس چین کے نبی کی طرح نبی ہے یا اس زمانے کا نبی خاص ہے قَرِیْبُ القَوْلِ وَالفِعْلِ مِنَ المُنْتَظَرِ المھدی

مسٹر گاندھی کا قول و فعل یکساں امام مہدی کا سا معلوم ہوتا تھا۔

شَبِیْهُوا الرُّسُلِ فِی الذَّوْدِ   عَنِ الْحَقِّ وَ فِی الزُّهْدِ

حق اور زہد اور اعمال میں رسولوں کی مشابہ ہے۔

یہ اشعار حجاز میں نجدی کی حکومت سکولوں کے بچوں کو تعلیماً پڑھاتی ہے کیا کسی وہابی نے ان پر فتویٰ لگایا کہ تم امرت پرست، بت پرست اور اگنی پرست گاندھی کو نبی ماننے کی تعلیم دیتے ہو اور دلوانتے ہو یہ کفر و شرک ہے لیکن وہاں سے تو وہابیت کی بنیاد شروع ہوئی اب راتب بھی وہیں سے ملتا ہے ان کو کیسے کہیں یہ ہے محمد بن عبد الوہاب نجدی کے مذہب کا سرنامہ جو یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نعرے کو شرک و کفر کہتا ہے لیکن امرت پرست، اگنی پرست، وایو پرست اور بت پرستوں کو اپنا نبی سمجھتا ہے۔ اور یا گاندھی کے نعرہ کو سنت وہابیہ سمجھتا ہے اور امام مہدی کا خطاب بھی مسٹر گاندھی کے ہی سر رکھ دیا جس فرقے کا نبی اور امام مہدی مسٹر گاندھی ہو بھلا اس فرقے کا ایمان کیسا ہوگا۔

نجدی وہابی فرقہ یا غاندی پکارنا جائز سمجھتا ہے

القراءة الاعدادية
الجزء الثاني
للسنة الرابعة
السید احمد الحجان
۲۳۵

سَلَامُ النِّیْلِ یَا غَانْدِیْ   فَهٰذَا التَّحْرُ مِنْ عِنْدِیْ

اے مسٹر گاندھی دریائے نیل کی طرف سے تمہیں سلام ہو یہ تحفہ تمہیں میری طرف سے ہے۔

کیوں جی وہابیو اب تو تم دریا پرست ثابت ہو گئے اور گاندھی ہندو کو مرنے کے بعد اس کی مٹی کا سے غائبانہ خطاب کر رہے ہو۔ وہابی ملاؤ ذرا بتاؤ کہ تمہارے پیشوا آقا ہندوؤں کے اوتار مسٹر گاندھی کی تعتیں

…ہ جی تمہارے نزدیک غیر اللہ ہے یا نہیں؟ اگر غیر اللہ ہے تو تمام حجاز میں گاندھی کو نام … سلام پڑھنے کی تعلیم دی جاتی ہے کتابوں میں نجدی کتابوں میں شائع کیا جارہا ہے … اور قلم ان کے خلاف اٹھی؟ کہ یہ شرک ہے نجدیو کیوں شرک کرتے ہو لیکن مسلمان … راتب ملتا ہے جب تمہارے بڑے مشرک ہیں تم موحد کیسے کہلا سکتے ہو کیا ہم مسلمان … رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا سید عبدالقادر کہدیں تو تم بڑے مشرک" لعنتی اور جل بھن … ہمارے گلے ڈالنے کی کوشش کرو اور تم تمہارے بڑے یا گاندھی کا سلام پڑھیں تو … موحد سبحان اللہ کیا نرالا مذہب ہے۔

القراءة الاعدادية
الجزء الثاني
۲۳۶

سَلَامٌ كُلَّمَا صَلَّيْتَ   عُرْيَانًا وَفِي اللِّبْدِ

جب تو ننگا اور ننگا لحاف میں نماز ادا کرتا ہے

وَفِي زَاوِيَةِ السِّجْنِ   وَفِي سِلْسِلَةِ الْقَيْدِ

ہتھکڑیوں اور قید خانوں میں

مِنَ الْمَائِدَةِ الْخَضْرَاءِ   خُذْ حِذْوَكَ يَا غَانْدِي

خدا کی سرسبز زمین کے دسترخوان سے اپنے حصے لے یا گاندھی

کیوں جی غیر مقلدین وہابیو! یہ تمہارا سلام ہے اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ کا … ہمارا شرک ہے؟ کہ مسٹر گاندھی کی امرت پرستی اگنی پرستی کو توحید کا خطاب کرتے … اور خدائی نماز سمجھتے ہو اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کے نعروں … کفر و شرک کہتے ہو تو لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ہمارا کہنا غلط نہ ہوگا۔ … لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا أَعْبُدُ تمہیں ہمارا … ا دینا ہی کافی ہے۔

یہ اشعار نجدی حکومت کی چوتھی جماعت کو تعلیم دی جاتی ہے کہ مسٹر گاندھی جی ہندوؤں
کے اوتار کو نجدیوں کا نبی مہدی "بزرگ" یا گاندھی کر کے سلام پڑھو معلوم ہوا کہ وہابی
نجدی نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شرک
کہا اور کہنے والے کو مشرک کہا اور آپ کے تمام مقام گاندھی جی کو یا گاندھی پکارنا شروع
کر دیا کیوں بھائی وہابیو ثابت ہوا کہ نجدی وہابی فرقہ ہندوؤں کے اوتاروں کے پجاری
ہیں۔ اسی لئے ہندو کے گھر کی مٹھائی کو کھانا حلال سمجھتے ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی طرف سے صدقہ کیا جائے یا غوث الاعظم رضی اللہ تعالے عنہ کی طرف سے خیرات کی
جائے تو حرام کہتے ہیں یہ ہے وہابی مذہب

بولو وہابیو گاندھی جی کی ــــــــــــ

اور ہم یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نعرہ لگاتے ہی رہیں گے۔

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ مٹانا اور مٹانے کو کون کہتے تھے

۳۲۔ بخاری شریف ۲/۶۱۰ } حدثنا عبید اللہ بن موسیٰ عن اسرائیل عن ابی اسحٰق عن البراء قال اعتمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذی القعدۃ فابی اہل مکۃ ان یدعوہ یدخل مکۃ حتی قاضاہم علی ان یقیم بہا ثلثۃ ایام فلما کتبوا الکتاب کتبوا ہذا ما قاضانا علیہ محمد رسول اللہ فقالوا لا نقر بہذا لو نعلم انک رسول اللہ ما منعناک شیئا ولکن انت محمد بن عبد اللہ فقال انا رسول اللہ وانا محمد

بن عبد اللہ ثم قال لعلی امح رسول اللہ قال علی لا واللہ لا امحوک ابدا فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکتاب ولیس یحسن یکتب فکتب ہذا ما قاضی محمد بن عبد اللہ لا یدخل مکۃ السلاح الا السیف فی القراب۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ ذی قعدہ میں نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم عمرہ کے لئے تشریف لے گئے تو مکے والوں نے مکے میں
داخل ہو کر دعا مانگنے سے انکار کر دیا کہ پہلے بعض شرائط پر آپس میں فیصلہ
ہوا تین دن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکے کے باہر ہی قیام کیا پھر آپ
ہیں جو فیصلہ ہوا مسلمانوں نے یہ تحریر لکھی "اس پر ہم نے محمد رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم" سے فیصلہ کیا کفار نے کہا کہ ہم محمد کی رسالت کا اقرار ہی نہیں
کرتے اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ آپ رسول اللہ ہیں ہم آپ کو کسی شے سے منع
نہ کرتے تو صرف محمد بن عبد اللہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ہوں اور
محمد بن عبد اللہ بھی پھر (ان کے اصرار پر) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اے علی رسول اللہ کے لفظ کو مٹا دے حضرت علی المرتضےٰ نے فرمایا کہ حضور
میں آپ کے اس خطاب کو نہیں مٹا سکتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحریر
لے لی اور آپ نے تحریر چونکہ نہیں محسوس کی وہ لکھا کہ محمد بن عبد اللہ نے
فیصلہ کیا ہے کہ سوائے نیام میں بند تلوار کے کسی قسم کا اسلحہ لے کر مکے میں
ہمارا کوئی مسلمان داخل نہیں ہو سکتا۔

نوٹ: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ لفظ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تحریر

سے کفار چڑتے تھے اور تم بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لفظ لکھنے سے چڑتے ہو
تم سمجھو کہ تم کون ہو محمد بن عبد اللہ سے تم دونوں کا اتفاق ہے تم سوچ کر تم کون ہو
تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ فرمان خداوندی پر ہمارا یقین ہے اور وہابی فرقہ خود سمجھ
وہابی عقیدہ ۲۵

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۴

غیر مقلد وہابی اختیار میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے کم سمجھتا ہے

تقویۃ الایمان ۴۷ } جو ان کا موں کا مختار ہے اس کا نام اللہ ہے محمد یا علی نہیں اور جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

"محمد عمر" غیر مقلد وہابی نے اس عبارت سے کھلم کھلا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے مسلمانو سوچو اگر کسی معمولی آدمی کو کہو کہ تیرا کچھ اختیار نہیں پیچھے ہٹ تو وہ بھی اس کے گلے لپٹ جائے گا۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے کلمات اللہ تعالےٰ نے استعمال نہیں کئے لیکن امتی کہلا کے یہ وہابی الفاظ استعمال کرتا ہے کیا یہ کلمات بڑا چھوٹے کو کہہ سکتا ہے یا چھوٹا بڑے کو یہ کلمات بول سکتا ہے تو رب العزت کو ان کلمے اس وقت استعمال کرنے چاہیئے تھے جب آپ کے ارشاد کے مطابق چاند ٹکڑے ہو کر نیچے گرایا گیا سورج کو الٹا پھیرا گیا بقول تمہارے اللہ تعالےٰ کو کہنا چاہئے تھا کہ تمہیں کوئی اختیار نہیں یہ میری مرضی پر موقوف ہے میں یہ کام نہیں ہونے دیتا جب اللہ تعالےٰ نے آپ کی مرضی سے سورج کو الٹا پھیر دیا چاند کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہنے سے ٹکڑے کر کے نیچے گرا دیا تو یہ آپ کا اختیار اللہ تعالےٰ کو ذرا

پہنچتا تھا یا نہیں اللہ تعالےٰ نے اختیار توڑنے کے لئے پیدا کیا تھا وہابیو ذرا ایک بات کہتا ہے کیا مولوی اسمٰعیل نے اس گستاخی سے جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا ہے جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں کبھی اپنے باپ عبد الغنی کو منہ پر کہتا کہ جس کا نام عبد الغنی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں اور اگر کہے ذرا دھرتے کیا جواب ملے گا اور کچھ نہیں تو اتنا تو ضرور کہے گا کہ میں نے اسمٰعیل کو اپنی جائیداد سے لاوارث کر دیا ہے یہ میرا گستاخ ہے تو کیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اتنا بھی نہیں کر سکتے کہ اسمٰعیل کہتا ہے "محمد کسی چیز کا مختار نہیں" لہٰذا ایسا گستاخ میری امت میں شامل نہیں میری امت سے خارج ہے۔ تو کیا اسمٰعیل کو یہ اختیار ہے کہ دربار خداوندی میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کے بغیر بخشش کی امید رکھ سکے

كَلَّا وَحَاشَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

اے ایمان والو تمہاری آواز نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز سے کبھی اونچا نہ ہو جائے اور نہ ہی تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اونچی آواز کرنا جیسا کہ تم ایک دوسرے پر کہتے ہو تمہارے تمام اعمال صالحہ مٹ جائیں گے اور تم معلوم نہ کر سکو گے۔

وہابیو بھلا اس آیۃ کریمہ کو بھی سامنے رکھو اور اپنے مولوی اسمٰعیل صاحب کے اس مذکورہ حوالے جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" کا مقابلہ کر کے دیکھو کیا رب العزۃ

کے اس مذکورہ حکم کی تعمیل ہے یا صراحۃً نافرمانی ہے مولوی اسمٰعیل صاحب نے تو ... کہدیا جبیا کہ انکا کوئی اسلام سے تعلق ہی نہیں انہوں نے حضرت سرور کائنات صلے اللہ ... وسلم کا کلمہ پڑھا ہی نہیں خدا کی قسم اگر تمہارا مولوی اسمٰعیل حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ ... زمانے میں ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ مزدور فوری قتل کر دیتے اور جس ... صلے اللہ علیہ وسلم کو اس معاندانہ کلام سے گستاخی کی ہے تم اس کو اپنی جماعت وہابیہ کا ... اور شہید رحمۃ اللہ علیہ سے نوازتے ہو جس سے ثابت ہوتا ہے کہ فرقہ وہابیہ مصطفے ... اللہ علیہ وسلم کا گستاخ اور مکذب فرقہ ہے اور قرآن کریم کی برملا تکذیب کرتا ہے اب ... سے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا مختار کل ہونا بیان کرتا ہوں سنو!۔

مختار کل کے چند دلائل

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے عالمین کی حکومت عطا فرمائی

(۱) الفرقان ۱۸/۱ { تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۔ بابرکت ہے وہ اللہ جس نے حق باطل کے فرق کرنے والی کتاب اپنے بندے (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) پر نازل فرمائی تاکہ تمام جہانوں کے لئے حاکم بنیں۔

رب العزت نے تمام مخلوق مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد فرمادی

(۲) الکوثر ۳۰ { اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ۔ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو تمام کثرت عطا فرمادی۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے حکم رانی میں اختیار کلی عطا فرمادیا

(۳) المائدہ ۶/۹ { فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ یَّضُرُّوْكَ شَیْــٴًـاؕ ۔

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر یہ لوگ آپ کے دربار عالیہ میں حاضر ہوں تو آپ ان کے درمیان حکم جاری فرمادیں یا اعراض فرمالیں (اختیار کلی ہے) اور اگر آپ ان سے اعراض فرمادیں تو یہ آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔
اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ منکرین آپ کا کچھ بگاڑ نہیں ... نے وہابیوں نے اس کا جواب دیا کہ تیرے نبی کو بھی کوئی اختیار نہیں۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت اور معافی کا اختیار کلی

(۴) النور ۱۸/۸ { فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے جس کو چاہیں آپ اجازت بخشیں اور جس کے لئے چاہیں معافی نامہ پیش کردیں بے شک اللہ تعالےٰ بڑا معاف کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔
اس آیۃ کریمہ میں بھی رب العزت نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اختیار کلی عطا فرمایا ہے۔

ربّ کریم کی طرف سے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو خزائن اللہ پر اختیار کلی

(۵) ص ۲۳/۳ } هٰذَا عَطَاۤؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ ہماری عطا آپ کو بے حساب ہے چاہے آپ باحسان کسی کو عطا فرمادیں چاہے جمع رکھیں (آپ کو اختیار کلی ہے۔

بتاؤ وہابیو؟ تمہارا عقیدہ ہے کہ "محمد کسی چیز کا مختار نہیں" اور اللہ تعالٰے قرآن مجید میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ کی لکھ دی پھر فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ سے کثرت کی تقسیم کا اختیار کلی عطا فرمایا اور لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا سے تمام عالمین تک کثرت اور عطا کی حد مقرر کر دی اور فرمان سے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو عالمین کے اختیار کلی کا پٹہ لکھ دیا اب تم اپنے عقیدے کو سامنے رکھ کر ان آیات فرقانیہ کے آئینے میں دیکھو کہ تم مکذب قرآن ہو یا نہیں؟ یہ فیصلہ تم پر چھوڑتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ تم وہ عقیدے بندی کو بالائے طاق رکھ کر لا الٰہ الا اللہ سے مولوی رسول اللہ کو ترک کر کے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لو اور اسی کو اپنا معمول بناؤ اور اللہ تعالٰے سے گڑگڑا کر دعا مانگو کہ یا اللہ ہمیں قرآن کریم میں شان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور شان اولیا۔ اللہ سمجھنے کی توفیق عطا فرما اور ہر قسم کے گستاخوں اور گستاخی سے محفوظ رکھ اور تم مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ادا اولیا۔ اللہ کے متعلق قرآن کریم کو مقدم سمجھو اور کتاب اللہ

پس پشت ڈال کر یہودیوں کی سنت سے بچو اور سنت اللہ پر عمل پیرا بن جاؤ اور انبیوں کی معافی چاہو۔

وہابیو! مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے قُلْ کا خطاب فرما کر وسلم کے اجرا کا فیصلہ کر دیا کہ عالمین میں مخلوق کے لئے میرے فیصلے قُلْ سے آپ کا ہی جاری ہوگا۔ جگہ جگہ قرآن کریم میں قُلْ فرمایا کہ آپ حکم جاری فرمایئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا سے آپ کے حکم کا وسعت فرمادی اور تم نے اس خداوندی فرمان سے سر پھیر دیا اور کر دیا کہ محمد کا مختار ہی نہیں" بتاؤ وہابیو! فرقہ وہابیہ منکر قرآن ثابت ہوا یا نہ؟ قُوْلُوْا اللہ اَيُّهَا الْهِنْدِيَّةُ الْوَهَّابِيَّةُ۔

کیا تمہیں اختیار ہے کہ جس کو چاہو گمراہ بنا دو اور جسے چاہو مسلمان کہہ دو جس کو چاہو کر دو اور جس کو چاہو حلال بنا دو گیارھویں شریف کے کھانے پر قرآن کریم پڑھا تو حرام کہہ دے اور گوہ اور خارپشت کو حلال کہہ کر کھا جاؤ تو تمہیں اختیار کلی تم نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے بھی کم سمجھا ہے۔

وہابی عقیدہ ۲۶

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۵

وہابی مذہب میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کچھ سنوار اور بگاڑ نہیں سکتے

کشف الشبہات ۱۱ } وَاَنَّ مُحَمَّدًا لَا يَمْلِكُ لِنَفْسِهٖ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا
مصنفہ محمد بن عبدالوہاب } فَضْلًا عَنْ عَبْدِ الْقَادِرِ اَوْ غَيْرِهٖ۔

اور یقیناً محمد صلے اللہ علیہ وسلم) اپنے نفس کے نفع و نقصان کے مالک نہیں ...
عبدالقادر وغیرہ۔

بولو وہابیو! فرمان خداوندی وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ کے مصداق
نہیں؟ اور اس سے زیادہ شان اور کیا ہو سکتا ہے کہ جس کے نفس کی ہر طرح کی ذمہ ...
نقصان کی اللہ تعالےٰ کے ذمے ہو جائے وہ تو ہر قسم کے حساب سوال و جواب ...
ہو گیا کیونکہ جس کا قول و فعل ہی اپنے نفس کی طرف سے نہیں ہے اللہ تعالےٰ کی ...
ہے تو حساب و سوال کا کیا۔

وہابی "کیا نبی اللہ کے دانت مبارک شہید نہ ہوتے اگر آپ اپنے نفس کے مالک ...
تو دانت توڑنے والوں کا تختہ الٹ دیتے۔

محمدی

وہابیوں کا یہ عقیدہ اور کفار و مشرکین کا ایک ہی ہے

(۱) ال عمران $\frac{4}{12}$ | فَاِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا۔

اے مسلمانو تمہیں اگر نیکی پہنچے تم انہیں بُرے لگتے ہو اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو وہ اس کے ساتھ خوش ہوتے ہیں۔

ایسے ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سراجاً منیرا کا خطاب خداوند کریم ...
سے ہوا تو تمہیں شرک نظر آتا ہے اور اگر دانت مبارک شہید ہوئے تو تم خوش ہو ...
کیا فرمان خداوندی تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ کے تم مصداق نہیں؟ اب تم ...

... ہے کہ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ اور بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ذات مصطفےٰ صلے
... کی صفات لازمی ہیں یا نہیں ان میں آپ اپنے نفس کے مالک ہیں یا نہیں؟
... قرآن کریم کو پس پشت رکھتا ہے اس لئے اس کی عقل بھی الٹی ہے ایسے
... ہر قول و فعل اپنا ہی نہیں الٰہی رضا سے متحرک ہے یہ وہ شان ہے جو
... سوائے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی اور کو نصیب ہی نہیں ہوا
... کو بھی تنقیص سمجھتا ہے اور اپنے توہین کرنے کو توحید خیال کرتا ہے واہ رے
... محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مطہرہ کے متعلق تو اللہ تعالےٰ نے
... فرمایا کہ
... فَضْلُهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
... آپ پر اللہ تعالےٰ کا فضل بہت بڑا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مشرکین کی بھی جائے پناہ ہیں

... وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر مشرکوں سے بھی کوئی آپ سے پناہ مانگے تو اس کو آپ پناہ دیجئے۔
... محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کے نقصان کا ذمہ دار تو اللہ تعالےٰ خود ہے
... وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ انسانوں سے کوئی انسان آپ کو نقصان نہیں
... آپ بے فکر رہیں میرا ذمہ ہے نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس کا مالک نہ تسلیم کرنے کی خرابی

(۱) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کے ساتھ نکاح کیا اگر آپ اپنے
کے نفع نقصان کے مالک نہ تھے تو آپ کا نکاح ہی درست نہیں ہو سکتا کیونکہ
وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ تم
تم نفع دو اپنی طاقت کے مطابق مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج
کو نفع دیا نہ اگر دیا تو ہم سچے ورنہ تمہارے اس عقیدے نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم
کو معاذ اللہ تمام عمر ازواج مطہرات کو بے نکاح رکھنے کا الزام لگایا۔

(۲) مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر تجارت کی اگر آپ کو اپنے نفس کے نفع نقصان
کا مالک تسلیم نہ کیا جائے تو معاذ اللہ آپ کی تجارت حلال نہ رہے گی فرقہ وہابیہ نے
معاذ اللہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی کمائی کو حلال نہ سمجھا۔

(۳) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ساتھ معاہدے کئے ان تحریروں پر اپنے
دستخط ثبت کئے اگر آپ کو اپنے نفس کا مالک نہ تسلیم کیا جائے تو معاذ اللہ آپ کا
دستخط کرنا جھوٹ ثابت ہوگا کیونکہ تمہارے نزدیک آپ نفع نقصان کے مالک
ہی نہیں تو فرقہ وہابیہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا مکذب ثابت ہوگا۔

(۴) مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اگر اپنے نفس کے نفع نقصان کا مالک نہ کہا جائے
تو اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا آپ کے دست پاک پر بیعت کرنا جھوٹ
ثابت ہوگا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا خلاف بیعت کرنے سے
مؤاخذہ نہ ہونا چاہیے تھا تو تم نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ ہر بات

تو آپ کو اپنے نفس کے نفع و نقصان کا مالک نہ تسلیم کیا جائے تو تبلیغ خداوندی کا
کس نے ادا کیا کیونکہ تمہارے مذہب میں تو آپ اپنے نفع نقصان کے مالک ہی نہیں
اور فرمان خداوندی ہے کہ آپ کی تبلیغ کا فائدہ ایماندار کو پہنچتا ہے تو یقینی امر ہے
آپ کی تبلیغ کے منکر کو نقصان بھی ضرور ہوتا ہے اور ہوگا اب تم سوچو کہ تم کس
راستے میں ہو۔

ایماندار مسلمان کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کے نفع
نقصان کے مالک تھے لیکن ہر شخص کی ذمہ داری اللہ تعالٰے نے اپنے ذمہ رکھی ہے
اب چند آیتیں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فائدہ دینے کی فقیر عرض کرتا ہے سنئیے۔

ثبوت قرآن کریم مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ اپنے اور اپنے متبعین کے نفع و نقصان کے مالک ہیں

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا۔
اے ایمان والو تم اپنے نفسوں اور اہل وعیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

تبصرہ: کیوں جی وہابیو! بتاؤ ہر ایماندار اس قانون قرآنی سے اپنے نفس کے نفع و
نقصان کا مالک ہے یا نہ؟ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اب تمہارے مذہب
وہابیہ میں معاذ اللہ ایماندار ہیں یا نہ؟ اگر ہیں تو اپنے نفس کے مالک ہیں مذکورہ
آیت خداوندی ثابت کرتی ہے کہ ہر ایماندار اپنے نفس کا مالک ہے بلکہ ارشاد خداوندی
ہے وَأَهْلِيكُمْ کو اپنے اہل وعیال کو بھی عذاب دوزخ سے بچاؤ تو ہر مومن کو رب العزت
کا حکم جاری ہوا کہ تم اپنے نفسوں کو اور اہل کو بھی دوزخ کی آگ سے بچاؤ نبی کریم

صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل آپ کے فرمانبردار امتی ہیں تو آپ کو بھی حکم خداوندی
کہ آپ اپنے نفس اور امت کو بھی دوزخ کی آگ سے بچا لیجئے اس آیۃ کریمہ کے
رو سے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو دوزخ سے اپنی امت کے بچانے کا حکم ہے
تم کہتے ہو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہ اپنے نفس کے مالک ہیں اور نہ ہی فرمانبردار
امت کو بچا سکتے ہیں تو اس آیت قرآنیہ کی رو سے تم تمام فرقہ وہابیہ قرآن کریم کے مکذب
قرآن اور دشمن مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ثابت ہوئے۔ ایسے ہر ولی اللہ اپنے نفس کو اور اپنے
متبعین مریدین کو دوزخ میں نہیں جانے دیں گے جو انکار کرے وہ مکذب قرآن حکیم
ہے اس آیۃ کریمہ نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس اور اپنی امت کے نفع
پہنچانے کا ارشاد فرمایا سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ باقی تمام اولیاء اللہ کا اپنے متبعین
کو فائدہ پہنچانے کا ثبوت آیت خداوندی نے دے دیا۔ تو انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ
بحکم خداوندی اپنے اور اپنے متبعین کے نفسوں کے نفع نقصان کے مالک ہیں ان کو
بچاتے ہیں اور بچائیں گے اور منکرین پر شہادت دے کر نقصان پہنچائیں گے۔

(۲) المجادلہ ۲۸/۳ } كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ
اللہ تعالٰے نے تحریری بیان دیا ہے کہ میں اور میرے تمام رسول
ضرور غالب ہوں گے بے شک اللہ تعالٰے زبردست طاقت والا بہت بڑا غلبے والا ہے
اس آیۃ کریمہ میں بھی اللہ تعالٰے نے ارشاد فرمایا کہ میرا اور میرے تمام رسولوں کا ہر
وقت غلبہ رہے گا۔ جب اللہ تعالٰے ہر وقت غالب ہے اور اپنے رسولوں کو اس نے
ہر وقت غالب ہی رکھتا ہے جو غالب ہوگا وہ یقیناً اپنوں کو فائدہ پہنچائے گا یعنی
جو غالب ہوگا وہ ضرور فائدہ دے گا۔

اللہ تعالٰے نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لکھ کر غلبہ عطا فرمائے اور وہابی فرقہ
کہے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کچھ کر نہیں سکتے کیونکہ اپنے نفس کے مالک نہیں تو
اب ہمارے نزدیک تو کلام خداوندی قابل عمل ہے اس کے مقابلے میں ہم ہر بات
کو رد کرتے ہیں لہٰذا قرآن کریم کی مذکورہ آیت کے مقابلے ہم مسلمان وہابی فرقہ کے
اس عقیدے کو مردود سمجھتے ہیں۔ نبی اللہ اپنے نفس کا مالک ہوتا ہے۔

(۳) المائدہ ۶/۴ } رَبِّ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ حضرت موسٰی علیہ السلام
نے فرمایا اے میرے پروردگار میں اپنے نفس اور اپنے بھائی
کے نفس کے سوا کسی کے نفس کا مالک نہیں۔

جواب وہابیہ | آمنّا

کیا حضرت موسٰی علیہ السلام دربار خداوندی میں اقرار کر سکتے ہیں کہ میں اپنے نفس کے نفع
اور نقصان کا ذمہ دار ہوں اور اپنے بھائی کے نفع نقصان کا ذمہ دار ہوں اور کسی کا
نہیں کیا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تم فرقہ وہابیہ حضرت موسٰی علیہ السلام سے
بھی کم سمجھتے ہو؟

ہرگز نہیں یہ آیت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے شان اور بے پرواہی کا اظہار کر رہی
ہے۔ قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اللہ تعالٰے نے اس آیت کریمہ میں آپکے نفس
کی ذمہ داری کو اتار دیا ہے کہ آپ کے کسی کام کی ذمہ داری آپ پر عائد نہ ہوگی آپکے نفس
کی ذمہ داری کا میں ذمہ دار ہوں اسی لئے فرمایا قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا
نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ یعنی آپ جو کچھ بھی کریں آپ کو اختیار کل ہے آپ سے باز پرس نہ
ہوگی آپ کی ذمہ داری مجھ پر رہی میں خود لڑوں گا۔ تم وہابی ایسی الٹی سمجھ رکھتے ہو کہ مصطفٰے

صلے اللہ علیہ وسلم کے شان کو بھی معاذ اللہ عتاب سمجھتے ہو خداوند کریم نہیں [illegible]

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع قرآن سے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع ایمانداروں کو پہنچتا ہے۔

(۴) الذاریت ۲۷/۳ } وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ۝

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ وعظ فرمایئے یقیناً آپ کا وعظ فرمانا ایما[نداروں] کو نفع دیتا ہے۔

او محمدی نفع کا انکار کرنے والو بتاؤ؟ فرمان خداوندی سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع بخشنا ثابت ہوا یا نہ؟ ہاں البتہ اللہ تعالےٰ نے نفع مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک قید مومنین کی لگا دی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع ایما[نداروں] کو پہنچتا ہے اب تم سوچو کہ تم ایماندار ہو یا نہیں؟ اگر ایماندار ہو تو بفرمان خداوندی صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع تمہیں بھی ضرور پہنچنا چاہیئے اور اگر نہیں پہنچتا تو تم بفرمان [illegible] ایمان سے خالی ہو۔ اسی لئے تمہارا عقیدہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نفع [illegible] مالک نہیں یہ تمہارا ایمان سے خالی ہونے کا عین ثبوت ہے۔

وہابیو! اب تو قرآن کریم کے موافق اپنا ایمان درست کر لو اور نبی کریم صلے [illegible] وسلم کے نفع کے قائل ہو جاؤ اور یقینی امر ہے۔ بموجب اس آیت کے کہ جس نے آپ سے فائدہ نہیں اٹھایا اس کو نقصان عظیم ہے۔

(۵) الفتح ۲۶/۱ } إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ

بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں اور کوئی بات نہیں وہ اللہ تعالےٰ [illegible]

[illegible] کرتے ہیں۔

[illegible] وہابیو بتاؤ تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مسلمان کو بدظن کرتے ہو کہ [illegible] اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کے نفع ونقصان کے مالک نہیں ہیں یعنی تم اس مقصد کو ظاہر [illegible] ہو کہ جو شخص اپنے نفس کے نفع نقصان کے مالک نہیں وہ امت کا ذمہ دار یا بچانے [illegible] ہو سکتا ہے لیکن اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو یقین دلایا کہ تم دشمنوں کی بات نہ سننا [illegible] دلاتا ہوں کہ جس شخص نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اس نے اللہ تعالےٰ [illegible] کی یعنی جیسا کہ تمہیں اللہ تعالےٰ پر بھروسہ ہے۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت [illegible] کو ایسے ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

اسی لئے آگے ارشاد فرمایا يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ بیعت کرنے والوں [illegible] پر اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہے۔ جس کا ہاتھ اللہ تعالےٰ تھام لے وہ کبھی نقصان نہیں پا[illegible] ایسے ہی جس نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی یہاں بھی نقصان نہیں اب اس آیۃ کریمہ میں رب العزت ایمان داروں کو یقین دلاتا ہے کہ دست [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم پر بیعت کرنے والو تمہیں کوئی کھٹکا نہیں کسی قسم کا خطرہ نہیں [illegible] ہاتھ میرے ہاتھ میں ہو گیا تم کہتے ہو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کے [illegible] نہیں دوسرے کو کیا فائدہ دیں گے اب تم سوچو کہ تمہارا مذہب قرآن کریم کے موافق [illegible] اب تمہارے ملاؤں کا ڈھونگ سے اختیار کریں یا اللہ تعالےٰ کا۔

وہابیو تم نے اس سے صرف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی انکار نہیں کیا بلکہ طاقت [illegible] کا بھی انکار کر دیا ہے تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بے دست وپا کہہ کر [illegible] اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی عناد اگلا ہے اور منکر خداوند کریم بھی ثابت ہوئے

اور ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ جس شخص کو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع پہنچا ہے
تعالےٰ کی طرف سے بھی ضرور نفع پہنچتا ہے۔

(۶) التوبہ ۱۱/۱۶ { لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَ
مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ
رَّحِيمٌ ۝ یقیناً محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے نفسوں سے پیدا
تمہاری تکلیف آپ پر گوارا نہیں تم پر بڑے حریص ہے ایمانداروں
ہر وقت شفقت کرنے والے ہر وقت رحم کرنے والے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے میلاد
ذکر فرماتے ہوئے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے مخلوق خداوند کریم کو چار فائد
فرمایا اور آپ کی چاروں صفات کا ذکر فرمایا۔

(۱) مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتے خواہ تم کسی
مکان میں ہو۔

(۲) مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تم پر بڑے حریص ہیں کہ تم میری اتباع میں آجاؤ
جہنم کی آگ سے بچ جاؤ (رج) آپ کی تمام امت جنت میں جائے
کی زیادتی ہو کمی نہ رہے۔

(۳) ایمانداروں کے لئے آپ کا نفس ہر وقت شفیق ہے اور ان پر ہر وقت شفقت
رہتے ہیں۔

(۴) ایمانداروں کے لئے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہر وقت رحم کرنے والے ہیں آپ
ہر وقت ہر ساعت ہر مومن پر ہے۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فائدہ کا قائل نہیں وہ مکذب قرآن کریم ہے۔

قرآن کریم میں ذات مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ

الانفال ۹/۴ { وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ
اللہ تعالےٰ کے لئے لائق نہیں کہ کفار و منافقین کو عذاب کرے اور آپ بھی
میں موجود ہوں۔

بھئی وہابیو! اب بتاؤ کہ رب العزت فرماتے ہے کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
موجودگی میں کفار و منافقین کو بھی عذاب نہیں کرتا۔

اپنے عقیدے کو قرآن کریم کی اس مذکورہ آیت کے سامنے رکھ کے پرکھو کہ کیا
کا عقیدہ قرآن کریم کے موافق ہے؟ یاد رکھو جب تک قرآن کریم کے موافق مصطفٰے
اللہ علیہ وسلم کے نفع و نقصان کے قائل بن کر اپنا عقیدہ صحیح نہ کرو گے تم اسلام میں کبھی
نہیں ہو سکتے تم نے بانی اسلام کی مخالفت کا ٹھیکہ لے رکھا ہے اور وہابی فرقہ
کریم کے احکام کو اس بے دردی سے ٹھکراتا ہے کہ الامان نجدی اور ہندو کی بات
قدر قبول کرتا ہے جیسا کہ بجو اور گوہ کو۔ اور ثابت ہوا کہ جو فرقہ یہ عقیدہ رکھے کہ
مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے نفس کا کوئی فائدہ نہیں وہ مکذب قرآن ہے۔

کیوں وہابیو! بتاؤ؟ قرآنی نازل سے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ ہوا
ہاں اور وہابی فرقہ مکذب قرآن ثابت ہوا یا ناں۔

اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فائدہ دیا یا ناں اب آگے قرآنی آیت سے فقیر
ثابت کرتا ہے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نقصان بھی دیتے ہیں۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا منکرین کو نقصان دینا قرآن مجید میں

(۷) الانفال ۹/۲ } وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ٥

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے کفار کو کنکریاں ماریں وہ آپ کی
تھی بلکہ اللہ تعالے کی مار تھی۔

کیوں جی وہابی ملاؤں! بتاؤ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد میں
پھینکیں جب وہ حملہ آور ہونے ہی تو اندھے اگر واپس لوٹتے ہیں تو نقل
اب یہ کفار کی آنکھوں کو نقصان کس کے ہاتھ سے پہنچا اور رب العزت نے مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کو ایسا کر دیا گیا اگر کہو کہ نبی علیہ السلام کسی کا کچھ نہیں
سکتے تو یہ طاقت خداوندی کا انکار ہے کیونکہ دست مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
خداوندی موجود ہے جس نے کفار کی آنکھوں کو نقصان پہنچایا تو ثابت ہوا کہ کفار
صلے اللہ علیہ وسلم کے نقصان نہ کرنے کا عقیدہ رکھنے والا قرآن خداوندی کا مکذب
اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مار اللہ تعالے کی
ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نقصان پہنچانا اللہ تعالے کا نقصان پہنچانا ہے
اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ آپ نقصان نہیں پہنچا
وہ طاقت خداوندی کا منکر ہے اور جو طاقت خداوندی کا منکر ہے وہ خداوند کریم کا
منکر ہے۔

(۸) بطن ۲۹/۲ } وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَآ اَبَدًا ٥ اور جو شخص اللہ تعالے اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا

وہ ابدی ناری ہے۔
اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے وہ
کا نافرمان ہے۔ اور جو اللہ تعالے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نافرمان
ابدی ناری ہے یہ حکم خداوندی کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کچھ نقصان نہیں کر
مکذب قرآن ہے کیونکہ آپ کی نافرمانی وگستاخی ابدی دوزخی بنا دیتی ہے جس
عبادت بھی قبول نہیں بلکہ مردود ہے ملاں جی اس سے زیادہ اور کیا بگڑے ہے ؟۔
منقرا تمہارے اس عقیدے کا رد جو تم کہتے ہو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کچھ بگاڑ
سکتے۔ کفار مکہ کو تو کچھ وقت کے لئے اندھا بنا دیا اب تمہیں رحمۃ للعالمین
کا کیا قدر تمہیں تو نوح علیہ السلام جیسا نبی درکار ہے۔

ایمانداروں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ احادیث سے

(۱) ابوداؤد شریف ۳۲/۲ } حدثنا قتیبۃ بن سعید ثنا یعقوب یعنی الاسکندرانی عن عمرو عن المطلب عن
جابر بن عبد اللہ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلے اللہ علیہ
وسلم الاَضْحٰى فِي الْمُصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهٗ نَزَلَ مِنْ مِنْبَرِهٖ وَاُتِيَ
بِكَبْشٍ فَذَبَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ بِسْمِ
اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ =
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں عید الاضحی کے موقعہ پر عید گاہ میں حاضر ہوا۔

جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے کو پورا کیا اپنے منبر سے اُترے تو ایک مینڈھا لایا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے دست مبارک سے ذبح کیا فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر یہ قربانی میری طرف سے ہے اور میرے اس امتی کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی۔

قیامت کے دن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے ہر امیر کے ساتھ اس کی قربانی ہو گی لیکن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے ہر غریب و مسکین کے ساتھ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قربانی کھڑی ہو گی۔

بتاؤ وہابیو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ مسکین امتیوں کو ہر وقت پہنچا یا نہ؟

اور وہابیوں کا عقیدہ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کسی فائدے یا نفع کے مالک نہیں یہ عقیدہ از روئے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جھوٹا ثابت ہوا یا نہ؟ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر و دنیا میں تم امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے خارج ہو اور مسجدیں امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے الگ کر دیں کھانا پینا رشتہ داری نماز اوقات نماز روزہ افطار روزہ کلمہ اور زکوۃ الگ تمہارا وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نفع کے مالک نہیں لہٰذا قبر میں آپ کی پہچان سے محروم وہابی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پہچان کر سکتا ہی نہیں کیونکہ دنیا میں تمام عمر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مخالفت رہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نفع نقصان کا وہابی منکر لہٰذا شفاعت سے محروم روضہ اطہر پر سفر کر کے جانے کا منکر آپ کے درود شریف کا منکر ذکر میلاد شریف کا منکر آپ کی طرف سے کوئی امتی صدقہ خیرات کرے تو وہ کھانا وہابی کے لئے حرام ہو گیا کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ پڑھنے کا منکر یا رسول اللہ

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہابی معاذ اللہ مردہ سمجھتا اور کہتا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اختیار کا منکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ جبرائیل علیہ السلام کا محتاج سمجھتا ہے مسلمان کے کھانے پر قرآن مجید پڑھا جائے تو وہابی کے لئے حرام اور کوا خارپشت اور بجو وہابی کی مرغوب خوراک معاذ اللہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جبریل علیہ السلام سے علمی طاقت میں کم سمجھتا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو گناہ کبیرہ کا مرتکب اور غلطیوں کا حامل سمجھتا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہستی کو نگاہ نفرت سے دیکھتا ہے۔ وسلموا تسلیما فرمان خداوندی کا منکر عزت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا منکر ہے۔

اللہ تعالےٰ اس فرقہ وہابیہ نجدیہ سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے قبر میں بھی فائدہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے محب کو ضرور پہنچے گا وہابی محروم رہیگا حشر میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے بھی نہیں آسکتا کیونکہ مخالف ہے اور جھنڈے تلے سے فائدہ پہنچے گا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نفع نقصان دینا

بخاری شریف ۲/۹۴۳ } وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ
بخاری شریف ۱/۱۷۳ } لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ

عَلٰى اَعْقَابِهِمْ سعد بن ابی وقاص۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد بن وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرمایا شاید تو پیچھے چھوڑے گا حتیٰ کہ نفع پکڑیں گے تیرے سبب کئی قومیں اور تیرے سبب دوسرے مخالفین نقصان اٹھائیں گے۔ اے اللہ میرے اصحاب کی لغزشیں درگزر فرما اور ان کو بد لنے سے بھی بچا کیوں ہیٔ اہلحدیث بننے کا دعویٰ کرنے والو اب اگر تمہارا مذہب واقعی اہلحدیث ہے تو بخاری شریف کی حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے سامنے ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابی کو فرمایا کہ تجھ سے پیچھے آنے والے ایسے پیدا ہوں گے کہ تیری برکت سے کئی قوموں کو نفع پہنچے گا اور جو مخالفین ہوں گے ان کو تیری مخالفت کی وجہ سے نقصان پہنچے گا اگر واقعی تمہارا مذہب سچا اہلحدیث ہے تو تقلید کو ترک کرتے ہوئے ایمان درست کر لو گے کہ واقعی اللہ کے بندوں کی برکت سے نفع پہنچتا ہے اور ان کی مخالفت کی وجہ سے نقصان جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے افراد سے بعض افراد کو نفع پہنچتا ہے اور بعض کو نقصان تو آقا و مولےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے امت کو کیسے نفع نہیں پہنچ سکتا اور ان کی مخالفت یا گستاخی سے نقصان کیوں نہیں پہنچ سکتا تو تمہارا یہ عقیدہ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا امت کو کوئی فائدہ نہیں اور نہ ہی آپ نفع پہنچا سکتے ہیں ایسے ہی نہ آپ کی گستاخی "نافرمانی اور مخالفت نقصان دے سکتی ہے تو یہ قرآن وحدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صراحۃً خلاف ہے اور یہ عقیدہ رکھنے والا دشمن و مبغض مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور مخالف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے اسلام سے خارج ہے۔ اَللّٰہُ یَجْتَبِیْ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ ۔

(۳) ابوداؤد شریف ۲/۳۰۴ — ترمذی شریف ۲/۶۶ — مستدرک ۲/۳۸۲ — ابوداؤد الطیالسی ۲۷۰

حدثنا سلیمٰن بن حرب نا بسطام بن حریث عن اشعث الحدانی عن انس بن مالکؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے بھی میری سفارش ہو گی۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے کبیرہ گناہ مثلاً زنا چوری اللہ کے سوا سجدہ کرنے والوں کو سفارش کر کے چھڑائیں گے جہنم سے بچائیں گے اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع امت کو ضرور پہنچتا ہے اور پہنچتا رہے گا گو کبیرہ گناہ ہوں کے سبب کیوں نہ ہوں اور یقینی امر ہے کہ جس کو آپ نے اپنی شفاعت سے محروم کر دیا وہ کسی کا بھی نہیں ہو سکتا خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا امت کو نفع نقصان دینا احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا منکر حدیث کا کوئی علاج ہی نہیں۔

(۴) ابوداؤد شریف ۲/۳۰۴

حدثنا مسدد نا یحییٰ عن الحسن بن ذکوان قال نا ابو رجاء قال حدثنی عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ یَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم فَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَیُسَمَّوْنَ الْجَھَنَّمِیِّیْنَ ۔

عمران بن حصین رضی اللہ تعالے عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش کے ساتھ ایک قوم دوزخ سے نکلے گی تو وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے اور اُن کا نام جہنمیوں کے نام سے پکارا جائیگا۔

یہ ہے شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کہ آپ دوزخ سے دوزخیوں کی ایک گنہگار جماعت کو نکالیں گے پھر جنت میں ان کو داخل کیا جائے گا بسیں گے جنت میں لیکن ان کو جنت میں بھی جہنمی ہی کہکر پکارا جائے گا۔ جیسا کہ مہاجرین کو خواہ کتنا عرصہ ہی گزر جائے اور اولاد مقیم ہو جائیں لیکن مہاجرین کے نام سے ان کو پکارا جاتا ہے ایسے ہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے جنت میں داخل کئے جائیں گے ان کو جنتی لوگ کہہ کر ہی پکاریں گے گو وہ جنت میں ہی مقیم ہوں گے کیونکہ وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے جنتی ہوں گے پہلے وہ جہنمی ہی تھے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا قبل از وصال اور بعد از وصال فائدہ دینا:

(۵) جامع صغیر $\frac{۲}{۱۲۵}$ } حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ وَ مَمَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ (الحدیث عن انس) انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری زندگی میں بھی تمہیں میرا فائدہ ہے اور میرے وصال کے بعد بھی تمہیں میرا فائدہ ہے۔

جامع صغیر $\frac{۲}{۱۲۵}$ مجمع الزوائد $\frac{۹}{۲۴}$ } حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ تُحَدِّثُوْنَ وَ یُحَدَّثُ لَکُمْ وَ فَاتِیْ ... اَنَا مِتُّ کَانَتْ وَفَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ ...

اَعْمَالُکُمْ فَاِنْ رَاَیْتُ خَیْرًا حَمِدْتُ اللّٰہَ وَ اِنْ رَاَیْتُ شَرًّا اِسْتَغْفَرْتُ (رواہ ابن سعد عن بکر بن سعد)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری زندگی بھی تمہارے لئے بہتر ہے تم حدیث بیان کرتے ہو اور تمہارے لئے حدیث بیان کی جاتی ہے پھر جب میرا وصال ہو جائے گا میرے وصال کے بعد بھی تمہیں فائدہ ہو گا کیونکہ تمہارے اعمال میرے پاس پیش کئے جائیں گے تو اگر میں نے نیکی دیکھی تو میں اللہ تعالے کی تعریف کروں گا۔ اور اگر میں نے تمہارے بُرے اعمال دیکھے تو تمہارے لئے اللہ تعالے سے معافی مانگوں گا۔

آہ یہ آہ یہ لولو میرا ہیرا آمنہ کا

دیکھا میرے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان اب انصاف تم پر ہے۔ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِہِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کے حکم خداوندی تسلیم کرتے ہو یا نہیں؟ اور اہلحدیث کہلانے والو میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قبل از وصال اور بعد از وصال نفع و نقصان کے مالک ہوئے یا نہ؟ اب یہ مذکورہ بالا حدیث اور مومن کا عقیدہ ہم نے تو تسلیم کیا ہوا ہے اب تمہارے امتحان کا وقت ہے جتنے ہیں کہ مذہب حقہ کو تسلیم کرنے والے ہو تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نفع اور نقصان کے قائلین بن جاؤ گے تو اہلحدیث کہلا سکتے ہو ورنہ نہیں اگر محض دھڑے بندی کا شوق ہے تو سر پھیر دو گے ایسے لوگوں کے لئے رب العزت نے فرما دیا ہے۔ اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُہٗ جَہَنَّمُ۔ آمِنُوْا اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا۔

مسلمانو! ہوشیار ہو جاؤ اس فرقہ وہابیہ سے بچ جاؤ یہ منکرین توحید لا مکانی کو مکانی

سمجھنے والے یہ دشمن رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم یہ گستاخ خداوند کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ اسلام کے دشمن یہ اولیاء اللہ کو بکواس کرنے والے یہ عیاشی کے موجب یہ نجاست کے پتلے قرن شیطان کے پجاری یہ رحمانی بابرکت اوقات کو برا سمجھنے والے اور شیطانی وقت کو پسند کرنے والے ہی ہیں فقیر نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فضل ونقصان کی آیتوں اور احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اختصار سے کام لیا ہے۔ تاکہ طوالت کی وجہ سے پڑھنے والے تنگ نہ ہو جائیں۔

تمہیں جہنم کے وسط میں لے جائیں گے اگر اسلام کو پسند کرتے ہو تو اس فرقہ کو پس پشت ڈال کر ذکر اللہ اور ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا وظیفہ بنا لو تاکہ تمہیں بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے فائدہ پہنچے۔

کہدو وہابیو!

نعرہ رسالت یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نجات پاؤ گے۔

وہابی عقیدہ

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۶

وہابی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سیدنا کہنے کا منکر ہے

فتویٰ ستاریہ $\frac{۳}{۳۹}$ } سوال (۳۵۷) درود شریف اصل کتنے ہیں؟ کسی درود میں لفظ سیدنا ہے یا نہیں؟

جواب: (۳۵۵)... عوام میں جو الفاظ مروج ہیں مثلاً اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

سیدنا ومولانا وحامینا وغیرہ یہ قطعاً ثابت نہیں۔ بلکہ جو درود لوگوں کے من گھڑت ہیں مثلاً درود تاج درود لکھی وغیرہ کے ان میں اس قسم کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔

یہ ہے وہابی مذہب فقیر اب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم سے ثبوت پیش کرتا ہے۔

حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے سیدنا ومولانا

بخاری شریف $\frac{۲}{۶۱۰}$ } وَقَالَ لِزَیْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کو فرمایا تو ہمارا بھائی اور ہمارا مولا ہے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ چھوٹے کو عزت کے خطاب لئے جائز ہیں بڑے کو اعلیٰ خطابات سے نوازنا کیسے منع ہو سکتا ہے۔

خداوند کریم نے آپ کو سید کا خطاب فرمایا

یٰسٓ اے سید صلے اللہ علیہ وسلم

تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سید کا خطاب قرآن کریم سے ثابت ہوا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سید کا خطاب خواہ درود شریف میں ہو سنت اللہ ہے۔

نبی کریم سید عالمین صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

حلیۃ لابی نعیم $\frac{۱}{۶۳}$ } اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ میں آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کا

سید ہوں۔

منافق کو سید کہنا منع ہے

الترغیب والترہیب ۳/۵۷۹ عن بریدہ رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقولوا للمنافق سید فانہ ان یک سید افقد اسخطتم ربکم عز وجل رواہ ابو داؤد والنسائی باسناد صحیح والحاکم ولفظہ قال اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربہ وقال صحیح الاسناد۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کو سید نہ کہو کیونکہ وہ سید نہیں ہے تمہارا پروردگار تم پر ناراض ہوگا ابو داؤد اور نسائی اور حاکم نے اس حدیث کو بیان کیا ہے حاکم کے یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ جب کوئی آدمی منافق کو یا سید کہتا ہے تو ایسے شخص پر اس کا پروردگار ناراض ہو جاتا ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو عجز و انکساری سے اللھم صل علی محمد فرما سکتے ہیں لیکن امت سوائے سید کے کہہ نہیں سکتے کیونکہ آپ آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کے سید ہیں اب تم سوچو کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہو یا نہیں اگر ہو تو اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد پڑھا لیا کرو ورنہ تمہیں کوئی ضرورت نہیں۔

مجمع الزوائد ۹/۱۰۴ عن رباح ابن الحارث قال جاء رھط الی علی بالرحبۃ فقالوا السلام علیک یا مولانا فقال کیف اکون مولاکم وانتم قوم عرب قالوا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم یقول

من کنت مولاہ فھذا مولاہ قال رباح فلما مضوا تبعتھم فقلت من ھؤلاء قالوا نفر من الانصار فیھم ابو ایوب انصاری رواہ احمد والطبرانی فی الاوسط قال قالوا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔

رباح بن حارث سے روایت ہے کہ ایک گروہ علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا السلام علیک یا مولانا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں تمہارا مولا کیسے ہوں حالانکہ تم بھی عربی ہو انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے غدیر خم کے دن سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ جس کا میں مولا ہوں یہ علی بھی اس کا مولا ہے رباح نے کہا جب وہ چلے گئے میں ان کے پیچھے ہو لیا میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا کہ یہ انصار کی جماعت تھی ان میں ابو ایوب انصاری بھی تھے۔

حافظ علی بن ابی بکر ہیثمی رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنی اس کتاب مجمع الزوائد میں دو سندوں سے بیان کیا ہے۔

المستدرک ۳/۱۳۴ وقال ابن عباس وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ مَوْلَاهُ عَلِيٌّ۔

جس شخص کا میں مولا ہوں یقیناً علی المرتضی رضی اللہ تعالے عنہ بھی اس کے مولے ہیں ان احادیث مذکورہ بالا سے مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کا مولا ہونا بھی ثابت ہوا لہذا درود شریف میں اور علاوہ درود شریف کے بھی سیدنا و مولانا محمد پڑھ سکتے ہیں۔

اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا آپ کو مولانا کہنا

مجمع الزوائد $\frac{9}{106}$ } وعن جریر قال شهدنا الموسم فى حجة الوداع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فبلغنا مكانا يقال له غدير خم فنادى الصلوٰة جامعة فاجتمع

الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ بِمَ تَشْهَدُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ قَالُوْا وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ فَمَنْ وَلِيُّكُمْ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلَانَا قَالَ مَنْ وَلِيُّكُمْ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ اِلٰى عَضُدِ عَلِيٍّ رضى الله تعالٰى عَنْهُ فَاَقَامَهٗ فَنَزَعَ عَضُدَهٗ فَاَخَذَ بِذِرَاعَيْهِ فَقَالَ مَنْ يَّكُنِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلَاهُ فَاِنَّ هٰذَا مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ ـ

غدیر خم کے مقام پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجتماع ہوا اور ان ہوئی مہاجرین اور انصار جمع ہو گئے ہمارے درمیان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے فرمایا اے لوگو کس کی شہادت دیتے ہو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں لا الٰہ الا اللہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کس کی انہوں نے عرض کیا اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فرمایا تمہارا ولی کونسا ہے انہوں نے عرض کیا اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہمارا مولیٰ ہے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کون ولی ہے پھر آپ نے

علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم مولا ہیں یہ علی بھی اس کا مولا ہے یا اللہ جو علی المرتضیٰ سے دوستی کرے تو اسے دوست بنالے اور جو شخص اس سے دشمنی کرے تو اس کا دشمن ہو جا۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف میں صرف ایک ہی مقام عرض کرتا ہوں کہ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مولانا اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہمارا مولیٰ ہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو مولا کہنا سنت اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

وہابی عقیدہ ۲۹

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۷

[illegible] کی الہاموں کی ابتدا اور جعلی نبوۃ کی بنیاد وہابیوں سے ہوئی

سوانح عمری [illegible] عبداللہ صاحب غزنوی [illegible] مولوی عبدالجبار صاحب [illegible] زی ص ۳ } اور فرماتے تھے کہ جب میں الہام کو نہ سمجھتا تھا اور توحید سے بے خبر تھا ایک بار میں اپنے دادا محمد شریف کی قبر کے پاس جو اس دیار میں مرجع اور مقبول انام ہے گیا تو القا ہوا الا الٰہ غیر لک لیکن اس وقت میں نے غلطی کی اور میں نے خیال کیا کہ یہ ورد مجھ کو تعویذ کرنے کے لیے سکھایا گیا ہے اب میں نے جان لیا کہ وہ اللہ کی طرف سے الہام تھا کہ میرے سوا دوسروں کی طرف رجوع کرنا عبادت اور استعانت میں شرک ہے پس اللہ کی طرف پوری توجہ چاہیئے قبروں پر اس نیت سے جانا کہ میرا فلاں مطلب حاصل

ہو جاوے توحید میں رخنہ ڈالتا ہے اور کلمہ شہادت یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول [illegible]
کے معنی کے مخالف ہے۔

مولوی عبدالرحمٰن لکھوی کو الہام

سوانح عمری (۲) مولوی عبداللہ غزنوی ص ۹ | مولوی عبدالرحمٰن بن شیخ محمد بارک اللہ کہ وقت کے [illegible]
سے مشہور عالم ہیں اور زہد اور تقویٰ اور صلاحیت [illegible]
اپنے زمانے کے امام آپ کی صحبت بابرکت سے فیض حاصل کرنے کے لئے
پنجاب سے سفر کر کے ملک غزنی تک جو دو ماہ کی مسافت ہے گئے [illegible]
جو انہوں نے مخالفوں سے کچھ کلمات آنجناب کی نسبت سنے تو حیران ہوئے [illegible]
رات ان کو یہ الہام ہوا فورب السماء والارض انہ لحق مثل ما انکم
تنطقون دوسری بار یہ الہام ہوا وانہ عندنا لمن المصطفین الاخیار
تیسری بار یہ الہام ہوا ان ھو الا عبد انعمنا علیہ

سوانح عمری (۳) مولوی عبداللہ صاحب غزنوی ص۱۳ | جنگل کی کسی غار میں اکیلے جا کر چھپ گئے اور کچھ مدت [illegible]
رہے ان دنوں میں یہ الہام ہوا فقطع دابر القوم
الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین اور یہ شعر [illegible]
الہام ہوا اے مدعی مہیچ کہ سر ہیچ میشوی — من سبزہ دمیدہ زبستان کیستم
انہی دنوں میں اس کی سلطنت الٹ پلٹ ہو گئی

سوانح عمری (۴) مولوی عبداللہ صاحب غزنوی ص۱۵ | بارہا مجھ کو الہام ہوا ہے یا عبدی ھذا کتابی وھذا [illegible]
فاقرء کتابی علی عبادی۔ یعنی اے میرے بندے [illegible]

[illegible] کتاب ہے اور یہ میرے بندے ہیں پس پڑھ میری کتاب میرے بندوں پر
[illegible] بھی الہام ہوتا ہے ولئن اتبعت اھواءھم بعد الذی جاءک
من العلم مالک من اللہ من ولی ولا نصیر =

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب غزنوی ص۲۰ | جو الہام اور خوابیں آپ کو کتاب وسنت پر ثابت رہنے اور
خلق اللہ کو کتاب وسنت کی طرف بلانے اور تقویٰ اور توکل
اور صبر اور خشیت اور زہد وقناعت وترک ماسوی اللہ
[illegible] انابت اور آپ کے مقام امانت میں پہنچنے اور آپ کی حفظ اور نصرت اور مغفرت
[illegible] وعدہ پر ہوئے ہیں وہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں تک پہنچتے ہیں ان کے جمع کے لئے
ایک بڑی کتاب چاہیئے۔

مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کا دعویٰ کہ حبیب اللہ قندھاری نے خداوند کو دیکھا

سوانح عمری (۶) مولوی عبداللہ صاحب غزنوی ص۳۵ | فجر کی نماز کے بعد میں نے رب العالمین کو خواب میں دیکھا۔

کیوں جی وہابیو تم تو کہتے ہو کہ خداوند کریم کا دیدار دنیا میں محال ہے اب تمہارے
[illegible] نے اقرار کر لیا اب اس پر کیا فتویٰ لگاؤ گے۔ تمہارا بڑا منکر قرآن ہوا یا نہ؟

سوانح عمری مولوی عبداللہ غزنوی ۳۵/۳۶ | اور سکندر پور کے باغ میں جو ہزارہ کے علاقے میں ہے اللہ
تعالیٰ کی طرف سے فجر کی نماز کے بعد یہ القاء ہوا کہ ایمان
کی لذت حاصل نہیں ہوتی جب تک ظالموں کی طرف مائل ہونے
سے پرہیز نہ کیا جائے یعنی اس آیۃ کریمہ کا مضمون الہام ہوا کہ لا ترکنوا الی الذین

ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ اور ظالم کی تعریف ان لفظوں سے معلوم کرائی والذین
ھم الذین یخالفون عن امرہ وھم ثم لا ینتھون یعنی ظالم وہی ہیں جو
کے ارشادوں کی مخالفت کرتے ہیں اور باز نہیں آتے اور جن لوگوں کی صحبت اختیار
کرنی چاہیئے ان کو اس مضمون کے ساتھ آگاہ کیا واصبر نفسك مع الذین یدعون
ربھم بالغداوۃ والعشی یریدون وجھہ اور فرماتے تھے کہ الہام
ہوا فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ ثم ان علینا بیانہ یعنی جو کچھ الہام
ہے اس کے لفظ یاد رکھ اور اس کا بیان کرنا اور تفسیر ہمارا ذمہ ہے اور فرماتے تھے
الہام ہوا واما من خاف مقام ربہ الآیۃ یعنی وہ شخص کہ ڈرا اپنے رب کے
سامنے کھڑا ہونے سے اور یہ الہام ہوا کہ ہمیشہ بدل خود مطالعہ کردہ باش مبادا کہ ...
از ما سوی بنشیند یعنی ہمیشہ اپنے دل میں جھانکتے رہو ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے
سوا اور کدورت بیٹھ جائے اور شہر دہلی میں یہ الہام ہوا ولا تمدن عینیك
الی ما متعنا بہ ازواجا منھم زھرۃ الحیوۃ الدنیا اور مت پھیلا اپنی
آنکھیں طرف ان کی کہ فائدہ دیا ہم نے ساتھ اس کے بھانت بھانت لوگوں کو زندگانی
دنیا کی تازگی سے اور باغ سکندریہ میں یہ الہام ہوا قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَأَوْلَادِكَ
وَأَتْبَاعِكَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ یعنی کہدے اپنی بیبیوں اور اولاد اور تابعداروں
کو کھڑے ہو جاؤ اللہ کے لئے تابعدار ہو کر اور اس کے اخیر میں یہ الہام ہوا انا
جنیبك وانجیك فلا تحزن یعنی میں تیرا مددگار ہوں تو غم نہ کھا اور یہ بھی
الہام ہوا ما اودعت فی قلبك فاف رؤیا المومن جزء من ستۃ واربعین
جزءا من النبوۃ

یعنی جو تدبر اور تفکر قرآن کا تیرے دل میں ہم نے ڈال دیا ہے اس کو مت ...
... کیونکہ مومن کا خواب ایک حصہ ہے نبوۃ کے چھیالیس حصوں میں سے اور
... تھے دہلی میں یہ الہام ہوا وَلَا تطع من اغفلنا قلبہٗ عن ذکرنا
واتبع ھواہ وکان امرہ فرطا اور فرمابرداری نہ کر اس شخص کی جو غافل
... کئے اس کے دل کو اپنی یاد سے اور پیچھے پڑا اپنی خواہش کے اور ہے کام
اس کا حد سے بڑھا ہوا یعنی غافلوں کی غفلت میں پیروی نہ کر اور یہ بھی القا ہوا
... الناس کاحد من الناس یعنی ہو تو لوگوں میں جیسے دوسرے لوگ ہیں اور
... ہوا اگر وقتے غفلت شد تدارک آں وقت دیگر لازم است یعنی اگر وقت غفلت
... جائے تو دوسرے وقت میں اس کا تدارک لازم ہے۔

سوانح عمری مولوی عبد اللہ صاحب ۳۶	اور فرماتے تھے تین بار الہام ہوا وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا اور واسطے اللہ کے ہے اوپر لوگوں کے حج کرنا بیت اللہ کا جو طاقت رکھے

... طرف اس کی راہ کی اور فرماتے تھے الہام ہوا ولسوف یعطیك ربك
فترضی یعنی اور البتہ جلدی دے گا تجھ کو رب تیرا پھر تو خوش ہو جاوے گا
اور فرماتے تھے الہام ہوا الم نشرح لك صدرك یعنی کیا نہیں کھولا ہم نے
سینہ تیرا۔

وہابیو! تمہیں اس خاص بیٹے کی قسم ذرا انصاف سے کہنا کہ تمہارے مولوی محمد عبد اللہ
صاحب نے پہلے الہاموں کی ابتدا کی اس کے بعد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی
کو راستہ مل گیا کہ اگر یہ الہامی سلسلہ ہو سکتا ہے جاری ہے تو نبوت بھی جاری ہو سکتی ہے

مرزا غلام احمد صاحب نے بعد میں نبوت کا دعویٰ کر دیا تو نبوت کی ابتدا پہلے وہ
سے ہوئی اب قیامت تک جتنے مرزائی ہوں گے اُن سب کے کفر کا بوجھ وہ
پر ہے۔ جیسا کہ قابیل نے سب سے پہلے قتل کی ابتدا کی تو رب العزت نے فرمایا کانما
قتل الناس جمیعًا قیامت تک جتنے قتل ہوں گے۔ جتنا عذاب ہر قاتل کو ہوگا اتنا ہی ا
سب کا عذاب قابیل پر ہوگا۔

اور مرزائیت کے بانی تم فرقہ وہابیہ تو اسلام میں منہ دکھانے کے قابل نہیں۔

خدائی فیصلہ

البقرہ ۱/۱۹ } فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَ وَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ۔

ان لوگوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنے ہاتھوں سے کچھ لکھ لیتے ہیں پھر
دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے تاکہ اس کے کچھ
پیسے بٹوریں جو ان کے ہاتھوں نے لکھا ہے ان کے لئے ہلاکت ہے اور جو
وہ عمل کرتے ہیں وہ بھی ان کے لئے ہلاکت کا باعث ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے ایسے لوگوں کے لئے ویل کا اعلان فرمایا ہے جو خود
لکھ کر اعلان کرتے ہیں کہ یہ الہام خداوندی ہے تاکہ ہمارے فرقے کی اشاعت ہو اور ہمارے
الہاموں کی کتابوں کو ہمارا فرقہ خریدے اور فخر کریں کہ ہمارے فرقے میں بھی خداوند کریم کی طرف
سے الہامی صادر ہیں تو رب العزت نے ایسے لوگوں کے لئے ہلاکت کی خوشخبری فرمائی تو مسلم

فرقہ وہابیہ خداوندی ہلاکت کی زد میں پڑا ہوا ہے اور پھر کتاب اللہ کو تغیر و تبدل
کرنے والا بھی فرقہ وہابیہ ہے جیسا کہ مذکور ہو چکا اللہ تعالےٰ کی طرف سے عذاب الٰہی
کا حق بھی فرقہ وہابیہ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی عذاب الٰہی کا
حق یہی فرقہ وہابیہ بخدیہ موجود ہے۔

ال عمران ۳/۸ } وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۔

اور بے شک بعض ان سے اپنی زبانی لکھ لیتے ہیں تاکہ تم اس کو کتاب اللہ سے
یقین کرو حالانکہ وہ کتاب اللہ سے نہیں ہے اور وہ دعویٰ کرتے ہیں
کہ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے نہیں
اللہ تعالےٰ نے یہ وہابیوں کے الہاموں کا پول نکال دیا اور رب العزت نے واضح
فرما دیا کہ یہ یہودیوں کا طریقہ ہے مسلمانوں کا نہیں ہے کیونکہ قرآن کریم مکمل کتاب ہے
اس کے بعد کسی تحریر یا الہام کی ضرورت نہیں فرمان خداوندی ہے۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ
لَكُمْ دِيْنَكُمْ میں نے آج دن سے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔
کیوں جی وہابیو کتاب اللہ کی تحریف میں بھی تم سبقت لے گئے اور اپنے الہاموں
کو لکھ کر خدائی الہاموں کا دعویٰ کر کے تم نے مرزائیوں سے فوقیت حاصل کر لی اب
تم سوچ کر تمہارا فرقہ عند اللہ کیسا ہے اور مرزائیت کے بانی تم ہی ہو یا نہ۔

وہابی عقیدہ ۳۰

مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۸

وہابی خداوند تعالےٰ کے اشرف المخلوقات کو تمام کائنات سے حقیر سمجھتا ہے

تقویۃ الایمان مصنف مولوی اسمٰعیل دہلوی ۱۶ } اور یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

محمد عمر اس مذکورہ بالا عبارت سے ثابت ہوا کہ وہابیوں کو یقین ہے کہ خدا کے روبرو قوم چمار جو ابوجہل، ابولہب، فرعون وشداد سے کفر میں زیادہ اکفر اور نجاست میں بدتر ہیں انبیاء اللہ، شہداء علیہم السلام اولیاء اللہ اور ملائکہ ان چماروں سے بھی معاذ اللہ زیادہ ذلیل ہیں ان کا عند اللہ کوئی وقار نہیں اور انبیاء اللہ، شہداء علیہم السلام" اولیاء اللہ اور ملائکہ جن کی عزۃ قرآن کریم میں صراحۃً مذکور ہے ان کی توہین کا ایک نجدی ہے۔

اللہ تعالےٰ کی تمام مخلوق میں عزۃ وقار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے پھر اولیاء اللہ کا پھر ایمان والوں کا۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے۔

خدائی فیصلہ

(۱) المنٰفقون ۲۸/۱ } وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؀ اللہ تعالےٰ کی عزۃ ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزۃ ہے اور ایمان داروں کی عزۃ ہے۔

لیکن منافقین نہیں جانتے او وہابیو اللہ تعالےٰ نے خالق انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ و [illegible] بنا کر ان کی عزۃ کا اعلان کرے اور جن کو رب العزۃ نے تمام مخلوق سے اعلیٰ عزۃ عطا فرمائی وہابی ان کو رب العزۃ کی بدترین مخلوق سے بھی زیادہ ذلیل کہے اس کے متبعین اس کو توحید سمجھیں تو یہ اس فرقے کے کفر کی دلیل واضح نہیں تو اور کیا ہے۔ اسی لئے رب العزۃ نے ایسے لوگوں کے متعلق فیصلہ فرمایا وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لیکن منافقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی عزۃ نہیں جانتے مولوی اسمٰعیل صاحب بموجب اس آیۃ قرآنی منافق ثابت ہوئے۔

بھلا جی وہابیو میں ایک مسئلہ تم سے دریافت کرتا ہوں کہ عاص بن وائل سہمی نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ کہا کہ اس کے پیچھے تو نام لینے والا کوئی نہیں غیرت خداوندی جوش میں آئی اور فرمایا۔

دوسرا جواب

(۲) اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ یارسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم ہم نے آپ کو کثرت عطا کر دی آپ اپنے رب کریم کی نماز پڑھیئے اور قربانی کیجیئے اور آپ کا دشمن وہی ساری کائنات سے زیادہ ذلیل ہے۔

کیوں جی وہابیو اب بتاؤ عاص نے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خسیس کلمہ استعمال کیا تو اللہ تعالےٰ نے شان مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بالاتر فرماتے ہوئے کہا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم میں نے آپ کو ہر قسم کی کثرت عطا کر دی فضائل میں ساری کائنات

سے کثرت عطا کردی جس سے میں امت تمام امتوں سے زیادہ بنادی لِلْعٰلَمِیْنَ
سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام عالمین کی حکومت عطا فرمادی وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا
رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ سے تمام عالمین کے لئے رحمت مقرر کردیا جو شخص اپنے حاکم آقا
عالمین کی رحمت کو چمار سے ذلیل کہے ثابت ہوا کہ یا تو ایسا شخص عالمین سے خارج ہے
عالمین میں ذلیل ترین ہے کیونکہ خداوند کریم کی عزیز ترین مخلوق کو جس کی نگاہ میں ذلیل
نظر آئے ایسا وجود کائنات میں ذلیل ترین ہے۔

عاص نے جب شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعتراض کرتے ہوئے
آپ کے شان میں ذلت کے اظہار کا کلمہ استعمال کیا تو رب العزۃ نے (۱) عاص کو دشمن
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرار دیا (۲) اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف
اس دشمن رسالت کو خود جواب دیا فرمایا ھُوَ الْاَبْتَرُ کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم یہ آپ کے شان میں ذلیل کلمہ کہنے والا ساری کائنات سے زیادہ ذلیل ترین ہے اور
منقطع النسل ہی مرے گا اس کی نسل میں آگے نشو نہیں ہے میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وسلم کو خفیف کلمہ استعمال کرنے والا میرے نزدیک میری تمام کائنات سے زیادہ ذلیل
ہے اب وہابیو تم بتاؤ کہ تمہارے مولوی اسمٰعیل دہلوی نے رب العزۃ کی بڑی مخلوق جس
میں انبیاء علیہم السلام اور اولیاء عظام اور ملائکہ بھی شامل ہیں چمار سے بھی زیادہ ذلیل کہہ
دیا اس کے الفاظ سے پہلی بات تو یہ ثابت ہوئی کہ اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین
دشمن تمام انبیاء علیہم السلام، تمام ملائکہ اور اولیاء اللہ اور تمام مومنین مخلصین اور متقین ہیں
دوسری بات یہ بھی ثابت ہوئی کہ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک ذلیل ترین مخلوق سے بھی زیادہ
ذلیل ہیں اور قیامت تک جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں گستاخانہ کلمہ کہے گا وہ

جواب کا مستحق ہے اور جس پر دنیا میں یہ فتویٰ خداوندی ثبت ہوا وہ عالمین میں رسوا
ثابت ہوا۔ یہ گستاخانہ الفاظ انبیاء علیہم السلام کے حق میں ابلیس نمرود شداد
فرعون نے بھی استعمال نہیں کئے اور مخلوق کے سب سے بڑے گستاخ کو پیشوا
پیر صادق ماننے والے کے متبعین بھی اسی زمرے میں شامل ہیں اور ہوں گے
سب گستاخان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقتداؤں اور مقتدیوں کا ٹھکانا
اللہ تعالےٰ کے نزدیک ابلیس نمرود شداد اور فرعون سے بدتر ہوگا فافہم وتب۔

تیسرا جواب

(۳) اللہ تعالےٰ وحدہٗ لاشریک نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ وَاَنْذِرْ
عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم آپ اپنے بہت قریبی
رشتہ داروں کو عذاب الٰہی سے ڈرایئے تو آپ نے اپنے سب قریبی قبائل کو جمع
کرکے احکام الٰہی کی تبلیغ فرمائی تو ابولہب جس کا نام عبد العزیٰ تھا کہنے لگا کہ جس
انگلی کے اشارے سے آپ نے ہمیں تبلیغ کی ہے وہی معاذ اللہ ٹوٹ جائے
تو رب العزۃ نے آپ کی ایک انگلی کو برا سمجھنے کا رد کئی جوابات سے فرمایا۔

(۱) تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ اے ابولہب تیرے دونوں ہاتھ تباہ ہوں۔
(۲) وَّتَبَّ ابولہب خود تباہ ہو۔
(۳) مَآ اَغْنٰی عَنْہُ مَالُہٗ ابولہب کا مال بھی عذاب الٰہی سے نہ بچا سکے گا۔
(۴) وَمَا کَسَبَ ابولہب کے اعمال بھی نہ بچا سکیں گے۔
(۵) سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَھَبٍ دہکتے ہوئے دوزخ میں داخل ہوگا۔

(۶) وَامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ابولہب کی بیوی لکڑ ہاری ہے جس کی کوئی وقار نہیں۔

(۷) فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ اس کی گردن میں کھجور کی رسی ڈال کر پھانسی دی گئی۔ رب العزت نے ابولہب کو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک انگلی کے متعلق گستاخی کا کلمہ کہنے سے اتنی سزائیں سنائیں تو جو شخص آپ کی ذات مطہرہ کا گستاخ ہو بھلا اس کے متعلق تو قعر جہنم کا ٹھکانہ بھی اللہ تعالےٰ کے نزدیک کم ہوگا۔

ابولہب نے تو صرف مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک انگلی سے گستاخانہ کلمہ استعمال کیا۔ جو شخص مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک کے متعلق اس سے بڑھ کر گستاخی کا کلمہ استعمال کرے تو ایسا شخص اللہ تعالےٰ کے نزدیک ابولہب سے بھی زیادہ گستاخ اور سزاوار ہے۔ اب وہابیو بولو کہ فرقہ وہابیہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک کفار مکّہ سے بھی بدتر ہے یا نہیں؟

رب العزت نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات سے زیادہ عزت بخشی

(۴) یوم میثاق میں رب العزت نے تمام انبیاء علیہم السلام کو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع بنا دیا اور لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ کا حکم ثبت فرما دیا جس کی وضاحت مقیاس نبوت میں بیان ہو چکی ہے۔

(۵) معراج شریف کی رات رب العزت نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ عزت عطا فرمائی جو تمام مخلوقات سے کسی کو حاصل نہیں ہوئی جس کا مفصل واقعہ قرآن کریم میں مذکور ہے۔ ایک جملہ ہی کہدینا ایمانداروں کے لئے کافی ہے فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اتنا قرب حاصل ہوا جیساکہ دو کمانوں کے

برابر مل جاتے ہیں یا اس سے بھی زیادہ قریب کا مگر کسی ملاں وہابی کو خداوندی قرب حاصل ہے یا ہوا یا ہوگا؟ تمہارا تمام فرقہ وہابیہ چونکہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا ذلیل ترین گستاخ ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے اس کو ہر نجس چیز کا حامل بنا دیا ہے۔ دل نجس، خوراک نجس، لباس نجس، مقام نجس، عبادات الٰہیہ سے محروم اور خداوند کریم کے دربار میں راندے ہوئے اللہ تعالےٰ سے دعا بھی نہیں مانگ سکتے اور نہ ہی اس فرقے کی دعا منظور ہوتی ہے اس کی دلیل ان کے چہروں سے عیاں ہے مسلمان ان کو دور سے ہی پہچان لیتے ہیں۔ دنیا میں بھی ان کی مسلمانوں سے علیحدگی قیامت میں بھی یہ فرقہ علیحدہ ہی پہچانا جائے گا اور جہنم میں بھی ان کو رب العزت علیحدہ ہی ڈالے گا۔ کیونکہ رب العزۃ کی قریب ترین مخلوق کی اس فرقہ نے ذلیل ترین گستاخی کی ہے۔ تُوْبُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔

اولیاء اللہ کا شان رب العزت کے نزدیک

(۱) یونس ۱۱ { اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

خبردار بے شک اللہ تعالےٰ کے اولیاء پر کوئی خوف نہیں اور نہ ہی وہ غمناک ہوں گے اولیاء اللہ مومنین اور خدا سے ڈرنے والے ہو سکتے ہیں ایسے لوگوں کو دنیا و عقبیٰ میں مبارک ہو اللہ تعالےٰ کے کلمات بدل نہیں سکتے یہی وہ

بہت بڑا مرتبہ ہے۔ دشمنوں کی نکتہ چینی آپ کو غمناک نہ کرے بے شک تمام
عزتیں اللہ کے قبضے میں ہیں۔ وہ بڑا ہی سننے والا بڑا ہی جاننے والا ہے۔

(۱) اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کا شان بیان فرمایا ہے۔

(۲) اولیاء اللہ کو دنیا و عقبیٰ میں کسی قسم کا غم اور خوف نہیں۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی طرف سے درجہ ولایت صحیح العقیدہ ایمانداروں متقیوں کو
ہوتا ہے بدعقیدہ بے ایمان بے حیا گستاخ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کبھی ولی
نہیں بن سکتا جس فرقے جماعت اور مذہب میں ولی اللہ نہیں وہ باطل ہے

(۴) اللہ تعالیٰ کی طرف سے اولیاء اللہ کو دنیا و عقبیٰ میں مبارک کا پیغام ہے۔

(۵) اللہ تعالیٰ کے کلمات بدل نہیں سکتے اللہ تعالیٰ وعدے کا پختہ ہے۔

(۶) اللہ تعالیٰ کے نزدیک درجہ ولایت بہت بڑا عظیم الشان مرتبہ ہے۔

(۷) اولیاء اللہ پر نکتہ چینی کرنے والوں کی باتوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔

(۸) انبیاء علیہم السلام اولیاء اللہ اور دیگر مومنین کی عزۃ اللہ تعالیٰ کے قبضے میں
ہے اور کوئی نہ عزۃ دے سکتا ہے نہ چھین سکتا ہے نہ کم کر سکتا ہے۔

(۹) اللہ تعالیٰ ہر دوست و دشمن کی بات فوراً سننے والا ہے اور اسے فوراً
بھی ہو جاتا ہے۔

(۱۰) اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک نے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو اس آیت
میں تھپکی دی ہے اور دشمنان رسالت و ولایت سے بے فکر رہنے کی تسلی دی کہ
رسالت و ولایت تمہارے مراتب میں فرق نہیں کر سکتے اور نہ ہی ذلت کی طرف
لے جا سکتے ہیں کیونکہ تمام کی تمام عزتیں میرے قبضے میں ہیں میں وحدہٗ لاشریک ہوں

ہی نے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو عزۃ دی ہے قرآن کے دشمنوں کو ذلیل
ہی میں ہی کروں گا۔

او وہابیو! تمہارا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ خداوند کریم کے
ان کے سامنے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی وہابی کا یہ سراسر جھوٹ
کفر ہے کیونکہ شان خداوندی ہے وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ شان خداوندی
انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کو عزت و فضیلت عطا فرمائی اولیاء اللہ کو مذکورہ آیت
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ سے اور تمام انبیاء علیہم السلام کو تِلْكَ الرُّسُلُ
بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ سے عزۃ بخشی اب ان آیات قرآنیہ کا مکذب مولوی
ل دہلوی یہ دعوے کرے کہ وہ خدا کے شان کے سامنے چمار سے بھی زیادہ ذلیل
مولوی اسمٰعیل مکذب قرآن کریم ہے منکر خداوند کریم انبیاء علیہم السلام اور اولیاء
کے شان میں ایسے ذلیل کلمات تو ابوجہل ابولہب ہندو عیسائی نے بھی آج تک استعمال
نہیں کئے۔

فقیر نے قرآن کریم سے عزۃ انبیاء علیہم کا ذکر سنا دیا اور اولیاء اللہ کا شان بھی
آن کریم سے بیان کر دیا۔ اب بھی اگر کوئی وہابی تسلیم نہ کرے اور مولوی اسمٰعیل دہلوی کو
اپنا پیشوا سمجھے تو وہ بھی اسی زمرے میں شامل ہے موت یاد کرو اور خداوند کریم کے
عزیزوں کو عزیز یقین کرو اور ذلیلوں کو ذلیل سمجھو اور خداوند کریم کے عزیزوں کو ذلیل
سمجھنے والا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام کائنات سے زیادہ ذلیل ہے۔

مذکورہ آیت خداوندی سے اولیاء اللہ کا وجود دنیا میں صحیح اور بہترین ثابت ہوا

اللہ تعالےٰ سے دوستی سچی ہے

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۔ یہاں اللہ تعالےٰ کی دوستی حق سچی ہے۔

قرآن کریم میں اولیاء اللہ کا ذکر خیر فرض ہے

مریم ۱۶ { واذکر فی الکتٰب مریم اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مریم علیہا السلام کا ذکر خیر فرمایئے۔

الکہف ۱۶/۱۱ { یَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَیْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا۔

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ سے ذوالقرنین کے متعلق سوال کرتے فرما دیجئے اسکا ذکر خیر میں تم پر پڑھتا ہوں۔

اولیاء اللہ پر ملائکہ سلام پڑھتے ہیں

سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ

قیامت کے دن اولیاء اللہ سے حساب نہیں لیا جائے گا

مَا عَلَی الَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ

اولیاء اللہ سے ایک ذرّے کا بھی حساب نہ لیا جائے گا

برادر وہابیہ! اللہ تعالےٰ نے انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ سے دوستی کا دعویٰ فرمایا۔ ان کو دنیا میں بے غم و بے خوف قرار دیا ان کے ذکر خیر کو قرآن کریم سے بیان کرنا فرض بنا دیا انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو قیامت کے حساب سے ممتاز کر دیا اب فرقہ وہابیان کو معاذ اللہ خداوند کریم کی بدترین مخلوق چمار سے بھی زیادہ ذلیل کہے تو ایسا فرقہ مکذب قرآن کریم منکر خداوند کریم اور دشمن انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ ثابت ہوا۔

اعمال فرقہ وہابیہ

اسلامی نگاہ میں

وہابی عقیدہ ۳۱

وہابی نجاست ۱

وہابیوں کے نزدیک وہابی پاخانہ پاک ہے

عرف الجادی ۱۱} وطہارت پاپوش آلودہ بنجاست ہمیں سود نش بزمین است
وبس ودر ساں نماز گذاردن ومسجد در آمدن رواست۔

گندگی سے لبریز جوتے کا زمین سے رگڑنا ہی پاک کر دیتا ہے یہی کافی ہے اور
اس میں نماز ادا کرنا اور مسجد میں داخل ہونا جائز ہے۔

وہابیوں کی اس تحریر سے ثابت ہوا کہ غیر مقلدین وہابیوں کی مسجد میں پاکیزہ
مسلمانوں کو نماز پڑھنا بلکہ داخل ہونا منع ہے تاکہ نجاست غلیظہ سے بچ جائیں۔

فیصلہ خداوندی

التوبہ ۱۱/۱۶ } وَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْھُمْ رِجْسًا اِلٰی رِجْسِھِمْ وَمَاتُوْا وَھُمْ کٰفِرُوْنَ ۝

اور لیکن جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے تو زیادہ کرتی ہے ان کو گندگی
پر گندگی اور وہ کفر کی حالت میں مرتے ہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے واضح ہوا کہ جن کے دلوں میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بغض
وحسد ہے وہ بیمار ہیں وہ گندگی ہی گندگی کو پسند کرتے ہیں اور گندگی میں ہی تجاوز کرتے ہیں

اللہ تعالے پاک لوگوں کو پسند فرماتا ہے لہٰذا ایسے لوگوں کا انجام جہنم ہے کیونکہ جنت
میں گندگی ہے نہ ہی نجس شخص وہاں داخل ہو سکتا ہے۔

بتاؤ وہابیو تم گندی چیزوں کو زیادہ پسند کرتے ہو مثلاً قلفی منی خنزیر اور کتے کا عرق
ان ایک تو تم فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ سے دائم المریض ہو دوسرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
کے عناد سے فَزَادَتْھُمْ رِجْسًا کے قانون نے وہابیوں کی پلیدی کو زیادہ کیا
اِلٰی رِجْسِھِمْ یہ تمہاری جسمانی پلیدی کی دلیل ہے۔ تو فرقہ وہابیہ کی باطنی اور ظاہری پلیدی
ان دونوں پلیدیوں کا ذکر رب العزۃ نے قرآن پاک میں فرما دیا فَزَادَتْھُمْ رِجْسًا اِلٰی
رِجْسِھِمْ یہ محض تمہارا وہابیوں کا ہی حصہ ہے اور تمہیں ہی مبارک ہے۔

التوبہ ۱۱/۱۳ } لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ ۝

البتہ مسجد کی بنیاد تقوے پر رکھی گئی ہے زیادہ بہتر ہے کہ ابتدا سے ہی
آپ اس میں کھڑے ہوں اس میں ایسے آدمی ہیں جو پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں
اور اللہ تعالے پاک ہونے والوں کو دوست بناتا ہے۔

(۱) اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جس مسجد میں پاک لوگ نماز پڑھتے ہوں مسلمانوں کو اس
میں نماز پڑھنے کا حکم ہے جو ٹٹی کو پسند کرتے ہیں ٹٹی بھرے جوتوں کو صرف زمین پر رگڑ
کر ہی مسجد میں داخل ہو جاتے ہیں وہ نجس لوگ ہیں ان کی مسجدیں پلید ہیں اور ظاہر ہے کہ جو
لوگ ٹٹی بھرے جوتے صرف زمین پر رگڑ کر بمع جوتوں کے مسجد میں داخل ہو جاتے
ہیں یقیناً وہ ٹٹی کر کے اپنی دبر کو صرف ڈھیلے سے ہی صاف کرنے کو کافی سمجھتے ہیں۔

کیونکہ جیسا کہ پاخانہ بھرے جوتے زمین پر رگڑنے سے مسجد میں داخل ہو سکتا ہے نماز
ادا کر سکتا ہے تو پاخانہ بھری دبر کو بھی زمین پر رگڑنے سے صاف کر کے نماز پڑھ سکتا
ہے یہ ہے وہابی مذہب کا عمل جس کو وہابی اپنی تطہیر سمجھتا ہے تو فرقہ وہابیہ کی مسجدوں میں
مسلمانوں کو جانا نماز پڑھنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے ایسے ہی وہابیوں کو مسلمانوں کی مسجدوں
میں داخل ہونا منع ہے تا کہ مسلمانوں کی مسجدیں نجاست وہابیہ سے پاک رہیں ورنہ یہ لوگ
مسلمانوں کی مسجدوں کو اپنے جوتوں کی ٹٹی سے اور منی بھرے تہمت سے پلید کر دیں گے
مساجد اللہ میں ٹٹی بھرے جوتوں پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ منی بھرے کپڑوں سے بھی
داخل ہو جاتے ہیں کیونکہ فرقہ وہابیہ کے نزدیک منی بھی پاک ہے اسی واسطے اس فرقہ
وہابیہ میں کوئی ولی اللہ نہیں کیونکہ فرمان خداوندی ہے وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ
اللہ تعالے پاکیزہ لوگوں کو پسند فرماتا ہے یہ فرقہ وہابیہ پاخانے اور منی کو استعمال کرنے
سے پرہیز نہیں کرتا۔

اب فقیر فرقہ وہابیہ کا منی کے متعلق ان کی کتابوں سے فیصلہ تحریر کرتا ہے۔

وہابی عقیدہ ۳۲۰

وہابی نجاست ۲

وہابیوں کے بدن اور برتن منی سے شرعاً پلید ہیں

(۱) عرف الجادی ۱۰ { منی ہر چند پاک است۔ منی ہر صورت پاک ہے۔
وہابی مذہب میں منی خواہ ذکر سے نکلے یا فرج سے دخول سے یا بغیر دخول کے احتلام سے نکلے یا مشت زنی سے ہر صورت پاک ہے۔

(۲) فقہ محمدی کلاں ۴۱ { لیکن صحیح قول یہی ہے کہ منی پاک ہے۔ (اسی صفحہ پر لکھا ہے)
اور صواب یہ ہے کہ دونوں کی منی پاک ہے (یعنی مرد وعورت کی)

(۳) فتاوی نذیریہ ۱/۱۹۶ { بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ منی پاک ہے

سبحان اللہ! وہابیوں کا بدن اور کپڑے منی سے پاک وضو یا غسل کئے خنزیر اور
لنگور وغیرہ کا معرق پانی جو ٹٹی بھرے جوتے اور دبر بعض مٹی سے صاف ہو وہابی اس
ہیئت کذائیہ میں دربار خداوندی میں پیش ہونا پسند کرتا ہے۔ ایسے لطف سے تو
ہندو، عیسائی، یہودی اور گگڑے بھی محروم ہیں۔

(۴) الروضۃ الندیۃ ۱۳ { وَالْحَقُّ اَنَّ الْاَصْلَ اَلطَّھَارَۃُ۔
حق بات یہ ہے کہ منی کا اصل پاکیزہ ہے۔

مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہابیوں کے لباس وغیرہ سے بھی پرہیز کریں کیونکہ منی سے لبریز
ہوتے ہیں اسی لئے وہابی لوگ اپنی مسجدیں مسلمانوں سے علیحدہ بنا لیتے ہیں کہ کوئی مسلمان
اعتراض نہ کرے کہ وہابیوں نے ہماری مسجد پلید کر دی ہے کیونکہ پہلے مسلمانوں کا
وطیرہ تھا کہ ان کی مسجد میں جب کوئی وہابی آگھستا تو فرش اکھاڑ دیتے کہ اس کی
نجاست اینٹوں میں بھی سرایت کر گئی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ وہابیوں کے
نزدیک منی پاک ہے بدن اور کپڑے اس سے نجاست غلیظہ کے حامل ہوتے ہیں
تو یا تھوک منی کے مرطوب کپڑوں کو لگا کر اس سے کھانا کھائے گا تو وہابی کا کھانا بھی
پلید لہٰذا مسلمانوں کو وہابیوں کے برتاؤ سے پرہیز کرنا فرض ہے۔ جس مذہب میں
منی پاک ہے بھلا ان کی عبادت اور نمازوں کا کیا حال تم خود اندازہ لگا دو نبی کریم

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تُقْبَلُ الصَّلٰوةُ اِلَّا بِطُهُوْرٍ یا پاک ہوئے بغیر نماز قبول نہیں اب تم خود سوچو کہ وہابیوں کا نماز پڑھنا صحیح ہے یا غلط۔

منی کے متعلق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری فیصلہ

مسند امام احمد حنبل $\frac{6}{235}$ } حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا یزید قال عمرو بن میمون قال اخبرنی سلیمان بن قال اخبرتنی عائشۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهُ الْمَنِیُّ غَسَلَ مَا اَصَابَ مِنْ ثَوْبِهٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى بُقْعَةٍ فِیْ ثَوْبِهٖ ذٰلِكَ مِنْ اَثَرِ الْغُسْلِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیشہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو جب بھی منی لگتی تو کپڑا دھوتے پھر نماز کے لئے تشریف لے جاتے آپ کے کپڑے میں دھلے ہوئے کپڑے میں تری کا نشان میں خود دیکھتی۔

قرآنی فیصلہ

(۱) اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ کیا ہم نے تمہیں ذلیل پانی سے پیدا نہیں فرمایا اللہ تعالےٰ نے منی کو ماء مھین یعنی گندا پانی فرمایا تم کہیں تمام قرآن کریم میں دکھا دو کہ اللہ تعالےٰ نے ماء طھور دا فرمایا ہو ورنہ ہم سمجھیں گے کہ تم منکر قرآن کریم ہو پھر اللہ تعالےٰ نے فرمایا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ تم کھاؤ جو ہم نے تمہیں

پاک رزق دیا ہے قرآن کریم سے یہ بھی ثابت ہوا کہ پاک چیز کو اللہ تعالےٰ نے کھانے کا بھی ارشاد فرمایا ہے وہابیوں کے نزدیک منی پاک ہے تو کھاتے کیوں نہیں مرو کھمن جمع کرو اور کھا کر لطف اٹھاؤ اگر منی نہ کھاؤ تو پھر بھی تم قرآن کریم کے منکر ہو کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو تمہیں ہم نے پاک رزق دیا ہے کھاؤ۔ تو تمہارا منی کو نہ کھانا یہ بھی منی کے پلید ہونے کی دلیل ہے۔ پھر فرمایا يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ سے سوال کرتے ہیں۔ ان کے لئے کونسی چیز حلال ہے آپ فرمائیے پاک چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں۔ اس آیۃ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے پاک چیزیں حلال ہیں۔ مسلمانوں! بلاشک محلے کی منی اکٹھی کر کے محلے کے کسی وہابی کو عطا کر دی جاوے وہابی کو یہی نعمت کافی رہے گی پھر مَا خَرَجَ مِنَ السَّبِیْلَیْنِ جو دونوں راستوں سے نکلے مفسد وضو ہے جس چیز کے نکلنے سے پاکیزگی دور ہو جاتی ہے وہ خود پاک کیسے ہو سکتی ہے اور سنئیے۔

(۲) السجدۃ $\frac{21}{1}$ } ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ۔ پھر ہم نے انسان کی نسل کو مخلوط گندے پانی سے پیدا کیا۔

اس آیۃ کریمہ میں بھی منی کو گندا پانی کہا گیا۔

انسانی تطہیر قرآن کریم میں

(۳) المائدۃ $\frac{6}{2}$ } مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔

اللہ تعالےٰ کا ارادہ تمہیں تنگ کرنے کا نہیں اور لیکن اللہ تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ تمہیں پاک رکھے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے تاکہ تم شکر کرو۔

"محمد عمر" کیوں بھی وہابیو اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرا ارادہ ایمانداروں کو پاک رکھنے کا ہے اور تم پاک رہو گے تو تم پر اس کا انعام پورا ہوگا ورنہ تم نعمت خداوندی سے محروم رہ جاؤ گے۔ جب وہابیوں نے نجاست کو پسند کیا تو قرب خداوندی سے محروم رہ گئے کیونکہ خداوند کریم کو طہارت پسند ہے جس فرقے کو نجاست پسند ہے ان میں ایک بھی اللہ والا نہیں بن سکتا۔ تو وہابی کا جیسا کہ باطن عداوت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پلید ہے ایسے ہی وہابی فرقے کا ظاہر بھی پاخانہ اور منی سے پلید ہے وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا۔ اور انہیں یقین ہے کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔

(۴) المدثر ۲۹ } وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ یارسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم پلیدی کو ترک کیجئے۔

اللہ تعالےٰ نے فرماتا ہے پلیدی کو ترک کرو اور تم پسند کرتے ہو خود سوچو کہ تم کس درجے میں ہو۔ بقانون خداوندی تم نے نجاست کو ترک نہیں کیا بلکہ پسند کیا تو از روئے قرآن کریم تم نجاست پسند منکر قرآن ثابت ہوئے۔ اللہ رب العزت نے کفار و مشرکین و منافقین کو پلید فرمایا اور ایسے پلید لوگوں سے اجتناب کا حکم

نجس لوگوں سے مسلمانوں کو اجتناب کا حکم خداوندی

(۵) التوبة ۱۱/۱۲ } فَاَعْرِضُوْا عَنْھُمْ اِنَّھُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ

جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ۔

مسلمانو! کفار و منافقین سے اعراض کرو کیونکہ وہ پلید ہیں اور ان کے اعمال کا بدلہ جہنم ہے۔

چونکہ وہابی فرقہ بھی نجس مٹی اور منی کو پاک سمجھتا ہے نجاست پسند فرقہ ہے لہٰذا مسلمانوں کو اس فرقہ وہابیہ سے پرہیز کرنا اسلامی فریضہ ہے۔

پلیدی اللہ تعالےٰ نے بے ایمانوں کے لئے پسند فرمائی ہے

الانعام ۸/۱۵ } کَذٰلِکَ یَجْعَلُ اللّٰہُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ اسی طرح اللہ تعالےٰ بے ایمان لوگوں کے لئے پلیدی تیار رکھتا ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ نجاست ٹٹی، منی، بجو، گوہ، بیوی کا دودھ، خنزیر، کتا وغیرہم اللہ تعالےٰ نے بے ایمانوں کے لئے مقرر فرمایا ہے ایماندار پلیدی کی نجاست سے پرہیز کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے اور دوست بناتا ہے نجاست کھانے پینے والوں کو نہ پسند فرماتا ہے نہ ہی دوست بناتا ہے اسی لئے وہابیوں سے نہ آج تک کوئی ولی اللہ ہوا اور نہ ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے اور نہ ممکن ہے جب تک توبہ نہ کریں غیر مقلد وہابی نے جب گو، بجو، کچھوا، گدھا اور بیوی کا دودھ خنزیر اور کتے اور ٹٹیوں کے معرق پانی سے بھرے ہوئے کنوں اپنے دسترخوان پر چنے تو ہندو، سکھ، بھنگی اور چمار نے بھی اپنی تیار کردہ مٹھائی وہابی کے پاس نذرانہ کر دی تو وہابی نے شکریے سے اسے بھی شرف قبولیت بخشا اور

جواز کا فتوی صادر فرما کر خود بھی تناول فرمایا اور اپنی امت وہابیہ کو بھی خوب ... تو اللہ تعالے نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی جو وہابی کے عین مراقف طابق ... ہے سنیئے۔

التوبہ $\frac{11}{14}$ } وَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰی رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ۔

اور لیکن جن لوگوں کو قلبی مرض ہے اللہ تعالے نے ایسے لوگوں کو پلیدی کا ہی پلید ... انعام فرماتا ہے اور وہ کفر کی حالت میں ہی مرجاتے ہیں۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ وہابیوں کے دلوں میں رب العزت مصطفےٰ ... علیہ وسلم اولیاء اللہ اور مومنین کے حق میں گستاخی بدعقیدگی اور کمزوری کی بیماری ... اختیار کرلی تو اس کا علاج گوہ گوبھ سے اور بجو کی خوراک اور پینے کے لئے ... اور مٹی اور اپنی بیوی کا دودھ بطور رزق مقرر کیا ہوا ہے تو اللہ تعالے کا ... کا چناؤ صرف وہابی فرقہ کے لئے ہی ہے باقی مسلمان ان پسندیدہ وہابیہ کو ... یقین کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالے نے ان چیزوں کو مسلمانوں کے لئے حرام فرما...

وہابی عقیدہ ۳۳

وہابی نجاست کا نمونہ

وہابی کا وضو بھی شرعاً وضو نہیں

فقہ محمدیہ کلاں $\frac{1}{49}$ } اور اسی طرح جائز ہے مسح کرنا صرف پگڑی ... وہابی اگر غسل کرتا ہے پلید پانی سے کپڑے ...

... برین جس سے بدن اور کپڑے دونو پلید پھر وہابی کو اگر وضو کی ضرورت ... کے پلید پانی سے یا کتا بلد کنویں میں مرا ہوا ہو تو اس پانی سے وضو ... وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ کا انکار کر کے وضو بناتا ہے ... پانی سے بھی وضو کرے وہ بھی ناقص یعنی وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ ... کر کے پگڑی پر مسح کر کے جان چھڑاتا ہے اور صراحۃً قرآن کریم کی مخالفت ... پلید پانی کے استعمال سے تو وضو ہو سکتا ہی نہیں پلید پانی سے جنابت ... ہے تو ناکام رہتا ہے۔ پاک پانی سے اگر وضو کرتا ہے تو سر کے مسح کا منکر ہے ... پلیدی کی وجہ سے سر پہ ہاتھ پھیرنا پسند نہیں کرتا۔

قرآنی فیصلہ

... مسح از روئے فرمان خداوندی وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ فرض ہے تاویل کی کوئی ... نہیں وضو میں ایک فرض کو بھی ترک کر دیا تو وضو کالعدم ہے جیسا کہ نماز میں ایک ... ترک سے نماز نماز ہی نہیں عمداً چھوڑے تو ایمان سے گیا ایسے ہی وہابی وضو میں ... مسح کو چھوڑتا ہے بلکہ پگڑی پہ کرتا ہے تو منکر قرآن کریم ہے دشمن خداوند کریم ... ہے جب وضو ہی نہیں تو نماز کیسے درست ہوئی اور اہلحدیث کے دعویدار کیا مصطفےٰ ... علیہ وسلم نے تمہیں فرمایا ہے کہ قرآن مجید کو بھی اپنی مرضی سے بدل لیا کرو۔

... الی اللہ۔

عقیدہ ۳۴

وہابی نجاست کا نمونہ ۴

وہابی مذہب میں جنبی اذان پڑھ سکتا ہے

۱۔ عرف الجادی ۲۴ } وجائز است تاذین محدث اگرچہ باطہارت افضل است
جنبی کا اذان پڑھنا جائز ہے اگرچہ طہارت افضل ہے۔

مسلمانو! ثابت ہوا کہ وہابی اذان کہے تو دعا وکلمہ پڑھنا جائز نہیں اور وہابی کا جواب دینا اور درود شریف پڑھنا بھی جائز نہیں کیونکہ پلید کا جواب پاک کیسے دے سکتا ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان کہنے والے کا آواز سن کر شیطان ہوا چھوڑتا ہوا بھاگتا ہے لیکن وہابی چونکہ جنبی اذان کہتا ہے اس لئے وہابی اذان کہتا ہے تو ابلیس وہابی کی طرف ملاقات کے لئے آتا ہے جیسا کہ آگے انشاء اللہ ذکر ہوگا۔

اسی لئے اللہ تعالےٰ نے وہابی کے دل میں ڈال دیا کہ اذان کے بعد درود شریف نہ پڑھنا کیونکہ تم جنبی ہو۔

وہابی بلا وضو اذان پڑھتا ہے

(۲) فقہ محمدیہ ۹۷ } بعض اہل علم کہتے ہیں کہ بے وضو اذان کہنا مکروہ نہیں۔

وہابی مذہب میں بلا وضو اذان پڑھنا جائز ہے اس لئے وہابی کی اذان کا ...

... ہے اسی واسطے وہ بلا وقت اذان پڑھتا ہے وہابی فرقہ اس پر ہی اکتفا نہیں کرتا بلکہ جنبی بھی اذان کہہ دیتا ہے سنیئے۔

(۳) فتویٰ ستاریہ ۱/۸ } سوال (۱۱۸) اگر موذن بغیر وضو اذان دے دے تو جائز ہے یا نہیں؟ (سائل عبدالغفار از بادل حسن پور)

جواب (۱۱۸) جائز ہے مگر افضل نہیں جیسا کہ کھڑے ہو کر پانی پینا جائز ہے افضل بیٹھ کر ہے۔

اذان عبادۃ اللہ ہے جو وہابی بے وضو ادا کرتا ہے۔

اہلحدیث کا دعوےٰ کرنے والو یہ ہے تمہارے مولویوں کا مذہب اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عرض کر دیتا ہوں تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ تم اپنے مولویوں کے علم کو مقدم سمجھتے ہو یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو سنیئے۔

حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی نجاست ۴ کا فیصلہ

(۱) ترمذی شریف ۱/۲۸ } حدثنا علی بن حجر نا الولید بن مسلم عن معاویۃ بن یحیٰی عن الزھری عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لَا يُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے باوضو ہونے کے کوئی اذان نہ کہے۔

(۲) کنزالعمال ۴/۱۴۸ } لَا يُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ۔
بے وضو اذان نہ کہی جاوے۔

اور اہلحدیث کہلانے والو یہ ہے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور تم دکھاؤ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ بے وضو ہی اذان کہہ دیا کرو۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے موافق

(۳) ترمذی شریف ۱/۲۸ } حدثنا یحیی بن موسیٰ نا عبد اللہ بن وھب عن یونس عن ابن شہاب قال قال ابو ھریرۃ لا ینادی بالصلوٰۃ الا متوضی۔ : ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ بغیر وضو کے اذان بھی [نہ پڑھی جائے]

وہابیو! اہلحدیث نام رکھا لیا اور حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اتنا عناد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر بات میں مخالفت طہارۃ سے پرہیز اور نجاست کو پسند کرتے [ہو] مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرمادیں کہ بلا وضو اذان نہ پڑھی جائے اور تم وہابی بے وضو بھی پڑھ لیتے ہو بتاؤ۔

تمہارا اہلحدیث کہلانا محض مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے یا نہ؟ کیا اَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ کا یہی مطلب ہے اور وَالرُّجۡزَ فَاهۡجُرۡ اسی کو کہتے ہیں؟

مسلمانو وہابی فرقہ نے تو عبادۃ خداوندی کو مذاق بنا رکھا ہے ان سے بچ جاؤ۔

وہابی عقیدہ ۳۵

وہابی نجاست کا نمونہ ۵

وہابی مذہب میں سجدہ تلاوت بلا وضو جائز ہے

فتاویٰ نذیریہ ۱/۳۴۸ } پس اس حدیث سے جواز سجدہ تلاوت بے وضو نیز ثابت

قرآنی فیصلہ

رب العزۃ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وَالَّذِيۡنَ يَبِيۡتُوۡنَ لِرَبِّهِمۡ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۔

اللہ کے بندے اپنے رب کے پاس رات گزارتے ہیں سجدہ کرنے والے قیام کرنے والے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ بندہ جب سجدہ کرتا ہے تو دربار خداوندی میں حاضر ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ وہابی فرقہ دربار خداوندی میں بھی پاک پیش ہونا پسند نہیں کرتا ابلیس ناپاکی کو زیادہ پسند کرتا ہے پاکیزہ بندے کے قریب نہیں جاتا اب تم سوچو کہ تمہارا مطمع نظر کیا ہے خداوند کریم تک پہنچنا ہوتا تو دربار خداوندی میں وضو یا طہارۃ پیش ہوتے لیکن تم نے طہارۃ کو پسند نہ کیا تو اللہ تعالےٰ نے فرقہ وہابیہ سے اعراض فرمایا اور جواب دے دیا کہ وَمَاۤ اَنَا عَلَيۡكُمۡ بِحَفِيۡظٍ تم نے اے وہابیو طہارۃ کو پسند نہیں کیا اس لئے تم اب میری حفاظت میں نہیں ہو تو وہابی نے عرض کیا اے میرے الٰہ اب مجھے کس کے سپرد کیا تو اللہ تعالےٰ نے جواب دیا نُقَيِّضۡ لَهٗ شَيۡطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيۡنٌ اب میں نے تم پر شیطان مسلط کر دیا ہے وہی ہر وقت تمہارے پاس رہے گا اسی لئے وہابی شیطان کو حاضر و ناظر سمجھتا ہے اور وہابی کا یہ عقیدہ عین قرآن کے موافق ہے یہ نہیں کہتا کہ میں نے رجس کو پسند کیا ہے طہارۃ والی چیزوں سے گریز کیا ہے اس لئے اللہ تعالےٰ نے ہم پر شیطان کو ہر وقت مسلط کر دیا ہے اسی لئے نماز میں بھی وہابی شیطانی حرکات کا عامل رہتا ہے کبھی داڑھی

میں ہاتھ مارتا ہے کبھی سر کھجلاتا ہے کبھی ٹانگیں کھجلاتا ہے کبھی گردن کو ہاتھ مار
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ کے بالکل مخالف
گھوڑے کی طرح ٹانگیں چوڑی رکھتا ہے رکوع وسجود میں تنگ کرتا رہتا ہے کہ
کر پھر حد سے زیادہ چوڑی کر لیتا ہے۔ شیطان اس کو عبادۃ میں بھی آرام نہیں کر
سوائے مقلد حنفی کے کیونکہ وہ پاکیزگی کو پسند کرتا ہے سجدہ خداوندی کا ارادہ ہو
سجدہ نہیں کرتا اذان کہنی ہو تو پاک ہو کر جنبی اور بے وضو اذان کہنے کی جرأت
کرتا تو ایسے پاک لوگوں پر اللہ تعالے نے اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نگران
ہے فرماتا ہے وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ یہ پاک لوگ میرے ذکر میں صبح وشا
رہتے ہیں آپ بھی ان کو اپنی نگاہ میں رکھئے ہم سنی بھی سچے ہیں کہ مصطفےٰ صلے
وسلم کی ہم پر نگرانی ہوتی ہے یہ وہابی لوگ بھی سچے ہیں کیونکہ ان پر شیطان مسلط ہوتا
اسی لئے ان کو اللہ تعالے نے اپنا نام بھی پاکیزگی میں نہیں کہنے دیتا ہم مسلمان حنفی مقلد
یا طہارت خانوں میں بھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ پ
خداوند کریم کی حفاظت میں ہوتے ہیں اور شیطان کو قریب نہیں بھٹکنے دیتے لیکن
وہابی فرقہ بیت الخلاء اور طہارت خانوں میں بھی حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
کے خلاف بسم اللہ کہہ کر شیطان کو پاس بلا لیتے ہو تاکہ برہنہ کا
چھیڑ چھاڑ سے لطف دیتا ہی رہے اذان اور سجدہ تلاوۃ میں تم بے وضو اور
ادا کر لیتے ہو کہ کہیں رحمت کا فرشتہ ہی قریب نہ آجائے شیطان اذان وسجدہ میں
تمہیں نہیں چھوڑتا کیونکہ وہ بھی بے وضو اور نجس تم بھی بے وضو اور نجس تم مسجد
جاتے ہو تو نماز میں شیطان تمہارے ساتھ ہوتا ہے جب کھڑے ہو تو ٹانگوں کے درمیا

شیطانی گزرگاہ کرنے
ہوتا ہے اور تم بھی ایسے لطف پذیر ہو کر پہلو کی جانب سے
لیکن ٹانگوں کے درمیان میں شیطان کی جائے پناہ بنانے ہو۔
طہارت خانوں اور بیت الخلاؤں میں بھی شیطان سے تمہاری ملاقات وہابیہ مساجد
بحالت نماز شیطان سے تمہاری ملاقات سر پہ سکتی ہے یعنی بوقت دوپہر اور بوقت غروب
میں اذان کہہ کر شیطان کو دعوت دے کر شیطانی ملاقات کرنا اور نبی کریم صلے اللہ
وسلم کا تمہاری جماعت کو قرین شیطان کا خطاب فرمانا تمہارے فرقے کی اصلیت
واضح کرتا ہے ہم اپنی مساجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں اندر رکھ کر
السلام علیک اَيُّهَا النَّبِيُّ پڑھ لیتے ہیں کیونکہ جہاں حضور حاضر و ناظر ہوں ابلیس
جانے کی کیا مجال کہ ہمارے قریب بھٹکے مسلمانوں کے پاس حضور حاضر و ناظر ہیں
کیونکہ فرمان الٰہی ہے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ رَحْمَتَهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ فرقہ وہابیہ کے
نزدیک ابلیس حاضر و ناظر تم بھی سچے ہمارے مسلمانوں کے پاس مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
حاضر و ناظر ہم بھی سچے۔ یہ تو اپنے اپنے دھڑے کی طرفداری کی بات ہے۔

وہابی نجاست وہ کا حل

بے وضو آدمی کے قریب رحمت ومغفرت کا فرشتہ دور بھاگتا ہے

فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم باوضو آدمی پر فرشتے رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور
اللہ تعالے اسے مغفرت چاہتے ہیں۔

ابو داؤد ۔ ۱/۴۲ } حدثنا القعنبی عن مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَلْمَلَائِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْہِ مَا لَمْ یُحْدِثْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ہر ایک پر جب تک اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہتا ہے فرشتے رحمت بھیجتے رہتے ہیں جب تک وضو نہ ٹوٹے یا کھڑا نہ ہو جائے اے اللہ اس شخص کو معاف فرمادے اے اللہ اس پر رحم فرما۔

کیوں بھئی وہابیو ذرا اپنے دھرم کی بات کہنا کہ بے وضو کے نزدیک رحمت الٰہی کے فرشتے بھی قریب نہیں ہوتے دور چلے جاتے ہیں اور اس کے لئے دعا بھی کرتے اب تم سوچ کر تم اذان کہنے لگو یا سجدہ تلاوۃ پڑھنے لگو تو رحمت الٰہی کا فرشتہ تمہاری معافی اور رحمت کی طلب کے لئے قریب آنے کا ارادہ رکھتا ہوگا لیکن جب تمہیں بے وضو دیکھتا ہے تو فوراً دور بھاگتا ہوگا۔ یار تم نے اچھا مذہب اہلحدیث قبول کیا کہ بخشش اور رحمت کے فرشتے کو بھی تمہارا ملا بھگا دیتا ہے اب تم فیصلہ کرو کہ تم کس دھن میں لگے ہوئے ہو دنیا میں تمہارا یہ حال ہے تو قبر و حشر میں تمہارے ساتھ کیا گزرے گی فافہم و تدبر۔

وہابی عقیدہ ۳۶

وہابیوں کی نجاست ۶

وہابیوں کے کنوئیں شرعاً پلید ہیں

وہابیوں کے مذہب میں کتا وغیرہ کنوئیں میں گر جائے تو پانی پلید نہیں

از فتوی نذیریہ $\frac{1}{400}$ { چہ فرمایند علماء دین دریں مسئلہ کہ اگر سگ در چاہ افتاد چہ حکم است بینوا۔ الجواب حکم چاہ مذکور آنست اگر آب ان چاہ از افتادن سگ متغیر نہ شدہ است بلکہ بر حال خود است آں چاہ طاہر است۔

سوال :۔ اس مسئلہ کے متعلق علماء دین کیا فرماتے ہیں کہ اگر کنوئیں میں کتا گر جائے کیا حکم ہے بیان کرو۔

جواب :۔ ایسے کنوئیں کا حکم یہ ہے کہ اگر کنوئیں میں کتا گرنے سے کنوئیں کے پانی کی رنگت تبدیل نہیں ہوتی بلکہ سفید ہے تو کتے گرے ہوئے والا کنواں پاک ہے۔

نوٹ :۔ مسلمانوں کو لازمی ہے کہ وہابی کنوؤں سے اجتناب کریں تاکہ ان کا بدن کپڑے اور برتن نجاست غلیظہ سے پلید نہ ہو جائیں اور نہ ہی وہابیوں کا جھوٹھا پانی پیا جائے کیونکہ وہ اور پانی پینے والے ہیں۔ اس کی وضاحت فقیر نے مقیاس صلوٰۃ میں مدلل بیان کر دی ہے۔

دیہاتوں کے جوہڑ (چھپڑ) وہابیوں کے لئے شراباً طہوراً

(۲) معیار الحق — مصنفہ سید نذیر حسین دہلوی وہابی ۱۲۹ } جبکہ ہو پانی بقدر قلتین تو ناپاک نہ ہو گا

وہابیوں کے نزدیک دو بڑی مشکیں پانی کتے' بلے خنزیر وغیرہ گرنے سے پلید نہیں ہوتا بلکہ پانی جاری کا حکم رکھتا ہے۔ اس میں پیشاب بھی ہوتا ہے جیسا کہ دیہاتوں کے چھپڑ وہابیوں کے نزدیک پیشاب پاخانہ اس کو پلید نہیں کر سکتا ملاحظہ ہو۔

(۳) معیار الحق ۱۳۲ } ف مراد پانی سے یہاں پانی قلیل ہے دو بڑی مشکوں سے کم اگر کثیر ہو (دو بڑی مشکیں ہوں) حکم جاری کا رکھتا ہے اور نجس نہیں ہوتا پیشاب وغیرہ سے۔

دیہاتوں کے چھپڑ جس میں سامنے گاؤں کی ٹٹی پیشاب گندگی وغیرہ پڑتی ہے وہابی اس سے غسل وضو وغیرہ کر لیتا ہے۔ جوہڑ کے پانی میں چونکہ گندگی غالب ہے مسلمانوں کو ایسے پانی سے پرہیز کرنا فرض ہے۔

وہابی کے نزدیک پانی شرط ہے پاکیزگی شرط نہیں پلیدی کا اس میں جتنی بھی ہو پاخانہ' پیشاب' خنزیر' کتا اور بلا مردے سب کچھ پانی میں گرنے سے پانی بھی پاک اور اس میں سب مردار کتے وغیرہ گرنے سے پاک ہو جاتے ہیں پانی کی تعداد کم از کم بڑی دو مشکیں ہوں۔

فرمان خداوندی

البقرہ ۳۷/۳ } وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ پاک شے میں تم پلیدی کو نہ ملاؤ۔

اے وہابیو تم نے کنویں کے پاک پانی میں حرام کو ملا یا استعمال کرنے کو حلال اور پاک بنا لیا یہ قرآن کریم کی ضد نہیں ہے اور تمہارا فیصلہ قرآنی فیصلے کے متضاد ہے یا نہ؟ تم نے ایسی خنزیر کتا بلا مرا ہوا ملا کر گلا کر حلال کہہ کر کھا پی جاتے ہو یہ کام صرف وہابی فرقہ کا ہے کہ حرام شے کو حلال میں ملا کر ہضم کر جانا مسلمان کو ایسی نجاست کے قریب جانا حرام ہے لیکن وہابی کرتا ہے اے مسلمانو! بتاؤ گے اسلام میں پاک ہے یا پلید؟ تم ضرور جواب دو گے کہ پلید ہے حرام ہے تو جب وہابیوں کے کنویں میں گرے رنگ بو اور مزہ نہیں بدلا تو وہابی کہتا ہے کہ پاک ہے وہابی بیچارے کا دماغ و عقل کچھوے بجو اور گدھ وغیرہم خباثت میں کھا کھا کر خراب ہو چکا ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام کو سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس پانی کا رنگ' بو اور مزہ نہ بدلے وہ پاک ہے وہ صرف اکیلے پانی کی بات ہے یا اس میں کسی چیز کی ملاوٹ کا ذکر ہے وہ تو صرف اکیلے پانی کا ہی ذکر ہے کہ صرف اکیلا پانی بغیر کسی ملاوٹ کے رنگ' بو اور مزہ بدلنے سے پلید ہو جاتا ہے کیونکہ اس کا رنگ بو اور مزہ بدلنا یہ اس امر کی دلیل ہے کہ اس میں کوئی اور چیز سوائے پانی کے مل چکی ہے جس سے رنگ بو مزہ بدل چکا ہے لہٰذا پلید ہے نجس عین ہے بھلا ان عقلمندوں سے کوئی ذی شعور یہ سوال کرے کہ جب پانی صرف رنگ' بو اور مزہ بدلنے سے ہی نجس ہے تو نجس عین چیز کتا بلا اور خنزیر وغیرہ کی ملاوٹ سے پاک کیسے رہ سکتا ہے تو ایسا پانی جس میں کتا بلا خنزیر وغیرہم مر جاتے تو ایسا پانی صرف فرقہ وہابیہ غیر مقلدین کے لئے ہی خصوصی پاک ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مسلمہ کے لئے تو ایسا پانی حرام ہے نجس ہے۔

وہابیو! کتا بلا خنزیر مرا ہوا پانی میں ڈال کر کیوں استعمال کرتے ہو سیدھا پی
دے دو کر کتے اور خنزیر کا گوشت بھی وہابیو کھا لیا کرو کان کو سیدھا ہاتھ لگا
ہاتھ سے کیوں پکڑتے ہو شاید کتے بتے خنزیر کو پانی میں گلا کر تمہیں زیادہ لطف
ثابت ہوا کہ غیر مقلدین وہابیوں کے کنوئیں بھی پلید ہیں مسلمانوں کو ان سے
پینا قطعاً حرام ہے۔

(نوٹ) ایک حدیث ایسی دکھا دو کہ جس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہو کہ قلتین پانی میں کتا بلا خنزیر وغیرہ مرجائے تو پانی پاک ہی رہتا ہے پی لیا کرو
وضو کر لیا کرو یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام عمر میں ایسا پانی استعمال فرمایا ہو کہ
کنوئیں میں کتا بلا خنزیر مرا ہوا ہو اور آپ نے اس پانی کو استعمال فرمایا ہو تو ایسے شخص کو مبلغ

پانچ روپے نقد انعام
فقیر دے گا۔

کنوئیں کی پاکیزگی حدیث شریف سے

بخاری شریف ۲/۸۲۸ | وَقَالَ ابنِ عَبَّاسٍ وَفِیْ بَعِیْرٍ تَرَدّٰی فِیْ بِئرٍ فَذَكِّہ
مِنْ حَیْثُ قَدَرْتَ عَلَیْہِ وَرَاٰی ذَالِكَ عَلِیٌّ
وَابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَۃُ رضی اللہ عنہم۔

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ اور عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہم اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ فتویٰ ہے کہ
جس کنوئیں سے اونٹ پانی پئیں جتنا ہو سکے اس کو پاک کیا جائے۔

اور یہ فتویٰ حضرت علی المرتضیٰ اور عبداللہ بن عمر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضوان
اللہ علیہم اجمعین کا ہے۔

باقی وہابیو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا کا بھی یہی فتویٰ ہے کہ جس کنوئیں سے اونٹ پانی پئیں اس کو بھی پاک کیا جائے
اور حدیث شریف میں کنوؤں کے پانی کو پاک کرنے کا حکم تم کہتے ہو کہ کنوئیں سمندر میں
پاک کرنے کی ضرورت ہی نہیں عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ
المہدیین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے فافہم

وہابی مذہب میں مردہ انسان بھی حلال ہے

فتاویٰ ستاریہ ۴/۵۳ ۵۴ | سوال (۵۰۱) ایک لڑکی جس کی عمر تقریباً دس بارہ سال تھی
کنوئیں میں گر کر مر گئی اور مردہ حالت میں باہر نکالی گئی جس کا سر
بالکل پھٹا ہوا تھا کنوئیں کی گہرائی تقریباً ۳۵ گز سے ۴۰ گز ہے اس
میں تقریباً پانی آٹھ نو فٹ موجود رہتا ہے اس کی صفائی کا حکم کس طرح ہے؟ تقریباً اس
کی لاش کنوئیں میں دو گھنٹہ رہی۔

جواب (۵۰۱) صورۃ مسئولہ میں واضح ہو کہ پانی کا مزہ یا بو یا رنگ بدل گیا ہے
تمام پانی نکالا جائے ورنہ کوئی ضرورت نہیں لقولہ علیہ السلام الماء طہور
لا ینجسہ شیئٌ الا ما غلب ریحہ او طعمہ او لونہ بنجسۃ تحدث
فیہ نیز نبی علیہ السلام کا فرمان ہے اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث یعنی جبکہ
پانی دو قلے ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا اب خواہ اس کو کوئی استعمال کرے یا نہیں کرے لیکن

شرعاً وہ ناپاک نہیں

خط میں طوالت تھی اس لئے نہیں لکھا گیا

(۵) فتوی ستاریہ ۴/۱۶۷ | جواب (۶۶۸) کنویں میں چوہا وغیرہ گر جائے تو کنواں نہ ہوگا کیونکہ آنحضور صلعم کے زمانہ میں مدینہ کے نواح

بیئر بضاعہ تھا جس میں حیض کے کپڑے مردار کے گوشت ہڈیاں گر لوگ اس کنویں سے پانی پیتے تھے آپ کو بھی اس سے پانی دیا جاتا تھا آپ کا مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا ان الماء طہور لا ینجسہ شیئ کہ پانی پاک اس کو کوئی چیز پلید نہیں کرتی (عبدالستار وعلوی)

سناؤ جی وہابیو! اب تو مردہ انسان بھی تمہارے مذہب میں حلال طیب ہوگیا تمہارے مذہب میں چونکہ ہر جو حلال بجز مردے خود نے تمہیں بھی مردہ خور چوہے مرغے پھوڑے گوہ اور ہر جو خبیث شئی ہے وہ تمہارے مذہب نے حلال ہونے کا فتوی دے دیا اب تو تمہیں یار بہاریں ہیں اس بہار سے تو میرے خیال بھنگیوں اور سانسیوں کو بھی محرومی نصیب رہی ہوگی۔

"وہابی" جب حدیث میں آتا ہے۔ اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْئٌ تو بھی پانی ہو تو پاک ہے خواہ اس میں کچھ بھی گر جائے۔

"محمد عمر" فقیر تمہارے مسلم بزرگ محدث کی زبانی ان دونوں حدیثوں پر روشنی ڈالتا جو تم نے اپنے مذہب کی صداقت کے لئے اور نجاست اور حرام کو حلال بنانے کے لئے استدلال بنایا ہے۔

وہابی کے اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ کا حل وہابی امام کی زبانی

نیل الاوطار ۱/۳۹ | اَنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْئٌ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ اَبُوْ سُفْيَانَ طَرِيْفُ بْنُ شِهَابٍ وَهُوَ ضَعِيْفٌ مَتْرُوْكٌ۔

حدیث اَنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْئٌ اس کی سند میں ابوسفیان طریف بن شہاب ضعیف ہے متروک ہے یعنی اس کی بات قابل اعتبار نہیں۔

نیل الاوطار ۱/۳۹ | اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْئٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيْهِ رِيْحُهٗ اَوْ طَعْمُهٗ" وَفِيْ اِسْنَادِهٖ رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ وَهُوَ مَتْرُوْكٌ

وقال الدارقطنی لَا يَثْبُتُ هٰذَا الحدیث وقال النووی اتفق المحدثون علی تَضْعِيْفِهٖ۔

حدیث اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْئٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيْهِ رِيْحُهٗ اَوْ طَعْمُهٗ اس کی سندوں میں رشدین سعد متروک ہے۔

کیوں جی وہابیو! اب تم بتاؤ کہ جس حدیث کو تم نے اپنے مذہب کا ستون بنایا ہوا ہے وہ تو ریت کا ڈھیر نکلا اس کے راوی کی بات تو قابل ترک ہے قابل عمل نہیں۔

پانی کی نجاست وہابی امام کی زبانی

نیل الاوطار ۱/۴۰ | ومذهب ابن عمر ومجاهد والشافعية والحنفية واحمد بن حنبل واسحٰق ومن اهل البيت الهادي والمؤيد باللّٰه وابوطالب والناصر الی اَنَّهٗ يَتَنَجَّسُ الْقَلِيْلُ بِمَا لَاقَاهُ مِنَ النَّجَاسَةِ

وَاِنْ لَمْ تَتَغَيَّرْ اَوْصَافُهٗ اِذْ تُسْتَعْمَلُ النَّجَاسَةُ بِاسْتِعْمَالِهٖ وَاللّٰهُ تَعَالٰى وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔

ابن عمرؓ مجاہدؒ تمام شوافع اور تمام احناف، احمد بن حنبلؒ اسحٰقؒ اہل بیت سے ہادی مؤید باللہ ابوطالب اور ناصر اس طرف گئے ہیں کہ تھوڑے پانی میں نجاست پڑ جائے اگرچہ اس کا رنگ، بو اور مزہ نہ بدلے پلید ہے اور اللہ تعالےٰ نے بھی فرمایا ہے وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ اور پلیدی کو چھوڑ دو۔

کیوں جی وہابیو! اب تو تمہارے شوکانی صاحب نے بھی فرما دیا کہ تھوڑے پانی میں نجاست گرنے سے گو رنگ بو اور مزہ نہ بدلے پانی پلید ہو جاتا ہے اور جب پانی کو استعمال کیا جائے تو ضروری ہے کہ وہ پلیدی اور حرام شئے بھی ساتھ ہی مستعمل ہو گی جس کنویں میں خنزیر یا کتا گرا تم نے اس پانی کو استعمال کیا ضروری ہے کہ خنزیر اور کتا بھی ساتھ ہی کھایا گیا تو ثابت ہوا کہ وہابی کتا اور خنزیر خور ہے۔ بلکہ کتے اور خنزیر کے استعمال کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ اب رہی تمہاری قلتین والی حدیث اس کے متعلق تمہارے امام شوکانی سے لکھتا ہوں۔

نیل الاوطار ۱/۲۴ { وَعَنْ حَدِيْثِ الْقُلَّتَيْنِ بِاَنَّهٗ مُضْطَرِبُ الْاِسْنَادِ وَالْمَتْنِ ... وَقِيْلَ اِنَّهُمَا مَوْضُوْعَتَانِ۔

اور قلتین والی حدیث کی سند اور متن بھی مضطرب ہے اور بعض نے کہا ہے کہ حدیثیں دونوں ہی موضوع ہیں۔

کیوں جی وہابیو جب تمہاری دونوں موضوع اور مسندوک الرجال حدیثیں

قرآن کریم اور صحیح احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنا صرف اس لئے کہ سنیوں کی مخالفت ہو جائے پاکیزگی ہے یا نہ عبادۃ منظور رہے یا نہ نسل درست خراب ایمان ہے یاد رکھیں یاد رکھو ہمارا کچھ نہیں بگڑتا پلید رہو گے تو تم پلیدی کہ تم پلیدی استعمال کرو گے تو تمہاری نسل خراب ہوگی ہمارا کچھ نہیں بگڑ سکتا تمہارے مذہب کا دارومدار اسلام میں جو حدیث موضوع، منکر، مضطرب، ضعیف ہو وہی پسندیدہ ہے اور نجاست حقیقی کے ساتھ تو تمہیں بہت انس ہے جس رب العزۃ نے وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ کہ پلیدی کو چھوڑ دو، فرمایا تمہیں خداوند کریم کے اس حکم سے کہ نجاست سے پرہیز لازم آئے وہابیوں کو وہ قبول نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے تمہارے دلوں کی نجاست کا پورا نقشہ قرآن کریم میں کھینچ دیا ہے سنئیے

وہابی رجس کا فیصلہ قرآن کریم سے

التوبہ ۱۱ / ۱۲ { وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

اور لیکن جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے پلیدی ہی پلیدی ان کو زیادہ کرتی ہے اور کفر کی حالت میں وہ مریں گے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ بفرمان خداوندی جن کے دلوں میں کفر و نفاق سرایت ہے ان پر پلیدی ہی پلیدی ترقی کرتی ہے تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کو حالت میں ہی موت آئے گی ان کو توبہ کا موقع بھی نہ ملے گا کیونکہ پلید ہیں۔

تو اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ وہابیوں کا ظاہر و باطن پلید ہے۔ اسی لئے وہ ہر

پلید شئی کو پسند کرتے ہیں۔

وہابی عقیدہ ۳۷۰

وہابی نجاست

وہابی مذہب میں چوپایوں کا پیشاب پینا جائز ہے

۱۔ فتاویٰ ثنائیہ ۶/۵۵۵ } سوال؟ اونٹ کا پیشاب پینا مریض کے لیے [illegible] میں ہے مگر بڑی مکروہ چیز ہے۔ کیسے جائز [illegible] لوگ عورت کو نفاس کی حالت میں گائے کا پیشاب پلاتے ہیں۔ کیا باعث اعتر[illegible] نہیں ہے (رسائل مذکور)

جواب! حدیث شریف میں بطور دوائی استعمال کرنا جائز آیا ہے جس کو نفرت [illegible] نہ ہے لیکن حلت کا اعتقاد رکھے ایسا ہی گائے بکری کے بول کے متعلق بھی آیا ہے [illegible] ببول مایوکل لحمہ (ایضاً)

کیوں بھئی وہابیو تم تو یار پکے ہندو ثابت ہوئے فرق صرف اتنا ہے کہ ہندو [illegible] کا پیشاب بغیر فتوے کے پی لیتے ہیں تم اپنے ملاؤں سے حلت کا فتویٰ لے کر پیتے [illegible] ایک فتویٰ میں تو تم ہندوؤں کے برہمن ثابت ہوئے کیونکہ وہ بوقت ضرورت صرف [illegible] خاص عورت کو پلاتے ہیں لیکن تمہارا فتویٰ عام ہو گیا کہ گائے بکری یا جس کا گوشت [illegible] حلال ہے اس کا پیشاب پینا بھی تمہارے مذہب میں جائز ہوا تمہارے مذہب [illegible] تو گدھا، گھوڑا اور بجو وغیرہم حلال ہیں تو تمہارے نزدیک ان کا پیشاب پینا بھی وہابیوں [illegible] کے لیے سنت ثابت ہوا جب تمہارے مذہب میں جن کا پیشاب پینا حلال ہوا تو [illegible]

[illegible] بھی ضرور حلال ثابت ہوا یار تمہارا مذہب تو ہندو، سکھ، عیسائی اور سیافیدوں سے [illegible] ترین ثابت ہوا۔

[illegible] کی رو سے غیر مقلد وہابی مسلمانوں کی مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا"

التوبة ۱۱/۱۳ } لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ط فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا [illegible] اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ اس مسجد میں قیام فرمانے کے زیادہ حقدار ہیں جس کی بنیاد ابتدا سے ہی تقوے پر ہو اس میں ایسے آدمی ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ نے پاک رہنے والوں کو دوست بنا لیا ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص کتے بلے خنزیر، بلّی کا پانی پینے، غسل [illegible] کرنے، کپڑے دھونے، منی اور برتن صاف کرنے کے لیے استعمال میں لائے بجو، چھپے [illegible] لوہ اور ہندو چمار وغیرہ کی مٹھائی خوراک پسند کرے ایسا شخص مسلمانوں کی مسجد میں داخل [illegible] نہیں ہو سکتا کیونکہ مساجد اللہ پاک لوگوں کے لئے رب العزۃ نے تعمیر فرمائی ہیں لہٰذا وہابی کا داخلہ بھی آیۃ مذکورہ بالا کی بنا پر مسلمانوں کی مساجد میں ممنوع ہے۔ اور مسلمانوں کو وہابیوں کی مساجد میں داخلہ حرام ہے۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ ۔ اے مسلمانو تم پلیدی سے بچو۔

وہابی عقیدہ ۳۵

وہابی نجاست ۵

غیر مقلدین وہابیوں کے نزدیک گوہ حلال پاک ہے

تفسیر ستاری ضمیمہ (د) ۴۲۶ } ضب یعنی گوہ حلال ہے۔

وہابی گوہ کا فیصلہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے

گوہ کے متعلق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

(۱) ابوداؤد ۲/۱۶۴ مشکوٰۃ شریف ۳۶۱ } حدثنا محمد بن عوف الطائی ان الحکم بن نافع حدثهم قال نا ابن عیاش عن ضمضم بن زرعة عن شریح بن عبید عن ابی راشد الحبرانی عن عبد الرحمٰن بن شبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل لحم الضب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع فرمایا۔

(۲) ابن عساکر ۵/۱۱۵ } رواہ ابن عدی و اخرج عن عائشة انہا قالت نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الضب۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع فرمایا۔

وہابیو! آمنا

کہ باللہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع فرمادیا ہے اب ہم گوہ نہیں کھائیں گے۔ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔

(۳) مسند الدارمی ۲۵۷ نسائی شریف ۲/۱۹۸ } اخبرنا سہل بن حماد ثنا شعبة ثنا الحکم قال سمعت زید بن وہب یحدث عن البراء بن عازب عن ثابت بن ودیعة قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بضب فقال امة مسخت واللہ اعلم۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوہ کھانے کے لئے پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ پہلی امتوں سے ایک مسخ شدہ امت ہے۔

(۴) ابن ماجہ ۲۴۰ } حدثنا ابوبکر بن ابی شیبہ ثنا یحیی ابن واضح عن ابن اسحق عن عبد الکریم بن ابی المخارق عن حبان بن جزء عن خزیمة بن جزء قال قلت یا رسول اللہ ما تقول فی الضب قال ومن یاکل الضب ٥

حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گوہ کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے فرمایا گوہ کو کون کھاتا ہے۔

وہابی "نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے گوہ کو کھایا نہیں اور منع بھی نہیں فرمایا۔

"محمد عمر" جی تم پوری حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں پڑھتے
پوری حدیث سناتا ہے۔

(۵) مسند امام احمد بن حنبل ۶/۱۰۵ } حدثنا عبد الله حدثني ابي ثنا ابو
ثنا حماد بن سلمة عن حماد عن ابراهيم

الاسود عن عائشة قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بضب
فلم يأكله ولم ينه عنه قلت يا رسول الله افلا نطعمه المساكين
قال لا تطعموهم مما لا تاكلون ○

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم کے سامنے گوہ پیش کی گئی تو آپ نے اس کو کھایا نہیں اور نہ ہی منع فرمایا
میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہم یہ گوہ مساکین کو کھلا
دیں آپ نے فرمایا ان کو بھی نہ کھلاؤ جو تم نہیں کھاتے۔

(۶) کنز العمال ۷/۴۲ } كان يكره ان يأكل الضب (خد عن عائشة)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
گوہ کے کھانے کو ہمیشہ برا سمجھتے ہے۔ رفقیر نے یہ چند حدیثیں گوہ کی حرمت کے متعلق
اب اگر تمہارا مذہب واقعی اہلحدیث ہے تو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر عمل
گوہ کھانا حرام سمجھو اور گوہ کھانا ترک کر دو اگر فرقہ بندی مقصود ہے تو بے شک لاالٰہ الا اللہ
مولوی رسول پڑھتے رہو۔ اور گوہ کھالو۔

عقیدہ نمبر ۳۹

وہابی نجاست ۹

وہابیہ کے نزدیک کچھوا کوکرا گھونگا کھانا جائز ہے

فتاویٰ ثنائیہ ۲/۵۵۵ ۵۹۸ } (س) کچھوا کوکرا اور گھونگا حرام ہیں یا حلال؟ از لدھیانہ
قرآن و حدیث جواب ہو (امیر میاں مظفر پور)

(ج) قرآن و حدیث میں جو چیزیں حرام ہیں ان میں یہ منقول نہیں اور حدیث شریف
میں آیا ہے ذرونی ما ترکتکم جب تک شرع تم کو بند نہ کرے تم سوال نہ کیا کرو
ان چیزوں سے شرع شریف نے بند نہیں کیا لہٰذا حلال ہیں۔

تفسیر ستاری پ ۷ (د) ۴۲۶ } کچھوا حلال ہے۔

سبحان اللہ وہابی فرقہ جو موحد اور اہلحدیث کہلاتا ہے اور دنیا کی نجس چیزوں کو اپنی
پسندیدہ خوراک بتاتا ہے۔
کیوں جی وہابیو! دیکھا اسی لیے اللہ تعالےٰ نے تمہیں غوث پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی
نسبت سے قرآن پڑھا ہوا کھانا پاک گوشت پاک کھیر پلید گوہ، بجو، اور کچھوے کھانے
والی اور مرے ہوئے کتے کے گلے سڑے گوشت کا عرق پانی پینے والوں کے پلید
کیے جاتے رہے۔
ثابت ہوا غیر مقلدین وہابیوں کے کنویں پلید ہیں مسلمانوں کو استعمال
کرنا حرام ہے۔ اس کی تفصیل مقیاس مناظرہ میں حصہ اول میں ملاحظہ ہو۔

وہابی عقیدہ ۴۰

وہابی نجاست ۱۰

عرف الجادی ۱۰ } گوشت اسپ حلال است گھوڑے کا گوشت حلال
کیوں جی وہابیو! اب بتاؤ کہ بجو، گوہ، کچھوے، گھوڑے اور کے
تم نے لطف اٹھایا کسی وقت گیارھویں شریف کا حلوہ بھی کھا کر دیکھو
کہ لطف کس کا زیادہ ہے مگر جس پیٹ میں کچھوے کو کرے، گھوڑے
اور کتے بلے اور خنزیر کا گلا سڑا پانی ہو اس کے اندر رب کریم حلوا جس میں
سوجی اور پاک ہی پانی سے پاک مسلمان کے پاک ہاتھوں نے تیار کیا ہو
ہونے دیتا ہے حکیم اور ڈاکٹر بیمار انتوں والے مریض پر صحیح گوشت اور
کو حرام کر دیتا ہے کیونکہ مرض بڑھنے کا خطرہ ہوتا ہے ایسے اللہ تعالے نے ان
شریف، میلاد شریف اور شب براۃ کا حلوہ حرام بنا دیا ہے تاکہ ان کے پلید
میں پاک شیئ نہ جائے اور کہیں یہ تندرست نہ ہو جائیں کیونکہ اس کا مقصد
دشمن رسالت و اولیاء اللہ کو فزادھم اللہ مرضا میں ترقی دیتا ہے۔

وہابی عقیدہ ۴۱

وہابی نجاست ۱۱

وہابیہ کے نزدیک بجو کھانا جائز ہے

عرف الجادی ۲۳۵ } و ابن ابی عمار گفتہ جابر را گفتم گفتار یعنی بجو صید است

اب فقیر تم سے سوال کرتا ہے کہ بجو ایسا نجس جانور ہے جو مردے کھاتا ہے
صلے اللہ علیہ وسلم نے بجو کھایا یا بجو کھانے کا حکم دیا کسی صحابی نے تابعی، تبع
یا ائمہ مجتہدین سے کسی نے کھایا ہو یا حکم دیا ہو اگر دکھاؤ تو فقیر تمہیں مبلغات

پانچ روپے نقد انعام دے گا۔

لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارۃ اعدت
للکافرین۔

فتاوی ستاریہ ۳/۱ } سوال (۲۷۷) ایک شخص بنام منشی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بجو کے متعلق فرمایا ہے کہ بجو حلال ہے
بجو کا کھانا حلال نہ جانے وہ منافق بے دین ہے اس کی امامت ہرگز جائز نہیں
شخص بنام محمد کہتا ہے کہ بجو کا کھانا حلال نہیں ہاں شکار جائز ہے اور بجو کے
حلال نہ جاننے والے کو منافق و بے دین کہنا جائز نہیں بلکہ تشدد ہے دونوں میں سے کس کا قول
صحیح ہے؟ (سائل حاجی محمد صاحب بہاولپوری)

جواب (۲۷۷) منشی کا قول صحیح اور موافق حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے
بجو طبعاً مکروہ ممنوع ہے مگر شرعاً ممنوع نہیں۔

وہابی بجو کا حل قرآن کریم سے

(۱) المائدہ ۶/۷ } أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ۔

کیا جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں اللہ تعالے سے زیادہ بہتر فیصلہ کرنے والا

اور کون ہے یقین کرنے والوں کے لئے تو اللہ تعالیٰ ہی سب سے اچھا ہے

(۲) المائدہ ۔ ۱۴ ﴿ قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَکَ کَثْرَةُ الْخَبِیْثِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خبیث اور پاک دونوں یکساں نہیں ہو سکتے گو خبث کی زیادتی تمہیں اچھی معلوم ہو اے عقل مندو اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تم عذاب الٰہی سے بچ سکو۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ خبیث چیز خبیث چیزوں کے استعمال کرنے والے ترقی بھی کر جائیں تو تعجب نہ کرنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے مسلمانو اگر عقلمند متقی بن جاؤ اور خبیث اشیاء اور خبیث آدمیوں سے بچ جاؤ تو تمہاری نجات اللہ رب العزت نے یہ ایسے لوگوں کے لئے حکم جاری فرمایا کہ جو خبیثاء سے تعلق ہیں اور ان کے ظاہری وقار پر متعجب ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خبیث اور یکساں نہیں ہو سکتے جس کھانے پر قرآن کریم پڑھا جائے وہ پاک کھانا اور بجو، کتے، خنزیر اور مردہ کبھی یکساں نہیں ہو سکتے۔ مسلمان چونکہ پاک ہے اس لئے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے پلید چیزوں اور پلیدی کھانے والوں سے اجتناب کا حکم جاری فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک رجس کو پسند کرنے والے عقل سے بھی کورے ہیں

(۳) یونس ۔ ۱۱/۱ ﴿ وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی آدمی ایمان نہیں لا سکتا اور بے عقل لوگوں کو

... نے پلیدی تیار کرتا ہے۔

... کریمہ سے ثابت ہوا کہ رجس چیزیں بے عقل لوگ کھاتے ہیں اور بے عقل ... کے نزدیک کافر ہے۔ اب تم سوچ لو کہ تم کون ہو۔

... کو استعمال کرنیوالوں سے مسلمانوں کو اجتناب کا حکم خداوندی

... التوبۃ ۱۱/۱۲ ﴿ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۝

... منافقین اور کفار سے اے مسلمانو تم بائیکاٹ کرو کیونکہ وہ پلید ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔

... فرقے کے اعمال چونکہ عند اللہ برے ہیں نیکی نہیں ہے عقیدہ بھی توحید رسالت ... اعمال سیئہ ہیں اور حرام چیزیں کھاتے اور استعمال کرنے میں چوہڑے اور ... ان سے بڑھ چکے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ فرقہ رجس ہے اور اللہ تعالیٰ کے ... قانون کے رو سے مسلمانوں کو وہابیوں سے بائیکاٹ کا حکم نافذ فرمایا کیونکہ فرقہ وہابیہ جہنمی ہے اور جو شخص ان سے میل ملاقات کسی قسم کا بھی کرے گا وہ بھی انہی کے ... جہنم میں جائیگا کیونکہ جہنم میں ناپاک لوگوں کو پہنچایا جائیگا اور نہ ہی وہاں پاکیزگی ... جنت میں نہ رجس ہے اور نہ ہی نجس منی استعمال کرنے والوں کو بجو، گوہ، کچھوا ... کھانے والوں کو جنت میں گنجائش ہوگی تا کہ وہابیہ جنت میں نہ انسان کی منی ہوگی ... نہ عورتوں کو حیض و نفاس آئیگا معلوم ہوا کہ یہ سب پلید چیزیں ہیں اسی لئے ... ان سے پاک ہے اور جو لوگ منی سے لبریز ہیں حیض و نفاس اور مردوں

گندگی کے کنڈوں کا پانی پیتے ہیں آزرگ پلیدی کی بنا پر جنت سے محروم ہی رہیں

وہابی عمل ۴۲

وہابی نجاست ۱۲

وہابی مذہب میں ہندوؤں کے گھر کی خوراک حلال پاک ہے

فتوی ثنائیہ $\frac{1}{81}$ } سوال (۱۲۶) اہل ہنود کی بنی ہوئی مٹھائی اور روٹی جائز ہے یا نہیں ؟

جواب (۱۲۶) اہل ہنود وغیرہ کفار کی تیار کردہ شیی صرف کافر ہونے کی وجہ حرام نہیں ہوتی تاوقتیکہ اس پر غیر اللہ کا نام نہ آئے لہذا جائز و درست ہے۔

ہندو کے گھر کی شیی کا خدائی فیصلہ

(۱) التوبة $\frac{1}{4}$ } یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ ۔ اے ایمان والو اور کوئی بات نہیں مشرکین نجس ہیں۔

اللہ جل شانہٗ نے اس آیۂ کریمہ میں ایمان والوں کو خطاب فرمایا کہ تمہارے مشرکین بت پرست سورج پرست درخت پرست پلید ہیں اب وہابی ان کے گھر کی ہوئی چیز حلال سمجھتے ہیں شاید یہ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے خطاب خداوندی میں شامل نہ

(۲) المائدة $\frac{6}{9}$ } یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

اے ایمان والو جو تمہارے دین کو پہلے اہل کتاب سے مذاق سمجھتے ہیں۔ ان کو اور منکرین کفار کو دوست نہ بناؤ اگر ایماندار ہو تو اللہ تعالے سے ڈرو۔

کیوں جی وہابیو ! دیکھا جنس کو ہمجنس مل گیا تو فوراً وہابی نے ہندو کے گھر کی مٹھائی روٹی وغیرہ الحمدللہ کہہ کر درست کر دی لیکن گیارھویں والے ولی اللہ اور بارھویں والے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا صدقہ اور جس کھانے پر قرآن پڑھا جاتے وہ چونکہ غیر جنسوں کی شیی نہیں ہے وہابی کے لئے حرام ہے۔

(۳) آل عمران $\frac{3}{3}$ } لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ ۝

ایمان والے کافروں سے میل جول نہ بنائیں سوائے ایمان والوں کے اور جو شخص یہ کام کرے گا اللہ تعالے کی طرف سے وہ بد مذہب ہے۔

کیوں جی وہابیو اللہ تعالے فرماتا ہے کہ بت پرست کافروں سے برتاؤ نہ کرو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں سے برتاؤ رکھو اور جس نے کفار سے برتاؤ رکھا اور ایمان والوں سے انقطاع کیا وہ خداوند کریم کے نزدیک بدمذہب ہے اب تم سوچ کر تم کون ہو ؟

مشرکین کی خوردنی چیزیں استعمال کرنے والوں سے مسلمانوں بچ جاؤ

(۴) التوبة $\frac{11}{12}$ } فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝

اے مسلمانو کفار و منافقین سے بائیکاٹ کرو کیونکہ وہ پلید ہیں اور ان کا ٹھکانا

جہنم ہے یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے نزدیک چونکہ دین صرف اسلام ہی ہے اور اسلام کے اصولوں پر عمل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے جیسا کہ فرمایا۔

ال عمران ۳/۷ { وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ
اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا دوست ہے۔

منافق کافر اللہ تعالیٰ کو پسند ہی نہیں اسی لئے کافر سے اللہ تعالیٰ متنفر ہے لہٰذا کافر کے ساتھ تعلق رکھنے والے سے بھی رب العزت کو نفرت ہے اور ایماندار ہر برائی اور بری چیز سے پرہیز کرتا ہے اور ایسے ایماندار کا لقب اللہ تعالیٰ نے متقی رکھا ہے جیسا کہ

ال عمران ۳/۸ { فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ۔
یقیناً اللہ تعالیٰ متقین کو دوست بناتا ہے۔

لہٰذا اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ برائی سے بچنے والا ہر نجس شیئی سے پرہیز کرنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور یہ یقینی امر ہے کہ جس شخص کو نجس چیزوں سے پرہیز نہیں وہ خداوند کریم کا دشمن ہے۔

وہابیو اللہ جب فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دوست بناتا ہے محبت کرتا ہے سارے قرآن کریم میں یہ کہیں مذکور نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ اللہ تعالیٰ کفار و بت پرستوں کو دوست رکھتا ہے یا محبت کرتا ہے لیکن تم وہابی ایسے ہو کہ اولیاء اللہ اور انبیاء اللہ کو برا سمجھتے ہو ان کی گستاخی اور توہین کرتے ہو جس کھانے پر قرآن حکیم پڑھا جائے تم اس کو حرام سمجھتے ہو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

شریف کی جائے ان کی شان کی مجلس قائم کی جائے ان کے میلاد شریف کا ذکر پاک کیا جائے تم اس کو حرام کہتے ہو ہندوؤں کے گھر کی روٹی مٹھائیاں حلال کہتے ہو جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہابی مذہب جو شہر حران بت پرستوں کا مرکز رہا ہے اور وہابیہ کا مرکز بھی حران ہے کیونکہ وہابیت کے تمام ما بہ النزاعی مسائل کا موجد بھی ابن تیمیہ حرانی ہی ہے۔ تو داناؤں نے سچ فرمایا ہے کند ہم جنس باہم جنس پرواز تم اپنے ہم جنسوں کو ان پر کر دیتے ہو بات سچی ہو یا جھوٹی۔ کیونکہ کافر کی غذا کا اثر ہے۔

احناف کا فتویٰ ہندو کی شیئی کے متعلق

کتاب المبسوط للسرخسی ۱/۹۷ { وَقَدْ رُوِيَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الشُّرْبِ فِيْ اَوَانِي الْمَجُوْسِ

فَقَالَ اِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مِنْهَا بُدًّا فَاغْسِلُوْهَا ثُمَّ اشْرَبُوْا فِيْهَا وَاِنَّمَا اَمَرَ بِهِ لِاَنَّ ذَبَائِحَهُمْ كَالْمَيْتَةِ وَاَوَانِيْهِمْ ۔

روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آتش پرستوں کے برتنوں میں پینے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ اگر تمہیں اس کے سوا کوئی اور برتن نہ ملے تو اس کو دھو کر استعمال کرو پھر اس میں پیو اور یہ اس لئے حکم کیا گیا ہے کہ ان کا ذبیحہ اور ان کے برتن مردار کی طرح ہیں۔

کیوں جی وہابیو تمہیں تمہارے نجدی کی قسم ذرا انصاف سے بتانا کہ جن کو تم بدعتی اور مشرک کہتے ہو وہ عبادت میں سب سے بالاتر اتقا میں تم سے کہیں زیادہ کافر کے

برتن استعمال کرنے کو حرام کہیں لیکن تم کفار کے گھر کی پکی ہوئی چیز حلال طیب کہتے
ہو اور اپنے آپ کو پکے موحد اور اہلحدیث کہلاتے ہو کیا یہ کاغذ کے پھولوں کی مثال
تم پر صحیح چسپاں نہیں؟ دوزخ کی آگ سے ڈرو۔

وہابی فرقے کو نجس چیزوں سے انس و محبت ہے اور احناف کو پاکیزہ چیزیں
محبوب ہیں اب تم سوچ کر کونسا فرقہ اسلام میں بہترین ہے۔

مذکورہ بالا وہابی فرقہ کے معمولات عامہ سے مسلمانوں کو ثابت ہو گیا کہ فرقہ وہابیہ کے لوگ
جلقے وغیرہ کرنے سے ہر وقت پلید رہتے ہیں منی سے کپڑے بدن اور تمام اشیاء مستعملہ
پلید اور حقیقتہً وہابیہ بغض مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پلید تو ہیں ہی رب العزۃ
کی طرف سے عتاب خاص ہے اور فضل خداوندی سے محرومی کی دلیل ہے جیسا کہ ارشاد
خداوندی ہے۔

النور ۱۸/۳ { وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ
وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

اور اگر تم پر اللہ تعالے کا فضل اور رحمت نہ ہو تو تم سے کبھی کوئی بھی پاک
نہ ہو لیکن اللہ تعالے جس کو چاہتا ہے پاک کرتا ہے اور اللہ تعالے بڑا
سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

اس آیۃ کریمہ میں رب العزۃ نے واضح فرما دیا کہ جس پہ اللہ تعالے کا فضل اور رحمت
ہو وہ پاکیزہ ہو سکتا ہے جو پاکیزگی سے اجتناب کرتا ہے نجاست کو پسند کرتا ہے وہ
اللہ تعالے کے فضل اور رحمت سے محروم ہے۔

مسلمانوں کی پسندیدہ چیزیں وہابیوں کی زبانی

وہابی مسلمانوں کے گلچھڑے کو ترستا ہے

فتاویٰ ستاریہ ۲/۱۲۵ { فاتحہ خوانی کے لئے علاوہ مٹھائی کھیر اور وہ شے جس میں شکر پڑی
ہوئی ہو کیونکہ مومن میٹھے ہیں اور میٹھی چیزوں کو پسند کرتے ہیں اسی طرح
گوشت پر فاتحہ دینا ہے اور میٹھے نئے پھل اور شہد شربت، دودھ، پلاؤ، زردہ غرض کہ جتنی اچھی
اور لذیذ چیزیں ہیں سب پر فاتحہ درست ہے لیکن یہ چیزیں سب سے بہتر ہیں۔

ناظرین دیکھا آپ نے فاتحہ خوانی میں یہ گلچھڑے اڑائے جاتے ہیں بھلا جب پلاؤ اور زردہ
دودھ اور پھل کھانے کو ملتے تو پھر کون بدعت کو چھوڑے قیامت کو دیکھا جائیگا جو کچھ ہوگا۔
بناء فاسد کی فاسد پر ہوتی ہے جب حقیقۃً کذائیہ فاتحہ خوانی ہی ثابت نہیں تو اشیاء مذکورہ کا تقرر
و تعین کہاں سے ثابت ہو گیا سب ڈھکوسلے بازی اور من سازی کی باتیں ہیں فاتحہ خوانی کیا
ہے من پروری کی ایک خاص مشین ہے۔

فتاویٰ ستاریہ ۲/۱۴۴ { ہم اہلحدیث ایصال ثواب کے قائل و عامل ہیں مردوں کی طرف سے
اپنی وسعت کے مطابق بغیر قیود و شروط مخترعہ کے بغیر تعیین
وقت یوم کے بغیر کسی مخصوص شی کے تقرر کے دنیا دیتے لیتے ہیں۔ مردوں کی طرف سے
اگر زندے کچھ خرچ کریں تو برابر اس کا ثواب مردوں کو پہنچتا ہے۔

وہابی عقیدہ ۴۳

وہابی نجاست ۱۳۰

وہابی خوراک اور لطف

(۱) عرف الجادی ۱۳۰ { اِرْضَاعُ کبیر بنا بر تجویز نظر جائز است
غیر عورت کا دودھ بڑے آدمی کو پلانا جائز ہے
تاکہ اس کے پیٹ وغیرہ کو دیکھ سکے۔

روضۃ الندیہ مصنفہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی ۲۳۶ { وَيَجُوْزُ اِرْضَاعُ الْكَبِيْرِ وَلَوْ كَانَ ذَا لِحْيَةٍ لِتَجْوِيْزِ النَّظَرِ۔
اور غیر عورت کا بڑے آدمی کو دودھ پلانا جائز ہے اگرچہ داڑھی والا ہو تاکہ اس مرد کو اس عورت کا دیکھنا جائز ہو جائے۔

(۲) نزل الابرار ۲/۷۷ { وَيَجُوْزُ اِرْضَاعُ الْكَبِيْرِ وَلَوْ كَانَ ذَا لِحْيَةٍ لِتَجْوِيْزِ النَّظَرِ خلافاً للجمهور۔
اور بڑے آدمی کو غیر عورت کا دودھ پلانا جائز ہے اگرچہ داڑھی والا ہو تاکہ اس عورت کو دیکھنا جائز ہو جائے
جمہور محدثین اس کے مخالف ہیں۔

(۳) المنہج المقبول من شرائع الرسول نور الحسن بن صدیق الحسن ۶۱ { و جائز است ارضاع کلان سال اگرچہ ریش بروت داشتہ باشد از برائے تجویز نظر۔

بڑے آدمی کو عورت کا دودھ پلانا جائز ہے گو منہ پر داڑھی رکھتا ہو۔

کیوں جی وہابیو! یار مذہب تو تمہارا ہے عجیب عجیب لطف اُٹھاتے ہو۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ بھلا داڑھی والا آدمی جب کسی غیر جوان عورت کا پستان منہ میں ڈالے گا تو دونوں کی شہوت اُٹھے گی یا نہیں؟ کیونکہ عورت کے پستان اور پیٹ ننگے ہوں گے تو منہ میں ڈالے گا جوان عورت کو تو مرد ہاتھ لگائے دونوں شہوت سے بے قابو ہو جاتے ہیں چہ جائیکہ جوان عورت کے پیٹ اور پستان ننگے کر کے غیر جوان مرد اپنے منہ میں ڈال کر پستانوں کا دودھ پیئے جوان عورت کے ننگے بدن کو جوان مرد کا ہاتھ بھی ضرور لگے گا یہ ممکن ہی نہیں کہ بغیر ہاتھ لگائے پستان منہ میں ڈالے پھر ایک ہاتھ اور لمبی داڑھی جب جوان عورت کے پیٹ پر دودھ پینے سے حرکت میں آئے گی تو اس کی پیمائش کہاں تک ہو گی وہاں داڑھی والے کی داڑھی زیر ناف ہوتی ہے تو عورت کے پستانوں سے پیمائش کی جائے تو تم سوچ لو کہ عین صراط مستقیم پر ہوتی ہوئی کہاں پہنچی تو وہابی صاحب نے ننگا لطف اٹھایا اور یہ تو مزے کا مقدمۃ الجیش ہے اور بیوی کا خاوند بھی ملاجی پہ اعتراض نہیں کر سکتا کہ کیا کر رہے ہو کیونکہ مقامات تو داڑھی سے ڈھک چکے ہیں اور اگر کوئی مقتدی غیرت کا مارا بول بھی اُٹھے کہ ملاں جی کیا کر رہے ہو تو ملاجی فوراً جواب دیں گے کہ کیا تم اہلحدیث نہیں میں حدیث پر عمل کر رہا ہوں اور دودھ پینے کی میعاد بھی مقرر نہیں کہ کتنی دیر پیئے اور دن میں کتنی بار پیئے۔

کیوں جی اہلحدیث دوستو! بتاؤ اللہ تعالیٰ نے غیر کے گھر میں داخل ہونے کی ممانعت فرمائے۔ لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا بغیر اجازت

کہ تم کسی کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتے اور وہابی صاحب غیر عورت کا دودھ پینے کے جواز پر فتوی دیتے ہیں اور پھر یہ بھی قید نہیں کہ خاوند کی اجازت سے دودھ پیا ہے ۔ ورنہ نہیں اللہ تعالے نے تو آنے والے کے لئے یہ قید بھی لگائی ہے کہ وَاِنْ قِیْلَ لَکُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا اگر تمہیں کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ اگر مرد گھر میں نہیں ہے تو تم بغیر ناراضگی کے واپس چلے جاؤ لیکن وہابی صاحب فرماتے ہیں کہ اگر دودھ پینے کے لئے جاؤ تو جائز ہے اجازت کی کوئی قید نہیں فقیر حیران تھا کہ وہابی اتنی لمبی داڑھی کیوں رکھتے ہیں لیکن جب ان کا یہ مسئلہ دیکھا تو فلسفہ سمجھ میں آیا اور ان کی عورتوں کا زیادہ مساجد میں جانا اور ان کے ملاؤں کے پاس جانے کا فلسفہ سمجھ میں نہیں آتا تھا جب سے یہ مسئلہ دیکھا تو تسلی ہو گئی کہ یہ تو چھپ چھپ کر کی کوشش ہے

وہابی کی لمبی داڑھی والی سنت وہ تو کاج بنا گئی پردے کا پردہ اور سنت کی سنت حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بِاللَّمْسِ زِنَاءٌ غیر عورت کو چھونے سے بھی زنا ہے لیکن وہابی مقام ستورہ کو منہ میں ڈال کے تو سنت سمجھتا ہے یہ ہے کل اہلحدیث کا مذہب ۔

چونکہ وہابی کو دودھ پینے اور پلانے کا لطف مجبور کرتا ہے اگر وہابی اور وہابن کو وہ لطف یاد آجائے تو وہابی نے فتوی دے دیا کہ جب اپنی بیوی کے علاوہ غیر عورت کا دودھ پی سکتا ہے تو اپنی کا بھی پی لے تو مضائقہ نہیں سنیئے

وہابی عقیدہ ۴۴۴

وہابی نجاست ۱۴۱

وہابی مذہب میں مرد اپنی بیوی کا دودھ پی سکتا ہے

فتاوی نذیریہ ۲/۳۹۶ سید نذیر حسین صاحب دہلوی وہابی } سوال: ایک شخص زوجہ اپنی سے ہم خلوت تھا اور طغیان شہوت بوقت مجامعت کے زوجہ اپنی سے مساس کرتے ہوئے پستان منہ میں لے گیا اور زوجہ اس کی طفل کو دودھ پلاتی تھی اس شخص کے حلق کے اندر ایک بار یا دو بار دودھ چلا گیا آیا وہ شخص زوجہ اپنی کا فرزند رضاعی ہو گیا یا کہ شوہر رہا اور اس فعل کے باعث سے زوجہ اس کے نکاح میں داخل رہی یا کہ نہ رہی ۔ سوال دیگر یہ کہ مدت رضاعت کی آیا خورد سالی میں ہے یا کہ جوانی میں رہیگی اور عورت کا دودھ اگر کسی زخم میں یا ذکر کے سوراخ میں یا کان میں بہ جہت کہنے طبیب کے ڈالا جائے تو اس کا کیا حکم ہے بینوا وتوجروا ۔

الجواب :- وہ شخص اپنی زوجہ کے دودھ پینے کی وجہ سے اپنی زوجہ کا فرزند رضاعی نہیں ہو گیا بلکہ وہ علی حالہ شوہر رہا اور اس کی زوجہ اس کے نکاح میں داخل رہی اس وجہ سے کہ مدت رضاعت میں دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اور بعد مدت کے ثابت نہیں ہوتی اور مدت رضاعت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ڈھائی برس ہے صاحبین اور علماء جمہور کے نزدیک دو برس ہے اور کسی زخم یا سوراخ ذکر یا کان میں عورت کا دودھ ڈالنے سے حرمت رضاعت

ثابت نہیں ہوتی واللہ اعلم بالصواب حررہ السید شریف حسین علی عنہ
و سید محمد نذیر حسین ۔

کیوں جی! اب تو وہابی مذہب کا پول نکل آیا کہ جب آدمی اپنی بیوی کا دودھ پی لے بیوی حرام نہیں اور اس کی صحبت میں فرق نہیں آتا تو غیر عورت جوان کا اگر دودھ پی لے کونسی حرمت آجائیگی اپنی عورت کا بھی دودھ اس نے اسی لئے پیا کہ اس کو وہ لطف غیر عورت کے دودھ پینے سے آتا تھا وہ نہ آیا اب تم سوچو کہ وہابی مذہب کو پر عمل کرکے صراط مستقیم پر داڑھی زن ہے ۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

وہابی نماز بھی لطف کے لئے پڑھتا ہے ۔ ایک وہابی نظر کے جائز بتانے کے داڑھی والے کو دودھ پینے کا جواز لکھ دیا دوسرے وہابی نے اپنی بیوی کے ۔۔۔ سے غیر عورت کا لطف اٹھانے کا فتویٰ دے دیا۔

فتاویٰ ثنائیہ $\frac{۲}{۱۲۴}$ } س : ایک شخص نے اپنی بیوی کے سینہ کا پیار جوش ۔۔۔ کیا ابھی اس کے اولاد نہیں ہوئی اور نہ دودھ آتا ہے ۔۔۔ نے اس کی چھاتی کو بھی منہ سے چوسا جس سے عورت جوش ۔۔۔ سے بیتاب ہو گئی اور مرد اس سے واصل ہو گیا تو کیا یہ درست ہو سکتا ہے عورت کا نکاح فسخ تو نہیں ہوا اور کیا مرد عورت کا رشتہ قائم رہیگا ؟

ج ۔ صورت مسؤلہ میں نکاح فسخ نہ ہو گا اللہ اعلم (اہلحدیث امرتسر ۲۰ جنوری ۔۔۔)

خدائی فیصلہ

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ ۔ مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں

ثابت ہوا کہ دودھ پلانا ماں کا فعل ہے اور دودھ پینے والا از روئے قرآن کریم بیٹا ہے

النساء $\frac{۴}{۴}$ } وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ
اور تمہاری مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری رضاعی بہنیں ۔

اب فیصلہ تم پر ہے کہ بچہ تو ماں کا دودھ پی سکتا ہے قرآن کریم سے ثابت ہو گیا کیونکہ بچہ شہوت انسانی سے مبرا ہے اور داڑھی والا مجسمہ شہوت کا پتلا ہے جو جوان عورت کو مس کرنے سے ہی تیزی میں گرم ہو جاتا ہے اور جو شخص دودھ پیتے پیتے وقت صرف کرے گا تو شہوت کی کتنی پاور بڑھ جائیگی اور جانبین کہاں تک متحرک ہو جائیں گے ؟

النساء $\frac{۴}{۱}$ } وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔
خبیث کو طیب سے نہ تبدیل کرو ۔

غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقے کو حرام کہنے والو دیکھا میرے اللہ تعالیٰ نے تمہیں کیسی کیسی غذائیں عطا فرمائیں ۔ اور خداوندی حلال کو تمہارے حرام کرنے سے تمہیں کیا کیا سزائیں ملیں اور کیسی کیسی حرام چیزیں تمہارے نصیب ہوئیں یہ تمہارے پاک چیزوں کو حرام کرنے کا نتیجہ ہے ۔

وہابی عقیدہ ۴۵

وہابی نجاست ۱۵

وہابیوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر حرام کھانے کا بہتان لگایا

وہابی مذہب میں چوری کا مال حلال ہے

عرف الجادی ۱۰ و اکل شیی ماکول مجبوب از ارض کفار حرام نیست

آنحضرت صلعم پنیرے را کہ از بلاد نصاریٰ آمدہ بود بخورد واز بزار مغان یہود تناول کرد۔

کفار کی زمین سے چھینی ہوئی کھانے کی چیزیں حرام نہیں ہیں آنحضرت صلعم نے نصاریٰ کے شہروں سے پنیر آیا ہوا کھایا۔

کیوں جی اگیارھویں شریف کا کھانا اور مٹھائی وغیرہ تمہیں خداوند کریم نہیں کھانے دیتا وہابی کے دل میں ڈالتا ہے تم کہدو کہ بڑے پیر کی گیارھویں کا کھانا حرام ہے۔ پلید پیٹ میں پاک شئی کیسے جانے دے۔ عیسائیوں کی چوری کی چیزیں حلال ہیں وہابی مذہب نے چوری کا مال بھی حلال کر دیا اب تو تمہارا مذہب پوتر ہو گیا۔

فیصلہ قرآنی

اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَھُمَا جَزَآءً بِمَا کَسَبَا۔

چوری کرنے والا آدمی ہو یا عورت دونوں کو چوری کی سزا دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔

وہابی مذہب میں آزادی ہے کہ عیسائی، ہندو، سکھ، کمیونسٹ سے چھین کر کھالے تو حرام نہیں وہابی نے بڑے داؤ سے مسلمانوں کا مال کھانا حلال بنایا پہلے مقلدین پر کفر کا فتویٰ لگایا کہ کُلُّ مُقَلِّدٍ کَافِرٌ ہر مقلد کافر ہے پھر لکھ دیا کہ کافر کے گھر سے کھانے والی چیز چھین کر کھالے تو جائز ہے۔ یعنی وہابی غیر مقلد کے نزدیک حنفیوں کے گھر کی پکی ہوئی چیزیں چھین کر کھا جاؤ جائز ہے تو گیارھویں کا کھانا کیوں نہ ہو یہ ثابت ہوا کہ وہابی مذہب حلال کھانا جانتا ہی نہیں اب کافر اور چوری کا مال بھی حلال کر دیا سبحان اللہ کیا

وہابی مذہب ہے۔

غیر مقلد وہابی کے نزدیک منی پاک ہے اس لئے اس کا جسم کپڑے مسجد اور مسجد کی ... پلید ہیں۔ غیر مقلدین وہابیوں کے کنوئیں پلید ان کے کنوؤں سے پانی استعمال کرنا حرام ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کی اقتدا کرنے والا امت مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے خارج ہے کیونکہ وہابی مذہب میں حرامزادے کو امام مقرر کرتے ہیں۔

غیر مقلدین وہابیوں کے نزدیک غوث پاک رضی اللہ عنہ کی طرف سے نیاز پکائی جائے تو اس کا کھانا حرام ہے لہٰذا غیر مقلدین وہابیوں کے گھر کی پکی ہوئی چیز حرام ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کی اذان کے بعد کلمہ طیبہ ودعا اذان پڑھنا گناہ بلکہ لاحول ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ جنبی ہو منی سے لتھڑا ہوا تو یقیناً ہے۔

مسلمان "مولوی صاحب وہابی نماز کا تو بڑا پابند ہے مگر پوری تمام نہیں پڑھتا۔"

"محمد عمر" بھئی وہابیوں کے کنوئیں "گھڑے پانی" بدن اور کپڑے کی نجاست اور چوری کا مال تو فقیر نے ان کی کتب سے بتا دی اب ان کی نماز خوانی کا پُرلطف شوق مسلمانوں کے سامنے آئیگا تو وہابیت کی اصل شکل قرآن واحادیث صحیحہ کے شیشے میں نظر آجائے گی۔

مسلمانو! وہابیوں کی توحید اپنی موحد کہلا کر خداوند کریم کے لئے صفات حادثہ کو ثابت کرنا جو ذات خداوندی کے برعکس ہے اہلحدیث نام رکھا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ کو پس پشت ڈالنا اور اپنے اختراعی مسائل کو اپنا معمول بنانا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معصومیت کے خلاف متہم کر کے ان کو اپنے سے کمتر ثابت کرنا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عیب جوئی کرنا عبادۃ خداوندی سے مسلمانوں کو بدعت کہکر غافل کرنا نوافل اور سنن کو ترک کر کے مساجد میں لہو ولعب کا مشغلہ بنانا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے مسلمانوں کو متنفر کرنا دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے ہٹا کر دنیاوی کاموں کو ترقی دینا طہارۃ سے مسلمانوں کو محفوظ رکھ کر نجاست کا عادی بنانا ناپاک خوراک سے اجتناب کر کے پلید اور حرام کو استعمال کرنا اسلام سے نفرت اور کفر کو پسند کرنا مسلمانوں کو کافر و مشرک بدعتی کہنا مسلمان کی اشیاء کو حرام جاننا اور کافر و مشرک کی اشیاء کو پسند کرنا مسلمانوں میں دھڑے بندی بنا کر تفرقہ بازی پیدا کرنا یہ ان کے اقوال و افعال سے واضح ہے جو بیان ہو چکا اب ان کی نماز کے مسائل عرض کرتا ہوں جس سے مسلمانوں کو ان کی ظاہری نمازوں کا حال واضح ہو جائے گا۔

وہابی نماز کے مسائل

وہابی نماز اسلامی نماز سے جداگانہ ہے

مقیاس الولایت

مرتبہ

[illegible]

مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ

المقیاس پبلشرز

[illegible] دربار مارکیٹ لاہور



وہابی نماز کے مسائل

وہابی نماز اسلامی نماز سے جداگانہ ہے



وہابی عقیدہ ۴۶

وہابیوں کی مسجدیں مسلمانوں سے ممتاز ہیں

وہابی مذہب میں مساجد میں محراب بنانا بدعت ہے

فتوی ثنائیہ $\frac{1}{۶۴۳}$ { سوال (۷۰) زید کہتا ہے کہ مسجد میں محراب بنانا ناجائز ہے اور عمرو کہتا ہے کہ جائز ہے جواب طلب امر یہ ہے کہ قولین میں سے کون صحیح اور قابل قبول ہے ؟ (عبدالودود فقیہ جہالو)

جواب (۷۰) بیشک مساجد میں محراب مروجہ کا بنانا ناجائز اور بدعت ہے۔

قرآن مجید

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا

جب زکریا علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے پاس محراب میں تشریف لائے اس کے پاس رزق موجود تھا۔

ثابت ہوا کہ محراب سابقہ انبیاء علیہم السلام کی مساجد میں بھی ہوتا تھا جس کو انبیاء علیہم السلام استعمال کرتے تھے آج جو شخص محراب مسجد کی مخالفت کرتا ہے وہ قرآن کریم ہے اور مساجد اللہ کا محرب ہے اس مذکورہ بالا وہابیوں کے حوالہ سے ثابت ہوا کہ وہابیوں کی مسجدیں بھی مسلمانوں کی مسجدوں سے مختلف ہیں۔ اور کتاب اللہ کے خلاف ہیں۔

وہابی عقیدہ ۴۷

وہابی مذہب میں شب بیداری اور نوافل بدعت ہیں

فتوی ثنائیہ $\frac{1}{۶۷}$ { سوال (۸۱) شب برات یعنی ۱۴ تاریخ شعبان کو اکثر عورتیں مرد نفلیات رات بھر پڑھتے ہیں اس کا ثبوت شریعت محمدیہ میں ہے یا نہیں ؟ (سائل مذکور)

جواب (۸۱) شب برات کو رات بھر نفلیات وغیرہ پڑھنا بدعت ہے اور اپنی جانب سے دین اکمل کے اندر زیادتی کرنی ہے جو کہ شرعاً ممنوع ہے۔

مسلمانو! سن لو یہ ہے وہابی مذہب جن کا یہ عقیدہ ہے کہ نوافل جو محض خدائی عبادت ہے جس میں غیر اللہ نبی اللہ، ولی اللہ کو کوئی دخیل نہیں وہابی اس کو بھی بدعت سمجھتا ہے معلوم ہوا کہ وہابی مذہب عبادۃ خداوندی میں لیدالمشرقین میں پڑا ہوا ہے۔ جس مذہب کو عبادۃ خداوندی بھی بدعت لگے خدا شامل نہ ہونے دے اس مذہب سے زیادہ بدنصیب اور کون ہو سکتا ہے خدائی فیصلہ

(۱) الحشر $\frac{۲۸}{۳}$ { وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا اللہ تعالیٰ نے ان کے نفسوں کو بھلا دیا۔ یہی لوگ بدکار ہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ ذکر اللہ کو ترک کرنے والا اجتناب کرنے والا اللہ تعالیٰ کے نزدیک فاسق ہے بدکار ہے۔ صالح کہلانے کا حقدار نہیں۔

(۲) الصّٰفّٰت $\frac{۲۳}{۱}$ { فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے قسم

ہے ذکر پڑھنے والوں کی ۔

او وہابیو! اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کرنے والے فرشتوں کی قسم کھا کر حلفیہ بیان دیا کہ وہ ٹھیک ہیں اور تم ان کو بدعتی کہو تو ثابت ہوا کہ تمہارا مذہب لِلّٰہِ الدِّیْنُ الخالص سے علیحدہ ہے کیونکہ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا نوافل میں مشغول ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف جا رہا ہے ۔ خصوصاً شب برأت جس رات میں مخلوق کا ایک سالہ حساب لکھا جا رہا ہے اس رات اللہ تعالیٰ کے بندے نوافل میں مشغول ہوتے ہیں تاکہ ان کے اعمال نامے میں یہ لکھا جائے کہ ہم خداوند کریم کی طرف جا رہے ہیں جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ۔

(۳) الصّٰفّٰت ۲۳/۳ { وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اپنے رب کی طرف جا رہا ہوں جو مجھے جلدی ہدایت دے گا ۔

تو ثابت ہوا کہ جو عبادۃ خداوندی میں مشغول ہے وہ خداوند کریم کی طرف جا رہا ہے اور وہابی اس کا خداوندی راستہ روکے ہوئے اس کو روکتا ہے اب تم سوچ کر تم کون ہو ۔

(۴) فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ (۵) وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (۶) وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔

ابلیس نے کہا تھا کہ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ تیری عزت کی قسم میں ان تمام کو تیرے راستے سے بھٹکاؤں گا ابلیس کا ٹھیکہ اب تم وہابیوں نے لے رکھا ہے کہ عبادۃ خداوندی نوافل وغیرہم کو بھی بدعت کہہ کر ابلیس کا ٹھیکہ پورا کر رہے ہیں

... یار تمہاری وہابی جماعت میں تو سارے ابلیسی اعمال سے بھرپور ہیں اللہ والوں کی ... بھی تم میں نہیں ۔

... نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تمہیں قریب نہیں بھٹکنے دیتے فرمان خداوندی ہے
... مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝
... یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو شخص ہمارے ذکر سے روگردانی کرتا ہے ... اپنی خواہشات کے تابع ہے اس کا کام زیادتی کرنا ہے آپ ایسے شخص سے ... توجہ ہٹا لیجئے ۔

(...) آل عمران ۴/۱۲ { وَمَا یَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ یُّكْفَرُوْهُ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالْمُتَّقِیْنَ ۝
اور جو نیک کام تم کرو گے وہ ہرگز ضائع نہ کیا جائیگا اور اللہ تعالیٰ ... نے والوں کو جاننے والا ہے ۔

کیوں بھئی وہابیو! ۱۴ شعبان کے نوافل کو تم کہتے ہو بدعت اور ممنوع ہے اللہ تعالیٰ نے ... ہے کہ نیکی جس دن بھی تم کرو گے اللہ تعالیٰ کے ہاں کبھی ضائع نہیں ہو سکتی لیکن وہابی ... اگر تم نے چودہویں شعبان کو عبادۃ خداوندی ادا کی ہے یہ منحوس تاریخ ہے لہذا بدعت ... ممنوع ہے خداوند کریم کو وہابی فرقہ نے اپنے قبضے میں مجبور رکھا ہے جس کو ہمارا فرقہ ... رب کریم ثواب دے گا ورنہ نہیں سبحان اللہ یہ ہے وہابی مذہب جن کو خدا کی عبادت ... بدعت نظر آتی ہے ۔ بتاؤ وہابیو تمہاری نگاہ خراب ہے یا عبادت الٰہی ممنوع ہے ؟

وہابی عقیدہ ۴۸۰

وہابی مذہب میں مرد کے لئے چاندی پہننا جائز ہے

فتاوی ستاریہ ۳/۱۱ { سوال (۳۳۵) ایک شخص چاندی کے بٹن پہنتا ہے ۔

بکر کہتا ہے مرد کو چاندی کے بٹن ناجائز ہیں زید کہتا ہے کوئی حرج نہیں ۔

(ڈوڈو جبوری عارف والہ)

جواب (۳۳۵) زید کا قول صحیح ہے مرد چاندی کے بٹن پہن سکتا ہے حلال میں ہے ۔ عَلَیْکُمْ بِالْفِضَّۃِ فَالْعَبُوا بِھَا ۔

کیوں جی وہابیو! بتاؤ چاندی کے بٹن پہن کر نماز میں وہابی امام کھڑا ہو اور تمام میں چاندی کے بٹنوں کا چھنکار پڑتا ہو تو وہابیوں کی نماز میں امتیازی صورت حال سے کیسے پوشیدہ رہ سکتی ہے میرے خیال میں تو وہابیوں کو تکبیر کہنے کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ چاندی کے بٹنوں کا چھنکار ہی کافی ہے ۔ دوسری بات وہابی مذہب میں عورت بھی مرد کے ساتھ نماز میں کھڑی ہو سکتی ہے ۔ تو چاندی کا استعمال اس لئے کہا کہ عورت خوبصورت بٹن دیکھ کر ہی فریفتہ ہو جائے فافہم

وہابی نماز کا نمونہ ۱

وہابی مذہب سنت عیسائیت اور یہودیت کا تابعدار ہے

وہابی ننگے سر نماز پڑھنا افضل جانتا ہے

فتاویٰ ثنائیہ ۱/۶۳ { سوال (۶۸) اگر ننگے سر نماز ہو جاتی ہے تو مابین ٹوپی اوڑھنے والے اور نہ اوڑھنے والے کے کچھ فرق ہے یا نہیں یعنی ثواب دونوں کو برابر ملے گا یا کم و بیش ؟

جواب (۶۸) جس وقت لوگ ننگے سر نماز پڑھنے کو معیوب سمجھیں اور پڑھنے والا

...ہیں تو واقعی یہی افضل ہے کہ برہنہ سر پڑھے تاکہ لوگوں کو مسئلہ سے واقفیت ہو جائے ۔

...محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے حج کے تمام عمر ننگے سر نماز ادا نہیں کی ... ایک حدیث دکھا دو تو پانچ روپے نقد انعام حاصل کر و ۔

...عیسائی اور یہودی بھی اپنے مذہب کے مطابق عبادت کے وقت سر سے ننگا ہوتا ہے ...وہابی اب فیصلہ تم پر ہے کہ وہابی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا تابعدار ہے یا عیسائیت ...یہودیت کا ؟ اس کی تفصیل مقیاس صلوٰۃ میں ملاحظہ ہو ۔

غیر مقلدین وہابیوں کا نماز میں استغراق

...ثنائیہ ۱/۳۶۵ { (س) نماز کی حالت میں کوئی سلام کرے تو جواب دینا چاہیئے یا نہیں ؟ (ج) حدیث شریف میں آیا ہے اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ لَشُغْلًا یعنی نماز میں ...مشغول ہونا ہے اس لئے سلام کے جواب میں صرف ہاتھ اٹھا دینا آیا ہے (اہم جمادی الاولیٰ ۲۷ھ) ...نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے (ہاتھ سے سلام کا جواب دینے کا جواب)

مسلم شریف ۱/۱۸۱ { حدثنی القاسم بن زکریا قال نا عبید اللہ بن موسیٰ عن اسرائیل عن فرات یعنی القزاز عن عبید اللہ ...جابر بن سمرۃ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ...فکنا اذا سلمنا قلنا بِاَیْدِیْنَا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فنظر الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ مَا شَانُکُمْ تُشِیْرُوْنَ بِاَیْدِیْکُمْ کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اِذَا سَلَّمَ اَحَدُکُمْ فَلْیَلْتَفِتْ اِلٰی صَاحِبِہٖ وَلَا ...یُوْمِیْ بِیَدِہٖ ۔

وہابیو! جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب ہم سلام پھیرتے تو اپنے ہاتھوں سے
اشارے کرتے ہو جیسا کہ تیز گھوڑے اپنی دمیں ہلاتے ہیں جب بھی تمہارا
کوئی سلام کہے تو اپنے ساتھی کی طرف توجہ کرے ہاتھ سے اشارہ نہ کرے
کیوں جی وہابیو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو نماز کے سلام کے وقت ہاتھ
اشارے کو ممنوع فرمایا اور تم داخل نماز کے سلام کہنے والے کے جواب میں ہاتھ
کو جائز کہتے ہو اب تم سوچو کہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے موافق ہے
اور داخل نماز کا فعل نماز کا مفسد ہے یا نہیں؟

وہابی نماز کا نمونہ ۲

وہابی ناف ننگا ہو تو اس کی نماز میں کوئی خلل نہیں

فتوی ستاریہ ۳/۱ } سوال (۳۳۶) ناف کھل جانے سے نماز ہو جاتی ہے یا
ایک صاحب کہتے ہیں کہ ناف کھلنے سے نماز نہیں ہوتی۔
(عبدالکریم عارف والا)

جواب (۳۳۶) حدیث میں لیس علی عاتقہ منہ شیء مونڈھے کھل جانے
نماز نہیں ہوتی ناف کا ذکر نہیں ہے مدعی کو دلیل پیش کرنی چاہیے ہاں اگر ناف
نیچے تہ بند ہو جائے تو اسے اونچا کرے۔

مسلمانو شریعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں ناف سے گھٹنوں تک فرض

اور جس کا فرج ننگا ہو نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟

وہابی نماز کا نمونہ ۳

وہابن عورت امام بن سکتی ہے

عرف الجادی ۳۷ } وزن را میرسد کہ امامت زن کند
اور عورت کو حق پہنچتا ہے کہ عورت امامت کرے۔

فقہ محمدیہ وطریقہ احمدیہ حصہ اول ۶۷ } بوڑھا مرد اور غلام اگر عورت کے پیچھے نماز پڑھے تو
جائز ہے وہابیو عورت بحیثیت امام جب پہلے جھکے
جائے اور مرد پیچھے خوب لطف اٹھاتا ہوگا۔

مسلمانو! اب تم سوچو کہ جس قوم کے مرد عورتوں کے مقتدی ہوں ان کے مذہب
کا کیا حال ہوگا یہ بات بھی فقیر تمہیں آگے بیان کریگا۔

قرآن کریم

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
مرد حاکم ہیں عورتوں پر اللہ تعالےٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔
لیکن وہابی مذہب میں عورتیں مردوں پر حاکم ہیں جو قرآن کریم کے برعکس ہے

وہابی نماز کا نمونہ ۴

حرامزادہ کو وہابی مذہب میں امام الوہابین کا مرتبہ حاصل ہوجاتا

مجموعۃ الفتاوی
مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی
۴۹

سوال ۔ امامت ولد الزنا چہ حکم دارد
الجواب ۔ امامت ولد الزنا نزد جمہور صحیح است

سوال حرامزادے کی امامت کا کیا حکم ہے ۔
جواب ۔ حرامزادے کی امامت جمہور (وہابیوں) کے نزدیک صحیح ہے
"محمد عمر" کیوں جی وہابی صاحب جبراً زنا ساس اپنے نطفے کی لڑکی اور بہو
سے تمہارے مذہب وہابین میں جو پیدا ہو اس عبارۃ مذکورہ بالا امام الوہابین کے
فتوی کے مطابق وہ امام الوہابین بن جاتا ہے ۔ سبحان اللہ ۔
ایسے امام تمہیں کو مبارک ہوں لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ

وہابی نماز کا نمونہ ۵

وہابی مذہب میں مرد عورتیں اکٹھے نماز پڑھ سکتے ہیں

فقہ محمدی کلاں
۱۵۷

ف اور اسی طرح اگر عورت مردوں کے ساتھ کھڑی ہوجاوے
تو جمہور علماء کے نزدیک اس کی نماز بھی نہیں ٹوٹتی اور حنفیہ کہتے

ہیں اگر عورت مرد کے برابر کھڑی ہوجاوے تو مرد کی نماز ٹوٹ جاتی ہے اور
عورت کی نماز نہیں ٹوٹتی لیکن یہ قیاس مع الفارق ہے ۔
"محمد عمر" کیوں جی وہابی مسجدوں میں کیا عجیب لطف ہوتا ہے مسلمان بچوں کے
سکولوں میں مخلوط تعلیم سے بیخ پا ہوتے ہیں یہاں وہابی مخلوط نماز پر عجیب لطف اٹھاتا ہے
عورتیں اور مرد اکٹھے نماز پڑھتے ہیں مرد اپنی ٹانگیں چوڑی کرکے اور عورتیں اپنی ٹانگیں
چوڑی کرکے ٹخنے سے ٹخنیں ملاتیں ہونگے ۔ لیکن وہابی امام بیچارہ ۔ اس لطف سے
محروم رہ کر ترستا ہوگا کہ ہائے میں بدقسمت اکیلا کھڑا ہوں میرے ساتھ کسی عورت
کا ٹخنہ نہیں ۔
چونکہ وہابی مذہب میں وہابیہ اور وہابی اکٹھے ٹخنے سے ٹخنہ ملاکر پاؤں چوڑے
کرکے نماز پڑھتے ہیں اسی لئے انہوں نے مرد کی منی اور عورت کے رحم کے پانی کو
بھی پاک بنا دیا ہے تاکہ اگر عورت مرد کے ٹخنے ٹکرانے سے پاؤں چوڑے
ہونے سے عورت کا پانی مسجد کی چٹائی پر بہہ جائے یا مرد کی منی بہہ جائے تو
پاکیزگی میں فرق نہ آئے ۔
وہابی "مولوی صاحب کیا ہمارے مذہب میں عورت کے رحم کا پانی پاک ہے ؟
"محمد عمر" ہاں جناب ! تمہاری کتاب سے دکھا دیتا ہوں دیکھیے

وہابیہ عورت کی فرج کی رطوبت پاک ہے

فقہ محمدی کلاں
۲۳

جب بچہ عورت کے فرج سے باہر نکلے اور اس پہ فرج کی
رطوبت ہو تو وہ بھی پاک ہے ۔

فقہ محمدی کلاں ۴۱ } عورت کے شرمگاہ کی رطوبت بھی پاک ہے۔
اس کا مطلب یہ ہوا کہ مرد اور عورتیں اکٹھے نماز پڑھ رہے

ہوں عورت کی رطوبت نکلے تو مرد اپنے تہمت سے بے شک صاف کر دے۔ یہ
آسانی ہو گئی۔ دوسری وجہ یہ ہے کیونکہ وہابیہ عورت جماعت بھی کرا سکتی ہے اس
لئے تاکہ امام صاحبہ کی فرج کی رطوبت کو پاک کر دیا تاکہ امامت میں فرق نہ آئے۔

اللہ تعالٰے قرآن کریم میں عورتوں کو ارشاد فرماتا ہے۔ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ
فِي بُيُوتِكُنَّ جو تم پر پڑھا گیا ہے اے عورتوں تم اپنے گھروں میں ذکر کرو۔ کیا
عورتوں کو مردوں کے شانہ بشانہ مساجد میں کھڑا کرنا قرآن کریم پر عمل ہے نفس امارہ کو
درست کرنے کے لئے مساجد مقرر کی گئیں اور نماز سکھائی گئی یا نفس پرستی کے لئے
مساجد اللہ مقرر کی گئی ہیں پھر جب کوئی مسلمان اعتراض کرتا ہے کہ غیر عورت کے ساتھ
شانہ بشانہ ٹخنے سے ٹخنہ کندھوں سے کندھا ملا کر کھڑے ہونا حصوصاً جب عورتیں
اور مرد ٹیڈی ہوں بدن پر فٹ کپڑے پہن کر اکٹھے کھڑے ہوں کیا لطف میں
خلل ہو سکتا ہے تو وہابی جلدی سے اپنے منہ میں ٹیڈی پستان کو ڈال لیتا ہے۔ نہیں کیا
میرے لئے اس کا دیکھنا جائز ہے جب وہابی ٹیڈی کا پستان کو ننگے پیٹ پر سجے گی
داڑھی کے منہ لگاتا ہو گا تو کیا زیر ناف وہ داڑھی کے بال نہ پہنچتے ہوں گے شرم کرو
یہ عبادت ہو رہی ہے یا شہوت پوری کی جاتی ہے مسجد ہے یا زنا باغ ہے اسی لئے
اندھیرے میں یا دوپہر کے وقت اذانیں دیتے ہو خداوند کریم تو ان اوقات میں
غیر کمان کے گھروں میں جانے کی اجازت نہیں دیتا اور تم گھر والوں کو مسجد میں بلا
لیتے ہو قرآن کریم کے صراحتاً خلاف ہے۔

خدائی فیصلہ

الاحزاب ۲۲/۴ } وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ
اے مسلمہ عورتو تم اپنے گھروں میں قرار پکڑو

اس آیتہ کریمہ میں رب العزت نے اسلام والی مستورات کے لئے اپنے اپنے گھروں
میں رہنے کا حکم جاری فرمایا ہے۔

الاحزاب ۲۲/۴ } وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ
وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ۝

اور اے مسلمہ عورتو اللہ تعالٰے کی آیتوں اور حکمت سے جو تمہارے سامنے پڑھی
جاتی ہیں اپنے اپنے گھروں میں ذکر کرو بے شک اللہ تعالٰے بڑا مہربان خبردار ہے۔
اس آیتہ کریمہ میں بھی رب العزت نے عورتوں کو تاکید فرمائی کہ اپنے گھروں میں اللہ
تعالٰے کی آیتیں پڑھو اور مانا کہ گھر بیٹھی سیکھو اللہ تعالٰے یہ سب کچھ جانتے ہوئے
ہے۔

وہابی اپنی عورتوں کو مسجدوں میں بلا کر ٹخنے سے ٹخنہ ملا کر ٹانگیں چوڑی کر کے نماز
پڑھاتا ہے اب تم سوچو قرآن کریم کے موافق ہے یا خلاف ؟

النور ۱۸/۴ } وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ ۔
اور عورتیں سوائے اپنے خاوندوں کے کسی کے لئے اپنی

زینت نہ ظاہر کریں۔

کیوں جی وہابیو بتاؤ پازیب والے پاؤں عورت جب مرد کے ٹخنے سے ملائیگی اور

کندھے سے کندھا ملے گا تو بتاؤ شہوت شہوانی سے طرفین کا کیا حشر ہوگا۔

فرمان خداوندی ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ نماز

اور بے حیائی سے روکتی ہے۔ یہ ہے خدائی نماز کا نمونہ لیکن وہابی نماز

اور بے حیائی کا درس دیتی ہے جیسا کہ آپ نے اوپر ملاحظہ فرمالیا۔

(۴) النور ۱۸/۷ { وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْکُمُ الْحُلُمَ فَلْیَسْتَاْذِنُوْا کَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَکُمْ اٰیٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝

تم سے جب لڑکے بالغ ہو جائیں تو جیسا کہ پہلے بڑے آدمی اجازت لے کر آتے ہیں وہ بھی اجازت لے کر آئیں اللہ تعالے تمہارے لیے اپنی آیتیں یوں ہی بیان فرماتا ہے اللہ تعالے بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

اللہ تعالے عورتوں کے گھروں میں بالغ بچوں کو داخل ہونے سے منع فرماتا تاکہ بے حیائی بند ہو جائے لیکن وہابی نے مسجدوں کو بے حیائی کا مرکز بنایا ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔

عورتوں کا فیصلہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

المستدرک ۱/۲۰۹ { حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب انبا محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکیم انبا ابن وهب انبا عمرو بن الحارث ان دراجا ابا السمح حدثه عن السائب مولى ام سلمة عن ام سلمة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ

علیہ وسلم خَیْرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعْرُ بُیُوْتِهِنَّ۔

ام سلمہ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے لئے مساجد سے بہترین جگہ ان کے گھروں کا اندر ہے۔

کہدو وہابیو! آمنّا ______

وہابی نماز کا نمونہ ۶

فقہ محمدی کلاں ۶۹ { اور اسی طرح اگر منی اتر کر ذکر کے درمیان آئے اور وہ شخص نماز کے اندر ہو وہ اپنے ذکر کو کپڑے کے اوپر سے پکڑ رکھے اور منی باہر نہ نکلے یہاں تک کہ سلام پھیرے تو اس کی نماز درست ہو جاتی ہے کہ وہ ہمیشہ پاک ہے یہاں تک کہ منی باہر نکلے اور عورت کا حکم بھی مانند مرد کی ہے۔

مسلمانو! اب بتاؤ وہابی کی نماز نرالا تماشہ ہے یا نہیں؟
عبادت ہے یا وہابی تفریح مسجد ہے یا چڑیا گھر؟

وہابی نماز میں ذکر پکڑے نماز پڑھ رہا ہو تو دیکھنے والا کیا کہے گا کہ داڑھی والا مشت زنی کر رہا ہے یا نماز ادا کر رہا ہے بھلا مرد نے نماز میں ذکر پکڑ لیا تو عورت کیا کرے گی ہاتھ اندر رکھے گی جب مرد و عورت اکٹھے ایک صف میں کھڑے ہوں عورت نے اندر ہاتھ رکھا ہو اور مرد نے ذکر پکڑا ہوا ہو وہابی جماعت ادا ہو رہی ہو ماشاء اللہ وہابی نمازیوں کو دیکھ دیکھ کر ابلیس بھی مذاق اڑاتا ہو گا کہ یہ کام مجھ سے

نہیں ہوسکا جو وہابی کر رہا ہے وہ بھی رات کو بستر پہ ملاقات کرتا ہے لیکن
مسجد میں ہی نمازی حالت میں سب کچھ کر گزرتا ہے وجہ صرف یہ ہے چونکہ
عورتیں بھی مساجد میں وہابیوں کے شانہ بشانہ شخنہ بشخنہ کھڑی ہوسکتی ہیں تو منی
کیوں نہ اترے تو جب اتر آوے تو وہابی ملاؤں نے فتویٰ صادر فرما دیا کہ
نہیں ذکر پکڑ کے اوپر سے پکڑ رکھے تاکہ منی باہر نہ نکلے ایسے قیام میں رکوع
سجود میں ذکر ہاتھ میں رکھے شانے بشانے عورتیں کھڑی ہوں اور وہابی ذکر پکڑے
ہاتھ رکھ کر رکوع سجود کر رہی ہو وہابی مسجدوں میں وہابی کیا لطف اٹھاتے ہوں گے
خیال میں وہابی مسجدوں نے تھیٹروں کو اسی لئے فیل کر رکھا ہے کہ مساجد کو تھیٹر سے اچھے
طریقے پر استعمال کیا جاتا ہے سلام پھیر کر اپنے تہمت پاجامے ہی ڈال کر چل دیے کیونکہ
مذہب میں منی پاک ہے باہر جانے کی ضرورت ہی نہیں یہ ہے وہابی نماز کا نمونہ
خیال میں تھیٹر والوں کو پہلے وہابیوں کی مساجد میں تعلیم حاصل کرنی چاہیئے تاکہ بہتر
سے فائدہ زیادہ اٹھائیں اور جن لڑکوں اور لڑکیوں کو کافی تنخواہ دے کر بلاتے ہیں ان
کے نوٹ لیتے ہیں اگر وہابی مساجد سے نوٹنکی کا مفت فائدہ اٹھائیں تو بلا خرچ
سینما تیار ہو جاتے یہ ہے وہابی فرقے کا نماز میں خشوع کرنا یہ فرقہ اُشکنُوْ الی الاسلام
کا نمونہ خاص ہیں۔

مسلمانو تمہیں وہابیوں کے خورد و نوش، وضو، نماز کا کچھ صحیح صحیح علم ان کی کتابوں
سے ہو گیا اب سمجھیئے کہ یہ افعال ان سے کیوں سرزد ہوتے ہیں یہ ان کے اختیار میں
نہیں ہے ان کی فطرت ہی انسانی طبقہ سے نرالی ہے۔

وہابی نماز کا نمونہ

وہابی امام قوم کے نیچے بھی کھلائے اور امامت کا فریضہ بھی ادا کرے

فقہ محمدی کلاں ۱۴۶ | اور اسی طرح جائز ہے کرنا تھوڑے فعل کا نماز میں اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور اسی طرح جائز ہے کرنا بہت فعلوں کا نماز میں
جبکہ متفرق ہوں اور پے در پے نہ ہوں اور یہی ہے مذہب امام شافعی وغیرہ کا کہ
لڑکے اور لڑکی کا نماز میں اٹھانا درست ہے برابر ہے کہ فرض نماز ہو یا نفل ہو اور
برابر ہے کہ امام ہو یا مقتدی یا اکیلا اور اسی طرح جائز ہے نماز میں اٹھانا ہر جانور
پاک کا پرندے اور بکری وغیرہ سے۔

کیوں جی تم تو کہتے ہو وہابی بڑے نمازی ہوتے ہیں نمازی ہیں یا آیا؟ وہابی
تو ایک کام میں دوہرا کاج کرتے ہیں ایک وقت میں خدا کی نماز بھی ادا کر لی اور آیا
کی ڈیوٹی بھی بھگت لی۔

اور وہابی مذہب میں عورت مرد کے ساتھ کھڑی بھی ہو سکتی ہیں بچے بھی اٹھا سکتے
ہیں وہابی نماز فاسد بھی نہیں ہوتی ثابت ہوا کہ وہابی مرد عورت اکٹھے کھڑے
کا دل چاہے کہ بڑے داڑھی والے آدمی جوان عورتوں کا دودھ بھی پی لیں تو وہابی
نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر دودھ پیتے پیتے نماز میں منی اتر آئی وہ آلہ تناسل کو ہاتھ
میں پکڑ رکھے اور نماز بھی پڑھتا ہے وہابی نماز میں کوئی فرق نہیں آتا تو اس سے
یہ مسئلہ بھی ثابت ہوا کہ اگر عورت کو منی اتر آئے تو وہ اپنا دوپٹہ جلدی سے آگے اندر

کرے تاکہ کہیں منی نہ بہ جائے نماز کے بعد کپڑا نکال لے وہابی کی نماز کیا
کی ہوتی ہے جماعت ہو رہی ہے مرد اپنے ذکر پکڑے ہوئے نماز پڑھ رہے
ہیں عورت اپنی اندام نہانی میں کپڑا رکھے اوپر ہاتھ رکھا ہوا ہے کہ کہیں منی نہ
فقیر کو یہ بات شاق گزرتی ہے کالج کے لڑکے وہابی مذہب کو کیوں پسند کرتے ہیں
ثابت ہوا کہ اس وہابی کھیل کو وہ پسند کرتے ہوئے کالج کے لڑکوں کی تعداد وہابی مساجد میں
بکثرت ہوتی ہے۔

نماز میں سکون کا فیصلہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

نماز میں بغیر نماز کی حرکت کرنا یہودی سنت ہے

کنز العمال ۴/۱۱۲ { إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلْيَسْكُنْ أَطْرَافُهُ وَلَا يَتَمَيَّلْ كَمَا يَتَمَيَّلُ الْيَهُوْدُ فَإِنَّ تَسْكِيْنَ الْأَطْرَافِ فِي الصَّلٰوةِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ (عد عل عن ابی بکرۃ)

ابوبکرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم سے کوئی بھی جب نماز کے لئے کھڑا ہو تو چاہیئے کہ وہ اپنے ہاتھ
پاؤں بلکہ تمام پہلوؤں کو سکون سے رکھے اور یہودیوں کی طرح ادھر ادھر نہ کرتا
رہے کیونکہ نماز اپنے ہاتھوں پاؤں کو سکون سے رکھ کر نماز کی تکمیل کرے تو
نماز مکمل ہے۔

یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو ادھر ادھر
کرتے رہنا یہودیوں کی سنت ہے جس نے ایسا کیا اس کی نماز ناقص ہے مکمل نہیں اور وہ

وہابی ہے مسلمان نہیں اب تم سوچو کہ تم کون ہو؟

وہابی نماز کا نمونہ ۸

عرف الجادی ۲۲ { وگریستن مشروع اگرچہ باواز باشد و نزع وبسط کف بجواب سلام
وحمل و وضع اطفال خردسال در سجدہ و قیام در حالت امامت
و قتل مار و کژدم عمل کثیر نیست واحادیث واردہ دریں اعمال در نماز بصحت رسیدہ۔
رونا گو باواز بلند ہو اوہ ہو اوہ ہو کھانسنا اور سلام کے جواب میں ہاتھ آگے بڑھانا
اور چھوٹے بچوں کا سجدے میں رکھ دینا اور اٹھانا حالت امامت میں سانپ اور بچھو کو مار
ڈالنا زیادہ عمل نہیں ہے اور نماز میں یہ اعمال کرنا صحیح حدیثوں میں آیا ہے۔

محمدی سنی: کیوں جی وہابیو بتاؤ؟ مذہب تو یار تمہارا ہے امام وہابیوں کی امامت
بھی کرائے بچوں کے کھدنے کا کام بھی دے امام اور مقتدی دونوں کی نماز بھی وہابی
مذہب میں صحیح ہو جائے ان مذکورہ تینوں نمونوں کا فیصلہ ابھی عرض کر دیتا ہوں

خدائی فیصلہ

۱۸/۱ { وَالَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ایماندار لوگ اپنی نماز
میں خشوع (عاجزی) کرنے والے ہیں۔ آگے اللہ تعالٰے نے
فرمایا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ مومنین لوگ لغویات یا کام سے
اعراض کرنے والے ہیں۔

کیوں جی وہابیو سچ سچ بتانا تمہیں تمہارے شیخ سندی کی قسم بچے کو کھلانا فرض کے

واسطے لغویات میں داخل ہے یا نہیں اور تمہاری نماز لغویات یعنی بیہودہ کھیل درست ہے تم خود فیصلہ کرلو کہ تمہارا مذہب تمہاری نماز محض لغویات ہے۔

نابالغ بچے کو امام مقرر کیا جائے تو وہابیہ کے نزدیک جائز ہے

عرف الجادی ۳۷ } وصحیح است امامت طفل نابالغ = اور نابالغ بچے کی امامت صحیح ہے

وہابی نماز میں سلام کرسکتا ہے

فتوی ثنائیہ ۱/۳۲۳ } حالت نماز میں سلام کرنا جائز ہے صحابہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے اشارہ کرتے جواب نہ دینے کی پوچھنے پر فرمایا ان فی الصلوۃ لشغلا مگر سلام نہ کرنے کو منع نہیں فرمایا واللہ اعلم (اہلحدیث امرتسر ۱۳ ۲۵ اگست ۱۹۲۱ء)

وہابی نماز کا نمونہ ۹

فتوی ثنائیہ ۱/۳۲۷ } س : کوئی شخص عورتوں کو عیدگاہ میں لے جانے کی کوشش کرے تو اس کی مخالفت کرنی جائز ہے یا نہیں؟

ج : ہرگز مخالفت جائز نہیں =

محمد عمر: وہابیو بن ٹھن کر خوشبو لگا کر عیدگاہ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتی ہوئی بازاروں میں نکلیں تو جائز منع نہ کیا جائے لیکن میلاد شریف میں صرف

مرد ہی جلوس نکالیں تو کفر گناہ، سبحان اللہ۔

فیصلہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

ابوداؤد شریف ۱/۹۱ } حدثنا القعنبی عن مالک عن یحیی بن سعید عن عمرۃ بنت عبد الرحمن انها اخبرته ان عائشة رضی الله تعالی عنها زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت لو ادرک رسول الله صلی الله علیه وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل قال فقلت لعمرة امنعت نساء بنی اسرائیل قالت نعم۔

وہابی کا مختصر نقشہ

وہابیوں کو جب نفسانی شہوت غلبہ کرتی ہے تو نماز کا وقت ہو یا نہ ہو فوراً اذان کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ عموماً بے وقتی کو زیادہ مقدم سمجھتے ہیں۔ مثلاً صبح سخت اندھیرے میں ظہر دوپہر کے وقت عشا کو بھی سخت اندھیرے میں پسند کرتے ہیں۔ جلدی میں بلاوضو اور جنبی اذان دوہری پڑھتے ہیں تاکہ سمجھنے والے سمجھ جائیں کہ ایک اذان وہابیوں کے لئے اور دوسری وہابیات کے لئے دونوں بلا روک فوراً پہنچ جاتے ہیں وہابی کنوئیں کتے بلے وغیرہ گرنے سے خوب مطہر بنا رہتے ہیں اس معرق پانی سے وضو بناتے ہیں وامسحوا برءوسکم حکم خداوندی کے بجائے جلدی میں پگڑی پر ہی مسح کر لیا جاتا ہے پاؤں

دھونے سے چونکہ وقت زیادہ ضائع ہوتا تھا جرابوں پر ہی مسح کر لیا جاتا ہے اور لباس و بدن بھی منی سے لبریز ہوتا ہے بغیر سنتیں پڑھے جماعت کھڑی ہو جاتی ہے عورتیں اور مرد خوب چوڑی چوڑی ٹانگیں ٹخنے سے ٹخنے ملا کر کھڑے ہو جاتے ہیں جو قوت شہوانی کی وضاحت کرتی ہے سینہ تان کر ان کا کھڑا ہونا قُومُوا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ کا عکس نقیض نتیجہ نکلتا ہے۔ وہابیوں کی تو نماز عبادۃ ہی نہیں کیونکہ عبادۃ کا لفظی مطلب ہے غایۃ تذلل یعنی دربار خداوندی میں نہایت عجز ابھی مسلمانو تم ان کی ہیئت قیامیہ کو ملاحظہ فرماؤ کہ واقعی وہ صورۃ عجز و انکسار ہے یا متکبرانہ اور فاخرانہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ یہ ان کو دربار خداوندی سے جواب ملتا ہے ثابت ہوا کہ وہابیوں کی ہیئت قیامیہ یہ عبادۃ پر دال نہیں ہے بلکہ بازیگر کا عجب کھیل و تماشہ ہے فقیر تو کہا کرتا ہے کہ شادیوں میں بجائے کھیل تماشہ کے وہابیوں کو نماز پڑھا دی کافی ہے۔ مساجد کو تو ان لوگوں نے ایک مظنہ شہوت اور چڑیا گھر بنا رکھا ہے۔ وہابی عورت کی اقتدا میں نماز بھی پڑھ لیتا ہے امام بنے تو ان کو کھلونے کا کام بھی دیتا ہے اور جماعت وہابیہ میں فرق بھی نہیں آنے دیتا اگر نماز کے دوران ذکر میں منی آجائے تو نماز کے ارکان بھی پورے کرتا رہتا ہے اور ہاتھ میں ذکر بھی پکڑے رکھتا ہے بعد از فراغت نماز اپنے کپڑوں سے منی مل لیتا ہے کیونکہ وہابی مذہب میں منی پاک ہے۔ وہابیات اپنی فرج کو نماز میں ہاتھوں سے دبا رکھتی ہیں تاکہ منی نہ بہ جائے وہابی فرقہ نے تو نماز میں بازی گر کا کمال حاصل کر لیا ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہو چکا۔

○

غیر مقلدین وہابیوں کی نسل دنیا سے

اسلام

سے خارج ہے

○

وہابیت کا طلوع دُنیا میں کیسے ہوتا ہے؟

وہابیوں کی پہلی نسل

غیر مقلدین وہابیوں کے مذہب میں اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح جائز ہے

[...]رف الجادی
[...]صنف نورالحسن
[...]صدیق حسن خان
[...]بھوپال ۱۰۹

ونیست وجہ از برائے منع نکاح با دختر یکہ ایں کس با مادرش
زنا کردہ زیرا کہ تحریم محارم محرمات بشرع است وشرع بتحریم
بنت شرعی آمدہ وایں دختر بنت شرعی نیست تا داخل باشد
زیر قولہ تعالے وبناتکم ونتوان گفت کہ اسم بنت لاحق مخلوقہ
[...] اوست زیرا کہ ایں طرق اگر بشرع است پس باطل است اگر مراد آنست کہ بغیر
[...]ی است پس مضر ما نیست چہ اگرچہ مخلوق از آب اوست لیکن ایں آب زنا ئے است
[...]بدان طرق نسب ثابت شدہ بلکہ آبے است کہ صاحب اورا جز حجر حاصل نیست

[...]جو بیٹی اس کی ماں سے زنا کرنے سے پیدا ہوئی اس بیٹی کے ساتھ نکاح کرنے
کی ممانعت کی کوئی وجہ نہیں ہے اس لئے کہ محرمات کا ذی محرم کے لئے
حرام ہونا شرعی ہے شرعی بیٹی کی حرمت آئی ہے اور یہ شرعی بیٹی نہیں ہے
تاکہ حکم الٰہی وَبَنٰتُکُمْ کے ماتحت آئے اور یہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ بیٹی
کا نام اس کے مخلوقہ پانی سے لاحق ہے اگر اس کو شرعی سے تشریح کی جائے
تو غلط ہے اور اگر اس کو غیر شرعی کہا جائے تو ہمارے خلاف نہیں ہے اگرچہ
وہ لڑکی اسی کے نطفے سے پیدا ہوئی ہے لیکن یہ نطفہ نطفہ نہیں ہے کہ
اس طرق سے نسب ثابت ہوئی ہو بلکہ وہ ایسا نطفہ ہے کہ سوائے پتھر کے

پھر حاصل نہیں ہوا۔

"محمد عمر": وہابی صاحب! بھلا یہ بتاؤ کہ زانی کو سوائے پتھر کے یعنی رجم کے اس کو کچھ
حاصل نہیں ہوا لیکن جو اس کے نطفے سے لڑکی پیدا ہوئی ہے وہ حرامزدی ہوگی یا حلالی
اگر وہ حلالی ہے تو وہابیہ اور اگر حرامزدی ہے تو غیر کے نطفے ہونے کی وجہ سے
حرامزدی کہلائے گی تو لڑکی کو خطاب حرامزادی کا ملا غیریت کے نطفے کا اثر باقی رہا
یا نہ؟ یا یہ کہدو کہ جب تک نطفہ نطفہ رہا زانی کا رہا جب پیدا شکل سے لڑکی
ہوگئی تو حقیقت بدلنے سے حرامی کا اثر بھی جاتا رہا اب حلال زادی بن گئی پھر یہی
کیونکہ حنفی مذہب میں تو حرامزادے کی سات پشتوں تک برتاؤ جائز نہیں ہے تو
ثابت ہوا کہ حرامزادی لڑکی کی نسب ظاہرا صاحب نطفے کی طرف نہیں تاکہ والدین کی
بے عزتی کا باعث نہ بنے حقیقتہً وہ اسی زانی کا نطفہ ہے اور لڑکی بھی اسی زانی کی
ہے جیساکہ کوئی شخص کسی غیر کی زمین میں بیج بودے جیساکہ شاہ ایران یا ملکہ برطانیہ
یا سعود سنجدی ہمارے گورنر یا ڈس میں آم کا پودا لگادے ملکیت ہماری حکومت
کی ہوگی لیکن پودے کی نسب ہمیشہ لگانے والے کی طرف ہی کی جائیگی پودے کی
ملکیت صاحب زمین کی ہی ہوگی اور اس کو فخریہ دوسرے لگانے والے کی طرف منسوب
کیا جاوے گا ایسے ہی عورت جس میں نطفہ زانی کا ہے لڑکی ناکح کی کہلائے گی کیونکہ
اس کے ساتھ اس کا نکاح صرف شرعاً ناکح کی طرف منسوب ہوگی حقیقتہً لڑکی زانی
ہی کی ہے۔

"وہابی": لڑکی تو شریعت کے لحاظ سے ہوتی ہے نہ کہ نطفے سے جب نکاح شرعی
نہیں ہوا تو مزنیہ اس کی بیوی نہیں تو اس کے نطفے کا اعتبار کیسے ہوگا کہ لڑکی اس

کے نطفے کی ہے چونکہ تعلق شرعی نہیں لہٰذا اس کے نطفے کی لڑکی سے نکاح شرعی جائز ہوا۔

"محمد عمر": وہابی صاحب ہیراپھیری کر کے اپنی لڑکی کا لطف نہیں چھوڑ سکتا مال
وہابن سے زنا کا لطف اٹھایا اور حرام کا لطف زیادہ لطیف معلوم ہوتا ہوگا اس لئے
اپنے لطف پر اپنی نسل کو قربان کرتا ہے ساری نسل ہی حرامزادی بنادیتا ہے اچھا بھئی
یہ تو بتاؤ کہ ایک خاندان سکھ، عیسائی یا ہندو وغیرہم اسلام قبول کرتا ہے اب بتاؤ کہ
سابقہ کافر مسلم کی لڑکی جوان ہے لیکن شرعی نکاح پیدا شدہ نہیں کیا بعد از قبول
اسلام تم اس باپ بیٹی کا نکاح کر دوگے؟ ہرگز نہیں! ثابت ہوا کہ نطفے کا اعتبار
ہے جس آدمی کا نطفہ ہے اس سے لڑکی پیدا ہوگی تو مذہب اسلام میں اس کے نطفے
کی لڑکی سے نکاح حرام ہوگا اور جو اس سے پیدا ہوگا وہ حرامزادہ ہی کہلائیگا ہاں!
جس آدمی نے اپنی لڑکی سے نکاح کیا وہ وہابی ہے لڑکی بھی وہابن ہی ہوگی وہابی باپ
نے اپنی وہابن لڑکی سے نکاح کرلیا تو نکاح خوان اور گواہاں بھی وہابی ہی ہوں گے اور
جو باپ بیٹی سے اولاد پیدا ہوگی وہ بھی وہابی سبحان اللہ دنیا میں وہابیوں کی کیا نسل پلید ہے
جس سے مسلمانوں کو رشتہ داری حرام ہے۔

آدمی کا نطفہ عورت کے رحم میں پڑا جب عورت نے جنا تو لڑکی پیدا ہوئی جس آدمی کے
نطفے سے اپنی لڑکی جوان ہوئی تو اس کے ساتھ نطفے والے کا وہابی نے نکاح پڑھ دیا لوگ
اس کو بیٹی کا خاوند کہیں گے وہابیہ یا وہابی پیدا ہوا بھلا اس کو کیا کہا جاوے گا۔ یہ
ہے وہابی کی پہلی نسل۔

چیلنج

یکصد روپیہ انعام اس وہابی کو دیا جائے گا۔

جو قرآن، حدیث، صحابہ کرام، تابعین اور تابعین سے ثابت کرکے ایک جزیہ
دے کہ کسی نے اپنی مزنیہ کی اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح کیا ہو ورنہ سارے مسلمان
وہابیوں کو کیوں جہنم کی آگ میں لے جاتے ہو۔ غیر مقلدین وہابیوں کے معتقدوں کو
چاہیئے کہ وہ اپنے مذہب کے مولویوں پر زور دیں کہ تم اہلحدیث ہونے کا دعویٰ
کرتے ہو اور حدیث شریف میں جو مسئلہ مذکور نہ ہو اس کو بدعت کہتے ہو اب ہمیں
جزیہ دکھاؤ کہ جس شخص نے کسی عورت سے زنا کیا ہو اس کے نطفے سے لڑکی پیدا ہو تو جوان ہو
پر اس کی ماں کا زانی اس کے نطفے کی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے اور اس کی اولاد
کوئے وہابی حلال پیدا ہوئے یا حرامی؟ اگر یہ جزیہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
سے نہ دکھا سکیں تو اپنے مولویوں کو مجبور کرو کہ یا تو اس مسئلہ سے توبہ کرو یا ہم وہابیت
سے تائب ہوتے ہیں کیونکہ ہمارے اس مسئلہ کی بنا پر لوگ ہمیں دھی و خصم طعن دیتے
ہیں ہم دنیا میں منہ دکھانے کے قابل نہیں۔ کہلاتے ہیں اہلحدیث اور نسل ایسی پلید
ہو یہ بڑی شرم کی بات ہے۔ دوسروں پر فوراً بدعت اور شرک کا فتویٰ کہ یہ مسئلہ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں لہٰذا بدعت ہے شرک ہے اور
خود دنیا سے حدیث سے کوسوں دور نکل جائیں پھر بھی اہلحدیث کہلائیں توبہ کرنی اور
تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔

قرآنی فیصلہ ۲

النساء ۴/۲۳ } وَبَنَاتُكُمْ قرآنی فیصلہ ہے کہ تمہاری بیٹیاں تم پر حرام ہیں
کفر کی حالت میں بیٹی پیدا ہو یا اسلامی حالت میں جماع سے یا زنا سے ہو

عورت اپنے نطفے کی لڑکی سے بفرمان خداوندی نکاح کرنا حرام ہے۔ نکاح خواں گواہان
کا نکاح بھی باطل ہوگیا اور ان دونوں سے اولاد حرامی ہوگی۔

(۲) فتویٰ نذیریہ ۲/۱۶۷ } سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے باغوائے
نفس امارہ ایک عورت سے زنا کیا بعد اس کے مزنیہ کی لڑکی سے
نکاح کیا اور بعد نکاح کے بھی دونوں سے وطی کی تو نکاح درست ہوا یا نہیں برتقدیر عدم
جواز صورۃ نباہ کی ہے یا نہیں بینوا و توجروا۔ الجواب نکاح مذکورہ درست ہوا
اس لئے کہ یہ عورت ان عورتوں میں سے نہیں جن سے نکاح حرام ہے۔

(۳) نزل الابرار ۲/۲۱ } فَلَوْ زَنَا بِامْرَأَةٍ تَحِلُّ لَهُ أُمُّهَا وَبِنْتُهَا =
اور اگر کسی شخص نے زنا کیا کسی عورت سے اس مرد کے
لئے اس مزنیہ کی ماں اور بیٹی جائز ہے۔

پہلے زمانے میں مشہور تھا کہ گھوڑی مرجائے تو اس کی بچی پر زین ڈال لیا جائے
تو جائز ہے یا نہیں یہ کسی وہابی کا ہی مسئلہ ہے سنی یہ کام نہیں کرسکتا۔
ایک وہابی نے ایک عورت سے زنا کیا اس سے لڑکی پیدا ہوگئی مزنیہ نے لڑکی
کی پرورش کرکے جوان ہونے پر اپنے زانی کو دے دی کہ تم اپنی لڑکی لے جاؤ
اس کو کرائی لیتا۔ یار رکھتا نہیں تو اس کے زانی نے اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح کرلیا
حنفی یا عام مسلمان تو اس سے نکاح کر نہیں سکتا وہابی ہی پڑھیگا گواہان بھی وہابی ہی
ہوں گے تو شرعاً نکاح خواں گواہان وغیرہم کے نکاح فاسد ہوگئے اب باپ اور
بیٹی کے اکٹھے ہونے سے جو اولاد پیدا ہوگی یقیناً وہ وہابی ہیں۔

قرآنی فیصلہ ۳

پشت کے نطفے کا اعتبار قرآن کریم سے

الاعراف ۹/۲۲ { وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا ۔

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب آپ کے پروردگار نے حضرت آدم علیہ السلام پشتوں کی اولاد سے ان کی نسل نکالی اور انہی پر ان کو گواہ بنایا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں سب نے عرض کیا ہاں ہم نے گواہی دی ۔

اس آیت خداوندی میں اللہ تعالے نے من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم جو آدم علیہ السلام کی پشتوں سے اولاد تھی ان کا ذکر فرمایا یعنی مردوں کی پشتوں سے جو نطفے منتقل ہوتے ہیں ان کا اعتبار کیا من ظھورھم ذریتھم نے تمہارے وہابی مذہب کا قلع وقمع کر دیا یعنی اللہ تعالے کے نزدیک بھی مرد کی پشت میں جو نطفہ منتقل ہو کر عورت کی رحم میں اترتا ہے اسی کا اعتبار ہے ۔

قرآنی فیصلہ ۴

دوسری دلیل قرآنی ۔

النساء ۴/۴ { وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ اور تمہارے صلبی

بیٹوں کی بیویاں تم پر حرام ہیں ۔

اس آیۃ کریمہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے صلبی بیٹے کی جورو کو حرام کیا یعنی صلب کا لحاظ کیا۔

مسئلہ (۱)

تیسری قرآنی دلیل

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے زنا کیا اس سے اسی کے نطفے کا لڑکا پیدا ہوا اس لڑکے کی آگے شادی ہو گئی اب اس حرامی لڑکے نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو قرآن کریم کے لحاظ سے وہ مطلقہ عورت اس کے طلاق کے باپ زانی پر حرام ہے وہ نکاح نہیں کر سکتا کیونکہ حکم خداوندی وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ کے قانون خداوندی کی زد میں ہے لیکن تمہارے مصنوعہ وہابی قانون کے مطابق حلال ہے تو از روئے قرآن کریم تمہارا فرقہ وہابیہ مکذب قرآن ثابت ہوا اور قرآن کی قرآنی تفسیر سے ثابت ہو گیا کہ زانی کے نطفے کا اعتبار ضرور ہے تو زانی کے نطفے سے جو لڑکی پیدا ہوئی ہے اس کا باپ وہی ہے جس کا وہ نطفہ ہے لیکن اس کی نسبت مجازاً اس کی والدہ کے خاوند حقیقی کی طرف ہو گی اور سات پشتوں تک حلالی اس کو اپنے نکاح میں نہیں لا سکتا اب اگر اس لڑکی کو جس کا وہ نطفہ ہے ۔ اس مرد نے اس لڑکی سے نکاح کر لیا تو از روئے قرآن کریم باپ نے بیٹی سے نکاح کیا کیونکہ اسی کے نطفے کی لڑکی ہے ۔

مسئلہ (۲)

چوتھی قرآنی دلیل

بتاؤ وہابیہ کسی عورت نے کسی لڑکی کو دودھ پلایا اب اس مرضعہ یعنی دودھ پلانے والی کا خاوند اس کی عورت کے دودھ پینے والی کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں ؟ ہرگز نہیں کیونکہ وہ اس کا رضاعی باپ ہے اگر رضاعی باپ بیٹی سے جس نے صرف اس کی

بیوی کا دودھ پیا ہے نکاح نہیں کر سکتا تو مرد اپنی مزنیہ اپنے نطفے کی لڑکی سے کیسے نکاح کر سکتا ہے۔

تو قرآنی دلائل سے ثابت ہوا کہ زانی اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا حرام ہے اس کی اولاد حرامی

قرآنی فیصلہ ۵

السجدہ ۲۱/۱ { ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝
پھر ہم نے اس کی نسل کو گندے پانی ملے ہوئے سے پیدا کیا۔

اس آیۃ کریمہ میں بھی رب العزۃ نے نطفے سے نسل کو فرمایا ثابت ہوا کہ اس آیۃ قرآنیہ کے رو سے بھی نطفے سے نسل کا اعتبار کیا گیا۔

کیوں جی وہابیو تم کہتے ہو کہ نسل قطرے والے کی نہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ نسل میں قطرے کا اعتبار ہے اب تم سوچو کہ تم قرآن کریم کے قائل ہو یا منکر

وہابیوں کی دوسری نسل

وہابی باپ بیٹے کی مشترک عورت

(۱) نزل الابرار ۲/۲۸ مصنف وحید الزمان حیدر آبادی { وَلَوْ جَامَعَ اَحَدٌ زَوْجَةَ اَبِيْهِ سَوَاءٌ كَانَ بَالِغًا اَوْ صَغِيْرًا بَالِغٌ خَصِيًّا اَوْ مُرَاهِقًا لَمْ تَحْرُمْ عَلٰى اَبِيْهِ لِمَا قَدَّمْنَا اَنَّ حُرْمَةَ الْمُصَاهَرَةِ لَا تَثْبُتُ بِالزِّنَا۔

اور اگر کسی شخص نے اپنے باپ کی بیوی سے جماع کیا بالغ ہو یا نابالغ چھوٹا ہو یا ہیجڑا اس کے باپ پر وہ عورت حرام نہ ہوگی جیسا کہ حرمت مصاہرہ میں ہم بیان کر چکے ہیں زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی اور اس سے جو لڑکی یا لڑکا پیدا ہوگا وہابی یا وہابیہ۔

قرآنی فیصلہ

النساء ۴/۴ { حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ
تمہاری مائیں تم پر حرام کی گئی ہیں۔

النساء ۴/۴ { وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ
جن کے ساتھ تمہارے باپ دادا نے نکاح کیا ہے تم نکاح نہ کرنا۔

وہابیوں کے مذہب میں باپ بیٹے کی مشترکہ عورت ہو سکتی ہے

(ب) نزل الابرار ۲/۲۱ { فَلَوْ زَنَا بِامْرَأَةٍ تَحِلُّ لَهٗ اُمُّهَا وَبِنْتُهَا وَكَذٰلِكَ لَوْ زَنَا اِبْنُهٗ بِامْرَأَةٍ تَحِلُّ لِاَبِيْهِ وَكَذٰلِكَ لَوْ زَنَا اَبُوْهُ بِامْرَأَةٍ فَتَحِلُّ لِاِبْنِهٖ خِلَافًا لِلْجُمْهُوْرِ

اگر کسی نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس عورت کی ماں اور بیٹی اس زانی کے لئے حلال ہے اور اسی طرح اگر کسی کے بیٹے نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا تو وہی عورت باپ کے لئے بھی حلال ہے اور اسی طرح اگر اس کے باپ نے کسی عورت سے زنا کیا تو وہی عورت بیٹے کے لئے بھی حلال

ہے یہ مسلک جمہور محدثین کے خلاف ہے۔

قرآنی فیصلہ

وامہات نساء کم تمہاری عورتوں کی مائیں تمہارے لئے حرام ہیں۔

وہابی کی تیسری (۳) نسل

وہابی اگر ماں یا بہن سے زنا کرے تو لطف کے بدلے مہر مثل دے

نزول الابرار ۲/۳۱ } وَلَوْ دَخَلَ بِالْمُحَرَّمِ مِنْهُ فَلَهَا مَهْرُ الْمِثْلِ۔ اگر کسی شخص نے محرمات (یعنی ماں بہن بیٹی) سے زنا کیا تو اس کو حق مہر بھی دینا پڑے گا۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم غیر مقلد وہابی کو اپنی ماں بہن سے دخول کرنے سے لطف آتا ہے پھر ماں بہن سے لطف اٹھانے سے مہر مثل کی رقم بھی ادا کرے تاکہ ماں بہن سے جو اس کے نطفے کا بچہ پیدا ہوگا وہ صحیح وہابی بن جائے کیونکہ مہر مثل دیا ہوا ہے کیوں جی یہ ہے نسل وہابین جس ہیں اور کسی مذہب کا حصہ نہیں آریہ سناتن دھرمی، سکھ، عیسائی اور کمیونسٹ وغیرہ بھی اس سے مبرا ہیں ماں اپنے سگے بیٹے یا بہن اپنے سگے بھائی سے زنا کرے تو صرف زانی بیٹے اور بھائی کو حق مہر جو باپ یا بہنوئی نے دیا ہے ادا کرے اور وہابی نسل مضبوط ہو جائے تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ یہ حرامی ہے بلکہ وہ پکا وہابی ہے۔

وہابی کی چوتھی نسل

سسر نے اگر بہو سے جماع کیا تو بیٹے پر حرام نہیں

نزول الابرار ۲/۲۸ } وَكَذَالِكَ لَوْ جَامَعَ زَوْجَةَ اِبْنِهٖ لَا تُحَرَّمُ عَلٰی اِبْنِهٖ اور اسی طرح اگر کسی شخص نے اپنے بیٹے کی بیوی سے جماع کیا اس کے بیٹے پر عورت حرام نہیں ہوگی۔

(۱) کوئی آدمی اگر اپنی بہو سے زنا کرے تو وہابی کہتا ہے اس نے جماع کیا۔

(۲) جب بہو سے سسر نے زنا کیا تو وہابی مذہب میں لڑکے پر وہ عورت حرام نہیں ہوئی بلکہ بلاشک بیٹا بھی اس کو استعمال کرتا ہے۔

(نوٹ) وہابی صاحب بھلا یہ تو بتاؤ کہ جب سسر نے اپنی بہو سے زنا کیا تو اس سے کون پیدا ہوگا؟ وہابی یا وہابن کیونکہ اور کسی مذہب میں تو وہ داخل ہو سکتا ہی نہیں کسی مذہب میں اس کا جواز ہے تمہارے وہابیوں کے سرغنہ سید نذیر حسین صاحب دہلوی کا فتویٰ سنا دیتا ہوں۔

فتاویٰ نذیریہ ۲/۱۵۵ } سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کسی شخص نے اپنے لڑکے کی بیوی سے جبراً زنا کیا آیا وہ عورت اپنے خاوند کے نکاح میں رہی یا نہیں اور وہ عورت خاوند سے کس قدر مہر لینے کی مستحق ہوگی۔ بینوا وتوجروا۔

الجواب شافعیہ اور حنفیہ و مالکیہ کے نزدیک وہ عورت اپنے خاوند کے نکاح سے نکل گئی اور اس کو مہر مثل دینا پڑے گا اور مہر مثل کے معنی یہ ہیں کہ اس عورت کی بہنیں

عورتوں میں جس قدر کم سے کم مہر کا رواج ہو دلوایا جائے لیکن شافعیہ اور احمدیہ کے نزدیک وہ عورت اپنے خاوند کے نکاح سے باہر نہیں ہوتی صرف زنا کرنے والے پر گناہ ہوا اور اس عورت کو گناہ کچھ نہیں ۔ اس لئے کہ وہ مجبور تھی اور حرام کرنے سے حلال چیز حرام نہیں ہوتی ۔

فتاویٰ ستاریہ $\frac{1}{114}$ ، فتاویٰ ستاریہ $\frac{2}{118}$ } سوال (۱۹۹) زید نے اپنے لڑکے حقیقی کی منکوحہ سے زنا کیا اب اس کے لڑکے کا نکاح قرآن وحدیث کی رو سے ہے یا نہیں دیگر زید سے سلام کلام اور اس کے گھر کا کھانا پینا جائز ہے یا نہیں زید نے اپنے گناہ سے توبہ کر لی ہے اور نمازی پکا ہے شیطان کے بہکاوے میں آگیا اور گناہ ہو گیا ۔ (سائل مولوی عبدالرحمٰن خان ضلع حصار)

جواب (۱۹۹) زید اور اس کے لڑکے کی منکوحہ پر حد شرعی لازم ہے زید کے زنا کرنے کی وجہ سے اس کے لڑکے پر اس کی منکوحہ حرام نہیں ہوتی نکاح قائم ہے ۔

قرآنی فیصلہ

النساء $\frac{4}{4}$ } وَحَلَائِلُ اَبْنَائِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۔ جو تمہاری پشتوں سے بیٹے ہوئے ان کی بیویاں تم پر حرام ہیں ۔

وہابیو! اب تم بتاؤ کہ ایسی وہابی جس سے سسر نے زنا کیا اب اس سے جو وہابی پیدا ہوگا ۔ بتاؤ اس بیوی مرزیہ وہابیہ کے پیٹ سے وہ اس کے خاوند کا بھائی بھی ہوا کیونکہ اس کے باپ کا نطفہ ہے اور بیٹا بھی کیونکہ تمہارے نزدیک اس کا نکاح باقی ہے تو اس کو دوہرا فائدہ ہوا بھائی اور بیٹا تو دو کا وارث بنا کیونکہ بھائی

کا اور بیٹا بھی تو ایک ہی رحم سے دوہرا رشتہ ثابت ہو گیا ۔
وہابیو یا تم تو حیوانات کی جنس بن گئے جیسا کہ ان میں ایک مؤنث پر باپ بیٹا دونوں ان میں ایسے ہی تمہارے مذہب میں بھی یکساں ہیں ۔

وہابی کی پانچویں نسل

وہابی کے نزدیک ساس سے جماع

دلیل الابرار $\frac{2}{28}$ } وَكَذَا لِكَ لَوْ جَامَعَ اُمَّ امْرَأَتِهٖ لَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَأَتُهٗ ۔

اور اسی طرح اگر کسی شخص نے اپنی ساس سے جماع کیا اس پر اس کی عورت حرام نہیں ہوتی ۔

(۱) وہابی کے اس مسئلہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ وہابیوں میں ساس سے جماع ہوتا ہے زنا نہیں ۔

(۲) وہابیوں کے نزدیک ساس سے جماع کرنے والے پر عورت حرام نہیں ہوتی بلاشک دونوں کو استعمال کرتا ہے جو اس سے پیدا ہو گا وہ وہابی یا وہابیہ اب تم سوچو کہ وہابی سے رشتہ ناطہ کرنا کیسا ہے ؟

قرآنی فیصلہ

النساء $\frac{4}{4}$ } وَاُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ ۔ اے مسلمانو تمہارے لئے تمہاری عورتوں کی ماؤں سے نکاح کرنا حرام ہے ۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جن سے نکاح کرنا حرام ہے ان سے صحبت ا
ہر حالت میں حرام ہے۔

وہابی کی چھٹی نسل

وہابیوں کے مذہب میں اپنی سگی نانی اور دادی سے نکاح جائز ہے

کتاب التوحید والسنۃ مولفہ مولوی عبدالاحد خانپوری وہابی ۳، ۲ } (مولوی ثناء اللہ امرتسری نے) دادی اور نانی کے نکاح کرنے کو مباح اور جائز کر دیا سوتیلے جا[...] پوتی سے نکاح جائز کر دیا اپنی اخبار (اہلحدیث) ا[...]
۲۱ محرم سنہ ۱۳۳۰ھ میں سگی نانی اور دادی کو وہابی نواسا اور پوتا نکاح کر[کے] اپنے گھر علی الاعلان آباد کر سکتا ہے اور اس سے جو اولاد ہو وہ اصل غیر مقلد وہا[بی] ہوگا کیونکہ اور کسی مذہب میں اس کی گنجائش ہی نہیں۔

واہ واہ وہابیوں کی عجیب نسل ہے۔

کیوں بھئی مسلمانو ہم اہلسنت وجماعت سچ کہتے ہیں کہ غیر مقلد وہابی سے رشتہ ناطہ حرام ہے اب تو تمہیں تسلی ہو گئی یا دنیا سے وہابیت کو کچھ جواب دیں کہ یہ ا[...] اور ہمارے اکابرین کا مسلک نہیں ہے۔

النساء ۴ { حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ } اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم پر تمہاری مائیں حرام کی گئی ہیں۔

لفظ ام والدہ پر بھی بولا جاتا ہے والدہ کی والدہ اور اوپر تک سب پر لفظ ام استعمال ہوتا ہے ایسے ہی ام والد پہ دادی پر اوپر تک لفظ استعمال ہوتا ہے۔

مفردات راغب ۲۱ } الام بإزاء الاب وهي الوالدة القريبة التي ولدته والبعيدة التي ولدت من ولدته

ماں باپ کے مقابلے میں اور وہ والدہ قریبہ ہے جس نے اسے جنا اور بعیدہ بھی جیسے اس کی والدہ کو جنا۔

ثابت ہوا کہ ام ماں اور باپ دونوں جانب سے تمام ماؤں پر بولا جاتا ہے جس نے نانی اور دادی کے ساتھ نکاح جائز کر دیا تو ماں کے ساتھ اس نے نکاح حلال کر دیا پہلے سنا کرتے تھے کہ فلاں نانی و خصم دادی و خصم لیکن جب سے وہابیوں کی کتابیں پڑھیں اور تعلقات بنے تو پتہ چلا کہ واقعی نانی اور دادی کے خصم بھی دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ اور وہ صرف ایک وہابی فرقہ ہے ورنہ ان کے علاوہ جنگلی اور سانسی بھی ایسا فعل نہیں کر سکتے۔

وہابی کی ساتویں نسل

غیر مقلدین وہابیوں کے مذہب میں کنجری بازی جائز ہے

نزل الابرار مصنفہ وحید الزمان ۲/۳ } وكذلك بعض اصحابنا في نكاح المتعة فجوزوها لانه كان ثابتا جائزا في الشريعة كما ذكره في كتابه فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ اجورهن بقراءة ابي بن كعب وابن مسعود فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ إِلَى أَجَلٍ مسمى يدل صراحة على اباحة المتعة فالاباحة قطعية لكونه ودفع الاجماع عليه التحريم ظني۔

اور اسی طرح ہمارے بعض اصحاب کے نزدیک نکاح متعہ جائز ہے اس
لئے کہ متعہ پہلے شریعت میں جائز و ثابت ہے۔ جیسا کہ اللہ کی کتاب
سے ثابت ہے فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
قراءۃ ابی بن کعب اور عبد اللہ بن مسعودؓ کی فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ
بِهٖ مِنْهُنَّ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى تک دلالت کرتی ہے متعہ کے مباح ہونے
پر تو اباحت قطعی ہے اور کیونکہ اس پر وہابیوں کا اجماع وہابیوں میں
یقینی ہے اور حرمت ظنی ہے۔

(نوٹ) مسلمانو! اب تم فیصلہ کرلو کہ پیسے دے کر کچھ وقت کے لئے عورت سے
صحبت کی پھر اس کے بعد وہ دوسرے کے پاس گئی جتنوں کے پاس بعد میں وہ گئی
بچے پیدا ہوں گے وہ وہابی یا وہابیہ۔ اب تم سوچو کہ وہابی سے رشتہ ناطہ میل جول
ہے یا نہیں؟

(نوٹ ۲) کیوں جی وہابیو! تمہارے حافظ جی تو کہا کرتے ہیں کہ کنجریاں سب گیارھویں
پکاتی ہیں اور تمہارے اکثر ملاں بھی سٹیجوں پر للکار للکار کر کہتے ہیں اور اس وقت یوں
ہے کہ دنیا کے کنجروں کے دلال اعلان کر رہے ہیں حالانکہ کوئی کنجری میرے خیال میں
نماز میں پڑھ لیتی ہوگی کوئی روزہ بھی شاید رکھ ہی لیتی ہوگی لیکن قربانی کے بڑے بڑے
تو کنجر بازاروں میں سجا سجا کر لئے پھرتے ہیں کیا قربانی کو حرام کردو گے نماز روزہ بند کردو گے
نہیں ان کی نیکی میں فرق نہیں آئے گا گو ان کے اعمال عاملین بد ترین ہی کیوں نہ ہوں
ہی کنجریاں اگر گیارھویں کا کھانا پکائیں تو نفس گیارھویں حرام نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ کا
البتہ فاعل کے فعل بدکرداری کی وجہ سے گیارھویں کے مسئلہ پر کوئی حرامت لازم نہیں آتی

کی کمائی کا کھانا حرام ہے خواہ گیارھویں کا ہو یا خدا واسطے کیوں نہ ہو۔
اب تمہارے علماء نے تو کنجری بازی کا فتویٰ ہی تحریراً ثبت فرما دیا تو تمہارے مذہب میں
کنجر بازی جائز ثابت ہے تو یہ پیشہ وہابی مذہب کو مبارک ہو پھر کنجریاں تو میرے خیال سے فرج میں
عطر کا پھنبہ نہ رکھتی ہوں گی لیکن وہابی ملاؤں نے تو گاہکی بڑھانے کے لئے اپنی وہابنوں کو حیض سے
فراغت کے بعد عطر کا پھنبہ رکھنے کا اعلان بھی کر دیا جو انشاء اللہ العزیز اس کا ذکر آئیگا۔
اس حوالہ وہابیہ سے ثابت ہوا کہ یہ مذکورہ فرقہ تو سارے کا سارا ہی فرقہ وہابیت میں پکا ثابت
ہوا سبحان اللہ کیا مستند مذہب ہے؟

وہابی فرقہ فرج پرست ہے

فقہ محمدیہ حصہ اول ۳۲ } حائضہ حیض سے پاک ہو کر جب غسل کرے تب دھجی یا روئی کے ساتھ خوشبو لگا کر شرمگاہ کے اندر رکھ دے۔

مسلمانو! وہابیہ عورت استرے سے زیر ناف بال صاف کر کے اور خوشبودار
روئی یا کپڑے کا ٹکڑا اپنی شرمگاہ میں رکھے تو یہ سب گاہکی کی زیادتی کے علامات سے
نہیں ہے؟ ادھر تم نے کنجری بازی کو جائز کر دیا ہے ادھر سودا عام کرنے کے لئے فرج
میں خوشبودار پھنبہ رکھنے کا حکم صادر فرما دیا اب فیصلہ تم پر ہے کہ وہابی مذہب فرج
پرست ثابت ہوا یا نہ؟ اور کیا یہ سنت ہمارا جوان ہماجنوں کی نہیں ہے؟ ہماجن
بھاشے فرج پرستی تو کرتے ہیں جیسا کہ ان کے بتوں سے عیاں ہے شاید ان کے مذہب
میں بھی فرج میں خوشبو کا پھنبہ رکھنا نہ ہو گا ہم احناف اگر کسی بزرگ کی قبر پر خوشبودار
کپڑا بچھا دیں تو تم فوراً ہم پر قبر پرستی کا فتویٰ جڑ دیتے ہو لیکن تم تو یار فرج پرستی میں مبتلا

سے بھی تجاوز کر جاؤ تو مضائقہ نہیں اسی لئے تم جس کھانے پر قرآن مجید پڑھا جا
کھا سکتے۔ انبیاء علیہم السلام کی طرف سے مسنون طریقہ پر صدقہ کیا جائے یا او
کی طرف سے نیاز تقسیم کی جائے تو وہ تمہارے اندر نہیں جا سکتا تمہارے لئے
باقی مسلمانوں کے حلال پاک تمہارے لئے ہندو کے گھر کی پکی ہوئی چیز مبارک
طیب مومن کے لئے حرام رجس اور خبیث ہوتی ہے۔ یہ تمہاری فرج پرستی او
پرستی کا نتیجہ ہے۔

او اہلحدیث بھائیو! آؤ اس فرج پرست مذہب کو ترک کر کے اولیا
اپنا رابطہ قائم کرو اور ان نفس پرست خواہشات کو ترک کر کے خدائی عباد
ترقی کرنے کے لئے سُنّی مذہب میں شامل ہو جاؤ۔

"مسلمان" مولوی صاحب وہابیوں میں اتنی زیادہ شہوت پرستی کیوں ہے؟
"محمد علی" ان کے اکثر اقوال و اعمال ہی کا دارومدار ہی نفسانی شہوۃ پر ہے
مثلاً زیر ناف بال ان کی عورتیں استرے سے مونڈتی ہیں یہ وہابی مذہب
فتویٰ ہے سنیئے۔

وہابن کو زیر ناف بال استرے سے مونڈنے کا حکم

فتاویٰ ستاریہ ج۳ } سوال (۲۰۲) کیا عورتیں زیر ناف کے بال استرے سے
ہیں میں نے سنا ہے کہ جو عورت استرہ استعمال کرے گی اس کی
اتنی بھاری ہو جائے گی کہ اس کا جنازہ اٹھایا نہیں جا سکے گا۔ اس لئے عورتوں
صرف پاؤڈر سے ہی صفائی کرنی چاہیئے شرعاً کیا حکم ہے؟ (محمد دین ریاستی)

جواب: (۲۰۲) عورتیں مردوں کی طرح استرہ استعمال کر سکتی ہیں یہ محض وہم اور
بنیادی ڈھکوسلہ ہے کہ استرہ کے استعمال کرنے سے عورت کا جنازہ بھاری ہو جاتا
ہے یہ خیال سراسر لغو اور باطل ہے استرہ بال صفا کرنے کا ایک اوزار ہے اور
نظافت و صفائی اور پاکیزگی ہے۔

کیوں وہابی صاحب اس مسئلہ میں تو یار تم نے سب کمینوں کو بھی مات کر دیا
اپنی شرافت کا ڈھنڈورا تمام دنیائے اسلام میں پیٹتے ہو کچھ خدا کا خوف کرو وہابی
اسلام کے باقی سب مخالفین فرقوں سے لطف میں ترقی کر گئی ہے۔

عورت استرے سے زیر ناف بال صاف کرنے فرج کے اندر عطر کا پھنبہ رکھے
اگر مسجد میں مردوں کے شانہ بشانہ ٹخنے سے ٹخنہ ملا کر ٹانگیں چوڑی کر کے کھڑی ہو اور
فرج میں منی اتر آئے تو نماز میں آگے ہاتھ یا کپڑے سے روکاوٹ بنائے نماز میں فرق
نہ آئے گا۔

وہابی کی آٹھویں نسل

تین وہابی اور ایک وہابن

نزل الابرار ج۲ } وَاِذَا اشْتَرَكَ ثَلٰثَةٌ فِيْ وَطْءِ اَمَةٍ فِيْ طُهْرٍ مُّتَكَسِّهَا
كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فِيْهِ فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ وَادَّعَوْهُ جَمِيْعًا
فَيُقْرَعُ بَيْنَهُمْ وَمَنِ اسْتَحَقَّهُ بِالْقُرْعَةِ فَعَلَيْهِ لِلْاٰخَرِيْنَ
ثُلُثَا الدِّيَةِ ۔

جب ایک مشترکہ لونڈی کے ایک ہی طہر میں تین آدمیوں نے صحبت کی اور

بچہ پیدا ہوا تینوں نے بچے کا دعویٰ کیا تو ان کے درمیان قرعہ ڈالا جائیگا قرعہ نے جس کو مستحق بنا دیا وہ مستحق ہے اور اس پر دوسروں کو حصہ ادا کرنا ہوگا۔

(نوٹ) جو اس سے پیدا ہوگا وہ بچہ وہابی ہی کہلائیگا۔

قرآنی فیصلہ

النساء پ۵ { وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ اور خاوندوں والیاں عورتیں تم پر حرام کی گئی ہیں۔ اسلام میں خاوند ایک ہی ہے لیکن وہابی مذہب میں تین تین کی مشترکہ بن سکتی ہے

وہابی کی نویں نسل

غیر مقلدین وہابیوں کے نزدیک تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق رجعی واقع ہوتی ہے بلا نکاح رجوع کر سکتا ہے

(۱) عرف الجادی ۱۲۱ { از ادلہ متقدمہ ظاہر است کہ سہ طلاق بیک لفظ یا الفاظ دریک مجلس بدون تخلل رجعت یک طلاق باشد اگرچہ رجعی باشد

سابقہ دلائل سے ظاہر ہے کہ تینوں طلاقیں ایک ہی لفظ سے یا کئی الفاظ سے ایک مجلس میں بغیر حیض کے رجوع کرے طلاق ایک ہی واقع ہوگی اگرچہ طلاق رجعی ہوگی۔

کسی شخص نے اگر ایک وقت میں تین طلاقیں دے دیں تو رجوع کرے کوئی حرج نہیں اور اس سے جو پیدا ہوگا وہابی اصلی ہوگا۔

(۲) فقہ محمدی ۲/۱۱۱ { اور جس نے اکٹھی تین طلاقیں دے دیں تو تین شمار میں نہ ہونگی۔

ایک رجعی ہوگی

(۳) فقہ محمدی کلاں ۸۹ { تین طلاقیں ایک دفعہ دے دینی یعنی کہنا کہ میں نے تجھ کو تین طلاقیں دیں حرام اور منع ہیں اور اسی طرح تین طلاقیں ایک مجلس میں دینی بھی حرام ہیں لیکن اگر ایک بار تین طلاقیں دے دیوے تو فقط ایک طلاق ہی پڑیگی جس میں رجوع حلال ہے یا نکاح کرنے کی اس میں کوئی حاجت نہیں۔

اگر کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاقیں دے مفتی وہابی نے رجوع کا فتویٰ دے دیا اس نے رجوع کر لیا مفتی کا نکاح ٹوٹ گیا اس سے جو بیٹا پیدا ہوگا وہابی جس نے تین طلاقیں دے کر پھر رجوع کر لیا جو اس سے پیدائش ہوا وہ وہابی یا وہابن ارجح۔

(۴) فتویٰ نذیریہ ۲/۱۶۹ { سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں بیک جلسہ دیں پس یہ طلاق بائن ہوئی یا رجعی بینوا توجروا

الجواب یہ طلاق رجعی ہوئی اس واسطے کہ ایک جلسہ میں تین طلاق دینے سے صرف ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہے۔

(۵) فتویٰ ستاریہ ۱/۴ { سوال (۹۳) درمیان زید اور ہندہ کے کچھ تکرار ہوگئی زید نے مجلس واحد میں ہندہ کو تین طلاقیں دیدیں بعدہ دو فرضامند ہو گئے چاہتے ہیں کہ رجوع کرلیں اس میں شریعت کیا فیصلہ دیتی ہے رسائل عبدالکریم از دہلی)

جواب (۹۳) زید ہندہ سے بخوشی رجوع کر سکتا ہے۔

یہ مذکورہ مسئلہ غیر مقلدین وہابیوں نے عیسائیوں سے لیا ہے عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہا السلام اور خداوند کریم یعنی اقانیم ثلثہ ایک خداوند ہے

یعنی عیسائی انیس سو برس سے آجتک یہ نہیں سمجھ سکے کہ گنتی میں تین اعداد ایک ہی باہم
علیحدہ علاوہ ازیں تین کی گنتی ایک نہیں ہوسکتی اور ایک تین نہیں ہوسکتے کیونکہ اگر ایک
تین نہیں اور اگر تین ہیں تو ایک نہیں وہابی مذہب بھی چونکہ عیسائیت سے نکلا ہے اس
وہابی بھی کہتے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان بیک وقت اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے تو ایک ہی
لہٰذا بلا نکاح اور دوسرے خاوند سے نکاح کرنے کے رجوع کرسکتا ہے کیونکہ بیک
طلاق کہنے سے ایک ہی واقع ہوگی۔ سبحان اللہ

وہابیو! تم بھی عیسائی چکر میں گھر گئے ان کی سمجھ ونگہ میں بھی تین ایک نظر آتا ہے
بھی تین ایک ہی نظر آنے لگا۔

مختصراً اس کے متعلق احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کے اور آپ کے
خلفاء الراشدین المہدین و دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فیصلے عرض
کرتا ہوں سنیئے۔

تین طلاقوں کے متعلق قرآنی فیصلہ

البقرہ ۲/۲۹ } فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ
پھر اگر مرد نے عورت کو طلاق دی تو اس مرد کے لئے وہ عورت حلال
نہیں ہے جبتک کہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے۔

یہ حکم خداوندی اس شخص کے لئے ہے کہ جس نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے
دیں پھر جب تک عدۃ گزرنے کے بعد کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے پہلے خاوند کے
پاس کسی صورت دوبارہ نکاح میں نہیں آسکتی اگر کوئی شخص ایک دفعہ ہی تین طلاقیں دے دے تو

طلاق کی بیوی اس کے لئے حرام ہوجاتی تھی یہ تو ہے قرآنی فیصلہ جس میں ہر ماہ
طلاق دینے کا ذکر ہی نہیں ہر ماہ طلاق دے یا اکٹھی ایک ہی دفعہ مصطفےٰ صلے اللہ
وسلم نے اپنی امت کی آسانی کے لئے فرمایا میں تمہیں آسان صورت بتاتا ہوں کہ
کا ارادہ اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ہو اس کی بیوی جب حیض سے پاک ہو تو
طلاق دے یہ طلاق رجعی ہوگی یعنی ایک طلاق کہنے کے بعد بلا کسی سزا کے اپنی عورت
رجوع کرسکتا ہے اگر اس کا ارادہ فیصلے کا ہو تو رجوع نہ کرے اور دوسری دفعہ
حیض سے پاک ہونے کے بعد دوسری طلاق دے دے دوسری طلاق دینے کے بعد وہ
اس خاوند کے لئے بائنہ ہوجائے گی یعنی وہ خاوند پھر ویسے ہی رجوع نہیں کرسکتا بلکہ
دوبارہ نکاح کرکے بغیر عدۃ کے رجوع کرسکتا ہے اور اگر اس کا ارادہ فیصلے کا ہی ہو
دوسری طلاق دینے کے بعد کچھ نہ کرے بلکہ تیسرے حیض سے فارغ ہونے کے بعد پھر
تیسری طلاق دے تو اس خاوند کے لئے وہ عورت مطلقہ مغلظہ ہوجائے گی وہ قطعی حرام
ہوگئی اب بعد ازاں اگر اس خاوند کا ارادہ رجوع کا ہو تو عدۃ گزرنے کے بعد پھر کسی اور
خاوند سے نکاح کرے پھر وہ دوسرا خاوند ایسے ہی تین طلاقیں دے پھر عدۃ گزرنے کے بعد
اپنے پہلے خاوند سے نکاح کرکے اس کی منکوحہ بن سکتی ہے ورنہ نہیں تو مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم نے یہ تجویز محض مسلمانوں کو اس مصیبت سے بچنے کے لئے ہر طہر یا ہر مہینے میں ایک
طلاق کی آسانی کی اجازت فرمادی کیونکہ ایک ہی دفعہ تین طلاق دینے سے تو رجوع کی کوئی
گنجائش ہی نہ رہ جاتی تھی یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے یہ نہیں کہ ایک
دفعہ تین طلاقیں دینے سے بھی خاوند رجوع کرسکتا جیسا کہ وہابیہ کا عقیدہ ہے اگر ایک ہی دفعہ تین
طلاق کہنے سے رجوع کرنا باقی رہتا تو آپ کو تین ماہ یا تین طہر سے مقید کرنے کی کیا ضرورت

تھی اب رہا یہ کہ ایک دفعہ ہی تین طلاق کہنے سے عورت حرام ہوتی ہے یا نہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلے عرض کرتا ہوں

باب من طلق ثلاثا فی مجلس واحد

باب ہے جس شخص نے ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دیں

(۱) ابن ماجہ ۱۴۷ } حدثنا محمد بن رمح انبأ اللیث بن سعد عن اسحاق بن ابی فروة عن ابی الزناد عن عامر الشعبی قال قلت لفاطمة بنت قیس حَدِّثِيْنِيْ عَنْ طَلَاقِكِ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثًا وَهُوَ خَارِجٌ اِلَى الْيَمَنِ فَاَجَازَ ذَالِكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم۔

عامر شعبی سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے فاطمہ بنت قیس سے اس کی طلاق کے متعلق سوال کیا تو اس نے جواب دیا کہ میرے خاوند نے مین سے (ایک ہی دفعہ) تین طلاقیں لکھ بھیجیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو جائز قرار دیا۔

کیوں جی وہابیو! یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے کہ ایک دفعہ ہی تین طلاقیں کہنے یا لکھنے سے تین طلاقیں مغلظہ واقع ہو جاتی ہیں اور یہ فیصلہ عین قرآن کریم کی آیت فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ کے موافق ہے اور اس حدیث شریف کی تائید دوسرے مقام سے بھی عرض کرتا ہوں سنیئے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا فیصلہ کہ ایک دفعہ تین طلاق واقعہ ہوتی ہیں

(۲) دار قطنی $\frac{2}{430}$ } نا ابو بکر نیسابوری نا یوسف بن سعید و ابو حمید قال نا حجاج عن ابن جریج اخبرنی عطا اخبرنی عبد الرحمٰن بن عاصم بن ثابت اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهٗ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا وَخَرَجَ اِلٰى بَعْضِ الْمَغَازِيْ۔

فاطمہ بنت قیس ضحاک کی ہمشیرہ نے خبر دی کہ وہ بنی مخزوم کے ایک آدمی کے نکاح میں تھی اس کو خبر ملی کہ اس کے خاوند نے فاطمہ بنت قیس کو تین طلاقیں دے کر کسی غزوے میں چلا گیا ہے۔

یہ طلاق مغلظہ ایک ہی دفعہ تین طلاق کہنے سے واقعہ ہوئیں اس کی تشریح آگے اسی باب حدیث دار قطنی میں مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(۳) دار قطنی $\frac{2}{430}$ } قال ونا سلمة بن ابی سلمة عن ابیه ان حفص بن المغیرة طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَيْهِ وسلم ثَلٰثَ تَطْلِيْقَاتٍ فِيْ كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ فَاَبَانَهَا مِنْهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَابَ ذَالِكَ عَلَيْهِ۔

حفص بن مغیرہ نے اپنی عورت فاطمہ بنت قیس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک بار ہی تین طلاقیں کہ دیں تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

نے اس سے جدائی کا حکم جاری فرمایا اور حفص بن مغیرہ کے ایک بار ہی تین طلاق دینے کو معیوب نہیں سمجھا۔

کیوں جی وہابیو! ایک دفعہ ہی تین طلاقیں دینے کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحیح قرار دیا اب تم رجعی کہو تو کیا یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہیں ہے۔ اور تم جو ایک بار تین طلاقوں کو رجعی کہتے ہو اب بتاؤ کہ مفتی وگواہان کا نکاح بھی فاسد ہوا وہ بھی تمام عمر حرام کرتے رہے اور اولاد بھی بے نکاحی سے اور جس کو رجوع کا حکم دیا وہ بھی حرام اس سے جو اولاد پیدا ہوئی وہ بھی وہابی یہ ہے وہابی کی ذریت نسل وہابیہ۔

(۴) بیہقی شریف ۷/۳۲۹-۳۳۰ } اخبرنا ابو بکر بن الحارث الفقیہ انا علی بن عمر الحافظ انا ابو عبید القاسم بن اسماعیل نا الحسن بن عبد الملک بن زنجویہ نا نعیم بن حماد عن ابن المبارک عن محمد بن راشد عن سلمۃ بن ابی سلمۃ عن ابیہ انہ ذکر عندہ ان الطلاق الثلاث مرۃ مکروہ فقال طلق حفص بن المغیرۃ فاطمۃ بنت قیس بکلمۃ واحدۃ ثلاثا فلم یبلغنا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاب ذلک علیہ وطلق عبد الرحمن بن عوف امرأتہ ثلاثا فلم یعب ذلک علیہ احد وکذلک رواہ شیبان بن فروخ عن محمد بن راشد۔

حفص بن عمرو بن مغیرہ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس کو ایک ہی کلمے سے تین طلاقیں دے دیں ہمیں یہ بات نہیں پہنچی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو برا منایا ہو ...... اور عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اس پر کسی نے ان کو برا نہیں منایا اور اسی طرح

شیبان بن فروخ نے محمد بن راشد سے روایت کی ہے۔

(۵) احکام الاحکام ۲/۶۲ ابن ... الحلبی } عن فاطمۃ بنت قیس ان ابا عمرو بن حفص طلقها البتۃ وهو غائب وفی روایۃ طلقها ثلاثا فارسل الیها وکیلہ بشعیر فسخطتہ فقال واللہ ما لک علینا من شیء فجاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال لیس لک علیہ نفقۃ وفی لفظ ولا سکنی فامرها ان تعتد فی بیت ام شریک ثم قال تلک امرأۃ یغشاها اصحابی اعتدی عند ابن ام مکتوم فانہ رجل اعمی تضعین ثیابک فاذا حللت فآذنینی قالت فلما حللت ذکرت لہ ان معاویۃ بن ابی سفیان وابا جهم خطبانی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ابو جهم فلا یضع عصاہ عن عاتقہ واما معاویۃ فصعلوک لا مال لہ انکحی اسامۃ بن زید فکرهتہ ثم قال انکحی اسامۃ فنکحتہ فجعل اللہ فیہ خیرا واغتبطت بہ۔

قولہ طلقها البتۃ یحتمل ان یکون حکایۃ اللفظ الذی اوقع بہ الطلاق وقولہ طلقها ثلاثا تعبیرا عما وقع من الطلاق بلفظ البتۃ هذا علی مذهب من یجعل لفظ البتۃ للطلاق الثلاث ویحتمل ان یکون اللفظ الذی وقع بہ الطلاق هو الطلاق الثلاث کما جاء فی الروایۃ الاخری ویکون قولہ طلقها البتۃ تعبیرا عما وقع من الطلاق بلفظ الطلاق ثلاثا وهذا یتمسک بہ من یری جواز

اِيْقَاعُ الطَّلَاقِ الثَّلٰثِ دَفْعَةً وَّاحِدَةً لِعَدَمِ الْاِنْكَارِ مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَّا اَنَّهٗ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ قَوْلُهٗ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا اَیْ اٰخِرَ طَلْقَةٍ يَتِمُّ بِهَا الثَّلٰثُ وَقَدْ جَاءَ ذٰلِكَ فِیْ بَعْضِ الرِّوَايَاتِ اٰخِرَ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ۔

فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ اس کے خاوند عمرو بن حفص نے اس کو فوری تین طلاقیں دے دیں اور وہ مسافر تھا اور ایک روایت میں ہے کہ عمرو بن حفص نے فاطمہ بنت قیس کو تین طلاقیں مغلظ دیں اور فاطمہ کی طرف تھوڑا سا سامان دے کر اپنا وکیل بھیجا تو فاطمہ بنت قیس عمرو بن حفص سے ناراض ہو گئیں۔ عمرو بن حفص نے جواب دیا کہ خدا کی قسم مجھ پر تیرا کوئی حق نہیں بنتا تو فاطمہ بنت قیس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ واقعی اس پر تیرے لئے کوئی حق نہیں بنتا نہ نفقہ رہائش کی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس کو حکم دیا کہ تو ام شریک کے گھر عدۃ کے دن گزار پھر آپ نے فرمایا کہ اس نے میرے اصحاب کو فریفتہ بنا لیا ہے تو عبد اللہ ابن ام کلثوم کے گھر عدۃ گزار وہ نابینا ہے۔ اپنی زیبائش کے کپڑے اتار دے بعد از عدۃ مجھ سے اجازت لینا فاطمہ بنت قیس نے کہا کہ جب عدۃ گزر گئی تو میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم مجھے نکاح کے پیغام بھیجتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو جہم ہر وقت لاٹھی تیار رکھتا ہے اور معاویہ بن ابی سفیان غریب ہے اس کے پاس کچھ مال نہیں تو اسامۃ بن زید سے نکاح کرے فاطمہ بنت قیس نے کہا

کہ میں نے ضد اپنا منایا آپ نے مجھے پھر فرمایا اسامہ سے نکاح کرے آپ کے فرمان کے موافق میں نے اسامہ سے نکاح کر لیا اس میں اللہ تعالے نے بہتری کر دی اور فاطمہ بنت قیس مالدار ہو گئی۔

اب مذکورہ حدیث شریف کی تشریح ابن اشیر حلبی کی زبانی

ابن اشیر حلبی مصنف نے کہا ہے کہ فاطمہ کا قول طلاق البتۃ کا مطلب یہ ہے کہ جس سے فوری طلاق واقع ہو جاتی ہے اور تین طلاقوں سے مراد کہ فوری تین طلاقیں واقع ہو گئیں اور یہ مطلب اس شخص کے لئے ہے جو ایک دفعہ ہی تین طلاقوں کے وقوع کا قائل ہے اور طلاق واقع ہونے کا مطلب ہے کہ تینوں طلاقیں ایک دفعہ ہی ہو گئیں جیسا کہ دوسری روایت میں بھی مذکور ہے۔ اور طلاق البتۃ کا مطلب ہے کہ فوری تین طلاقیں واقع ہو گئیں اور اسی حدیث سے ایک ہی دفعہ تین طلاقوں کے وقوع کی دلیل لیتے ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حفص کو ایک دفعہ ہی تین طلاقیں دینے کو برا نہیں سمجھا اور نہ ہی ایک دفعہ تین طلاقوں کے مغلظ ہونے کو بند کر کے رجعت کا حکم فرمایا بلکہ ایک ہی دفعہ تین طلاقیں دینے کو برقرار رکھ کر عدۃ کا حکم جاری فرما دیا اور پھر تین طلاقوں کے وقوع سے کیا مراد ہو گی؟ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ طلاق مغلظہ واقعی ہو گئی کہ جس سے فوری تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ اور دوسری روایتوں میں تین طلاقوں کا ایک ہی دفعہ واقع ہونے کا ذکر آیا ہے۔

(۲) مجمع الزوائد ۴ / ۳۳۸ } عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ قَالَ طَلَّقَ جَدِّیْ اِمْرَاَةً لَهٗ اَلْفَ تَطْلِيْقَةٍ فَانْطَلَقْتُ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ أَمَا اتَّقَى اللهَ جَدُّكَ أَمَّا ثَلٰثٌ فَلَهُ وَأَمَّا تِسْعُمِائَةٍ وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ فَعُدْوَانٌ وَظُلْمٌ إِنْ شَاءَ اللهُ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ

عبادہ ابن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میرے دادا نے اپنی عورت کو ایک ہزار طلاق کر دی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سے مسئلہ دریافت کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ تیرے دادا کو خدا سے خوف نہیں آیا تین تو صحیح ہو گئیں باقی نو سو ستانویں ظلم میں شمار ہو گئیں اللہ تعالیٰ نے چاہے اس کو عذاب کرے چاہے معاف فرما دے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ ایک دفعہ ہی تین طلاقوں کا وقوع ہو جاتا ہے۔

خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک ہی دفعہ عورت حرام ہونے کا فتویٰ

(۴) موطا امام مالک ۲۰۰ } مالك انه بلغه انه كتب الى عمر بن الخطاب من العراق أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِامْرَأَتِهِ حَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكِ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى عَامِلِهِ أَنْ مُرْهُ أَنْ يُوَافِيَنِي بِمَكَّةَ فِي الْمَوْسِمِ فَبَيْنَا عُمَرُ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ لَقِيَهُ الرَّجُلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ مَنْ أَنْتَ فَقَالَ أَنَا الرَّجُلُ الَّذِي أُمِرْتَ أَنْ أُجْلَبَ عَلَيْكَ فَقَالَ عُمَرُ أَسْأَلُكَ بِرَبِّ هٰذِهِ الْبَنِيَّةِ مَا أَرَدْتَ بِقَوْلِكَ حَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوِ اسْتَحْلَفْتَنِي فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ

مَا صَدَقْتُكَ أَرَدْتُ بِذٰلِكَ الْفِرَاقَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هُوَ مَا أَرَدْتَ۔

عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف عراق سے ایک آدمی نے لکھا کہ اس نے اپنی عورت کو یہ الفاظ کہے ہیں کہ تیری رسی تیری گردن پر ہے تو عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عامل کی طرف لکھا کہ اس کو حکم دے کہ حج کے موقعہ پر مجھے مکے میں ملے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکے میں بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے وہی عراقی آدمی ان کو ملا اور اس نے سلام کہا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ میں وہی آدمی ہوں کہ جس کو آپ نے حکم فرمایا تھا کہ میں آپ سے مکے میں ملاقات کروں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تجھے اس بیت اللہ کے رب کی قسم ہے میں سوال کرتا ہوں کہ اپنی بیوی کو تیرا کہنا کہ تیری رسی تیری گردن پر ہے اس سے تیرا کیا ارادہ تھا اس عراقی آدمی نے جواب دیا کہ جب آپ نے مجھ سے بیت اللہ میں حلفیہ دریافت کیا ہے اگر اس کے علاوہ آپ دریافت کرتے تو میں کبھی سچی بات نہ کہتا اب جھوٹ نہیں بولوں گا میرا ارادہ تین طلاقیں دے کر علیحدہ کرنے کا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تو نے جو ارادہ کیا وہی ہو گیا یعنی تین طلاقیں ایک ہی دفعہ واقع ہو گئیں۔

کیوں نجدی وہابیو کیا تم نے قرآن و حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ سمجھا ہے یا خلیفہ دوم امیر المومنین اعدل الاصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین

نے زیادہ سمجھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیصلہ کہ تین طلاقیں اکٹھی ایک ہی مجلس میں واقع ہونے کا فیصلہ بیت اللہ میں کھڑے ہو کر کیے ہیں ہمارے نزدیک تم جھوٹے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیصلہ کہ ایک ہی دفعہ تین طلاقوں کا وقوع ہو جاتا ہے سچے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دوسرا فیصلہ کہ ایکبار تین طلاقوں کا وقوع ہو جاتا ہے

(۸) بیہقی شریف ۷/۳۳۴ } اخبرنا ابو عبد اللّٰہ الحافظ نا ابو العباس محمد بن یعقوب نا محمد بن عبید اللّٰہ المنادی نا وھب بن جریر نا شعبۃ عن سلمۃ بن کھیل عن زید بن وھب ان بطالا کَانَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَطَلَّقَ اِمْرَأَتَہٗ اَلْفًا فَرُفِعَ ذٰلِکَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّمَا کُنْتُ اَلْعَبُ فَعَلَاہُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ بِالدِّرَّۃِ وَقَالَ اِنْ کَانَ لَیَکْفِیْکَ ثَلَاثٌ۔

زید بن وھب سے روایت ہے کہ بطال مدینے میں رہتا تھا اس نے اپنی بیوی کو ہزار طلاق کہدی یہ واقعہ حضرت عمرؓ کے پاس پہنچا اس نے کہا کہ میں تو مذاق کرتا تھا تو حضرت عمرؓ نے درے کا چوکا مارا اور کہا کہ تجھے تین طلاق دینا ہی کافی تھا

(۹) کنز العمال ۵/۱۶۱ } عن زید بن وھب قَالَ طَلَّقَ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ اِمْرَأَتَہٗ اَلْفًا فَلَقِیَہٗ عُمَرُ فَقَالَ اَطَلَّقْتَھَا اَلْفًا قَالَ اِنَّمَا کُنْتُ اَلْعَبُ فَعَلَاہُ بِالدِّرَّۃِ وَقَالَ اِنَّمَا یَکْفِیْکَ مِنْ ذٰلِکَ ثَلٰثٌ (عب و ابن شاھین فی السنۃ ق)

زید بن وھب سے روایت ہے کہ مدینہ طیبہ کے ایک آدمی نے اپنی بیوی کو

ایک ہزار طلاق کہدی اس کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے فرمایا کیا تو نے اپنی بیوی کو ہزار طلاق کہی ہے اس نے جواب دیا میں تو مذاق کرتا تھا آپ نے اس کو درہ مارا اور فرمایا کہ ہزار سے تمہیں تین ہی کافی ہیں۔

کیوں بھی وہابیو! اور خلفاء راشدین کی اطاعت کے دعویدارو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعدل الاصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کا فیصلہ ہے کہ ایک ہی مجلس میں ایک ہی دفعہ تین طلاقیں کہ دینے سے عورت حرام ہو جاتی ہے اب تم سوچ لو کہ تمہارے غیر مقلدین مولوی جن کی مخالفت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھا ہے وہ سچے ہیں یا خلفاء الراشدین المہدیین سچے ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاء راشدین المہدیین نے قرآن کریم اور کلام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ سمجھا ہے یا تمہارے ملاؤں نے؟۔

خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰؓ کا فتویٰ ایک ہی مجلس میں حرمت کا

(۱۰) کنز العمال ۵/۱۶۱ } عن ابن تیمی عن ابیہ ان علیا و زیدا فرقا بین رجل و امرأتہ قَالَ ھِیَ عَلَیَّ حَرَامٌ۔

ابن تیمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما حرام ہونے کا فتویٰ دیتے اور جدائی کا حکم فرما دیتے جو شخص یہ کہ دیتا کہ تو اسے بیوی مجھ پر حرام ہے۔

یہ ہے خلیفہ چہارم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا فتویٰ کہ ایک ہی مجلس میں فوری تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔

(۱۱) کنز العمال $\frac{5}{161}$ { عن عامر اَنَّ عَلِیًّا قَالَ فِی الرَّجُلِ جَعَلَ اِمْرَاَتَهٗ عَلَیْهِ حَرَامًا قَالَ حُرِمَتْ عَلَیْهِ کَمَا حَرَّمَ اِسْرَائِیْلُ عَلٰی نَفْسِهٖ لَحْمَ الْجَمَلِ فَحَرَّمَ عَلَیْهِ (عبد بن حمید)

حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ علی المرتضیٰؓ سے جب کوئی ایسے شخص کے متعلق سوال کرتا کہ جس شخص نے اپنی بیوی کو کہ دیا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو فتویٰ دیتے کہ وہ عورت اس شخص پر تین طلاقوں سے حرام ہو گئی جیسا کہ یعقوب علیہ السلام نے اپنے نفس پر اونٹ کا گوشت حرام کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی حرام کر دیا۔

(۱۲) کنز العمال $\frac{5}{161}$ { عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ قَالَ فِی الرَّجُلِ یَقُوْلُ لِاِمْرَاَتِهٖ اَنْتِ عَلَیَّ حَرَامٌ قَالَ هِیَ ثَلَاثٌ (عب)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آپ اس آدمی کے متعلق فتویٰ دیتے جو اپنی بیوی کو کہتا کہ تو مجھ پر حرام ہے کہ وہ تین طلاقوں سے اس پر حرام ہو گئی۔

کیوں جی وہابیو! اب بتاؤ ایک دفعہ تین طلاقیں واقع ہوئیں یا نہ؟ اور یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے چوتھے خلیفے کا ہے۔

(۱۳) موطا امام مالک ۲۰۰ { مالك اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ کَانَ یَقُوْلُ فِی الرَّجُلِ یَقُوْلُ لِاِمْرَاَتِهٖ اَنْتِ عَلَیَّ حَرَامٌ اَنَّهَا ثَلٰثُ تَطْلِیْقَاتٍ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ایسے آدمی کے متعلق فرمایا کرتے تھے جس نے

اپنی عورت کو کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے کہ وہ بمنزل طلاقیں ایک دفعہ ہی واقع ہو گئیں۔

(۱۴) دار قطنی $\frac{2}{433}$ { نا ابن صاعد نا محمد بن زنبور نا فضیل بن عیاض عن الاعمش عن حبیب بن ابی ثابت قال جاء رجل الی علی بن ابی طالب فَقَالَ اِنِّیْ طَلَّقْتُ اِمْرَاَتِیْ اَلْفًا قَالَ عَلِیٌّ یُحَرِّمُهَا عَلَیْكَ ثَلٰثٌ۔

ایک آدمی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو ایک ہزار طلاق دی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ عورت تین طلاقوں سے حرام ہو گئی۔ یعنی باقی تمہارا کہنا فضول گیا تو اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ ایک دفعہ تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا عقیدہ کہ ایک دفعہ تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں

(۱۵) دار قطنی $\frac{2}{433}$ { نا ابو محمد بن صاعد نا بحر بن نصر الخولانی بمصر نا یحیی بن حسان نا منصور بن ابی الاسود عن مسلم الاعور الملائی عن سعید بن جبیر و مجاهد عن ابن عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ عَدَدَ النُّجُوْمِ فَقَالَ اَخْطَأَ السُّنَّةَ حُرِمَتْ عَلَیْهِ اِمْرَاَتُهٗ۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ سے روایت ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ جس شخص نے اپنی عورت کو ستاروں کی گنتی جتنی طلاقیں دے دیں آپ نے

فرمایا کہ اس نے سنت کے خلاف کیا ہے لیکن پھر بھی اس پر اس کی عورت حرام ہو گئی کیونکہ تین طلاقیں اکٹھی واقع ہو گئیں ۔

(۱۶) دارقطنی $\frac{2}{433}$ } نا ابو عبید القاسم بن اسماعیل نا احمد بن محمد بن ... الصیدفی ابو عبد اللہ نا محمد بن کثیر نا مسلم ...

عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان رجلا طلق امرأتہ عدد ... فقال اخطأ السنۃ وحرمت علیہ امرأتہ ۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو ستاروں کی گنتی جتنی طلاقیں دے دیں کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اس کی عورت اس پر حرام ہو گئی گو خلاف سنت ہے کیونکہ اگر وہ موافق سنت ہر ماہ یا ہر طہر میں طلاق دیتا تو گنجائش ہو سکتی تھی کیونکہ پہلی طلاق کے بعد وہ بلا عذر رجوع کر سکتا تھا دوسری کے بعد نکاح سے رجوع کر سکتا تھا اس میں گنجائش تھی لیکن اس نے اکٹھی ہی طلاقیں دے دی ہیں اس لئے اب اس پر وہ عورت حرام ہو گئی کوئی گنجائش نہیں ثابت ہوا کہ ایک بار ہی تین طلاقوں کا وقوع ہو جاتا ہے یعنی عورت حرام ہو جاتی ہے لیکن سنت طریقے کے خلاف ہے کیونکہ اس میں گنجائش ہوتی ہے، اکٹھی تین طلاقیں کہنے سے کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی

(۱۷) بیہقی $\frac{7}{337}$ } (نا) اخبرنا ح ابو عبد اللہ الحافظ وعبید بن ... محمد بن مہدی قالا نا ابو العباس محمد بن ... نا یحیی بن ابی طالب انا عبد الوہاب بن عطا انا ابن جریج عن ...

نافع عن عطا ان رجلا قال لابن عباس طلقت امرأتی مائۃ قال تأخذ ثلاثا وتدع سبعا وتسعین ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے سوال کیا گیا کہ میں نے اپنی عورت کو ایک سو طلاق دی ہے آپ نے فرمایا ستانویں چھوڑ دے اور تین سے کام ہو گیا وہی فیصلہ ہو گیا۔

یعنی سو طلاق ایک دفعہ کہنے سے تینوں طلاقوں سے عورت حرام ہو گئی باقی فضول گئیں ۔

ماجاء فی البتۃ

ایک ہی دفعہ طلاق کے وقوع کا بیان

(۱۸) موطا امام مالک ۱۹۹ } مالک انہ بلغہ قال لابن عباس انی طلقت امرأتی مائۃ تطلیقۃ فماذا ترى علی فقال لہ ابن عباس طلقت منک بثلاث وسبع وتسعون اتخذت بہا آیات اللہ ھزوا ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ کو ایک شخص نے سوال کیا کہ میں نے اپنی عورت کو ایک سو طلاق دی ہے میرے متعلق کیا حکم ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا تین طلاقوں سے وہ مغلظہ ہو گئی اور ستانویں طلاقیں لیکر تو نے اللہ تعالے کی آیتوں سے مذاق کیا ہے۔

(۱۹) دارقطنی $\frac{2}{430}$ } نا ابو بکر نا یوسف بن سعید نا حجاج نا شعبہ عن الحمید الاعرج وابن ابی نجیح عن مجاہد

عن ابن عباس سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهٗ مِائَةً قَالَ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَفَارَقْتَ اِمْرَأَتَكَ لم تَتَّقِ اللّٰهَ فَيَجْعَلَ لَكَ مَخْرَجًا۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے سوال کیا گیا ایسے آدمی کے متعلق جس نے اپنی عورت کو ایک سو طلاق دی اس نے کہا کہ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور اپنی عورت کو حرام کر دیا ہے تو اللہ تعالٰی سے نہیں ڈرا کہ تیرے لئے وہ کوئی نکلنے کا راستہ بنا دیتا۔

(۲۰) دار قطنی $\frac{۲}{۴۳۰}$ } قال ونا ابن المبارک انا سفیان عن عمرو بن مرۃ عن سعید بن جبیر قال جاء رجل الی ابن عباس فَقَالَ اِنِّیْ طَلَّقْتُ اِمْرَأَتِیْ اَلْفًا قَالَ اَمَّا ثَلٰثٌ فَتَحْرُمُ عَلَيْكَ اِمْرَأَتُكَ وَبَقِيَّتُهُنَّ وِزْرٌ اِتَّخَذْتَ آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو ہزار طلاق دی ہے آپ نے فرمایا تینوں طلاقوں سے تیری بیوی تجھ پر حرام ہو گئی اور باقی گناہ ہے جو تو نے اللہ تعالٰی کی آیتوں سے مذاق کیا ہے۔

(۲۱) دار قطنی $\frac{۲}{۴۳۰}$ } نا ابو بکر النیسا بوری نا ابو الازھر نا عبدالرزاق انا ابن جریج اخبرنی عکرمۃ بن خالد عن سعید بن جبیر عن ابن عباس اَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ اِمْرَأَتَهٗ اَلْفًا فَقَالَ يَكْفِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ ثَلٰثٌ وَتَدَعُ تِسْعَمِائَةٍ وَسَبْعًا وَتِسْعِيْنَ۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے

اپنی عورت کو ایک ہزار طلاق کہدی آپ نے فرمایا کہ تین طلاقوں سے کام پورا ہو گیا اور نوسو ستانوے لغو گئیں۔

(۲۲) دار قطنی $\frac{۲}{۴۳۰}$ } نا ابو بکر نا ابو حمید المصیصی نا حجاج نا شعبہ اخبرنی عمرو بن مرۃ قال سمعت ما ماں یُتَنَا لُ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهٗ ثَلٰثًا فَقَالَ سَعِيْدٌ مِثْلَ ابن عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهٗ مِائَةً فَقَالَ ثَلٰثٌ يُحَرِّمُ عَلَيْكَ اِمْرَأَتَكَ وَسَائِرُهُنَّ وِزْرًا اِتَّخَذْتَ آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا۔

سعید بن جبیر رضی اللہ تعالٰی سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دیں تو سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرح فتوی دیا کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو ایک سو طلاق کہدی تو آپ نے فرمایا تین طلاقوں سے تیری عورت تجھ پر حرام ہو گئی باقی کا گناہ تیرے سر پر رہا کہ تو نے اللہ تعالٰی کی آیتوں کو مذاق بنایا۔

ایک ہی مجلس میں تین طلاقوں کا مغیرہ بن شعبہؓ کا فتوی

(۲۳) بیہقی شریف $\frac{۷}{۳۳۶}$ } اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ اخبرنی محمد بن احمد بن بابویہ نا محمد بن غالب نا عبید اللہ بن معاذ نا ابی نا شعبہ عن طارق بن عبد الرحمٰن قال سمعت قیس بن ابی حازم قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ اَلْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ وَاَنَا شَاهِدٌ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهٗ مِائَةً قَالَ ثَلَاثٌ تُحَرِّمُ وَسَبْعٌ وَتِسْعُوْنَ فَضْلٌ۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو سو طلاق کہدی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جواب دیا کہ تین طلاقوں سے حرام ہوگئی ستانویں فالتو گئیں۔

(۲۴) موطا امام مالک ۲۰۰ } مَالِكٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ بَرِئْتِ مِنِّي وَبَرِئْتُ مِنْكِ أَنَّهَا ثَلٰثُ تَطْلِيقَاتٍ بِمَنْزِلَةِ الْبَتَّةِ۔

امام مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ابن شہاب سے سنا ایسے آدمی کے متعلق فرماتے تھے جو اپنی بیوی کو کہتا ہے تو میری طرف سے علیحدہ ہے اور میں تجھ سے علیحدہ ہوں یہ کلمات فوری تینوں طلاقوں کے قائم مقام ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عقیدہ بھی فوری ایک ہی مجلس میں تینوں طلاقوں کے وقوع پر تھا۔

حضرت حسن بن علی المرتضیٰ عنہما کا فیصلہ کہ ایک دفعہ ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں مغلظہ ہوتی ہیں

(۲۵) دار قطنی ۲/۴۳۰ } نا احمد بن محمد بن زیاد القطان نا ابراھیم ابن محمد نا ابراھیم بن محمد بن الھیثم صاحب الطعام نا محمد بن حمید نا سلمۃ بن الفضل عن عمرو بن ابی قیس عن ابراھیم بن عبد الاعلی عن سوید ابن غفلۃ قال کانت عائشۃ الخثعمیۃ عِنْدَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فَلَمَّا أُصِيبَ عَلِيٌّ وَبُويِعَ

الْحَسَنُ بِالْخِلَافَةِ قَالَتْ لِتَهْنِكَ الْخِلَافَةُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ يُقْتَلُ عَلِيٌّ وَتُظْهِرِينَ الشَّمَاتَةَ إِذْهَبِي فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلٰثًا قَالَ فَتَلَفَّعَتْ بِجِلْبَابِهَا وَقَعَدَتْ حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَبَعَثَ إِلَيْهَا بِعَشَرَةِ آلَافٍ مُتْعَةً وَبَقِيَّةٍ بَقِيَ لَهَا مِنْ صَدَاقِهَا فَقَالَتْ مَتَاعٌ قَلِيلٌ مِنْ حَبِيبٍ مُفَارِقٍ فَلَمَّا بَلَغَهُ قَوْلُهَا بَكٰى وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ جَدِّي أَوْ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّي يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلٰثًا مُبْهَمَةً أَوْ ثَلٰثًا عِنْدَ الْأَقْرَاءِ لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ لَرَاجَعْتُهَا۔

عائشۃ خثعمیۃ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھی جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے اور حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کی بیعت کی گئی تو عائشہ خثعمیۃ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خلافت کی مبارکباد دی حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قتل کی خوشی کا اظہار کرتی ہے۔ چل جا تجھے میں نے تینوں طلاقیں دے دیں عائشہ خثعمیۃ نے میلے کچیلے کپڑے پہن لیے اور عدۃ کے دن گزار لیے تو حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عائشۃ خثعمیۃ کو دس ہزار حق مہر اور خرچہ وغیرہ بھیج دیا عائشۃ خثعمیۃ نے اعتراض کیا کہ محبوبہ بیوی کی طلاق کا خرچ تھوڑا ہے جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو عائشۃ خثعمیۃ کی بات پہنچی تو روئے اور فرمایا کہ اگر میں نے اپنے نانا سے حدیث سنا ہوتا یا فرمایا کہ میرے باپ نے میرے نانا سے حدیث بیان فرماتے تھے کہ جس شخص نے اپنی عورت کو یک لخت تین طلاقیں دے دیں یا تین حیضوں کے بعد تین طلاقیں دیں اس کے لئے وہ مطلقہ

عورت حلال نہیں ہے حتیٰ کہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرے اگر یہ حدیث نہ ہوتی تو
میں ضرور عائشہ خثعمیۃ سے رجوع کر لیتا۔

کیوں جی وہابیو! بتاؤ حضرت حسن بن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے بھی اپنی بیوی کو ایک
دفعہ ہی تین طلاقیں دے کر حرام کر دی اور اس پر قرآنی آیت بیان فرمائی اور مصطفےٰ صلے
اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی فیصلہ سنا دیا جس سے ثابت ہوا کہ ایک ہی مجلس میں ایک دفعہ
تین مغلظ طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں جو اس کے بعد رجوع کرے یا فتویٰ دے وہ شرعاً حرام
وہابی فرقہ رجوع کر لیتا ہے اب تم سوچ کر بتاؤ کہ تمہارے وہابی کیسے پیدا ہوتے ہیں؟

(۲۶) بیہقی شریف ۷/۳۳۶ { اخبرنا ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان نا احمد بن عبید الصفار نا ابراھیم بن
محمد ابو اسحٰق نا محمد بن حمید الرازی نا سلمۃ بن الفضل عن عمرو
بن ابی قیس عن ابراھیم بن عبد الاعلی عن سوید بن غفلۃ قال کانت
عائشۃ الخثعمیۃ عند الحسن بن علی رضی اللہ فَلَمَّا قُتِلَ عَلِیٌّ رضی اللہ
عنہ قَالَتْ لِتَهْنِئْكَ الْخِلَافَةُ قَالَ بِقَتْلِ عَلِیٍّ تُظْهِرِیْنَ الشَّمَاتَةَ
اِذْهَبِیْ فَاَنْتِ طَالِقٌ یَعْنِیْ ثَلَاثًا قَالَ فَتَلَفَّعَتْ بِثِیَابِهَا وَقَعَدَتْ
حَتّٰی قَضَتْ عِدَّتَهَا فَبَعَثَ اِلَیْهَا بِبَقِیَّةٍ بَقِیَتْ لَهَا مِنْ صَدَاقِهَا
وَعَشَرَةِ آلَافٍ صَدَقَةً فَلَمَّا جَاءَهَا الرَّسُوْلُ قَالَتْ مَتَاعٌ
قَلِیْلٌ مِنْ حَبِیْبٍ مُفَارِقٍ، فَلَمَّا بَلَغَهٗ قَوْلُهَا بَکٰی ثُمَّ قَالَ لَوْ لَا
اِنِّیْ سَمِعْتُ جَدِّیْ اَوْ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ اَنَّهٗ سَمِعَ جَدِّیْ یَقُوْلُ اَیُّمَا رَجُلٍ
طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا عِنْدَ الْاَقْرَاءِ اَوْ ثَلَاثًا مُبْهَمَةً لَمْ

تَحِلَّ لَهٗ حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ لَرَاجَعْتُهَا (وَکَذٰلِکَ) روی عن
عمران بن مسلم وابراھیم بن عبد الاعلی عن سوید بن غفلۃ۔

عائشہ خثعمیۃ حسن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نکاح میں تھی جب
حضرت علی المرتضیٰ شہید کئے گئے تو عائشہ خثعمیۃ نے کہا کہ اے
حسن تمہیں خلافت کی مبارک ہو حضرت حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ
تو میرے باپ حضرت علی المرتضیٰ کے قتل کی خوشی کا اظہار کرتی ہے چلی جا میں
نے تجھے تینوں طلاقیں دے دیں اس نے کپڑے تبدیل کر لئے اور عدت
بیٹھ گئی عدۃ پوری ہوئی تو حضرت حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس کے حق مہر
کا بقیہ اور دس ہزار نذرانہ قاصد کے ہاتھ عائشہ خثعمیۃ کو بھیج دئیے
جب قاصد اس کے پاس رقم لے کر پہنچا تو عائشہ خثعمیۃ نے کہا محبوب
کی جدائی پر یہ بہت کم ہے جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اس کی یہ بات
پہنچی تو رو پڑے پھر فرمایا اگر میں نے اپنے نانا سے نہ سنا ہوتا یا میرے باپ
نے مجھے یہ حدیث نہ سنائی ہوتی کہ میں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
فرماتے تھے کہ جس شخص نے اپنی بیوی کو تینوں طلاقیں ہر حیض کے بعد دے
دیں یا تینوں طلاقیں ایک دفعہ ہی دے دیں تو اس کے لئے حلال نہیں ہے
حتیٰ کہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرے، تو میں عائشہ خثعمیۃ کی طرف
رجوع کر لیتا۔ یہ ہے حضرت حسنؓ کے واقعہ کی دوسری حدیث اب تیسری
حدیث عرض کرتا ہوں۔

(۲۷) دار قطنی ۲/۴۳۴ { نا احمد بن محمد بن سعید نا یحیٰی بن اسماعیل الجوھری

ثنا حسین بن اسماعیل الجریری ثنا یونس بن بکیر ثنا عمرو بن شمر عن عمران بن مسلم وابراھیم بن عبد الاعلی عن سوید ابن غفلة قال لَمَّا مَاتَ عَلِیٌّ رضی اللہ تعالےٰ عنہ جَاءَتْ عَائِشَةُ بنت خلیفة الخثعمیة اِمْرَأَةُ الْحَسَنِ بن عَلِیٍّ فَقَالَتْ لَهٗ لِتَهْنِئْكَ الْاِمَارَةُ فَقَالَ لَهَا اَتُهَنِّیْنِیْ بِمَوْتِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنْطَلِقِیْ فَاَنْتِ طَالِقٌ فَتَقَنَّعَتْ بِثَوْبِهَا وَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَمْ اُرِدْ اِلَّا خَیْرًا فَبَعَثَ اِلَیْهَا بِمُتْعَةٍ عَشَرَةِ اٰلَافٍ وَبَقِیَّةِ صَدَاقِهَا فَلَمَّا وُضِعَ بَیْنَ یَدَیْهَا بَكَتْ وَقَالَتْ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ مِنْ حَبِیْبٍ مُفَارِقٍ فَاَخْبَرَهُ الرَّسُوْلُ فَبَكٰی وَقَالَ لَوْلَا اِنِّیْ اَبَنْتُ الطَّلَاقَ لَهَا لَرَاجَعْتُهَا وَلٰكِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اَیُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِیْقَةً اَوْ عِنْدَ كُلِّ شَهْرٍ تَطْلِیْقَةً اَوْ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا جَمِیْعًا لَمْ تَحِلَّ لَهٗ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ۔

جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ شہید کئے گئے تو عائشہ بنت خلیفہ خثعمیہ حسن بن علی رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی بیوی حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس آئی اور امارۃ کے انتخاب کی مبارک پیش کی تو حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے باپ امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ کی موت کی مبارک پیش کرتی ہے چل جا تو مطلقہ ہے تو اس نے اپنے کپڑے اتار دیئے اور کہا کہ یا اللہ میں نے اچھے ارادے سے کہا تھا تو حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے دس ہزار نذرانہ اور حق مہر کا بقیہ

عائشہ خثعمیہ کو بھیجا جب اس کے سامنے رقم رکھی گئی رو پڑی اور کہنے لگی کہ محبوب کی جدائی کا نذرانہ تھوڑا ہے تو قاصد نے آکر حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اطلاع دی تو آپ بھی رو پڑے اور فرمایا کہ اگر میں نے مغلظہ طلاق نہ دی ہوتی تو اس کی طرف رجوع کر لیتا لیکن میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے جس آدمی نے اپنی بیوی کو تینوں طلاقیں ہر طہر میں یا ہر مہینے میں دیں یا تینوں طلاقیں اکٹھی دے دیں تو اس کے لئے وہ حلال نہیں جب تک کہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرے۔

کیوں بھئی وہابیو! حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان فرمائی ہے کہ تینوں طلاقیں اکٹھی ایک ہی دفعہ کہنے سے فوری واقعہ ہو جاتی ہیں تو جب تک غیر خاوند سے نکاح نہ کرے اول کے لئے جائز نہیں اور جو شخص بغیر غیر خاوند کے نکاح کے رجوع کرے تو حرام ہے اب تمہاری مرضی ایمان لاؤ یا نہ۔

(۲۸) بیہقی شریف ۷/۳۳۲ { اخبرنا ابو عبد الرحمن السلمی انا علی بن عمر الحافظ نا الحسین والقاسم ابنا اسماعیل المحاملی قالا نا ابو السائب مسلم بن جنادہ نا حفص بن غیاث عن الاعمش - فذکرہ - ونحن و نحن هكذا نَسْتَحِبُّ اَنْ نَفْعَلَ (وقد روینا) ایضا عن عبد اللہ بن مسعود انہ جعل العدوان فی الزیادۃ علی الثلاث واللہ اعلم (وھو فیما) رواہ یوسف القاضی عن عمرو بن مرزوق عن شعبۃ عن الاعمش عن مسروق قال سال رجل لعبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فَقَالَ رَجُلٌ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ مِائَةً قَالَ

بَانَتْ بِثَلَاثٍ وَسَائِرُهُنَّ ذٰلِكَ عُدْوَانٌ ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی نے سوال کیا کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دیں آپ نے فرمایا تین طلاقوں سے عورت حرام ہو گئی باقی زیادتی ہے۔

(۲۹) دار قطنی ۲/۴۳۰ { حدثنا ابو احمد محمد بن ابراہیم الجرجانی نا علی بن موسیٰ بن جاشع السختیانی نا شیبان ابن فروخ نا محمد بن راشد عن سلمة بن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابیه ان عبد الرحمن بن عوف طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تُمَاضِرَ بِنْتَ الْأَصْبَغِ الْكَلْبِيَّةَ وَهِيَ أُمُّ أَبِي سَلَمَةَ ثَلٰثَ تَطْلِيقَاتٍ فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ فَلَمْ يَبْلُغْنَا أَنَّ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ عَابَ ذٰلِكَ ۔

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی تماضر بنت اصبغ کلبیہ ام ابی سلمة کو ایک ہی کلمے میں تینوں طلاقیں کر دیں ہمیں کسی اصحاب سے یہ اطلاع نہیں ملی کہ کسی نے اس کو معیوب سمجھا ہو۔

(۳۰) کنز العمال ۵/۱۵۸ { اَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيقَةً اَوْ عِنْدَ رَأْسِ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيقَةً اَوْ طَلَّقَ ثَلَاثًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ (قط فی الافراد والامالی عن الحسن بن علی) ۔

حضرت حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس شخص نے اپنی عورت کو ہر طہر کے وقت طلاق دی یا ہر طہر کے سرے پر طلاق دی یا ایک

ہی دفعہ تین طلاقیں دے دیں اس کے لئے حلال نہیں ہو سکتی جب تک کہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرے۔

(۳۱) دار قطنی ۲/۴۳۸ { نا عبداللہ بن محمد بن عبد العزیز نا داؤد بن رشید نا ابو حفص الابار عن عطاء بن السائب عن الحسن عن علی قَالَ الْخَلِيَّةُ وَالْبَرِيَّةُ وَالْبَتَّةُ وَالْبَائِنُ وَالْحَرَامُ ثَلَاثٌ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۔

حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو کہا "جگہ خالی کر دے" "تو بری ہے" "تو قاطع ہے" "تو علیحدہ ہے" "تو حرام ہے" تین طلاقیں واقع ہو گئیں اس کے لئے وہ عورت حلال نہیں ہے حتیٰ کہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے۔

(۳۲) کنز العمال ۵/۱۵۸ { اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا عِنْدَ الْاَقْرَاءِ اَوْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا مُبْهَمَةً لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ (طب عن الحسن بن علی)

طبرانی نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ جب کسی آدمی نے اپنی عورت کو حیض کے بعد تین طلاقیں دے دیں تو جب تک وہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرے پہلے خاوند پر وہ حلال نہیں ہو سکتی۔

(۳۳) کنز العمال ۵/۱۵۸ { اَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا عِنْدَ الْاَقْرَاءِ اَوْ ثَلَاثًا مُبْهَمَةً لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ (قط عن السید الحسن ابن عساکر عنه عن ابیه)

ابن عساکر نے حضرت حسن رضی اللہ تعالٰے سے روایت بیان کی ہے کہ جس شخص نے اپنی عورت کو حیض کے بعد تین طلاقیں مبہم یعنی اکٹھی دے دیں تو جب تک وہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرے پہلے خاوند کے لئے حلال نہیں ہو سکتی۔

(۳۴) بیہقی ۷/۳۳۲ } اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ نا ابو العباس بن یعقوب نا یحیی بن ابی طالب انا عبد الوہاب بن عطا انا سعید بن واقع بن سحبان اَنَّ رَجُلًا اَتَی عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ رضی اللہ عنہ وھو فی المسجد فَقَالَ رَجُلٌ طَلَّقَ اِمْرَاَتَہٗ ثَلَاثًا وَھُوَ فِیْ مَجْلِسٍ قَالَ اَثِمَ بِرَبِّہٖ وَحُرِّمَتْ عَلَیْہِ اِمْرَاَتُہٗ۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابی عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰے عنہ سے کسی شخص نے مسجد میں دریافت کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک ہی مجلس میں کر دیں عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰے عنہ نے حکم دیا کہ اپنے رب کا گنہگار ہے اس کی عورت اس پر حرام ہو گئی۔

(۳۵) کنز العمال ۵/۱۶۲ } عن حبیب بن ابی ثابت عن بعض اصحابہ قال جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عَلِیٍّ فَقَالَ طَلَّقْتُ اِمْرَاَتِیْ اَلْفًا قَالَ ثَلَاثٌ تُحَرِّمُھَا عَلَیْکَ وَاقْسِمْ سَائِرَھَا بَیْنَ نِسَائِکَ۔

(ق) بعض اصحاب علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰے سے روایت ہے کہ ایک آدمی علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰے عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو ہزار طلاقیں دی ہیں آپ نے فرمایا تین طلاقوں نے عورت تجھ پر حرام کر دی اور باقی تمام عورتوں میں تقسیم کرے۔

(۳۶) کنز العمال ۵/۱۶۲ } عن الشعبی قال قال علیؓ اَلْخَلِیَّۃُ وَالْبَرِیَّۃُ وَالْبَتَّۃُ وَالْبَائِنُ وَالْحَرَامُ اِذَا نَوٰی فَھُوَ بِمَنْزِلَۃِ الثَّالِثِ۔

(ق) حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فرمایا علیحدہ ہو جا، دور ہو جا، "قطعی طلاق" جدا ہو جا، جب کہنے والے نے تین طلاقوں کی نیت کی تو تینوں ہی واقع ہو گئیں۔

اسلام کے ائمہ اربعہ کا اتفاقی عقیدہ ایک دفعہ تین طلاقوں کے وقوع پہ

(۳۷) مسلم مع نووی ۱/۴۷۸ } واختلف العلماء فیمن قَالَ لِامْرَاَتِہٖ اَنْتِ طَالِقٌ ثَلٰثًا فَقَالَ الشَّافِعِیُّ وَمَالِکٌ وَاَبُوْ حَنِیْفَۃَ وَاَحْمَدُ وَجَمَاھِیْرُ الْعُلَمَاءِ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ یَقَعُ الثَّلَاثُ وَقَالَ طَاؤُسٌ وَبَعْضُ اَھْلِ الظَّاھِرِ لَا یَقَعُ بِذٰلِکَ اِلَّا وَاحِدَۃٌ۔

کسی شخص نے اپنی بیوی کو ایک ہی دفعہ تین طلاقیں کر دیں تو اس میں بعض کا اختلاف ہے امام شافعی، امام مالک، ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تمام جمہور علماء سلف و خلف کا عقیدہ یہی ہے کہ تین طلاقیں اکٹھی واقع ہو گئیں لیکن طاؤس اور بعض ظاہر ین نے کہا ہے کہ نہیں ایک ہی ہوتی ہے۔ ان احادیث صحیحہ مذکورہ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فیصلے کے موافق اس مسلمہ محدث کی زبانی ثابت ہوا کہ ائمہ اربعہ کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ ایک دفعہ ایک ہی مجلس میں تینوں طلاقیں کہنے سے تینوں طلاقیں مغلظہ واقع ہو جاتی ہیں

اور یک لخت وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے۔

"وہابی" تم لوگ حسب عادت اگر تین طلاق یکدم کی حدیثیں بیان کرکے انبار لگا دیے لیکن اس کے خلاف رکانہ کی حدیث ہے کہ آپ نے رکانہ کو رجوع کا حکم دے دیا۔

"محمد عمر" بھئی وہابی صاحب پہلے لوگ شراب پی لیتے تھے لیکن بعد میں اس کی حرمت نازل ہو گئی ایسے ہی پہلے طلاق رجعی ہی تھی خواہ ایک کہے یا دو دیا تین لیکن بعد میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حرمت کا حکم جاری فرما دیا جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ثابت ہوا آپ نے عوذ (?) ایک دفعہ تین طلاقوں سے عورت کو حرام کر دیا اور کئی واقعات آپ کے زمانے میں ہوئے اور آپ نے حرمت کا فتویٰ دیا آپ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ واکابرین صحابہ کرام رضوان اللہ کے فیصلے فقیر نے لکھ دیے وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف کبھی عمل نہیں کر سکتے تھے۔

رکانہ بن عبد یزید نے اپنی عورت سہیمہ کو طلاق دی تو آپ نے یک لخت طلاق سے رجوع کرا دیا یہ سابقہ عمل ہے۔

وہابیوں کی دسویں نسل

وہابیوں کے نزدیک کسی نے زنا بالجبر کیا تو جائز ہے

عرف الجادی ۲۰۰ { ہر کہ مکرہ شد بر زنا او را زنا جائز است و حد غیر واجب چہ احکام شرعیہ مقید با اختیار است۔

جو شخص زنا پر مجبور ہو جائے اس کو زنا جائز ہے اس پر حد واجب نہیں کیونکہ

احکامات شرعیہ اختیار سے مقید ہیں۔

کیوں جی وہابیو! اب بتاؤ مجبوری زنا سے جو پیدا ہوگا وہ وہابی کہلوائے گا یا نہ؟

لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝ اے مسلمانو! تم زنا کے قریب نہ جاؤ کیونکہ وہ بے حیائی اور برا طریقہ ہے۔

زنا بالجبر ہو یا برضا زنا زنا ہی ہوگا اصل میں فرق نہیں ہو سکتا۔ نہ زنا کے فحش ہونے میں کوئی فرق اور نہ ہی برائی میں کوئی کمی تم نے تو ستہ اور زنا کی بھی حد توڑ دی۔

اور وہابی شریعت میں زنا کی حد بھی معاف ہے۔ فافہم

گیارھویں وہابی نسل

فقہ محمدیہ ۶۵ { اور اگر سارا حشفہ غائب نہ ہو یعنی بلکہ بعض غائب ہو اور بعض باہر رہے تو اس کے ساتھ کوئی حکم متعلق نہیں ہوتا یعنی نہ اس پر غسل واجب ہوتا ہے اور نہ کوئی اور حکم اس کے ساتھ متعلق ہوتا ہے

"محمد عمر" کیوں جی وہابی صاحب اگر کچھ حشفہ کسی وہابی مرد کا کسی غیر عورت وہابن کی فرج میں داخل ہوا اور انزال ہو گیا وہابی شریعت میں تو نہ اس پہ حد زنا ہے اور نہ غسل شرعی وہابی مذہب میں لیکن اگر بچہ پیدا ہو گیا تو وہ اصل وہابی ہوگا یا نہ؟

فقہ محمدیہ ۶۵ { اجماع ہے سب علماء وہابین کا اس پر کہ اگر مرد اپنے ذکر کو عورت کے ختنے کی جگہ پر رکھے اور اس کے اندر داخل نہ کرے تو نہانا واجب نہیں ہوتا نہ مرد پہ اور نہ عورت پہ۔

کیوں جی وہابی صاحب اب تو لطف اٹھاؤ اور غسل کی ضرورت بھی نہ رہی بن غسل

کے بھی پاک ہے۔

وہابی عیاشی

وہابی مذہب میں عیاشی کی اجازت ہے

نزول الابرار ۲/۲۸ } وَلَوْ اَيْقَظَ زَوْجَتَهُ اَوْ اَيْقَظَتْهُ هِيَ لِجِمَاعِهَا فَمَسَّتْ يَدُهُ بِنْتَهَا الْمُشْتَهَاةَ سَوَاءٌ كَانَ مِنْهُ اَوْ مِنْ غَيْرِهِ اَوْ مَسَّتْ يَدُهَا اِبْنَهُ سَوَاءٌ كَانَ مِنْهَا اَوْ مِنْ غَيْرِهَا لَا تَحْرُمُ الْاُمُّ عَلَيْهِ خِلَافًا لِلْاَحْنَافِ وَسَوَاءٌ فِيْ ذٰلِكَ الْعَمْدُ وَالنِّسْيَانُ وَالْخَطَاءُ وَالْاِكْرَاهُ۔

اور اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو جگایا یا بیوی نے اپنے خاوند کو جگایا خاوند نے اپنی بیوی سے جماع کیا پھر اس آدمی کی بیوی جس سے اس نے جماع کیا ہے اس کی بیٹی شہوۃ زدہ نے اپنے باپ کو چھوا اسی خاوند سے بیٹی ہے یا کسی دوسرے خاوند سے یا عورت نے اپنے بیٹے کو چھوا اسی خاوند سے ہو یا کسی اور خاوند سے، تو وہ عورت اس پر حرام نہیں ہوگی، اس کا نتیجہ اگلی عبارت میں لکھا ہے سنیئے۔

وہابی پٹاخہ

نزول الابرار ۲/۲۸ وحید الزمان } وَلَوْ قَبَّلَ اُمَّ امْرَأَتِهِ بِشَهْوَةٍ اَوْ بِلَا شَهْوَةٍ اَوْ فِيْ مَوْضِعٍ كَانَ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ خِلَافًا

لِلْاَحْنَافِ وَكَذٰلِكَ لَوْ مَسَّهَا اَوْ عَانَقَهَا اَوْ قَرَصَهَا اَوْ عَضَّهَا۔

اور کسی شخص نے شہوۃ سے اپنی ساس کا بوسہ لیا شہوۃ یا بلا شہوۃ یا کسی اور جگہ کا بوسہ لیا اس کی عورت اس پر حرام نہ ہوگی احناف اس کے خلاف ہیں۔ اسی طرح اگر آدمی نے ساس کا بوسہ لیا یا معانقہ کر لیا یا ساس کو کھرچا یا کاٹا تو اس کی عورت اس پر حرام ہوگی۔

نوٹ: اس عبارت سے معلوم ہوا کہ بوسہ بازی میں بیوی اور ساس یکساں ہیں اس کے نکاح میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

ایسے ہی بیوی اور ساس سے سینہ لگا کر ملنے اور نوچنے اور دانتوں سے کاٹنے میں یکساں ہیں خواہ ساس کی کسی جگہ کو نوچے یا کسی جگہ بوسہ بازی کرے یا دانتوں سے کاٹ بھی لے تو اس کی عورت وہابی مذہب میں حرام نہ ہوگی وہابی نواب صاحب خود تحریر فرماتے ہیں کہ احناف کے نزدیک ساس سے ایسے افعال کرنے والے کا نکاح بھی گیا اور اس کی عورت بھی اس پر حرام ہو گئی لیکن وہابی مذہب تو یار عجیب ہے بیوی اور ساس کا اس مذہب میں کوئی فرق ہی نہیں۔

ساس کے متعلق قرآنی فیصلہ

نساء ۴/۴ } وَاُمَّهٰتُ نِسَائِكُمْ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری عورتوں کی مائیں بھی تم پر حرام کی گئی ہیں

وہابی ٹوٹکہ

فقہ محمدی کلاں ۲/۱۵ } نکاح اور شادیوں میں ۲ ہاتھ کے گیتوں کا گانا جائز ہے بشرطیکہ

اس میں فحش اور جھوٹ نہ ہو جب کوئی عورت خاوند کے پاس بیاہی جائے تو مستحب ہے
اس کے ساتھ کسی گانے والی کو بھیجا جائے جو اس کے ساتھ یہ شعر پڑھتی جائے۔

شعر: اَتَیْنَاکُمْ اَتَیْنَاکُمْ فَحَیَّانَا وَحَیَّاکُمْ

ہم تمہارے پاس آئی ہیں ہم تمہارے پاس آئی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی زندہ رکھے
اور تمہیں بھی زندہ رکھے۔

وَلَوْ لَا الْحِنْطَةُ السَّمْرَاءُ لَمْ تَسْمَنْ عَذَارٰکُمْ

اور اگر گندم سرخ رنگ کی نہ ہوتی تو تمہاری کنواریاں موٹی نہ ہوتیں۔

نزول الابرار $\frac{2}{73}$ وحید الزمان حیدرآبادی } وَلَا بَاسَ بِالْغِنَاءِ وَالْمِزْمَارِ فِيْ زِفَافٍ اَوْ خِتَانٍ اَوْ نَحْوِهِمَا مِنْ مَرَاسِمِ الْفَرَحِ بِشَرْطِ اَنْ لَّا يَكُوْنَ الْمُغَنِّيْ اِمْرَاَةً اَجْنَبِيَّةً مُشْتَهَاةً اَوْ اَمْرَدُ صَبِيْحٌ اَلْوَجْهِ اِمَّا لَوْ غَنَّتْ جَارِيَةٌ مِّنَ الْجَوَارِيْ اَوْ غَنّٰى رَجُلٌ شَابٌّ اَوْ شَيْخٌ فَلَا بَاسَ بِهٖ . . . وَمِنْ اَصْحَابِنَا مَنْ مَنَعَ عَنْهُ وَالَّذِيْ يَتَشَدَّدُ فِيْهِ وَهُوَ مُخْطِئٌ اَيْضًا

نکاح اور ختنوں میں یا اس کے علاوہ خوشیوں کے مواقع پر گانا اور باجے بجانا جائز ہے بشرطیکہ عورت اجنبیہ شہوت کے قابل یا ہیجڑا خوبرو نہ ہو اگر لونڈی ہو یا بوڑھا گائیں تو کوئی حرج نہیں اور ہمارے بعض دوست منع کرتے ہیں اور اس میں سختی کرتے ہیں وہ گنہگار ہیں گمراہ ہیں۔

وہابی علماء کی زبانی یہ بھی ثابت ہوا کہ مساجد میں دف رمضان شریف کے روزہ افطار کرنے کے لئے بجائی جائے تو خوشی کا وقت ہے جائز ہے۔

وہابی مذہب میں نابالغ لڑکیوں کا گانا اس لئے جائز کیا گیا کہ اگر سننے والے وہابی کو شہوۃ غالب ہو جائے تو مضائقہ نہیں کسی وہابن سے زبردستی زنا کرلے تو جائز ہے اس پر کوئی حد نہیں اور جو اس سے پیدا ہو گا وہ وہابی ہی کہلائے گا۔ فا فہم وطلب عن ھذا المذھب۔

فتوی ثنائیہ $\frac{2}{91}$ } نکاح میں دف بجانا مشروع بلکہ نکاح کا اعلان دف کے ذریعہ سے مستحب معلوم ہوتا ہے۔

ملاحظہ ہو مشکوٰۃ ص ۲۷۳ عن عائشہ . . . واخرجہ اعلیہ بالدف

کہدو وہابیو آمـــــــــــــــــــین

اور خوشیوں میں باجے اور گانے دف وغیرہم شروع کر دو۔
وہابن اگر کسی صورت سے میسر نہ ہو تو وہابی مذہب میں ایک اور طریقہ بھی رائج ہے سنئیے

وہابی پھلجھڑی

نزول الابرار $\frac{2}{5}$ } اِمَّا لَوْ جَامَعَ اَجْنَبِيَّةً بِالطَّرِيْقِ الْغَيْرِ الْمُعْتَادِ اَوْ بِاَجْنَبِيٍّ اَوْ اَدْخَلَ بِيَدِهٖ اَوِ الْخَشَبَةِ وَهَلَكَتْ فَعَلَيْهِ اَرْشُ الْجِنَايَةِ وَلَا مَهْرَ اَوْ لَا عَقْرَ وَقِيْلَ يَجِبُ الْعَقْرُ اَيْضًا كَمَا فِي الْمَغْلُوْطَةِ بِهَا۔

اگر کسی آدمی نے کسی اجنبیہ عورت کے ساتھ خلاف عادت جماع کیا یعنی وبر دی کی فرج میں پتھر ڈالا یا لکڑی گھسیڑ دی عورت مر گئی تو اس پر قتل کی

چھٹی ہے نہ زنا کا حق مہر۔ بعض نے کہا ہے کہ زنا کا حق مہر دینا پڑے گا۔ جیسا کہ جس نے غیر عورت کے ساتھ غیر آدمی نے دبر زنی کی تو زنا کا حق مہر دینا پڑتا ہے۔

وہابی مسئلہ

اگر کسی شخص نے کسی غیر عورت اجنبیہ کے ساتھ دبر زنی کی یا اجنبیہ کی فرج میں خنجر یا لکڑی داخل کر دی اور عورت ہلاک ہو گئی، تو ایسے شخص پر کوئی سزا نہیں۔

بالفرض اگر زن وہابیہ کا کوئی اور چارہ نہ چلے تو ننگا رہ کے بھی گزارہ کر سکتی ہے۔

وہابی مہتابی

نزول الابرار ۲/۴ } وَيَجُوْزُ لِلْمَرْءَةِ النَّظْرُ اِلَى الرِّجَالِ الْاَجَانِبِ وَحَدِيْثُ اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا مَحْمُوْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ خَاصٌّ بِاَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَذٰلِكَ يَجُوْزُ لِلرَّجُلِ النَّظْرُ اِلٰى فَرْجِ اِمْرَءَتِهٖ وَحَدِيْثُ يُوْرِثُ الطَّمْسَ اَوِ الْعَشَاءَ ضَعِيْفٌ۔

اور عورت کو غیر آدمیوں کو دیکھنا جائز ہے اور حدیث کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں کو فرمایا عبداللہ بن ام کلثوم تو اندھا ہے کیا تم بھی اندھی ہو یہ صرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے لئے تخصیص ہے اور اسی طرح آدمی کے لئے بھی جائز ہے اپنی عورت کی فرج کو دیکھنا اور جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی عورت کی شرمگاہ کو دیکھنے والا ڈرتا نہیں کہ

اللہ تعالےٰ اس کو اندھا کر دے یا اس کی آنکھوں پر پردہ آ جائے

نوٹ :- وہابی ان سب عیشوں سے اسلام کو غیر مسلموں کے سامنے بدنام کرتا ہے اور غیر مسلموں کو یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم اہلحدیث ہیں اسلام اصل مذہب ہمارا ہی ہے جو قرآن و حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے براہ راست ماننے والے ہیں باقی سب غیروں کے ماننے والے ہیں لیکن غیر بیچارے کیا سمجھیں کہ داڑھی کے پردے میں یہ کیا کچھ کرتے ہیں حالانکہ جب تک اولیاء اللہ کا دامن نہ لیا جائے انسان اپنی عقل سے بھٹکتا ہے اور اس کو ابلیس راہ مستقیم پر چلنے ہی نہیں دیتا اور اولیاء اللہ اور انبیاء علیہم السلام کی حد میں ابلیس آ نہیں سکتا کیونکہ رب العزت کا وعدہ ہے اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ اے ابلیس میرے بندوں پر تیرا تسلط نہیں ہوگا۔ لہٰذا اولیاء اللہ کے دامن پکڑنے سے انسان نبی اللہ تک پہنچ سکتا ہے اور اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خداوند کریم تک پہنچا دیتی ہے فافہم عیشوں سے خداوند کریم نہیں ملتا۔

وہابیوں کو چیلنج

اور انعام

جو وہابی ان مذکورہ نسلوں کا ثبوت قرآن اور حدیث سے صراحتہً دکھا دے گا یا یہ ثابت کرے کہ اصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی ان دسوں امورات سے کسی پر عمل کیا تو اس کو فقیر مبلغات یکصد روپیہ انعام دیگا۔

وہابی چونکہ عیاشی میں غیر مسلموں سے بھی ترقی کر چکا ہے جب اس کو کوئی عورت میسر نہ ہو تو عیاشی میں اس کی زندگی اس کی قوۃ شہوانی کو بھڑکاتی ہے اخیر بیچارہ

سو نہیں بلکہ پھر مشت زنی پر اتر آتا ہے۔ سنئے وہابی کتب سے عرض کرتا ہوں۔ کسی نے سچ کہا ہے۔

بازنہ بجدیاں د روں کوچہ باسے زن
مہتاب وڑلگہ و پشاخہ د چلبرڑی

وہابی تطہیر

فقہ محمدیہ کلاں $\frac{1}{22}$ } جماع کے بعد نہانا فی الفور واجب نہیں بلکہ واجب ہوتا ہے نہانا وقت نماز کے۔

وہابی چونکہ دن رات اپنی عورت سے مشغول رہتا ہے اگر عورت سے موقعہ نہ ملا تو لونڈے بازی سے فائدہ اٹھالیا اگر وہ بھی چارہ نہ چلا تو مشت زنی سے گزارہ کر لیا۔ سارا کولپیٹ گیا اس لئے وہابی بیچارے کو شہوۃ ہر وقت مجبور رکھتی ہے تو جنابت کے غسل میں ڈھیل دے دی۔

وہابن کی حقیقی طہارۃ

فتوی ثنائیہ $\frac{2}{136}$ } س۔ ایک عورت اپنے خاوند کے گھر سے چوری سے کسی غیر آدمی کے ساتھ چلی جاتی ہے تین ماہ کے بعد واپس لائی گئی کیا اس عورت کا نکاح پہلے خاوند سے دوبارہ کرنا چاہیئے یا نہیں؟

ج۔ اغوا شدہ عورت کا نکاح خاوند سے بحال رہتا ہے اگر وہ واپس خاوند کے گھر لائی جائے تو نکاح جدید کی ضرورت نہیں۔ اللہ اعلم! (اہلحدیث امرتسر ۱۳ ۱۲ جنوری ۱۹۴۰ء)

اس سے پیدا ہوا تو پکا غیر مقلد وہابی اب تم سوچو کہ تم کون ہو؟

وہابی فرقے میں مشت زنی واجب ہے

وہابی تجابی

(۱) عرف الجادی $\frac{2}{20}$ } باالجملہ استنزال منی بکف و بچیزے از جمادات نزد دعائے حاجت مباح است ولاسیما چوں فاعل خاشی از وقوع در فتنہ یا معصیت کہ اقل احوالش نظر بازیست باشد کہ دریں حین مندوب است بلکہ گاہے واجب گردد۔

حاصل کلام کا یہ ہے کہ مشت زنی یا کسی سخت چیز سے رگڑ کر منی بہانا قوۃ شہوانی کے وقت مباح ہے خاص کر جب فاعل کو گناہ میں پڑنے کا خطرہ ہو کیونکہ اس کی نگاہ نے اس کو مجبور کر دیا ہو تو اس وقت مباح بلکہ کبھی واجب بھی ہو جاتی ہے۔

محمد اسحٰق جب وہابی سے مشت زنی کی دلیل طلب کی جاتی ہے کہ تم اہلحدیث ہونے کا دعوی رکھتے ہو اور اپنے آپ کو قرآن وحدیث پر براہ راست عمل کرنے کے مدعی ہو ذرا اپنے مذہب کی مشت زنی کے وجوب کی دلیل قرآن سے دکھاؤ تو وہ فوراً (معاذاللہ) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر تہمت لگاتا ہے حالانکہ کسی اصحابی نے نہ مشت زنی کی ہے اور نہ ہی مشت زنی کا فتوی دیا ہے اب وہابی ٹوٹکہ سنا دیتا ہوں ثابت ہوتا ہے کہ وہابی کی قوت باہ بڑی طاقتور ہے منکوحہ سے تجاوز کر کے اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح کر لیتا ہے پھر بھی قوت شہوانی غالب ہے تو پھر ساس سے صحبت کرتا ہے پھر بہو کے ساتھ پھر نانی دادی سے بھی نکاح کر لیتا ہے کبھی اوروں سے تجاوز کر کے پھر بھی نہیں ہوتا تو کرتا ہے مشت زنی بھی واجب ہے معلوم ہوا کہ وہابی مذہب میں دنیا کی کوئی ایسی بُرائی

نہیں جو اس مذہب میں داخل نہ ہوا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہابی مذہب میں اگر سودا تک کنواری مل جاتی ہے نہ ملے تو اس سے بھبتری کرکے اس کی اولاد نکال لے اور نکاح کرے متعہ کرے وہابی اپنے مسلک سے کسی کو خارج نہیں کرتا۔

وہابی بہتان
مشت زنی کے متعلق وہابی ٹوٹکہ

عرف الجاوی ۲۰۷ } بعض اہل علم نقل این استمناء از صحابہ نزد غیبت از اہل خود کردہ اند و در مثل این کار حرجے نیست بلکہ ہم استخراج دیگر فضلات موذیہ بدن است۔

مشت زنی کو بعض اہل علم نے صحابہ سے نقل کیا ہے کہ جب مرد اپنی بیوی سے غائب ہو دوسرے فضلات موذیہ کی طرح اس کو بدن سے نکال دیا جائے تو مشت زنی میں کوئی حرج بھی نہیں

محمد عمر: یہ تھا وہابی ٹوٹکہ وہابی صاحب! قرآن و حدیث کا نام لے کر مسلمانوں کو کیوں دھوکہ دیتے ہو کیا یہ قرآن و حدیث پر عمل ہے کہیں قرآن و حدیث سے دکھا سکتے ہو؟ منی کو تم نے پاک کر دیا ہے تاکہ مساجد میں مشت زنی کر لی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں اسی لئے وہابی مسجدوں میں مسلمانوں کی نماز حرام ہے۔

ہم مسلمان اگر قرآن و حدیث صحیحہ پر عمل کرتے ہوئے میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم منائیں اس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ باسعادت کا ذکر خیر قرآن و احادیث صحیحہ سے بیان کریں نوافل پڑھیں اولیاء اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ذکر اللہ سیکھیں ہر رکعت

ذکر پڑھیں تسبیح پڑھیں درود شریف بکثرت پڑھیں کپڑے پاک رکھیں پاک پانی سے غسل و وضو بنائیں مرد عورت منی سے بغیر دھوئے کپڑے نہ پہنیں حلال پاک کھائیں اور حلال مال بہترین مما تحبون سے خرچ کرکے اپنے اکابرین اور بزرگان دین کو اس کا ثواب پہنچائیں۔

تو تم ہم پر شرک و بدعت اور کفر کے فتوے جڑ دو تم قرآن کریم کے معانی بدلو قرآن کریم کو چٹائیوں پر رکھ کر بے ادبی کرو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مشت زنی سے متہم کرو کچھوے، گوہ اور بجو سے پیٹ بھرو کتے بلے اور خنزیر کا معرق پانی پیو اور اسی سے وضو اور غسل بناؤ منی سے اپنے کپڑے، بدن، چٹائیاں اور مسجدوں کے فرش گندے رکھو، نانی، دادی اور بیٹی سے نکاح کرو ساس، بہو سے جماع کرکے نسل وہابیہ کو ترقی دو کنواری عورتوں سے متعہ کرکے فتوی دے کر لطف اٹھاؤ مشت زنی کرو اور کراؤ تاکہ وہابی نامرد ہو جائیں اور وہابی ملاؤں کا کام بنے وہابی ملاؤں نے اسی لئے منی کو پاک کر دیا ہے تاکہ کپڑا بھی نہ بدلنے کی ضرورت پڑے تمہارا مذہب تو یار ہنود سے بدتر ہے یہ تمہاری توحید ہے کچھ خدا کا خوف کرو نوافل، دعا شب بیداری اپنا وطیرہ بناؤ اور یہ امور پاک رہنے اور حلال پاک کھانے اور برائی سے پرہیز کرنے پر مبنی ہیں اللہ تعالے تمہیں ہدایت دے اور نیکی کی توفیق دے اور وہابی مذہب سے نجات دے تم نے تو غیر مسلم مذاہب کے روبرو اسلام کو بدنام کر رکھا ہے۔

غیر مقلد وہابی کی قربانی مرغا

فتویٰ ستاریہ ۲/۷۲ } (سوال نمبر ۲۹۰) معروض آنکہ زمانہ حال میں چیزوں کی گرانی حد سے بڑھ گئی ہے اس وجہ سے امسال قربانی کا جانور پچیس روپے سے کم ملنا دشوار ہے۔ بندہ نے سنا تھا کہ پہلے کسی صحیفہ میں یہ مضمون نکلا ہے کہ مرغ کی قربانی بھی جائز ہے فرمان نبوی الدین یسر اور فرمان الٰہی ما جعل علیکم فی الدین من حرج کے عموم کے تحت اگر آپ مرغ کی قربانی جائز سمجھتے ہوں تو بندہ کی تحقیق کرادیں۔ (از مولوی محمد (صاحب) ضلع فیروز پور)

جواب (۲۹۰) شرعاً مرغ کی قربانی جائز ہے۔

وہابیہ آؤ انعام حاصل کرو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا کسی اصحابی نے عید الاضحیٰ کے موقع پر مرغا قربانی دیا ہو دکھادو تو فقیر ایسے شخص کو مبلغات

دس روپے نقد انعام

پیش کرے گا۔

یہ فرقہ صرف اہلحدیث نام رکھا کر سابقہ اصل حدیث مصطفےٰ کے رفاۃ کو بدنام کر کے دھوکہ دے رہے ہیں حقیقۃً یہ فرقہ سیاسی ہے اور خداوند کریم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ اور اسلام کا دشمن ہے۔

وہابیوں کا جنازہ مسجد میں

فتویٰ ستاریہ ۲/۲۴ } سوال (۲۸۱) مفصل طور سے درج فرمادیں کہ آیا مسجد میں نماز

جنازہ پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟

جواب (۲۸۱) کتاب وسنت کی رو سے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز و درست بلکہ مسنون ہے۔

محمد عمر: بنی وہابیہ ہم نے تو کتاب اللہ کو اپنا معمول بنایا ہوا ہے جیسا کہ تم نے ملاحظہ کیا بعد ازاں مسند حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دیکھتے ہیں تو ہم نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کے لئے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دیکھی تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے والے کا جنازہ نہیں ہوتا لہٰذا ہم تو مسجد میں جنازہ نہیں پڑھتے جنازگاہیں ہمارے سینوں نے مستقل علیحدہ بنائی ہوئی ہیں فقیر تمہیں بھی حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سنا دیتا ہے۔

ابوداؤد شریف ۲/۹۸ } حدثنا مسدد نا یحییٰ عن ابن ابی ذئب حدثنی صالح مولی التوأمہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَلَا شَیْءَ لَہٗ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے جنازے پر مسجد میں نماز پڑھی جنازہ نہیں ہوا اور نہ ہی پڑھنے والے کو کوئی ثواب ملا۔

ابن ماجہ ۱۱۰ } حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن ابن ابی ذئب عن صالح مولی التوأمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَلَیْسَ لَہٗ شَیْءٌ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جنازے پر مسجد میں نماز پڑھی اس کی نماز جنازہ نہیں ہوئی۔

کیوں جی وہابیو تمہارے تو جنازے بھی گئے تمہارے ملاں تمہیں بغیر جنازے اور دعا کے ہی دفن کر دیتے ہیں تمہیں سمجھ نہیں آتی کہ جنازے کے بعد دعا نہیں مانگتے انہیں یقین ہے کہ نماز جنازہ ہی نہیں ہوئی تو دعا کس لئے اور صرف دعا ہی رب العزت سے کریں کہ یا اللہ ہماری میت کے گناہ معاف فرمائے لیکن تمہارے ملاؤں کو یقین ہے کہ ہماری تمام عمر تو شرک اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی نجاست کھانے اور استعمال کرنے میں گزری ہے یہ بخشش کے قابل ہی نہیں اور انہیں یہ بھی یقین ہے کہ ہم نبوت و رسالت و ولایت کے منکرین ہیں۔ اور فرمان خداوندی ہے کہ وَمَا دُعَاءُ الْکَافِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلَالٍ کہ اللہ تعالےٰ کفار کی دعا ردی کی ٹوکری میں ڈال دیتا ہے۔ ہمارے دعا مانگنے کا کوئی فائدہ ہی نہیں کیونکہ نامنظور ہے۔ وہابیو تمہاری تو زندگی تمہارے ملاؤں نے برباد کر دی اب بھی وقت ہے بچ جاؤ اور وہابیت سے توبہ کر لو۔ وَمَا علینا الا البلاغ المبین۔

وہابی فرقے کی مختصر تاریخ

وہابیت اور سلاطین اسلامیہ

وہابی فرقے کی ابتدا اسلام میں

درر کامنہ ۱۴۴ لابن حجر عسقلانی } احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن ابی القاسم بن تیمیۃ الحرانی ثم الدمشقی الحنبلی تقی الدین ابو العباس بن شہاب الدین بن مجد الدین

ولد فی عاشر ربیع الاول سنہ ٦٦١ھ : احمد بن عبد الحلیم المعروف ابن تیمیہ حرانی ثم الدمشقی حنبلی کنیت ابو العباس ابتداء ربیع الاول سنہ ٦٦١ھ میں پیدا ہوا۔

ابن تیمیۃ نے فتوی حمویۃ لکھا جس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیا اللہ کے متعلق بہت زیادتیاں لکھیں جس سے مسلمان بہت مخالف ہو گئے۔

الدرر الکامنۃ ۱۴۵ } وَاَوَّلُ مَا اَنْکَرُوْہُ عَلَیْہِ مِنْ مَقَالَاتِہٖ فِیْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ سنہ ٦٩٨ھ قَامَ عَلَیْہِ جَمَاعَۃٌ مِّنَ الْفُقَھَاءِ ابن تیمیہ کی پہلے پہل شذوذی باتوں کا لوگوں نے ربیع الاول ٦٩٨ھ میں انکار شروع کیا اور ابن تیمیہ کے

بِسَبَبِ الْفَتْوٰی الْحَمَوِیَّۃِ وَبَحَثُوْا مَعَہٗ وَ مَنَعَ مِنَ الْکَلَامِ ثُمَّ حَضَرَ مَعَ الْقَاضِیْ امام الدین فتوی حمویہ لکھنے کی وجہ سے فقہاء کی ایک جماعت اس کے مقابلہ کے لئے کھڑی ہو گئی۔ اور ابن تیمیہ کے ساتھ مناظرے شروع ہو گئے اور القزوینی فَانْتَصَرَ لَہٗ وَقَالَ ھُوَ وَاَخُوْہُ جلال الدین مَنْ قَالَ عَنِ

الشیخ تقی الدین ابن تیمیہ بند ہو گیا پھر قاضی امام الدین کے ساتھ حاضر ہوا قاضی نے [illegible] کی مدد کی قاضی اور اس کے بھائی جلال الدین نے اعلان کیا کہ جس نے تقی الدین کی بات سے

شَیْئًا عَزَّرْنَاہُ ثُمَّ طُلِبَ ثَانِیْ مَرَّۃٍ فِیْ سَنَۃِ ٧٠٥ھ اِلٰی [illegible] فَتَعَصَّبَ عَلَیْہِ کچھ کہا ہم اس کو سزا دیں گے پھر دوبارہ ٧٠٥ھ میں [illegible] الت میں بلایا گیا۔

[illegible] مِنَ الْجَاشَنْکِیْرِ وَانْتَصَرَ لَہٗ سَلَّارُ ثُمَّ آلَ اَمْرُہٗ اَنْ حُبِسَ [illegible] خِزَانَۃِ الْبُنُوْدِ مُدَّۃً ثُمَّ نُقِلَ فِیْ صَفَرِ سَنَۃِ ٧٠٩ھ اِلَی الْاِسْکَنْدَرِیَّۃِ ثُمَّ اُخْرِجَ عَنْہُ وَاُعِیْدَ اِلَی الْقَاھِرَۃِ پھر صفر ٧٠٩ھ میں اسکندریہ میں منتقل کیا گیا پھر وہاں سے نکال کر قاہرہ لوٹایا گیا پھر اسکندریہ لایا گیا۔

ثُمَّ اُعِیْدَ اِلَی الْاِسْکَنْدَرِیَّۃِ ثُمَّ حَضَرَ النَّاصِرُ مِنَ الْکَرَکِ فَاَطْلَقَہٗ وَوَصَلَ اِلٰی دِمَشْقَ پھر ناصر کے روبرو کرک میں پیش کیا گیا تو اس نے ابن تیمیہ کو بری کر دیا اٰخِرَ سَنَۃِ ٧١٢ھ وَکَانَ السَّبَبُ فِیْ ھٰذِہِ الْمِحْنَۃِ مَرْسُوْمُ السُّلْطَانِ وَرَدَ عَلَی النَّائِبِ اور ٧١٢ھ کے آخیر میں دمشق جا پہنچا۔

بِامْتِحَانِہٖ فِیْ مُعْتَقَدِہٖ لَمَّا وَقَعَ اِلَیْہِ مِنْ اُمُوْرٍ تُنْکَرُ فِیْ ذٰلِکَ فَعُقِدَ لَہٗ مَجْلِسٌ فِیْ ابن تیمیہ کے عقائد کے اظہار کے لئے بادشاہ کے نائب کے روبرو پیش کیا گیا جب ابن تیمیہ نے پھر غلط مسائل بیان کئے تو اس کے لئے سات رجب کو ایک مجلس منعقد کی

سَابِعِ رَجَبٍ وَسُئِلَ عَنْ عَقِیْدَتِہٖ فَاَمْلٰی مِنْھَا شَیْئًا ثُمَّ اَحْضَرُوا الْعَقِیْدَۃَ الَّتِیْ تُعْرَفُ گئی اور اس کا عقیدہ دریافت کیا گیا ابن تیمیہ نے ان مسائل سے کچھ تحریر کر دیے پھر انہوں نے ابن تیمیہ کے عقیدے کو پیش کیا وہ جو واسطیہ میں مشہور تھا۔

بِالْوَاسِطِيَّةِ فَقُرِئَ مِنْهَا وَبَحَثُوْا فِيْ مَوَاضِعَ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا فِيْ ثَانِيْ عَشَرَ
وَقَرَّرُوْا الصَّفِيَّ يَبْحَثُ مَعَهٗ ثُمَّ اَخَّرُوْهُ وَقَدَّمُوْا الْكَمَالَ
الزَّمْلَكَانِيْ ثُمَّ انْفَصَلَ الْاَمْرُ عَلٰى اَنَّهٗ شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنَّهٗ
شَافِعِيُّ الْمُعْتَقَدِ ۔

ابن تیمیہ کی کتاب عقیدہ واسطیہ سے ابن تیمیہ کے عقائد کو بیان کیا گیا اور
کئی مقامات پر مناظرے ہوئے پھر بارہ رجب کو اجتماع ہوا اور انہوں
نے صفی ہندی کو ابن تیمیہ سے مناظرے کے لیے تیار کیا پھر لوگوں نے
اس کو پیچھے ہٹا کر کمال زملکانی کو آگے کیا پھر حاکم نے فیصلہ دیا کہ ابن تیمیہ
خود اقرار کرتا ہے کہ وہ امام شافعی کا مقلد ہے

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ ابن تیمیہ غیر مقلدیت کے دلائل پیش کرتے رہے اس
وقت غیر مقلد کوئی نہ تھا اخیر ابن تیمیہ نے شکست کھا کر اقرار کیا کہ میں امام شافعی کا مقلد ہوں
تقیہ کیا کیونکہ ابن تیمیہ پہلا غیر مقلد تھا اس سے پہلے سب مقلدین تھے۔

الدرالکامنۃ
جلد ۱
ابن حجر عسقلانی

وَاُطْلِقَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ اِلَى الشَّامِ وَافْتَرَقَ النَّاسُ
فِيْهِ شِيَعًا فَمِنْهُمْ مَنْ نَسَبَهٗ اِلَى التَّجْسِيْمِ لِمَا ذَكَرَ
فِي الْعَقِيْدَةِ الْحَمَوِيَّةِ وَالْوَاسِطِيَّةِ وَغَيْرِهِمَا
مِنْ ذٰلِكَ كَقَوْلِهٖ اِنَّ الْيَدَ وَالْقَدَمَ وَالسَّاقَ
وَالْوَجْهَ صِفَاتٌ حَقِيْقِيَّةٌ لِلّٰهِ وَاِنَّهٗ مُسْتَوٍ عَلَى الْعَرْشِ بِذَاتِهٖ
فَقِيْلَ لَهٗ يَلْزَمُ مِنْ ذٰلِكَ التَّحَيُّزُ وَالْاِنْقِسَامُ فَقَالَ اَنَا لَا اُسَلِّمُ
اَنَّ التَّحَيُّزَ وَالْاِنْقِسَامَ مِنْ خَوَاصِّ الْاَجْسَامِ فَاُلْزِمَ بِاَنَّهٗ يَقُوْلُ

بِتَحَيُّزٍ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْسُبُهٗ اِلَى الزَّنْدَقَةِ لِقَوْلِهٖ اِنَّ
النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يُسْتَغَاثُ بِهٖ وَاِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تَنْقِيْصًا
وَمَنْعًا مِنْ تَعْظِيْمِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَ اَشَدَّ النَّاسِ عَلَيْهِ
فِيْ ذٰلِكَ النُّوْرُ الْبَكْرِيُّ فَاِنَّهٗ لَمَّا عُقِدَ لَهُ الْمَجْلِسُ بِسَبَبِ ذٰلِكَ
قَالَ بَعْضُ الْحَاضِرِيْنَ يُعَزَّرُ فَقَالَ الْبَكْرِيُّ لَا مَعْنٰى لِهٰذَا الْقَوْلِ
فَاِنَّهٗ اِنْ كَانَ تَنْقِيْصًا يُقْتَلُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ تَنْقِيْصًا لَا يُعَزَّرُ وَمِنْهُمْ
مَنْ يَنْسُبُهٗ اِلَى النِّفَاقِ لِقَوْلِهٖ فِيْ عَلِيٍّ مَا تَقَدَّمَ وَلِقَوْلِهٖ اَنَّهٗ كَانَ مَخْذُوْلًا
حَيْثُ مَا تَوَجَّهَ وَاِنَّهٗ حَاوَلَ الْخِلَافَةَ مِرَارًا فَلَمْ يَنَلْهَا وَاِنَّمَا
قَاتَلَ لِلرِّيَاسَةِ لَا لِلدِّيَانَةِ وَلِقَوْلِهٖ اَنَّهٗ كَانَ يُحِبُّ الرِّيَاسَةَ
وَاَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يُحِبُّ الْمَالَ وَلِقَوْلِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ اَسْلَمَ شَيْخًا يَدْرِيْ
مَا يَقُوْلُ وَعَلِيٌّ اَسْلَمَ صَبِيًّا وَالصَّبِيُّ لَا يَصِحُّ اِسْلَامُهٗ عَلٰى قَوْلٍ
وَبِكَلَامِهٖ فِيْ قِصَّةِ خِطْبَةِ بِنْتِ اَبِيْ جَهْلٍ وَمَاتَ وَمَا نَسِيَهَا
مِنَ الثَّنَاءِ عَلٰى عَلِيٍّ وَقِصَّةِ اَبِي الْعَاصِ ابْنِ الرَّبِيْعِ وَمَا يُؤْخَذُ
مِنْ مَفْهُوْمِهِمَا فَاِنَّهٗ شَنَّعَ فِيْ ذٰلِكَ فَاَلْزَمُوْهُ بِالنِّفَاقِ لِقَوْلِهٖ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ ۔

ابن تیمیہ کو شام کی طرف شہر بدر کیا گیا اور شام میں وہابیوں کے کئی فرقے
بن گئے ایک فرقہ جو خداوند کریم کو مجسم ماننے لگا جیسا کہ ابن تیمیہ کی
تصنیف عقیدہ حمویہ اور واسطیہ وغیرہما میں لکھا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ
کا ہاتھ "قدم" پنڈلی اور منہ اللہ تعالیٰ کی صفتوں میں حقیقۃً ہیں اور اللہ

تعالےٰ عرش پر بذاتہٖ موجود ہے تو بعض نے کہا کہ اس سے تحیز اور انقسام لازم آتا ہے۔ ابن تیمیہ نے کہا کہ ہم نہیں مانتے کہ تحیز اور انقسام اجسام کے خواص سے ہے تاکہ ذات باری تعالےٰ میں تحیز لازم آئے اور ایک فرقہ ان کو زندیق کا خطاب دینے لگا کیونکہ ابن تیمیہ کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو امداد کے لئے پکارنا شرک ہے اس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تنقیص ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے روکتا ہے اور سب مسلمانوں سے ابن تیمیہ پر زیادہ سختی کرنے والا نور البکری تھا ان مسائل پر جب مجلس قائم کی گئی بعض علماء حاضرین نے فتویٰ دیا کہ سزا دی جائے نور البکری نے کہا کہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کرے اس کو تعزیر لگا کر چھوڑا جائے یہ واجب القتل ہے اور اگر تنقیص نہیں ہے تو تعزیر بھی نہ لگائی جائے مسلمانوں کا ایک فرقہ ابن تیمیہ کو منافق کہنے لگا کہ یہ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا مخالف ہے کیونکہ ابن تیمیہ نے حضرت علی المرتضیٰ کو (معاذ اللہ) کہا علی جدھر متوجہ ہوا ذلیل ہوا کیونکہ وہ حق پرست نہ تھا بلکہ خلافت کے طمع کے لئے جنگ کرتا رہا اور حاصل نہ کرسکا ملک گیری کے لئے جنگ کئے دیانت داری سے کام نہیں لیا اپنی حکومت چاہتے تھے عثمان دولت پسند تھے اور ابن تیمیہ نے یہ بھی لکھا کہ ابو بکر بوڑھا اسلام لایا جو کہتا تھا سمجھتا تھا اور علی نے بچپن میں اسلام قبول کیا اور بچے کی بات کا اسلام میں کوئی اعتبار نہیں اور ابوجہل کی لڑکی سے رشتہ شروع کردیا ابن تیمیہ نے مرنے تک حضرت علی المرتضیٰ کی

تعریف نہیں کی اور ابو العاص بن ربیع کا واقعہ اور اس کا پورا مفہوم اس میں ابن تیمیہ نے طعن کیا لوگوں نے ان تمام واقعات کی وجہ سے ابن تیمیہ کو منافق کہنا شروع کردیا کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی المرتضیٰ کا مبغض منافق ہے۔

"محمد عمر" اب یہ تمام عقائد موجودہ غیر مقلدین وہابیوں کے ہیں اور انہی پر ان کا ایمان ہے۔ تو یہ سب وہابی تیمی ہیں۔

اسلام میں وہابیت کا تفرقہ توحید رسالت کے خلاف ابن تیمیہ نے شروع کیا

ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے درر کامنہ کے ص ۱۵۰ پر جو لکھا ہے اس کا مطلب عرض کرتا ہوں۔

(۱) ابن تیمیہ کو اسلام کے خلاف عقیدہ رکھنے کی بنا پر مذاہب اربعہ کے مفتیوں نے شہر بدر کردیا اور شام بھیج دیا۔

(۲) ابن تیمیہ نے شام میں اپنے تیمی عقیدے کا جو کہ آج کل وہابی عامل ہیں اسلام میں تفرقہ ڈال دیا۔ جیسا کہ ابن حجر عسقلانی نے اِفْتَرَقَ النَّاسُ فِیْہِ شِیَعًا سے صاف واضح کردیا۔

(۳) اسلام میں وہابی فرقہ جو حقیقۃً تیمی ہیں شروع سے بڑے تفرقہ باز ہیں ۶۹۸ھ میں اس نئے فرقے کی ابتدا ہوئی۔

(۴) ابن تیمیہ نے فتویٰ حمویہ اور واسطیہ میں خداوند کریم کو عرش پر مجسم ثابت کیا جیسا آجکل بھی وہابیوں کا یہی عقیدہ ہے اور ابن تیمیہ اسلام میں سب سے پہلا شخص ہے

جس نے اس عقیدے کی ایجاد کی پہلے اس عقیدے کا نام ونشان نہ تھا۔

(۵) ابن تیمیہ نے اسلام میں یہ عقیدہ بھی ایجاد کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو امداد کے لئے پکارنا شرک ہے۔

(۶) ابن تیمیہ نے یہ بھی بدعت جاری کی کہ یارسول اللہ کہکر پکارنا شرک ہے پہلے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنا اسلام کا ایک حصہ تھا۔

(۷) اسلام میں سب سے پہلے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کی بنیاد ابن تیمیہ نے [illegible] میں رکھی۔

(۸) ابن تیمیہ کے زمانے کے امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام مفتیوں نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ ابن تیمیہ کو یا قید رکھا جائے یا قتل کیا جائے کیونکہ یہ خداوند کریم کا بھی منکر ہے خداوند کریم کو جسم عرش پر بیٹھا مانتا ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہے۔

(۹) بعض علما امت محمدیہ نے ابن تیمیہ کو منافق لکھ دیا۔

(۱۰) ابن تیمیہ اسلام میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کا گستاخ اور مخالف تھا اور معاذ اللہ ان کو طالب دنیا و فساد سمجھتا تھا تو یہ جماعت وہابیہ شروع سے ہی پکے خارجی اور اہل بیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں۔

(۱۱) ابن تیمیہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی دشمن تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ پر نکتہ چینی کرتا رہا۔ جیسا کہ مودودی صاحب بھی یہی لکھ رہے ہیں۔

ابن تیمیہ نے تقیہ کر کے اپنے آپ کو امام شافعی کا مقلد ظاہر کیا"

ابن تیمیہ کے معتقدین کو اسلامی حکومت کی طرف سے سزائیں"

الدرر الکامنۃ 1/145 { شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنَّهٗ شَافِعِيُّ الْمُعْتَقَدِ فَاَشَاعَ اَتْبَاعُهٗ اَنَّهٗ اِنْتَصَرَ فَغَضِبَ خُصُوْمُهٗ وَرَفَعُوْا وَاحِدًا مِنْ اَتْبَاعِ ابْنِ تَيْمِيَّةَ اِلٰى جَلَالِ الْقَزْوِيْنِيِّ نَائِبِ الْحُكْمِ بِالْعَادِلِيَّةِ فَعَزَّرَهٗ وَكَذَا فَعَلَ الْحَنَفِيُّ بِاثْنَيْنِ مِنْهُمْ۔

ابن تیمیہ نے اقرار کیا کہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہوں ابن تیمیہ کے عقیدت مند بھاگ نکلے کہ ابن تیمیہ نے غیر اللہ سے مدد لے لی تو وہ مخالفت کی وجہ سے بڑا ناراض ہوا اور پھر مسلمانوں نے ابن تیمیہ کے ایک عقیدتمند کی شکایت جلال قزوینی کے سامنے پیش کی جو عدالت اسلامیہ کا پی لے تھا تو اس نے ابن تیمیہ کے اس عقیدتمند کو سزا دی اور اسی طرح قاضی حنفی نے بھی ابن تیمیہ کے دو عقیدتمندوں کو سزا دی۔

(۱) "محمد عمر":۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ تیمیہ بڑا تقیہ باز تھا جو جھوٹ کا بڑا عادی تھا۔

(۲) یہ بھی ثابت ہوا کہ اکابرین سلاطین اسلامیہ کے قضاۃ ابن تیمیہ کے اس عقیدے پر کہ روضہ اطہر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر جانا جائز نہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ جائز نہیں وغیرہا اس کو اور اس کے اس عقیدہ رکھنے والوں کو سزائیں دیتے رہے۔

الدرر الکامنة ۱/۱۴۵

ثُمَّ في ثاني عشرين رجب قُرِئَ المزي فصلا من كتاب أفعال العباد للبخاري في الجامع فسمعه بعض الشافعية فغضب وقالوا نحن المقصودون بهذا ورفعوه إلى القاضي الشافعي فأمر بحبسه فبلغ ابن تيمية فتوجه إلى الحبس فأخرجه بيده فبلغ القاضي فطلع إلى القلعة فوافاه ابن تيمية فتشاجرا بحضرة النائب واشتط ابن تيمية على القاضي لكون نائبه جلال الدين آذى أصحابه في غيبة النائب فأمر النائب من ينادي أن من تكلم في العقائد فعل كذا به وقصد بذلك تسكين الفتنة۔

پھر جامع میں بخاری شریف سے معاملات کا کچھ حصہ بائیس رجب کو پڑھایا گیا بعض شوافع نے سنا تو ابن تیمیہ کی غرض کو وہ سمجھ گئے تو انہوں نے قاضی شافعی کے پاس شکایت کی قاضی شافعی نے ابن تیمیہ کو قید کر دیا۔ جلال الدین بادشاہ کے نائب سے ابن تیمیہ کی مخالفت ہو گئی تو جلال الدین نے ابن تیمیہ کے ماننے والوں کو سخت تکلیفیں دینی شروع کر دیں اور ملک میں وہابی فتنے کو بند کرنے کے لئے اعلان کر دیا کہ جو شخص ابن تیمیہ کا عقیدہ رکھے گا اس کو یہ سزا دی جائیگی۔

الدرر الکامنة ۱/۱۴۶

وعقد مجلس في ثالث عشرينه دلك من رمضان، بعد صلوة الجمعة فادعى على ابن تيمية عند المالكي فقال هذا عدوي ولم يجب عن الدعوى

فكرر عليه فأصر فحكم المالكي بحبسه فأقيم من المجلس وحبس في برج ثم بلغ المالكي أن الناس يترددون إليه فقال يجب التضييق عليه إن لم يقتل وإلا فقد ثبت كفره فنقلوه ليلة عيد الفطر إلى الجب وعاد القاضي الشافعي إلى ولايته ونودي بدمشق من اعتقد عقيدة ابن تيمية حل دمه وماله خصوصا الحنابلة فنودي بذلك۔

تیرھویں رمضان المبارک جمعہ کی نماز کے بعد مجلس قائم ہوئی قاضی مالکی کے روبرو ابن تیمیہ پر دعوی ہوا ابن تیمیہ نے جواب دعوی پیش نہ کیا اور کہا یہ مدعی میرا دشمن ہے۔ اس نے پھر دعوی دائر کر دیا اور اصرار کیا قاضی مالکی نے ابن تیمیہ کو قید کا حکم سنا دیا مجلس سے اٹھا کر برج میں قید کر دیا گیا پھر قاضی مالکی کو اطلاع ملی کہ لوگ ابن تیمیہ کے پاس آتے جاتے ہیں۔ قاضی مالکی نے کڑی نگرانی کا حکم جاری فرما دیا اگرچہ قتل نہ کیا گیا مگر اس کا کفر ثابت ہو چکا ہے عید الفطر کی رات حکام نے برج سے منتقل کر کے اندھے کنویں میں ڈال دیا قاضی شافعی کے عہدے کی جب باری آئی دمشق میں اعلان کیا گیا جس شخص نے ابن تیمیہ کے عقیدے کو قبول کیا اس کو پھانسی دیا جائیگا اور اس کا مال ضبط کر لیا جائیگا خصوصاً حنبلیوں کا (کیونکہ ابن تیمیہ حنبلی ہونے کا مدعی تھا) یہ ڈھنڈورا تمام ملک میں دیا گیا۔

الدرر الکامنة ۱/۱۴۶

ثم عقد لهم مجلس في سلخ رجب وجرى فيه بين ابن الزملكاني وابن الوكيل مباحثة فقال

ابن الزملكاني لأن الوكيل ما جرى على الشافعية قليل حتى تكون أنت رئيسهم فظن القاضي نجم الدين ابن صصري انه عناه فعزل نفسه

رجب میں پھر ان کے لئے مجلس منعقد ہوئی ابن زملکانی اور سرکاری وکیل کے درمیان بحث چلی ابن زملکانی نے سرکاری وکیل کو کہا شافعی کمزور نہیں ہیں کہ تو ان کا رئیس بن گیا ہے قاضی نجم الدین مصری نے سمجھ لیا کہ زملکانی مجھے کہہ رہا ہے تو اس نے استعفیٰ دے دیا۔

ابن تیمیہ کا اسلام کے خلاف عقیدہ رکھنے پر حکومت کی طرف سے سزا

الدرر الکامنة ۱/۱۴۸

وَاحْضِرَ الْقُضَاةُ الثَّلَاثَةُ الشَّافِعِيُّ وَالْمَالِكِيُّ وَالْحَنَفِيُّ وَتَكَلَّمَ مَعَهُمْ فِيْ اِخْرَاجِهِ فَاتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّهُمْ يَشْتَرِطُوْنَ فِيْهِ شُرُوْطًا وَاَنْ يَرْجِعَ عَنْ بَعْضِ الْعَقِيْدَةِ فَاَرْسَلُوْا اِلَيْهِ مَرَّاتٍ فَامْتَنَعَ مِنَ الْحُضُوْرِ اِلَيْهِمْ وَاسْتَمَرَّ وَلَمْ يَزَلْ اِبْنُ تَيْمِيَّةَ فِي الْجُبِّ اِلٰى اَنْ شَفَعَ فِيْهِ مُهَنَّا اَمِيْرُ آلِ فَضْلٍ فَاُخْرِجَ فِيْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ فِي الثَّالِثِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْهُ وَاُحْضِرَ فِي الْقَلْعَةِ وَوَقَعَ الْبَحْثُ مَعَ بَعْضِ الْفُقَهَاءِ فَكُتِبَ عَلَيْهِ مَحْضَرٌ بِاَنَّهُ قَالَ اَنَا اَشْعَرِيٌّ۔

ابن تیمیہ کا معاملہ تین قاضیوں شافعیؒ مالکی اور حنفی کے روبرو پیش کیا گیا ان کے ساتھ اس کے جیل سے نکالنے کے متعلق بات ہوئی تو تمام نے اتفاق کیا کہ اس کو بعض شرطوں پر رہا کیا جائے کہ وہ اپنے بعض عقائد سے توبہ کرے بار بار

ابن تیمیہ کو پیغام بھیجا گیا لیکن اس نے حاضر ہونے سے انکار کر دیا اور قید میں ہی بند رہا پھر اس کی سفارش کی گئی جن سفارش کرنے والوں سے امیر آل فضل بھی تھا تیئیس ربیع الاول کو قید سے نکال کر قلعہ میں فقہا کے ساتھ بحث کے لئے پیش کیا گیا عدالت میں اس نے لکھ دیا کہ میں اشعری ہوں۔ (یہ بھی ابن تیمیہ کا تقیہ تھا، کیونکہ بعد میں بدل گیا تھا۔

اسلام میں سب سے پہلے "خداوند عرش پر حقیقۃً بیٹھا ہے" کا عقیدہ ابن تیمیہ نے نکالا

البدایة والنهایة ۴/۳۸

وَادُّعِيَ عَلَيْهِ عِنْدَ ابْنِ مَخْلُوْفِ الْمَالِكِيِّ اَنَّهُ يَقُوْلُ اَنَّ اللّٰهَ فَوْقَ الْعَرْشِ حَقِيْقَةً وَاَنَّ اللّٰهَ يَتَكَلَّمُ بِحَرْفٍ وَصَوْتٍ۔

ابن مخلوف مالکی کے روبرو ابن تیمیہ پر دعویٰ کیا گیا کہ ابن تیمیہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ عرش پر حقیقۃً ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ حروف اور آواز سے کلام کرتا ہے۔

الدرر الکامنة ۱/۱۵۴

وَقَالَ فِيْ حَقِّ عَلِيٍّ اَخْطَأَ فِيْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَيْئًا ثُمَّ خَالَفَ فِيْهَا نَصَّ الْكِتَابِ مِنْهَا اعْتِدَادُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اَطْوَلَ الْاَجَلَيْنِ۔

اور ابن تیمیہ نے علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے حق میں کہا ہے کہ علی المرتضیٰؓ نے سترہ مقامات پر خطا کی ہے پھر علی المرتضیٰؓ نے سترہ مقامات میں قرآن کریم کی

مخالفت کی وجہ سے بعض ان سے متوفی عنہا زوجہا کی عدۃ ابعد الاجلین کر لیا ہے۔ یہ
صراحۃً قرآن کریم کے خلاف ہے۔

"محمد عمر" کیوں جی وہابیو! مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے چوتھے خلیفے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو قرآن کریم کے مخالف سمجھے گیا وہ امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل ہو
سکتا ہے حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے شان میں فرمایا ہے اَنَا مَدِیْنَۃُ
الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا میں اسلامی علم کا شہر ہوں اور علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اس کے دروازہ
ہیں یہ حدیث مرفوع ہے اب وہابیو تم سوچو کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے باب علم کو
قرآن کریم کا مخالف کہے اور اپنے آپ کو حق پر کہے وہ دنیا مے اسلام میں کبھی سچا کہلا سکتا
ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں وہ جھوٹا ہے اور خلیفۂ چہارم حضرت علی المرتضیٰ نے جو قرآن کریم سمجھا
ہے سچا ہے۔

ابن تیمیہ حرانی کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ شرک کہنے پر سزا

الدرر الکامنۃ ۱/۱۴۸

ثُمَّ اجْتَمَعَ جَمْعٌ مِّنَ الصُّوْفِیَّۃِ عِنْدَ تَاجِ الدِّیْنِ ابْنِ عَطَاءٍ
فَطَلَعُوْا فِی الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ شَوَّالٍ اِلَی الْقَلْعَۃِ
وَشَکَوْا مِنِ ابْنِ تَیْمِیَّۃَ اَنَّہٗ یَتَکَلَّمُ فِیْ حَقِّ الْ[illegible]
الطَّرِیْقِ وَاَنَّہٗ قَالَ لَا یُسْتَغَاثُ بِالنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاقْتَضَی
الْحَالُ اَنْ اُمِرَ بِتَسْیِیْرِہٖ اِلَی الشَّامِ۔

پھر اولیاء اللہ کی ایک جماعت شوال کے آخری عشرے میں قلعے میں تاج الدین
ابن عطا کے پاس جمع ہو کر آئے اور ابن تیمیہ کے متعلق شکایت کی کہ وہ بزرگان

طریقت کے حق میں گستاخی کرتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم سے فریاد نہیں کر سکتے مقتضی حال یہ ہے کہ اس کو شام کی طرف بھیج دیا جائے۔

ابن تیمیہ حرانی کا اولیاء اللہ کی عموماً اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو خصوصاً گالیاں دینا

الدرر الکامنۃ ۱/۱۵۴

وَکَانَ لِتَعَصُّبِہٖ لِمَذْہَبِ الْحَنَابِلَۃِ یَقَعُ فِی الْاَشَاعِرَۃِ
حَتّٰی اَنَّہٗ سَبَّ الْغَزَالِیَّ فَقَامَ عَلَیْہِ قَوْمٌ کَادُوْا یَقْتُلُوْنَہٗ

ابن تیمیہ حنبلیوں کا سخت مخالف تھا اشاعرہ کے متعلق بکواس
بھی کرتا تھا حتیٰ کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو گالیاں نکالتا مسلمانوں کی ایک
جماعت ابن تیمیہ کے قتل کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"محمد عمر" یہی حال عقیدہ اور طریقہ آج کل کے وہابیوں کا ہے جو اولیاء اللہ کو معاذ اللہ
غیر اللہ اور مشرک کہتے ہیں۔ یہ خاص ابن تیمیہ کے پیروکار ہیں جن کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں
قرآن و احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سلف
صالحین اولیاء اللہ کے سخت دشمن ہیں اور امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ مٹانے
کے درپے ہیں۔

ابن تیمیہ حرانی کے آخری لمحات

الدرر الکامنۃ ۱/۱۴۹

ثُمَّ عُقِدَ لَہٗ مَجْلِسٌ اٰخَرُ فِیْ رَجَبٍ سَنَۃَ عَشْرٍ
ثُمَّ حُبِسَ بِالْقَلْعَۃِ ثُمَّ اُخْرِجَ فِیْ عَاشُوْرَاءَ
سَنَۃَ ۷۲۱ ثُمَّ قَامُوْا عَلَیْہِ مَرَّۃً اُخْرٰی

فِیْ شَعْبَانَ سنۃ ۷۲۶ھ بِسَبَبِ مَسْئَلَۃِ الزِّیَارَۃِ وَاعْتُقِلَ بِالْقَلْعَۃِ فَلَمْ یَزَلْ بِهَا اِلٰی اَنْ مَاتَ فِیْ لَیْلَۃِ الْاِثْنَیْنِ الْعِشْرِیْنَ مِنْ ذِی الْقَعْدَۃِ سنۃ ۷۲۸ھ

پھر رجب سنہ ۷۲۰ھ میں حکومت کی ایک کانفرنس منعقد کی گئی اور ابن تیمیہ کو قلعے میں قید کیا گیا پھر محرم سنہ ۷۲۱ھ میں بری کیا گیا پھر دوبارہ شعبان سنہ ۷۲۶ھ میں مسلمانوں نے شہادتیں دیں کہ ابن تیمیہ روضۂ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارۃ کے لئے سفر کرکے جانے کو شرک کہتا ہے پھر حکومت نے قلعے میں پاؤں کو زنجیر باندھ کر قید کر دیا یہاں تک کہ ذیقعدہ کی بائیسویں رات سنہ ۷۲۸ھ کو قید میں ہی مرا۔

"محمد عمر" یہ ہے وہابیوں کا پہلا پیشوا جس نے اسلام میں نیا فتنہ کھڑا کرکے اسلام کو [مٹانے] کی کوشش کی۔

ابن تیمیہ سے پہلے اسلام میں مسلمان نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑتے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پکار کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امداد حاصل کرتے خداوند کریم کو اپنے قریب سمجھتے خداوند کریم کو زمان مکان سے مبرا سمجھتے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی قبور پر سفر کرکے پہنچتے اور فیوض وبرکات اہل قبور سے مستفیض ہوتے طیبات کو پسند کرتے خبائث اشیاء سے نفرت کرتے کھانے پر قرآن کریم پڑھ کر کھانا کھلایا جاتا اور کھایا جاتا۔ ابن تیمیہ نے ان سب کو حرام لکھا ہے۔

ابن تیمیہ کا شاگرد اور خلیفہ جنے وہابی عقیدے کی افشا کی

درر کامنہ ۳۰۲/۱ } اَحمد بن محمد بن مخارف الحنبلی وَسَلَکَ طَرِیْقَ ابْنِ تَیْمِیَۃَ فِی الْحَطِّ عَلَی الصُّوْفِیَۃِ ثُمَّ اَنَّہٗ تَکَلَّمَ فِیْ مَسْئَلَۃِ التَّوَ[سُّلِ]

بِالنَّبِیِّ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم وَفِیْ مَسْئَلَۃِ الزِّیَارَۃِ وَغَیْرِہِمَا عَلٰی طَرِیْقِ ابْنِ تَیْمِیَۃَ فَوَثَبَ بِہٖ جَمَاعَۃٌ مِّنَ الْعَامَّۃِ وَمَنْ یَّتَعَصَّبُ لِلصُّوْفِیَۃِ وَاَرَادُوْا قَتْلَہٗ فَهَرَبَ۔

احمد بن محمد بن مخارف ابن تیمیہ کے مسلک پر چل کر صوفیوں پر برسنا شروع کر دیا (یعنی کافر ومشرک وبدعتی کہنا شروع کر دیا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کا انکار کیا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارۃ کے لئے جانے کو شرک کہنا شروع کر دیا اور اس کے علاوہ ابن تیمیہ کے عقائد کی تبلیغ شروع کر دی امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عوام اس کے خلاف بھڑکے اور اس کے قتل کا ارادہ کیا تو وہ مصر سے بھاگ گیا۔

الدرر الکامنۃ ۳۱۲/۱ } احمد بن محمد بن مری البعلی الحنبلی کَانَ مُنْحَرِفًا عَنِ ابْنِ تَیْمِیَۃَ ثُمَّ اجْتَمَعَ بِہٖ وَاَحَبَّہٗ وَتَلَمَّذَ لَہٗ وَکَتَبَ مُصَنَّفَاتِہٖ وَبَالَغَ فِی التَّعَصُّبِ لَہٗ وَکَانَ

قَدِمَ الْقَاهِرَۃَ فَتَکَلَّمَ عَلَی النَّاسِ بِجَامِعِ امیرحسین بن جندر بِحُکْمِ جَوْهَرِ النَّوْبِیْ وَبِجَامِعِ عمرو بن العاص وَسَلَکَ طَرِیْقَ ابن تیمیۃ فِی الْحَطِّ عَلَی الصُّوْفِیَۃِ ثُمَّ اَنَّہٗ تَکَلَّمَ فِیْ مَسْئَلَۃِ التَّوَسُّلِ بِالنَّبِیِّ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم وَفِیْ مَسْئَلَۃِ الزِّیَارَۃِ وَغَیْرِهِمَا عَلٰی طَرِیْقِ ابْنِ تَیْمِیَۃَ فَوَثَبَ بِہٖ جَمَاعَۃٌ مِّنَ الْعَامَّۃِ وَمَنْ یَّتَعَصَّبُ لِلصُّوْفِیَۃِ وَاَرَادُوْا قَتْلَہٗ فَهَرَبَ فَرَفَعُوْا اَمْرَہٗ اِلَی الْقَاضِی الْمَالِکِیِّ تَقِیِّ الدِّیْنِ الاخنائی فَطَلَبَہٗ وَتَغَیَّبَ عَنْہُ ثُمَّ اَتٰی اِلَیْہِ وَاَحْضَرَ، وَسَجَنَہٗ وَمَنَعَہٗ مِنَ الْجُلُوْسِ وَذٰلِکَ بَعْدَ اَنْ عَقَدَ لَہٗ مَجْلِسٌ

بین یدی السلطان وذلک فی ربیع الآخر سنۃ ۷۲۵ھ

احمد بن محمد حنبلی ابن تیمیہ کے عقیدے سے بدل گیا پھر موافق ہو گیا اور اس کو دوست
بنا لیا اور ابن تیمیہ کی شاگردی کی اور ابن تیمیہ کی تصنیفات کو لکھا اور بہت
بڑا متعصب بن گیا۔ اور قاہرہ میں آ گیا اور وہاں مدرسہ جامع امیر حسین اور جامع
عمرو بن عاص میں جو ہر ولی کے حکم سے مسلمانوں پر اعتراضات شروع کر دیے اور ابن
تیمیہ کے مسلک کا پرچار شروع کر دیا اور اولیاء اللہ کی مخالفت سے خوب حملے
کئے اور اولیاء اللہ پر خوب برسا پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے اور مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر سفر کر کے جانے پر اعتراض کیا اور ابن تیمیہ کے
عقیدے کے اور مسائل کی اشاعت شروع کر دی تو عام مسلمانوں کی جماعت اور جو
اولیاء اللہ کے خواص معتقدین تھے بھڑک اٹھے اور انہوں نے احمد بن محمد حنبلی تیمی
کے قتل کا چیلنج کر دیا تو محمد بن احمد حنبلی ثم التیمی قاہرہ سے بھاگ نکلا پھر مسلمانوں
نے قاضی مالکی تقی الدین اخنائی کو اس کے خلاف درخواست دے دی تو قاضی مالکی
نے ابن تیمیہ کے شاگرد احمد بن محمد کو طلب کر لیا احمد بن محمد ابن تیمیہ کا شاگرد
روپوش ہو گیا قاضی تقی الدین نے بذریعہ پولیس گرفتار کر کے عدالت میں حاضر
کرا لیا قاضی مالکی تقی الدین نے بادشاہ کی میٹنگ بلوا کر مشورے سے قید
کا حکم سنا دیا اور کھڑے رہنے کی سزا دی کہ تم بیٹھ نہیں سکتے یہ حکم ربیع الثانی
۷۲۵ھ میں ہوا۔

برے عقیدے کی وجہ سے ابن تیمیہ کے شاگرد احمد مخلوف کو بادشاہ اسلام کی طرف سے سزا

الدرر الکامنہ ۱/۳۰۳

حتی کادت تکون فتنۃ ففوض السلطان الامر
لارغون النائب فاغلظ القول للحنفی ناظر
الجیش وذکر انہ یتعصب للصوفیۃ بغیر علم
وانہم تعصبوا علیہ بالباطل فآل الامر الی تمکین المالکی منہ فضربہ
بحضرتہ ضربا مبرحا حتی ادماہ ثم شہرہ علی حمار ارکبہ
مقلوبا ثم نودی علیہ ہذا جزاء من یتکلم فی حق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فکادت العامۃ تقتلہ ثم اعید الی
السجن ثم شفع فیہ فآل امرہ الی ان سفر من القاہرۃ
الی الخلیل فرحل باہلہ واقام بہ وتردد الی دمشق
ومن الاتفاقات ان شخصا یقال لہ ابن شاس حضر درسا
فانجر البحث الی ان صوب ما نقل عن ابن مری فی مسألۃ التوسل
فوثب بہ جماعۃ وحملوہ الی القاضی المالکی المذکور وشہد
علیہ جمع کثیر فدافع عنہ القاضی فجہدوا بہ ان
یفعل معہ ما فعل بابن مری۔

فساد ہونے کے قریب تھا کہ بادشاہ نے یہ امر نائب وزیر کے سپرد کر دیا
پھر بات سخت ہو گئی تو اس نے چیف ایڈمنسٹریٹر فوج کے سپرد کر دیا

اور یہ بھی بیان کیا کہ یہ تصوف سے جاہل ہے اور اولیاء اللہ کے متعلق بکواس بکتا ہے اس کی ضلالت کی وجہ سے لوگ اس کے سخت مخالف ہو گئے ہیں اس نے یہ امر مالکی حاکم کے سپرد کر دیا تو اس نے عدالت میں ہی ابن تیمیہ کے شاگرد محمد بن احمد علوف کو خوب مارا حتیٰ کہ خون آلود کر دیا پھر اس نے گدھے پر الٹا سوار کر کے پھرایا اور تشہیر کی کہ جو گستاخ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کا منکر ہو اس کا یہی بدلہ ہے پھر قریب تھا کہ مسلمان اس کو قتل کر دیتے اس کو قید خانے میں ڈالا گیا پھر اس کی سفارش کی گئی تو اس کو قاہرہ سے شہر خلیل کی طرف شہر بدر کیا گیا تو وہ بمع اپنے عیال کے شہر خلیل چلا گیا اور وہیں قیام کر لیا اور دمشق کا دورہ بھی کرتا اتفاقاً ایک شخص ابن شاس اس کے درس میں حاضر ہوا بحث یہاں تک پہنچی کہ وسیلے کے مسئلے میں ابن مری کا یہ عقیدہ منکر ہے عوام مسلمان پھر بھڑک اٹھے اور یہ مقدمہ اسی پہلے قاضی مالکی کے روبرو پیش ہوا جماعت کثیر نے اس کے خلاف شہادتیں دیں کہ اس کے ساتھ وہی برتاؤ کیا جائے جو ابن مری کے ساتھ کیا گیا ابن حجر کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ ابن تیمیہ اور اس کے شاگرد اولیاء اللہ کے خلاف زہر اگلتے تھے۔

(۲) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کا انکار بھی سب سے پہلے ابن تیمیہ اور اس کے شاگردوں نے کیا۔

(۳) یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی مخالفت میں یہ سب سے اول سزا یافتہ اور فسادی ہیں۔

یہی عقیدہ تیمی آجکل موجودہ مروجہ فرقہ غیر مقلدین وہابیوں کا ہے جو اس کو اپنا شیخ تسلیم کرتے ہیں اور بعینہ اسی کے عقائد پر من وعن گامزن ہیں۔

ابن تیمیہ نے ۷۰ سال کی عمر میں اپنے کئی شاگرد بنائے اور اپنے مذہب میں کامیاب ہوئے چنانچہ ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب ابن قیم سنہ ۶۹۱ھ میں پیدا ہوئے اور ابن تیمیہ کے مذہب کی بڑی تبلیغ کی اور اس کے عقیدے پر کئی کتابیں لکھیں اور مخالفین کا بڑا رد کیا اور بڑا عرصہ ابن تیمیہ کی خدمت میں رہا اور اسی اثر پر کتابیں تحریر کیں اور امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے کئی مسلمانوں کو گمراہ بنا لیا۔

محمد بن اسماعیل یمنی

سنہ ۱۰۹۹ھ میں محمد بن اسمٰعیل پیدا ہوا جو بعد میں صنعاں یمنی کا امیر بنا تیمی یعنی وہابی عقیدہ قبول کیا اور ایسا متعصب غیر مقلد بنا کہ تقلید کو کفر کہنے لگا تعصب میں اتنا تجاوز کر گیا کہ اس نے ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا جس کا نام تطہیر الاعتقاد رکھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بہت زہر اگلا حتیٰ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کے متعلق بہت بکواسات کئے جو پہلے گزر چکے ہیں آخر سنہ ۱۱۸۲ھ میں فوت ہو گیا ہے۔

محمد بن عبد الوہاب نجدی جو ۲۸ ذیقعد سنہ ۱۱۱۵ھ میں پیدا ہوئے محمد بن عبد الوہاب جوان ہونے پر نجد کا امیر بنا اور ابن تیمیہ کے عقیدے کو قبول کیا اور تیمی عقیدے کے انتشار میں سر توڑ کوشش کی حتیٰ کہ محمد بن عبد الوہاب کے عقیدہ قبول کرنے والے کو اس کے باپ وہابی کی طرف منسوب کیا جاتا رہا جو اسی نام سے آج تک شہرت حاصل کر چکے ہیں اور مسلمانوں کو دور سے دیکھ کر ہی پہچان آجاتی ہے کہ یہ وہابی ہے۔

ان کے بعد محمد بن علی بن محمد الشوکانی یمنی صنعانی نے ۲۷ جمادی الثانی ۱۲۵۰ھ میں وہابی فرقے کا افشا کیا اور چند کتابیں بھی لکھیں۔ لیکن تقیے سے کچھ ابن تیمیہ کے عقیدے کی تبلیغ کی اور کچھ مسلمانوں کے عقائد کی بھی امداد کی مثلاً وسیلے کا اقرار کر لیا وغیرہ وغیرہ

ہندوستان کے وہابی نواب

ہندوستان میں غیر مقلدین وہابیوں کے سرغنہ نواب وحید الزمان صاحب والی ریاست حیدر آباد دکن اور نواب صدیق حسن خان صاحب والی ریاست بھوپال نے تیمی اور وہابی مذہب کو فروغ دیا ان دونوں نوابوں نے ریاست کے خزانے سے ہندوستانی مولوی کو تنخواہیں مقرر کر کے خریدا اور مسلمانوں کی مسجدوں میں ان ملاؤں نے تقیہ کر کے مفت امامت کی پیش کش کر کے امامت کو سنبھال کر سادے مسلمانوں کو آہستہ آہستہ ورغلا کر اس عقیدے کو مسلمانوں کے ذہن میں بٹھاتے کہ خدا عرش پر بیٹھا ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سوائے رسالت کے کچھ نہیں، کوئی اختیار نہیں کچھ سنوار بگاڑ نہیں سکتے یعنی نفع نقصان کے مالک نہیں نبی اللہ کو کوئی علم نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ جبریل آ وے کچھ بتا دے تو معلوم ہو جاتا ہے اللہ تعالے کی طرف سے براہ راست کوئی تعلیم نہیں ہوتی۔ معاذ اللہ خداوند کریم کی طرف سے بے علم اور اپنی امت سے بھی بے خبر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ مر کر مٹی ہو چکے نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں، نہ کسی کی تکلیف دور کرتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اُمتی کی مدد نہیں کر سکتے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگنا شرک ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا شرک ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے مدینہ شریف جانا سفر کرنا

شرک ہے، گوہ بجو وغیرہ حلال کر دیئے کنوؤں میں کتا بلا خنزیر وغیرہ گر جائے تو بغیر پانی نکالنے کے پاک بنا دیا اپنے نطفے کی لڑکی سے ساس سے زنا کا بہانہ بنا کر حلال بنا دیئے یعنی وہابیوں کو غیر مقلدیت کا جھانسہ دے کر وہابیوں کو اپنا اپنا مقلد بنا کر وہابیوں کو انسیں تمام حرام بنا دیئے، پانی پینے کے کنویں پلید کر دیئے مسجدیں پلید کر دیں، منی کو پاک کا فتوی دے کر سادے وہابی بیچاروں کے کپڑے بدن پلید کر دیئے اللہ تعالے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدعقیدہ کر کے ان کو سانپوں اور جانوروں اور چار پائیوں سے بدتر بنا دیا چوپائے درندے اپنے گوبروں وغیرہ سے لبریز ہوں گے لیکن ان کی منی سے ان کے بدن ضرور صاف ہوتے ہیں لیکن وہابی درندوں اور چار پائیوں سے بھی بدتر ہیں جن کے کپڑے اور بدن منی سے لبریز ہوتے ہیں۔ درندے گوہ، بجو کچھوے اور خار وار چوہے کو کھانے سے گریز کرتے ہیں۔ لیکن وہابی محبت سے کھاتا ہے۔ وہابیو یا رکھو کہ اللہ تعالے نے انسان پیدا کیا لیکن حقیقت و صفات و ادراک میں تم وہابی جنگلی درندوں سے بھی گئے گزرے افسوس صد افسوس اللہ تعالے نے تمہیں بجائے انسان کے درندہ ہی پیدا فرما دیتا تو کم از کم تم ان گندگیوں سے تو بچ جاتے ان غیر مقلدین نوابوں نے کئی تصنیفات لکھیں جو اسلام، قرآن و احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بالکل خلاف ہیں ان سے اسلام میں ایسی تفرقہ بازی پیدا ہوئی مطہرین علیحدہ ہو گئے نجاست والے علیحدہ ہو گئے۔ حلال خور علیحدہ ہو گئے حرام خور علیحدہ ہو گئے۔ پاکیزہ مسلمانوں سے علیحدگی اختیار کر لی مساجد وغیرہ علیحدہ بنا لیں۔ شرب و اکل میں مختلف ہو گئے رشتے ناطے میں حلت و حرمت کے امتیازی مسائل میں علیحدہ ہو گئے نماز روزہ حج و زکوٰۃ میں بلکہ تمام عبادات کو ترک کر کے بلکہ عبادات خداوندیہ پر حرمت کے فتوے لگا کر مسلمانوں کو عبادت خداوندی سے

محروم کر دیا۔

ہندوستان کے وہابی علماء

ہندوستان میں مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی سید نذیر حسین صاحب پھاٹک حبش خان دہلوی محمد بشیر شہسوانی نے وہابی فرقے کی بڑی اشاعت کی سید نذیر حسین صاحب نے پھاٹک حبش خاں میں درس شروع کیا جس میں ان کے شاگرد حافظ محمد لکھوی حافظ عبد المنان وزیر آبادی اور مولوی عبداللہ غزنوی پڑھتے تھے حافظ محمد لکھوی ضلع فیروز پور اور دریائے ستلج کے کنارے کو اسلام سے نکال کر وہابیت میں لے گئے اور حرمت کو توڑ کر خبائث چیزوں کے کھانے کا عادی بنا دیا اور حافظ عبد المنان وزیر آبادی نے وزیر آباد گجرات اور گوجرانوالہ وما حولہم کو وہابی فرقے کی تعلیم سے ظاہر و باطن خراب کر دیا غیر مقلدیت پر انحصار نہیں نجاست، حرمت شرک وکفر کا بیج بو دیا ہندو کی کانگرسی جماعت میں شامل ہو گئے مسلمانوں کے گھروں کی پکی ہوئی چیزوں پر بوجہ کثرۃ عبادۃ و ایمان بالتوحید اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وعمل علی طریقۃ الاولیاء کے حرمت کا فتویٰ دے دیا اور بدھ امیدشی میونسپل کمیٹی کا نکا دیوی کے سجدہ کرنے والوں کی پکی ہوئی چیزیں حلال طیب قرار دے دیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر مقلدین وہابیوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی اور عناد کی سزا ہے آج کل کے ملا غیر مقلدین بھی تمام بڑے سے چھوٹے تک درجہ بدرجہ پہلے ابن سعود نجدی کے راتب خوار تھے اب سعود امیر نجد کے راتب خوار بنے ہوئے ہیں پورے پاکستان ہندوستان میں یہی حال ہے ان غیر مقلدوں وہابیوں اور ان کے مولویوں سے ایک بھی ولی اللہ نہ بن سکا اور نہ ہی انشاء اللہ ہو سکتا ہے کیونکہ فرمان الٰہی ہے

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔

مولوی عبداللہ صاحب غزنوی وہابی

(سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب غزنوی تالیف مولوی عبدالجبار غزنوی) حضرت امیر کابل دوست محمد خان نے کہا کہ مصلحت یہی معلوم ہوتی ہے کہ تم اس ملک سے چلے جاؤ اور شہر کابل سے آپ کو نکال دیا۔

(سوانح عمری ۱۲ مولوی عبداللہ صاحب) پھر آپ پنجاب کے ملک سے ڈیرہ اسماعیل خان میں گئے پھر اس جگہ سے بدیں امید کہ اب امیر دوست محمد خان کا خیال بدل گیا ہو گا اپنے وطن مالوف میں پہنچے ایک ماہ اپنے وطن میں اقامت کے کر ہو گیا ہر گاہ کہ یکا یک امیر دوست محمد خان کے اصرار آپ کے اخراج کا پروانے کر پہنچے آپ وہاں سے نکل کر ملک تاوہ میں گئے اور وہاں اقامت فرمائی اس شہر کے عالم جمع ہوئے اور لشکر کو فراہم کیا تاکہ آپ کو وہاں سے بھی نکال دیں اور آپ کا اسباب اور کتابیں لوٹ لیں۔

(سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۳) آخر الامر امیر دوست محمد خان نے وہاں سے بھی نکالنے کا حکم بھیج دیا بستی والے اگرچہ زبردست تھے لیکن وقت کے بادشاہ کا مقابلہ تو نہ کر سکتے تھے ناچار ہو کر آپ سمیت آپ کے اہل وعیال کے یاغستان کے پہاڑوں میں پہنچ گئے۔

(سوانح عمری مولوی عبداللہ ۱۳) ملک تاوہ کے عالموں نے اس وقت کو غنیمت سمجھا کہ اس وقت پہاڑوں میں تو ان کا کوئی مددگار نہیں ہے سینکڑوں لوگوں کو جمع کر کے آپ پر چڑھ آئے اور آپ کے گھروں کو جلا دیا۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۳ | حاصل کلام آپ بڑے عالم اور ظالم حاکموں کے ہاتھ سے جور اٹھاتے دیہ بدیہ اور کوہ بکوہ پھرتے رہے اور جس جگہ پہنچے وہاں کے لوگ آپ کے مخالف ہو جاتے اور وہاں سے نکال دیتے۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۴ | ان دنوں میں امیر دوست محمد خان نے شہر ہرات میں وفات پائی چونکہ ان پہاڑوں میں آپ کو کوئی سکونت کی جگہ نہیں پاتے تھے پھر اپنے وطن کی طرف کہ وہاں کے باشندے آپ کے عقیدت مند تھے مراجعت کی امیر شیر علی خاں ملک کا امیر ہوا انہیں بڑے عالموں نے امیر شیر علی خان کو آپ کو ایذا دینے پر ترغیب دی۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۴ | امیر نے جواب میں لکھا کہ میں ایک شخص کی تمام رعایا کے خلاف رعایت نہیں کر سکتا تم کو لازم ہے کہ تم ہماری ولایت سے باہر ہو جاؤ۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۶ | ملا مشکی اور ملا نصر اللہ وغیرہ امیر افضل خان اور اعظم خاں کے پاس گئے اور بولے کہ امیر دوست محمد خاں کے عہد میں ہم اس کا کفر ثابت کر چکے ہیں اب دوبارہ تحقیق کی حاجت نہیں ہے سب نے متفق ہو کر قتل کا فتویٰ لکھا مگر ملا مشکی کہ وہ ان میں سے قدرے انصاف رکھتا تھا اس فتویٰ پر ان کا شریک نہ ہوا بہت گفتگو کے بعد قتل کے فتویٰ کو چھوڑا گیا اور یہ فتویٰ دیا کہ دُرّے مارے جائیں اور سر اور داڑھی مونڈھی جائے اور منہ کالے کئے جائیں اور گدھے پر اسوار کر کے مشہور کیا جائے امیر محمد افضل خان نے بڑے عالموں اور محمد اعظم خان کی رعایت کے واسطے مجبوراً ان کی مرضی کے مطابق حکم کر دیا۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۴ | آپ کو سیت تینوں بیٹیوں کے تمام شہر میں مشہور کیا خاص آپ کو سو دُرّوں سے زیادہ لگائے ہوں گے تین آدمی نوبت بنوبت آپ کو مارتے تھے جب ایک تھک جاتا تو دوسرا اس کے ہاتھ سے دُرّہ پکڑ لیتا۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۹ | بعض دوستوں کے استدعا سے ملک پنجاب کے شہر امرتسر میں پہنچے اور کتاب و سنت کے رواج دینے میں ایسی کوشش فرمائی کہ توحید اور اتباع سنت اور عقائد کی بہت کتابیں اور رسالے عام لوگوں کے نفع کے واسطے فارسی اور اردو زبان میں ترجمہ کروا کر چھپوا دیے اور للہ تقسیم کر دیے۔

ابن سعود نجدی کے زمانے میں وہابیت کا فروغ

تحفہ وہابیہ مصنفہ مولوی اسمٰعیل غزنوی امرتسری ۵۹ | کسی بیمار کا تندرست کرنا یا دشمن پر فتح حاصل کرنا یا کسی دکھ سے محفوظ رہنا وغیرہ تو ایسے امور میں خدا کے سوا کسی دوسرے سے امداد طلب کرنا شرک ہے جو لوگ ایسا کریں وہ مشرک ہیں شرک اکبر کے مرتکب ہیں اگر ان کا عقیدہ یہی ہو کہ فاعل حقیقی فقط رب العزت ہے اور ان صالحین سے دعا کرنے کا مقصد محض یہ ہے کہ ان کی سفارش سے مراد بر آئیگی گویا یہ ایک واسطہ ہیں یعنی ان کا فعل بہر حال شرک ہے اور ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز ہے اور ان کے اموال کا لوٹ لینا مباح ہے۔

تحفہ وہابیہ ۷۰ | ان کا بیڑہ چاہیں موحدوں کی نظر ادب سید ھا کریں گی۔

تحفہ مگر جو شخص اتنی بیویاں بیک وقت اپنے نکاح میں رکھے وہ تمہارا وہابیوں کا امیر المومنین جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مثل برابر سمجھے۔ وہ تمہارا وہابیوں کا امیر المومنین جو شخص

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پورے خاندان کو شہید کرے۔ وہ تمہارا وہابیوں کا امیر المومنین اور جنتی اور جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر بیٹھنے والا ہے جس کی گردن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا اور ان کے مقام شہادت کو کرب و بلا کا مقام فرمایا وہ غلطی پر تمہارے نزدیک شہید نہیں بلکہ معاذ اللہ باغی ہیں اور جو شان رسالت میں گستاخی کرے اور شہید کرے ان کو شہید کا خطاب کرتے ہو یہ فرقہ محض سارے مسلمانوں کو دھوکہ دینے والا ہے مسلمانوں کو ان سے اجتناب دینی فرض ہے۔ شہید کرنے والا تمہارے مذہب میں جنتی اور شہید اعظم تمہارے مذہب میں دنیادار طالب دنیا ہے وہابی
غیر مقلدین وہابیہ کا عناد صرف رب العزۃ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل تک ہی محدود نہیں بلکہ امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اولیاء اللہ اور خواص مومنین سے بھی ہے کچھ مذکور ہو چکا اور کچھ اب عرض کر دیتا ہوں سنیئے

اُمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مقام عبرت

(۱) غیر مقلدین وہابیوں کی مذکورہ بالا تحریروں اور عقائد سے ثابت ہوا کہ غیر مقلدین وہابیوں کی ذات "حقیقت" وجود "جبلت" اسلامی اصولوں کے خلاف ہے لہٰذا غیر مقلدین وہابیوں سے رشتہ داری یعنی رشتہ دینا یا لینا حرام ہے کیونکہ اسلامی نسب بدل جائے گی۔

(۲) اور یہ بھی ثابت ہوا کہ غیر مقلدین وہابیوں کے کنوئیں بھی پلید ان کے کنوؤں گھروں، گھڑوں، حماموں، ٹینکیوں اور برتنوں سے پانی استعمال کرنا مسلمان کے لئے حرام ہے غیر مقلدین وہابیوں کے برتنوں کو استعمال کرنا یا اپنے برتن ان کو استعمال کرانا ان کے کپڑے استعمال کرنا یا اپنے کپڑے ان کو استعمال کرانا ان کے گھر کا کھانا ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا ان کی مسجدوں میں نماز پڑھنا حرام ہے کیونکہ فرمان خداوندی یہ ہے۔ ومن یتولھم

منکم فانہ منھم۔

(۳) غیر مقلدین وہابیوں کی مسجدوں میں نماز پڑھنا پڑھانا بھی حرام ہے کیونکہ ان کی چٹائیاں پلید فرش پلید پانی پلید جسم پلید کپڑے پلید کیونکہ ان کا پانی شرعاً پلید ہے ان کے نزدیک منی پاک ہے جو بدن، کپڑوں، چٹائیوں اور فرشوں کو پاک نہیں ہونے دیتا جیسا کہ بیان ہو چکا

(۴) غیر مقلدین وہابی خداوند کریم کے منکر کیونکہ اللہ الصمد اور لَغَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ کا انکار کر کے خداوند کریم کو کرسی پر مقید اور محدود سمجھتے ہیں۔ اسی لئے خداوند کریم سے ہاتھ پھیلا کر کچھ مانگنے سے محروم ہیں۔

(۵) غیر مقلدین وہابی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر اور دشمن ہیں اسی لئے دربار رسالت مآب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کرنے کو شرک کہتے ہیں جیسا کہ پہلے ثابت ہو چکا ہے اور اسی پر اکتفا نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پر زور گستاخی اور توہین کرتے ہیں۔

(۶) ولایت خداوندی سے محروم ہیں کیونکہ ولایت دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی حاصل ہوتی ہے اور یہ دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضری کو ہی شرک سمجھتے ہیں۔

(۷) غیر مقلدین وہابی فرقہ خداوند کریم "قرآن کریم" محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اولیاء اللہ اور احادیث صحیحہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہیں یعنی اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کے منکرین ہیں جیسا کہ مذکور ہو چکا۔

(۸) غیر مقلدین وہابیوں کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے اہل سنت و جماعت کا سابقہ ایمان و اعمال

برباد ہو جاتے ہیں۔

(۹) غیر مقلدین وہابیوں کی نماز شرعی نماز نہیں کیونکہ اسلامی قوانین کے خلاف ہے۔

(۱۰) غیر مقلدین وہابی کی موت مسلمانوں والی نہیں بلکہ سزا یافتہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ انشاء اللہ عنقریب مذکور ہوگا۔ تُوْبُوْا وَتُصْلِحُوْا وَاِلَّا یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

وہابیوں کا تعلق

اُمتِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مسلمانوں سے

وہابی اعتراضوں کے مختصر جوابات

وہابیوں کے نزدیک وہابن کا نکاح سُنّی سے حرام ہے

فتویٰ ستاریہ ۱/۴۲ | "سوال" نام کا مسلمان شرکیہ افعال کرنے والے کا نکاح موحدہ عورت سے جائز ہے یا ناجائز ؟

"جواب" حرام ہے ۔

فتویٰ ستاریہ ۱/۴۷ | سوال (۱۱۱) عند اللہ وعند الرسول نکاح کس بات سے ٹوٹ جاتا ہے (مسائل مذکور گل محمد ابوہر منڈی)

جواب (۱۱۱) عورت موحدہ مسلمہ صوم وصلوٰۃ کی پابند ہو اور خاوند مشرک بدعتی مردہ پرست گیارھویں پرست تعزیہ پرست وغیرہ وغیرہ یا تارک صوم وصلوٰۃ ہو وغیرہ وغیرہ یا اس کے برعکس بس نکاح ٹوٹ گیا لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۔

محمد عمرؒ وہابیوں کے اس فتویٰ سے ثابت ہوا کہ جو وہابن کسی سُنی مسلمان کے نکاح میں کسی وہابی نے دے دی ہو تو مسلمان کے طلاق دینے کے بغیر ہی اس وہابن سے کوئی وہابی نکاح کر سکتا ہے طلاق کی ضرورت نہیں مذکورہ وہابی فتویٰ سے ثابت ہوا کہ وہابن کا نکاح سوائے وہابی فرقہ کے کسی مسلمان سے نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کسی مسلمان کے لئے وہابن حلال ہے۔

مسلمانو ! اب تم خود سوچو کہ غیر مقلدین وہابیوں کا تعلق نوافل وعبادت خداوندی میں زیادہ مشغول رہنے والے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کے ساتھ تعلق رکھنے والے اور ان کی غلامی سے فیض یاب ہونے والوں سے وہابیوں کا کیا تعلق ہے اور کیا سمجھتے ہیں اب باغیرت مسلمانوں کو اس فرقہ وہابیہ سے میل جول اور رشتہ دینا حرام سمجھنا چاہیئے

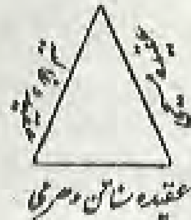
اور مسلمانوں کو اس فرقہ سے قطع تعلق فرض ہے کیونکہ فرمان خداوندی ہے ومن یتولھم منکم فانہ منھم ۔ یہ فرقہ فرج پرستی اور ذکر پرستی میں ہندوؤں سے بھی تجاوز کر گئے ہیں۔

وہابی فرقہ عوام مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں

وہابیوں کے نزدیک عیسائی سناتن دھرمی ہندو اور نبی کریمؐ کو نور کہنے والے یکساں ہیں

نور توحید ۱/۴۳ مصنفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری | حق تو یہ ہے کہ فالیہ مسیحیہ اور سناتن دھرمی ہندو کے عقائد کو مثلث کی صورت میں دکھایا جائے تو بالکل مثلث متساوی الاضلاع بن جاتا ہے ۔

مسیحی کہتے ہیں مسیح الوہیت کا اقنوم ہے ہندو کہتے ہیں رام اور کرشن وغیرہ پرمیشور کے اوتار ہیں طائفہ غالیہ کا عقیدہ اوپر آپ کے سامنے ہے پس ان تینوں گروہوں کا مثلث متساوی الاضلاع ایسا بنتا ہے جس کی صورت یہ ہے ،



عقیدہ سناتن دھرمی

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو نور تسلیم کرنے والوں کو ہندوؤں کے سناتن دھرمی اور عیسائی تثلیثوں کو یکساں لکھا ہے حالانکہ قرآن کریم احادیث صحیحہ مصطفویہ

محدثین اور سلف و خلف کا متفقہ فیصلہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں سے نوری وجود پیدا فرمایا ہے۔ فقیر نے اپنی کتاب مقیاس نور میں مدلل بیان کیا ہے اور شان نور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دندان شکن جوابات دیئے ہیں جس کا جواب کسی ہرسول سے کسی وہابی نے نہ دیا ہے اور انشاء اللہ نہ ہی دے سکتا ہے اور نہ ہی ممکن ہے تو مولوی ثناء اللہ نے قرآن و حدیث کے مصدقہ مسلمانوں کو عیسائیوں اور سناتنیوں میں شمار کیا ہے بلکہ فرقہ وہابیہ نے ہندو سے بھی بڑھ کر لکھا ہے کہ شیعہ کے گھر کی پکی ہوئی شئی وہابی مذہب میں حلال ہے لیکن مسلمان کی گیارھویں حرام ہے اسکا بدلہ رب العزت نے ان کے بڑے مولوی ملا عبد الاحد خانپوری کی زبان و قلم سے لیا فقیر عرض کرتا ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کا فیچر وہابیوں کے مسلمہ عالم کی زبانی

تمہارے وہابیوں کے بڑے مقتدر عالم پیشوا مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کے مسلمہ مولوی اور وہابیوں کے بڑے مولوی قاضی عبد الاحد خانپوری اپنی جماعت اہلحدیثوں کا یوں نقشہ کھینچتے ہیں۔

کتاب التوحید والسنة فی رد اہل الالحاد والبدعة مصنفہ مولوی عبد الاحد خانپوری ۱/۲۶۲ } پس اس زمانہ کے جھوٹے اہلحدیث مبتدعین مخالفین سلف صالحین جو حقیقت ما جاء بہ الرسول سے جاہل ہیں وہ اس صفت میں وارث اور خلیفہ ہوتے ہیں۔ شیعہ و روافض کے یعنی جس طرح شیعہ پہلے زمانوں میں باب اور دہلیز کفر و نفاق کی تھے اور مدخل ملاحدہ و زنادقہ کا تھے اسلام کی طرف اسی طرح یہ جاہل بدعتی اہلحدیث اس زمانہ میں باب اور دہلیز اور مدخل ہیں ملاحدہ اور زنادقہ منافقین کے بعینہٖ مثل اہل تشیع کے دیکھو ملاحدہ نیچریہ جو کفار اور منافقین ہیں تو وہ بھی انہی کے باب اور

دہلیز اور مدخل سے داخل ہوئے اور انہی کو گمراہ کر کے ان سے اپنا حصہ مفروض کامل اور وافی مثل شیطان کے لے لیا پھر ملاحدہ مرزائیہ قادیانیہ نکلے تو انہوں نے بھی انہی کے باب اور دہلیز اور مدخل سے داخل ہونا اختیار کیا اور جماعات کثیرہ کو ان میں سے مرتد اور منافق بنا دیا اور جب ملاحدہ زنادقہ چکڑالویہ نکلے تو وہ بھی انہی کے دہلیز و دروازہ سے داخل ہوئے اور ایک خلق کو ان کو مرتد بنا دیا اور جب یہ مولوی ثناء اللہ خاتمۃ الملحدین نکلا تو وہ بھی انہی جہال اہلحدیث کے باب اور دہلیز سے داخل ہو کر کیا جو کچھ کیا۔

کتاب التوحید والسنة مولوی عبد الاحد خانپوری ۲۶۳ } ان جہال بدعتی کا ذنب اہلحدیثوں میں ایک دفعہ آمین بالجہر اور رفع یدین کرے اور تقلید کا رد کرے اور سلف کی ہتک کرے مثل امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی جن کی امامت فی الفقہ اجماع امت کے ساتھ ثابت ہے اور پھر جس قدر کفر اور بد اعتقادی اور الحاد اور زندیقیت ان میں پھیلائے بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں۔

نوٹ :- اس کتاب کے متعلق جماعت اہلحدیث کے اکابرین کے دستخط مع تقریظات کے ثبت ہیں ملاحظہ ہو صفحہ ۲۴۴ ۔

یہ ہے موجودہ جماعت اہلحدیث کا نقشہ اب فیصلہ اسی جماعت کے اکابرین کی زبانی عرض کر دیا ہے اور ان کے افعال و اعمال کا نمونہ بھی فقیر نے عرض کر دیا اب تمہاری مرضی پر موقوف ہے ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو، تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو۔

وہابی مذہب میں عام مسلمان مقلدین سے میل جول سلام وغیرہ ممنوع ہے

فتاویٰ ستاریہ ۲/۱۴ } سوال (۲۶۸) مشرک بدعتی کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا

میل جول رکھنا جائز ہے۔ یا نہیں اگرچہ وہ کلمہ گو ہو۔ (سائل مذکور)

جواب (۲۶۸) مشرکین مبتدعین کو سلام کرنا یا ان سے اسلامی تعلقات و موالات قائم رکھنا شرعاً سخت معیوب و مذموم ہے ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سلام کہلا بھیجا تو عبد اللہ بن عمر صحابی رسول نے اس کا جواب نہیں دیا۔ . . . . پس حدیث ھذا سے اظہر من الشمس وابین من الامس ہو گیا کہ مشرکین مبتدعین بددین فساق و فجار کے ساتھ نشست و برخاست کرنا ان کے ساتھ سلام و کلام کرنا ان کے سلام کا جواب دینا معیوب و مذموم ہے الخ

وہابی کی نماز بریلوی کی اقتدا میں نہیں ہوتی

فتوی ستاریہ $\frac{4}{44}$ } سوال (۲۸۸) ہمارے علاقہ میں مرزی محی الدین صاحب اہلحدیث ہیں جو فرماتے ہیں کہ بریلوی علماء کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے! کیا یہ فتوی صحیح ہے جو بندہ بھی نماز بریلوی امام کے پیچھے پڑھ لیا کرے عقیدہ امام مذکور کا یہ ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور آپ حاضر و ناظر ہیں اور گیارھویں والے بڑے پیر صاحب کی ضروری ہے تیسرا ساتواں چالیسواں وغیرہ وغیرہ طعام امداد از غیر اللہ بیعنوا وتوجروا (سائل محمد زکریا)

جواب: بریلوی حنفی ہو یا دیوبندی یہ سب مقلد ہوتے ہیں متبع سنت نہیں ہوتے ان کی امامت میں نماز پڑھنا سنت کے خلاف ہے آیت کریمہ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ الخ

لہٰذا ایک اہلحدیث کا امام صرف اہلحدیث یعنی غیر مقلد متبع سنت ہی ہو سکتا ہے۔

سیف الدین خاں اہلحدیث۔

"محمد علی" اصل وجہ یہ ہے کہ بریلوی امام نماز پڑھاتے وقت وہابیوں کے بچے نہیں کھلا سکتا اور اپنے ذکر کو وہابیوں کی طرح ہاتھ میں ذکر پکڑ کر نماز نہیں پڑھاتا۔ کیونکہ بریلوی امام کے ذکر میں منی آجائے تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے اور وہابی کی نماز میں فرق نہیں آتا۔

تیسری وجہ چونکہ بریلوی امام کے کپڑے منی سے لبریز نہیں ہوتے۔

چوتھی وجہ بریلوی امام مردوں کی صفوں میں وہابیہ عورتوں کو کھڑا نہیں ہونے دیتا کیونکہ ان کے فرج میں عطر کا پھنبہ ہوتا ہے جو مردوں کو برائی کی طرف راغب کرتا ہے۔

باقی بات رہی مقلدین کی تقلید جس کو تم حرام کہتے ہو۔

آیئے فقیر صرف تمہارے اکابرین کی زبانی تقلید کا فیصلہ سنا دیتا ہے تمہارے غیر مقلدیت کے مدعیوں کا بھی تقلید کے بغیر گزارہ نہ ہوا سنیئے۔

تقلید کے متعلق مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کا عقیدہ

مجموعۃ الفتاوی مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی ۱۸۳ } مسئلہ بحکم آیۂ کریمہ فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ جاہل را تقلید ائمہ اسلام و مجتہدان امت بلاتعین امام مفرد و مجتہد واحد واجبیت۔

مسئلہ فرمان خداوندی فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ کے حکم سے جاہل کو ائمہ اسلام و مجتہدین امت کی بلاتعین کسی ایک امام اور مجتہد کے تقلید کرنی واجب ہے۔ مولوی عبد الجبار صاحب وہابیوں کے پیشوا نے تسلیم کر لیا کہ تقلید عوام مسلمانوں کے لئے

واجب ہے اور قرآن کریم کی آیت استدلالاً پیش کرکے ثبوت دیا اب اگر تم وہابی قرآن کریم اور اپنے پیشوا کو بھی مشرک کردو تو اس کا کوئی علاج نہیں۔

مولوی عبدالاحد خانپوری کی زبانی،

کتاب التوحید والسنۃ ۲۶۳ } امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جن کی امامت فی الفقہ اجماع امت کے ساتھ ثابت ہے۔

کہہ دو وہابیو! آمنّا

"وہابی" تمہارے تمام مقلدین کا آپس میں بہت اختلاف ہے تم غیر مقلدین کو تقلید کی دعوت کیسے دے سکتے ہو۔

"محمد عمر" فقیر تمہارے گھر سے جواب عرض کرتا ہے۔

ائمہ اربعہ کے اختلاف کے متعلق مولوی عبدالجبار وہابی کا فتویٰ،

مجموعہ فتویٰ مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی ۱۸۳ } شیخ الاسلام ابن تیمیہ اپنے فتویٰ میں لکھتے ہیں۔ قالوا جب علی المسلم اذا صار فی مدینۃ من مدائن المسلمین ان یصلی معھم الجمعۃ والجماعۃ ویوالی المومنین ولا یعادیھم و ان رای بعضھم ضالا او غاویا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ جب مسلمانوں کے شہروں میں سے کسی شہر میں جاوے تو ان کے ساتھ جمعہ جماعت پڑھے اور ایمانداروں سے دوستی رکھے دشمنی نہ کرے اگرچہ ان میں سے بعض کو گمراہ اور حد سے تجاوز کرنے والا دیکھے۔

دوسرا جواب۔ ائمہ اربعہ کا اختلاف توحید، رسالت اور ولایت یا قرآن کریم میں نہیں ہے فروعی اختلاف اصل پر حاوی نہیں ہو سکتا۔

"وہابی" جب تمہارا مقلدین کا آپس میں اختلاف ہے تو ہم کس کی تقلید کریں لہٰذا ہم غیر مقلدیت کو اختیار کرتے ہیں۔

"محمد عمر" ماں باپ کی آپس میں کسی قسم کا خلش ہو جائے تو اولاد کا کام ان کو چھوڑ دینا نہیں کیونکہ پھر اولاد کس کی کہلائے گا تمہاری چونکہ نسب میں فرق ہے اس لئے اتباع میں بھی فرق ہے فرمان خداوندی و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جب تک ائمہ کرام کی اتباع نہ ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع نہیں ہو سکتی اور جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع نہ ہو خداوند کریم کی اطاعت محال ہے باقی رہا ائمہ کرام کا آپس میں اختلاف تو وہ ہمارے لئے باعث رحمت ہے کیونکہ ہم ان کے اختلاف کی وجہ سے احادیث صحیحہ میں تحقیق حق کر سکتے ہیں۔ اب فقیر تمہارے امام کی زبانی جواب دیتا ہے مسئلہ تقلید کی زیادہ تحقیق مطلوب ہو تو فقیر کی تصنیف مقیاس حنفیت ملاحظہ فرما دیں۔

ائمہ کرام کا اختلاف اور غیر مقلدین کا جواب ان کے اکابرین کی زبانی

مجموعہ فتویٰ مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی ۱۸۳ } سلف صالحین کا اختلاف موجب ثواب و رحمت ہے کیونکہ ان کا اختلاف خالی از افراط و تفریط اور پاک از تعصب و نفسانیت تھا اور یہ اختلاف جس میں سراسر غلو اور افراط ہے بدعت اور سلف صالحین سے مخالف ہے حررہٗ عبدالجبار الغزنوی۔

وہابی اور تکفیر اکابرین وہابیوں کی زبانی

مجموعہ فتوی مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی ۱۸۲ | آدمی کو کافر اور بدعتی بنانا تھوڑی سی بات پر معاذ اللہ خوارج کا طرز ہے اہلحدیث کا عمل اسی حدیث پر ہے کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ۔

ہر مسلمان پر مسلمان کا خون اور مال اور عزۃ ضائع کرنا حرام ہے

شیخ الاسلام ابن تیمیہ اپنے فتوی میں لکھتے ہیں وَالْخَوَارِجُ هُمْ اَوَّلُ مَنْ كَفَّرَ الْمُسْلِمِيْنَ يُكَفِّرُوْنَ بِالذُّنُوْبِ وَيُكَفِّرُوْنَ مَنْ خَالَفَهُمْ فِيْهَا وَاَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ يَتَّبِعُوْنَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَيَتَّبِعُوْنَ الْحَقَّ وَيَرْحَمُوْنَ الْخَلْقَ۔

سب سے پہلے خارجیوں نے مسلمانوں پر کفر کا فتوی لگایا گنہگاروں پر فتوی کفر ثبت کرتے ہیں اور جو ان کے مخالف ہیں ان پر بھی کفر کا فتوی لگاتے ہیں حالانکہ اہل سنت وجماعت قرآن وحدیث کے تابع ہوتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں حق کی اتباع کرتے ہیں اور مخلوق پر رحم کرتے ہیں۔

فرقہ وہابیہ کے سرغنہ کی زبانی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی تکفیر کا مسئلہ وہابیوں نے شیوہ بنا لیا ہے اور فرقہ وہابیہ نے امت مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے مسلمانوں سے میل جول کو حرام کر دیا یہ تو ٹھیک ہے کہ مسلمانوں کو وہابیوں سے ملنا جلنا حرام ہے کیونکہ یہ فرقہ بدترین

خلق ہے انسانوں والا نہ ان کا برتاؤ ہے نہ انسانوں جیسے ان کے اعمال ہیں نہ خوراک ہی انسانوں والی ہے جیسا کہ فقیر پہلے بیان کر چکا ہے کہ تمام انسانوں میں یہ نجس فرقہ ہے اور فرج وذکر پرستی کے زیادہ شائقین ہیں عبادۃ خداوندی اور طہارۃ اسلامی ان کے فرقے میں محض لاشی ہے۔ کفار ومشرکین بت پرستوں کی اشیاء کو حلال پاک سمجھتے ہیں ان سے میل جول کو گناہ نہیں سمجھتے اور مسلمانوں کے قرآن وحدیث سے جیسے اعمال کو کفر وشرک کہہ کر ٹھکراتے ہیں۔

وہابی شرک وبدعت

فتوی ستاریہ ۲/۱۱۲ | سوال (۲۹۴) اکثر لوگ کھانا آگے رکھ کر فاتحہ خوانی کرتے ہیں بغیر فاتحہ پڑھوائے اس میں سے کھانے نہیں دیتے کیا شرعاً یہ فعل اور اس قسم کے دیگر افعال ثابت ہیں اگر نہیں تو ان کی ابتدا کیا ہے اور ایسا کرنے والوں کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب (۲۹۴) مولود گیارھویں "نتیجہ" دسواں چالیسواں ششماہی برسی عرس قوالیاں کرانا قبروں پر میلے ٹھیلے مقرر کرنا کھانا آگے رکھ کر مروجہ فاتحہ خوانی کرنا ماہ رجب میں رجبی منانا تبرک کی روٹیاں تقسیم کرنا لکھی ہزاروی روزے رکھنا شب برات منانا شعبان کی پندرھویں تاریخ کو خصوصاً والتزاماً حلوا کھانا اور کھلانا بیبی فاطمہ کی صحنک کرنا امام ضامن کا کونڈا کرنا امام ضامن کے نام کا پیسہ بچوں کے گلے میں ڈالنا مٹی کے ڈھیلے قبر میں رکھنا قبر پر اذان کہلوانا وغیرہ وغیرہ یہ سب امور بدعات ومحدثات اور بعض ان میں سے کفریات ہیں اور ان کے قائلین وفاعلین شرعاً اہل بدعت ہیں بدعتی جب تک بدعت سے تائب نہ ہو اس کا کوئی عمل قبول نہیں حدیث میں ہے ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب

بدعة حق یدع بدعته۔

"محمد عمر" غیر مقلدین وہابیوں کے ان مذکورہ عقائد سے ثابت ہوا کہ اسلامی قوانین پر عمل کرنے والے مسلمان اور قرآن پڑھنے والا جس کے سامنے کھانا رکھا ہو وہ بھی بدعتی ہے۔

ان مذکورہ مسائل کے استدلال اسلامیہ فقیر کی تصنیف مقیاس توحید سے ملاحظہ فرمائیں اور مذکورہ حوالاجات سے مسلمانوں سے وہابیوں کی دلی دشمنی ثابت ہو گئی کہ مسلمانوں کے اعمال صالحہ بھی وہابیوں کو شرک اور کفر نظر آتے ہیں۔

وہابی شرک سے دنیا کے اسّی کروڑ مسلمان سب کافر ہیں

تذکیر الاخوان ضمیمہ تقویۃ الایمان ۸۷	ربیع الاول میں مولود کی محفل ترتیب دینا اور جب وہاں ذکر حضرت کے پیدا ہونے کا آوے کھڑا ہو جانا اور یہ جاننا کہ روح حضرت کی یہاں آتی ہے اور ربیع الثانی کو گیارھویں کرنا

اور جمادی الاول میں مکن پور کو بدیع الزمان شاہ مدار کے چلے کے عرس میں جانا اور شعبان میں آتشبازی چھوڑنا اور حلوا پکانا اور چراغ بہت سے جلانا اور رمضان میں آخر جمعہ کو جمعۃ الوداع اور قضا عمری پڑھنا اور شوال میں عید کے روز سیویاں پکانا اور بعد نماز عیدین کے بغلگیر ہو کر ملنا یا معانقہ کرنا . . . وہ شخص اس آیتہ بموجب مسلمان نہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان اپنی امت کے متعلق

بخاری شریف $\frac{۲}{۵۰۸}$ } وَ اِنِّیْ لَسْتُ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے تم پر یہ خطرہ نہیں کہ تم مشرک ہو جاؤ گے۔

کیوں بھی وہابیو اب مسلمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر ایمان رکھیں اور آپ کی امت کو کافر و مشرک کہنے سے اجتناب کریں یا تمہاری اقتدار کر کے دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بن جائیں۔

مسلمانوں کے اکابرین پر وہابیوں کے عناد کی حد ٹوٹ گئی سنیئے

وہابی بزرگان اسلام اولیاء اللہ کے حقیقی دشمن ہیں

شہباز شریعت مصنفہ مولوی نور محمد سونتروی ۱۳۴	ایہ جاہی کتا بھونکیا اندر تحفے کفر الوائے جو جاہی ردی شے پھلگ اوہ کافر سٹرن منہ کالے
تذکیر الاخوان ۳۴۲	تجھ سوا مانگے جو غیروں سے مدد دوسرا اس سا نہیں دنیا میں بد

فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد ہے گلے میں اس کے حبل من مسد

سب سے اس پر لعنت و پھٹکار ہے۔

وہی ابن تیمیہ کے عقیدے کی شاخ چلی آرہی ہے اور اسی عقیدے کی تبلیغ کی ایک رٹ ہے۔

تقویۃ الایمان ۵	کوئی اپنے بیٹے کا نام عبد النبی رکھتا ہے کوئی علی بخش کوئی حسین بخش کوئی پیر بخش کوئی مدار بخش کوئی سالار بخش کوئی غلام محی الدین کوئی

غلام معین الدین . . . سو وہ شرک میں گرفتار ہیں۔

مسلمانو! آپ نے سن لیا امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی کفر و شرک سے کوئی مسلمان بچ نہیں سکا۔

فرقہ وہابیہ کی نسبی والدین سے محرومی

حنفی والدین کی نماز جنازہ وہابی نہیں پڑھ سکتا

فتوی ستاریہ ۳/۳۸ } سوال (۲۵۴) اگر نام کا حنفی باپ ہو یا ماں ہی کیوں نہ ہو ان کی دنیاوی خدمت بجالانی کیسی ہے؟ اور ان کا جنازہ پڑھنا چاہیے یا نہیں مخالف اسلام ہونے کی وجہ سے دل تو ان کی خدمت کو بھی نہیں چاہتا (سائل مذکور)

جواب (۲۵۴) والدین کی دنیاوی امور میں اطاعت خدمت کرنی چاہیے لقولہ تعالٰی وصاحبھما فی الدنیا معروفا الآیۃ اور اگر بے نماز مشرک ہیں تو نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے۔

میرے خیال میں غیر مقلدین وہابیوں کو رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ بھی نماز میں پڑھنا چھوڑ دینا چاہیے۔

اسی کروڑ مسلمانوں سے وہابیوں کا تعلق

"محمد عمر" غیر مقلدین وہابی ایسے متعصب ہیں کہ اگر ان کے والدین حنفی ہوں تو ان کا جنازہ نہیں پڑھتے اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس جگہ کوئی اور حنفی نہ ہو محض ان کے والدین ہی حنفی ہوں تو یہ غیر مقلدین وہابی اس کو بغیر جنازے پڑھے ہی دفن کر دیں یہ ہے ان کا تعلق مسلمانوں سے معلوم ہوا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو انہوں نے اصحاب صفہ سے برتاؤ کیا تھا ہم ان کی ابتدا کو جانتے ہیں خداوند کریم اس فرقہ سے بچائے۔

وہابی اعتراضوں کے مختصر جوابات

"عبدالقادر" میں تمہارے حنفیوں کے پول بتاتا ہوں حنفیوں کے مذہب میں اپنی سگی ماں
سے نکاح جائز ہے دیکھو ہدایہ

(۲) حنفی مذہب میں مٹی کھانا جائز ہے دیکھو ان کی فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اگر
کسی کی انگلی یا چھری کو گوہ لگ جائے تو تین دفعہ منہ سے چاٹ لے تو انگلی پاک ہو

(۳) حنفی مذہب میں یزید کو کافر کہنا جائز نہیں۔

(۴) حنفی مذہب میں خنزیر کا چمڑا رنگا جائے تو پاک ہو جاتا ہے اس پر نماز جائز

"محمد عمر" وہابی مذہب جھوٹا اور وہابی مذہب کے ملاں بھی جھوٹے اگر تم ہمارے
حنفیوں کی کسی کتاب سے نکال کر دکھا دو کہ اپنی سگی ماں سے نکاح جائز ہے تو فقیر تمہیں
یکصد روپیہ نقد انعام دیتا ہے'

فقیر نے سو روپے کا نوٹ نکال کر سامنے کر دیا لیکن حافظ عبدالقادر صاحب
بیچارے شائیں بائیں کرنے لگ گئے اور کہنے لگے جواب دو جواب دو فقیر نے کہا
کہ فقیر جواب دیئے بغیر جائیگا نہیں لیکن مسلمانوں کو یہ ثابت کرنا مقصود تھا کہ حافظ عبدالقادر
صاحب نے صراحۃً جھوٹ بولا ہے فقیر اب تمہیں اصل عبارت دکھاتا ہے اور اس کا مطلب
بیان کرتا ہے سنو۔

ذی محرم سے نکاح کا رد

ہدایہ اولین ۲۹۴ { وَمَنْ تَزَوَّجَ اِمْرَأَةً لَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُهَا فَوَطِئَهَا لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ عِنْدَ اَبِي حَنِيْفَةَ وَلٰكِنَّهُ يُوْجَعُ عُقُوْبَةً اِذَا كَانَ عَلِمَ بِذٰلِكَ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَالشَّافِعِيُّ

عَلَيْهِ الْحَدُّ اِذَا كَانَ عَالِمًا بِذٰلِكَ۔

ایک شخص نے ایسی عورت سے نکاح کر لیا جو اس کے لئے حلال نہ تھی پھر اس
عورت سے اس نے وطی بھی کی ایسے شخص پر ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک
حد شرعی واجب نہیں لیکن اس کو سخت عذاب دیا جائے گا جب اسے معلوم
ہو کہ میری منکوحہ محرمات سے تھی ابو یوسف اور محمد اور شافعی رحمہم اللہ نے فرمایا
کہ جب اسے معلوم ہو تو اس پر حد شرعی واجب ہوگی۔

اب ہدایہ سے والدہ کی حرمت دکھاتا ہوں ملاحظہ ہو۔

ہدایہ ۲۸۰ { لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَتَزَوَّجَ بِاُمِّهِ وَلَا جَدَّاتِهِ مِنْ قِبَلِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ۔

مرد کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنی ماں سے نکاح کرے اور نہ ہی اپنی نانیاں
اور دادیاں سے کیونکہ اللہ تعالٰے کا فرمان ہے کہ تم پر تمہاری مائیں حرام
کی گئی ہیں اور بیٹیاں بھی۔

کیوں جی ہدایہ سے ہی ثابت ہوا کہ ماں سے نکاح کرنا حرام ہے یہ کہیں نہیں
لکھا کہ ماں سے نکاح کرنا حلال ہے۔

اب تمہارا اعتراض امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر اس عبارت میں یہ لکھا ہے کہ محرمات
سے نکاح جائز ہے یہ تمہارا بہتان ہے لعنت اللہ علی الکاذبین یہ تو ایک مسئلہ حد شرعیہ کا
ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنی محرمات ماں بہنیں خالہ وغیرھن سے نکاح کر لیا تو یہ صورت
مسئلہ پہنچی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے پاس تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فتوی دیا کہ جب
سے اس نے نکاح کیا ہے یہ شرعی حد سے باہر ہو گیا جب اس شخص نے حد شرعی کو توڑ دیا ہے

محرمات سے نکاح کیا تو اب اس پر حد شرعی نہیں لگ سکتی کیونکہ حد شرعی اس پر لگتی ہے جو شرعی ...
جو محرمات سے جان بوجھ کر نکاح کرنے والا اسلام سے خارج ہے مرتد ہے اس جرم ...
پر حد شرعی نہیں لگ سکتی ایسے شخص کو عذاب سخت دیا جائے کیونکہ حد شرعی اس لئے لگائی جاتی
ہے کہ مسلمان کو حد لگانے سے اس کا جرم دھل جائے اور یہ محرمات سے اس کا نکاح کرنا جرم ...
بلکہ عمداً کفر ہے حد لگانے سے وہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس کا جرم ...
والا ہے اس کو سخت عذاب کیا جائے کہ وہ مر جائے اس کو کافر سمجھ کر عذاب کیا جائے
کیونکہ حد مسلمان کے لئے ہے عذاب کافر کے لئے تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی دینا
وَلٰكِنَّهُ يُوْجَعُ عُقُوْبَةً کہ اس کو سخت عذاب دیا جائے یہ اس امر کی دلیل ہے
کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ محرمات سے نکاح کرنے والے کو اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اس
کی دلیل فقہ سے پیش کرتا ہوں کہ سوتیلی ماں سے زنا کرنے والے کو حد لگائی جاتی ہے سنیئے

فتوی قاضیخان $\frac{٣}{٤٧٩}$ } وَاِنْ وَطِئَ الْاِبْنُ اِمْرَءَةَ اَبِيْهِ حُدَّ وَاِنْ قَالَ ظَنَنْتُ اَنَّهَا تَحِلُّ لِيْ وَلَوْ تَزَوَّجَ الرَّجُلُ بِامْرَءَةِ
اَبِيْهِ بَعْدَ مَوْتِ الْاَبِ فَوَلَدَتْ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ الْبَلْخِيُّ رحمہ
اللّٰہ تعالٰی اِنْ اَقَرَّ بِالْوَطِيْ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فِيْ مَجَالِسَ مُخْتَلِفَةٍ
حُدَّا جَمِيْعًا وَلَا يَثْبُتُ نَسَبُ الْوَلَدِ۔

اور اگر بیٹے نے اپنے باپ کی بیوی سے وطی کی حد لگائی جائیگی اگرچہ وہ کہے
کہ میرے خیال میں یہ حلال تھی اور اگر کسی آدمی نے باپ کے مرنے کے بعد
اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر لیا اس سے اولاد بھی ہو گئی ابو بکر بلخی نے
کہا کہ اگر اس نے ایک ہی مختلف مجلس میں چار مرتبہ وطی کا اقرار کر لیا دونوں کو

حد لگائی جائے گی اور نسب بھی ثابت نہیں ہو سکتی۔
اور یہی فرمان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے سنیئے

تمہارے بہتان اول کا حل صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی"

(۱) ابن ماجہ ۱۸۷ } قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰى بَهِيْمَةٍ فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيْمَةَ۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے محرمات سے وطی کی اس کو
قتل کرو اور جس شخص نے چوپائے سے وطی کی اس کو بھی اور چوپائے کو بھی قتل
کر دو۔

(۲) بیہقی شریف $\frac{٨}{٢٣٧}$ } عن ابن عباس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ وَقَعَ علی ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے محرمات سے وطی کی اس کو قتل کر دو۔
کیوں وہابیو! اب بتاؤ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیوں نہ فرمایا کہ اس کو رجم کیا
جائے شرعی حد کیوں نہ لگانے کا حکم جاری فرمایا بلکہ فرمایا فَاقْتُلُوْهُ ایسے شخص کو قتل
کر دو ثابت ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی محرمات سے نکاح کرنے والے کو اسلام
سے خارج قرار دیا اسی لئے مرتد کا حکم سنایا کہ محرمات سے نکاح کرنے والا اسلام سے
خارج ہو چکا ہے مرتد ہو گیا لہذا اس کو مرتدین کی سزا قتل سنائی نہ کہ حد شرعی رجم یا کوڑے۔

معلوم ہوا کہ امام حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ عین حدیث کے مطابق ہے ملاحظہ ہو

والدہ سے زنا کرنے والے کا فقہی فیصلہ

(۳) فتح القدیر شرح ھدایہ $\frac{۴}{۱۴۸}$ } ابن ماجہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ وَقَعَ عَلٰی ذَاتِ مَحْرَمٍ مِنْہُ فَاقْتُلُوْہُ وَاُجِیْبَ بِاَنَّ مَعْنَاہُ اَنَّہٗ عَقَدَ مُسْتَحِلًّا فَارْتَدَّ بِذٰلِکَ وَھٰذَا لِاَنَّ الْحَدَّ لَیْسَ ضَرْبُ الْعُنُقِ وَاَخْذُ الْمَالِ بَلْ ذٰلِکَ لَازِمٌ لِلْکُفْرِ ۔

ابن ماجہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے محرمات سے وطی کی تو اس کو قتل کر دو اس کا یہی جواب دیا گیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ثابت ہوا کہ اس نے حلال سمجھ کر نکاح کیا تو اس سے وہ مرتد ہو گیا اور قتل کا حکم یا اس کا مال لوٹ لینا حد شرعی نہیں بلکہ مرتد کی سزا ہے تو یہ کفر لازم ہو گیا اسلام کے دائرے میں نہ رہا لہٰذا اس کو سزا ارتداد ملے گی نہ کہ حد شرعی۔

یہ ہے تمہارے بہتان کا حل جو تم نے حنفیوں پر بہتان گھڑا ا تیسرا جواب آگے اسی ھدایہ کی عبارت ہے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے فتویٰ دیا ہے علیہ الحد اذا کان عالما بذالک جس شخص نے محرمات سے نکاح کیا اور اسے محرمات کا علم ہے تو اس کو حد شرعی لگائی جائیگی کیونکہ زنا ثابت ہو گیا تو زنا کی حد بھی ضرور لگائی جائیگی اور یہ اصول فقہ میں لکھا ہے کہ معاملات میں فتویٰ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ

علیہ کا معتبر ہے اور معاملات میں صاحبین رحمہم اللہ تعالےٰ عنہما کا معتبر ہے اور یہ مسئلہ بھی معاملات میں شامل ہے اس لئے فتویٰ بھی صاحبین رحمہا اللہ تعالےٰ عنہما کے قول پر یعنی حد لگائی جائیگی جیسا کہ فتح القدیر شرح ھدایہ میں لکھا ہے۔ دیکھئے

(۴) فتح القدیر $\frac{۴}{۱۵۰}$ } وَالْحَقُّ فِیْ ھٰذَا کُلِّہٖ وُجُوْبُ الْحَدِّ اِذَا الْمَذْکُوْرُ مَعْنًی یُعَارِضُہٗ کِتَابُ اللّٰہِ تعالےٰ اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا ۔

اور اس مسئلہ میں حق یہ ہے کہ ان تمام صورتوں میں حد واجب ہے اس لئے کہ مذکورہ بالا صورۃ قرآن کے مخالف ہے۔

یعنی قرآن مجید نے جب زانی کی حد مقرر کر دی ہے تو حد ضرور لگائی جائیگی یہی مذہب حق ہے احناف کا گو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ اتقار کی طرف ہے کہ اس کو اسلام سے خارج کیا گیا لیکن احناف کے نزدیک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول متروک ہے اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے قول سے حد لگائی جائے یہ فتویٰ صحیح ہے۔ وہابیو فقہاء نے کسی کتاب میں نہیں لکھا کہ محرمات سے یعنی ماں بہن سے نکاح جائز ہے بلکہ قرآنی فیصلے کے موافق حرام لکھا ہے ہاں مسئلہ یہ ہے کہ جس نے ماں یا بہن سے نکاح کر لیا اس کو کیا سزا چاہیئے کیونکہ عام زنا کی حد تو کنواری کنوارے کو دو سو درے اور شادی شدگان کو رجم لیکن اگر کسی نے ماں یا بہن سے نکاح کر لیا تو ایسے شخص کو کیا سزا چاہیئے تو اس میں فقہا کا اختلاف تھے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک تو اس کو حد شرعی لگائی جائیگی کیونکہ زنا کا مصداق ہے گو محرمات سے ہی ہے لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ اتقار میں زیادہ ہیں انہوں نے ایسے شخص کے متعلق فتویٰ دیا

کہ یہ شرعی جرم نہیں ہے بلکہ یہ شخص حد شرعی سے تجاوز کر چکا ہے مرتد ہو گیا اسلام سے خارج ہو چکا ہے۔ اب اس کو ارتداد کی سزا دی جائے گی لہٰذا سخت سے سخت قتل ہے حد شرعی تب ہوتی ہے کہ دائرہ شریعت کے اندر ہوتا چونکہ ایسا شخص مرتد ہے لہٰذا مرتد کی سزا دی جائے گی یہ فقہاء احناف پر تمہارا بہتان بنانا صرف اپنے مذہب کے پول کا بدلہ لینا مقصود ہے کہ تم نے ہمارے وہابی مذہب کا مسئلہ لوگوں کو سنایا کہ وہابی مذہب میں اپنے نطفے کی لڑکی سے مزنیہ کی ماں سے نکاح جائز ہے لیکن ہم حنفی مذہب میں ماں سے نکاح دکھاتے ہیں وہابی صاحب بدلہ بہتانوں سے نہیں لیا جاتا۔

انصاف

جیسا کہ فقیر نے اپنی کتب فقہ سے دکھا دیا ہے کہ ماں نانی پر نانی دادی پر دادی سے نکاح حرام ہے وہابیوں نے تو نانی دادی سے نکاح کو بھی حلال کر دیا اگر یہ ہمارے نزدیک جائز ہوتا تو حرمت کا فتویٰ نہ دیتے ایسے ہی تم اپنی وہابی فقہ سے دکھا دو کہ ایک شخص نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس کے نطفے سے لڑکی پیدا ہو گئی اب وہ زانی اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا حرام ہے ابھی تمہارے اکابرین لکھ دیں کہ حرام ہے فقیر ابھی وہابی کی اس نسل کو ترک کر دے گا۔ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ۔

مولوی صاحب ان بہتانوں سے بدلے نہیں لئے جا سکتے آؤ میں اپنے تمام احناف کی طرف سے لکھا دیتا ہوں کہ ماں سے نکاح کرنے والا پڑھنے والا گو اہل سب اسلام

سے خارج ہیں مرتد ہیں مرد میدان بنو تم بھی لکھ دو کہ مزنیہ کی لڑکی سے نکاح حرام ہے لیکن تم اپنا عقیدہ نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ حرام کا لطف زیادہ ہوتا ہے۔ میدان مناظرہ میں اس بات کا بڑا اثر تھا اور کئی غیر مقلدین وہابی تائب ہوئے۔

فتویٰ قاضیخاں کی بھی عبارت یہی ہے قاضیخاں نے بھی یہ نہیں لکھا کہ محرمات یعنی ماں یا بہن سے نکاح جائز ہے وہاں بھی اختلاف ایمان کا ہی ہے کہ ایسے شخص کو ایمانی حد لگائی جائے یا ارتدادی حد تو وہاں بھی دونوں حدیں بتائی گئی ہیں اور ہمارے احناف کے نزدیک بھی صاحبین کے فتوے کے موافق فتویٰ ہے میں تو کہوں گا کہ ایسے شخص کو شرعی حد بھی لگائی جائے اور قتل بھی کیا جائے اور سنیئے۔

فتویٰ قاضیخاں ۱/۳۸۳ ۳/۴۶۸

إِذَا تَزَوَّجَ بِذَاتِ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ نَحْوُ الْأُمِّ وَالْبِنْتِ وَالْأُخْتِ وَالْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ أَوْ تَزَوَّجَ بِامْرَأَةِ أَبِيهِ أَوْ ابْنِهِ فَدَخَلَ بِهَا لَا حَدَّ عَلَيْهِ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ رحمه الله تعالى وَعَلَيْهِ مَهْرُ مِثْلِهَا بَالِغًا مَا بَلَغَ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ ومحمد والشافعی رحمهم الله إِنْ عَلِمَ أَنَّهَا ذَاتُ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَلَا مَهْرَ عَلَيْهِ۔

جب کسی شخص نے محرمات یعنی ماں بیٹی، ماں، بہن، پھوپھی یا خالہ سے نکاح کر لیا یا اپنے باپ کی بیوی یا بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا اور اس سے دخول بھی کر لیا تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس پر حد شرعی نہیں مہر دینا پڑے گا۔ لیکن ابو یوسف اور محمد اور شافعی رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک

یہ ہے کہ اس کو محرمات کا علم ہے تو اس پر حد ہے اور اس پر حق مہر
لازم نہیں۔

وہی حد لگنے والا مسئلہ اور وہی تحقیق ہے یہ تو ہے حد کا اختلاف ہے نہ کہ
یہ لکھا ہے کہ ماں سے نکاح کر لیا کرو ثابت ہوا کہ تمہارا کہنا کہ احناف کے نزدیک ماں
سے نکاح کرنا جائز ہے محض بہتان ہے اور وہابی جھوٹ ہے یہ تو لکھا ہے کہ اگر کسی
نے ماں سے نکاح کر لیا تو حد ایمان والی لگائی جائے یا مرتد والی جس نے نکاح کیا ایمان
و اسلام سے وہ خارج ہو گیا دو نوں حدوں سے کوئی حد بھی لگائی جائے اسلام میں داخل
نہیں۔ کیونکہ اسلام ماں سے نکاح کی اجازت دیتا ہی نہیں اور نہ ہی فقہاء نے لکھا ہے
کہ ماں سے نکاح کر لیا کرو۔

اب ان کی حرمت کا مسئلہ قاضیخاں سے ہی دکھاتا ہوں سنیئے۔

(۵) فتوی قاضیخاں $\frac{1}{360}$ (باب فی المحرمات) حُرْمَةُ النِّكَاحِ عَلٰى نَوْعَيْنِ مُؤَبَّدَةٌ وَغَيْرُ مُؤَبَّدَةٍ تثبت بالنسب والرضاع والصهرية أَمَّا الْمُحَرَّمَاتُ بِالنَّسَبِ مَا نَصَّ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ قَوْلِهٖ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ الآية الأُمُّ بالرُّشْدَةِ وَالزِّنْيَةِ حَرَامٌ۔

(محرمات میں یہ باب ہے) نکاح کی حرمت دو قسموں پر ہے ایک قسم یہ ہے
کہ کبھی بھی کسی صورت میں حلال نہیں جو نسب اور رضاع اور دامادگی سے
ثابت ہوتی ہے نسب سے محرمات وہ ہیں جو فرمان الٰہی حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ
اُمَّهٰتُكُمْ سے حرام کی گئیں نکاح والی ماں ہو یا باپ کے زنا سے ہو دونو

حرام ہیں۔
کیوں بھئی وہابیو اب تم ہی انصاف کرو کہ تم لے تو جس سے باپ نے زنا کیا اس کو بھی بیٹے
کے لئے حلال کہتے ہو لیکن قاضیخاں نے لکھا کہ باپ کے نکاح سے جو ماں بنی بیٹے کے لئے حرام
ہے اور جس سے باپ نے زنا کیا وہ بھی والدہ مزنیہ ہے وہ بھی حرام ہے کیونکہ جس سے والد نے
زنا کر لیا بیٹے کے واسطے وہ بھی ماں کا مقام رکھتی ہے اس سے بھی بیٹا نکاح نہیں کر سکتا جس
مذہب کا ایسا اتقا ہے وہ سگی ماں کے ساتھ نکاح کا حکم کیسے جاری کر سکتا ہے قاضیخاں کی
ایک عبارت دکھا دو کہ ماں کے ساتھ نکاح کر لیا کرو تو فقیر اس کو
یکصد روپیہ انعام پیش کرے گا

سزا میں اختلاف ضرور ہے کہ ماں سے نکاح کرنے والے کو سزا شرعی حد والی دینی چاہئے
یا ارتداد کی تو اس میں فقہا کا فیصلہ ہے کہ عبادات میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی معتبر
ہو گا اور عبادات میں صاحبین کا فتوی معتبر اور قابل عمل ہو گا سنیئے

شامی $\frac{1}{66}$ وَقَدْ جَعَلَ الْعُلَمَاءُ الْفَتْوٰى عَلٰى قَوْلِ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ فِي الْعِبَادَاتِ مُطْلَقًا . . . وَقَدْ صَرَّحُوْا بِاَنَّ الْفَتْوٰى عَلٰى قَوْلِ مُحَمَّدٍ فِيْ جَمِيْعِ مَسَائِلِ ذَوِي الْاَرْحَامِ وَفِيْ قَضَاءِ الْاَشْبَاهِ وَالنَّظَائِرِ الْفَتْوٰى عَلٰى قَوْلِ اَبِيْ يُوْسُفَ۔

فقہائے احناف نے عبادات میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے فیصلے پر فتوی دیا
ہے (کیونکہ وہ اتقا میں زیادہ ہیں . . . ذوی الارحام کے فیصلے
امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے کے موافق عمل کیا جائے اور اشباہ والنظائر
کے مسائل میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے فتوی پر عمل کیا جائے۔

نجاست چاٹنے کا رد

محمد عمر:- تمہارا کہنا کہ حنفی مذہب میں ٹٹی کھانا جائز ہے یہ بہتان عظیم ہے جھوٹ ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین حوالہ دکھاؤ۔

حافظ صاحب حوالہ نہ دکھا سکے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ فقہائے ٹٹی اور شراب کو یکساں ثابت کرنے کے لئے بیان کیا کہ جس نے پاخانہ چاٹ لیا یا شراب چاٹ لی اور اس کا اثر جاتا رہا نجاست کا اثر نہیں رہا انگلی پاک ہو گئی کیونکہ اس پر نجاست کا اثر نہیں رہا لیکن یہ نہیں کہا کہ اس کا چاٹنا بھی حلال ہوا یا حرام اس کا فیصلہ دوسری جگہ ہے

بحر الرائق ۳ ۲۳۳/۱ } وَكَذَا إِذَا لَحِسَ إِصْبَعَهُ مِنْ نَجَاسَةٍ بِهَا حَتَّىٰ ذَهَبَ الْأَثَرُ أَوْ شَرِبَ خَمْرًا ثُمَّ تَرَدَّدَ رِيقُهُ فِي فِيهِ مِرَارًا طَهُرَ حَتَّىٰ لَوْ صَلَّىٰ صَحَّتْ صَلٰوتُهُ وَعَلَىٰ قَوْلِ مُحَمَّدٍ لَا تَصِحُّ وَلَا يُحْكَمُ بِالطَّهَارَةِ بِذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَا يُجِيْزُ إِزَالَتَهَا إِلَّا بِالْمَاءِ الْمُطْلَقِ۔

اور اسی طرح جب کسی شخص نے نجاست کی انگلی کو چاٹ لیا نجاست کا اثر زائل ہو گیا یا کسی شخص نے شراب پی لی پھر اس کے منہ میں لعاب اندر باہر کئی بار آتا جاتا رہا حتی کہ اس نے نماز پڑھ لی اس کی نماز ادا ہو گئی اور امام محمد کے قول کے موافق صحیح نہیں ہو گی اور پاک ہونے کا حکم بھی نہیں ہو گا کیونکہ سوائے صاف پانی کے نجاست کا ازالہ نہیں ہو سکتا۔

جواب (۱)، اس میں لکھا ہے کہ اگر کسی شخص نے نجس انگلی کو چاٹ لیا تو انگلی کا کیا حکم ہے اس میں یہ نہیں لکھا کہ انگلی کو نجاست لگ جائے تو زبان سے چاٹ کر پاک کر لیا

کرو اس میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے ایسا کر لیا تو شرعاً کیا حکم ہے۔

(ا) مسلمان دیکھ کر عمداً نجاست کو کھا نہیں سکتا اور نہ ہی کسی حنفی کتاب میں لکھا ہے کہ ٹٹی کھانا جائز ہے یہ تمہارا صاف جھوٹ اور بہتان ہے یا ایک حوالہ دکھاؤ۔

(ب) اس کی صورت یہی ہو سکتی ہے کہ کسی کی انگلی کو نجاست لگی بعد میں وہ بھول گیا اور منہ میں ڈال بیٹھا یا گود کا بچہ ہے ٹٹی سے اس کا ہاتھ لبریز ہو گیا بعد میں اس نے منہ میں چوس لیا یا دیر انے نے ایسا کر لیا نجاست کا اثر زائل ہو گیا۔ اب اس کی انگلی کا کیا حکم ہے۔ یا کسی نے شراب پی لی وقت کافی گزرنے کے بعد اس کے منہ کا لعاب اندر باہر جانے سے منہ سے شراب کا اثر زائل ہو گیا بعد انہوں نے نماز ادا کی تو کیا اس کی نماز صحیح ہو گی یا نہ؟ تو بعض فقہائے نے فتوی دیا کہ نماز جائز ہو گئی کیونکہ نجاست کا اثر زائل ہو چکا ہے نجاست کا فوراً ازالہ ہی شرط ہے بچے نے اگر ایسا کیا پھر وہ ماں کو چھونے لگ گیا تو کیا ماں پلید ہو گئی؟ نہیں کیونکہ نجاست کا اثر زائل ہو چکا تھا۔ بعض نے کہا ہے کہ نماز ادا نہیں ہوئی کیونکہ نجاست کا ازالہ پاک پانی سے ہوتا ہے۔

اس مسئلہ کی مثال یوں سمجھیے کہ کسی شخص نے سوال کیا کہ مولوی صاحب ایک شخص نے زنا کیا اور بعد میں غسل کر لیا پاک ہو گیا نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

مولوی صاحب جواب دیں گے کہ وہ شخص نجاست سے پاک ہو گیا اس کی نماز صحیح ہے اب کوئی وہابی شور مچائے کہ دیکھئے دیکھئے فلاں مولوی نے فتوی دے دیا کہ زانی غسل کرنے سے گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور اس نے حکم دے دیا کہ زنا کر لیا کرو۔ تو سننے والا وہابی ہی اس کی زبان پر اعتبار کرے گا کہ واقعی مولوی بڑا ظالم ہے جو

زنا کرنے کا حکم دیتا ہے لیکن جو مسلمان عقلمند ہے وہ بات کو سوچ کر جواب دے گا کہ ظالم اس نے تو غسل سے بدن پاک ہونے اور نماز کی تصحیح کا جواب دیا ہے نہ کہ زنا کرنے کا حکم دے دیا ہے تمہارا دماغ خراب ہے کسی پر اعتراض نہ کرو اپنے دماغ کا علاج کراؤ پھر مسئلہ سمجھو پھر بات کرنا زنا کے فعل کا جرم علیحدہ ہے یعنی اس کے جرم کی سزا علیحدہ ہے شادی شدہ کو پتھر مار مار کر ہلاک کرنا اور کنواروں کو سو کوڑا مارنا اور اس کے بدن کے پاک ہونے اور نماز پڑھنے کا مسئلہ الگ ہے سو جو اس سے مسئلہ دریافت کیا گیا اس نے صحیح بتا دیا آدم برسر مطلب ایسے ہی یہ مذکورہ فقہ کا مسئلہ ہے کہ ایک شخص کی انگلی کو نجاست لگ گئی اس نے اس کو زبان سے چاٹ کر نجاست صاف کر دی اب انگلی کا کیا حکم ہے پاک ہو گئی یا نہ؟ اس کے چاٹنے کے فعل کا مسئلہ تو الگ ہے حکم تو انگلی کا ہے کہ اس شخص بعد میں نماز بھی ادا کر دی تو کیا اس کی نماز ادا ہو گئی یا نہ؟ بعض فقہا نے فتویٰ دے دیا کہ نماز ادا ہو گئی کیونکہ بدن کی طہارت شرط تھی انگلی پاک ہو گئی ایسے ہی ایک شخص نے شراب پی لی اب اس کا لعاب دہن اندر باہر جانے سے منہ صاف ہو گیا زیادہ دیر ہونے سے اس میں شراب کا اثر زائل ہو گیا اس نے نماز ادا کر لی کیا نماز ادا ہوئی یا نہ؟ بعض فقہا نے فتویٰ دے دیا کہ نماز ہو گئی۔

اب تم کہو کہ دیکھو جی حنفیوں نے ٹٹی کھانے اور شراب پینے کا حکم جاری کر دیا یہ کیسی نادانی ہے دراصل وہابیوں کا دماغ اپنے نطفے کی لڑکی، ساس، بہو سے زنا کر کے اور دہشت زنی کر کے مفلوج ہو چکا ہے کسی مسئلہ کو سمجھ نہیں سکتے انہوں نے تو نماز کی صحت کا فتویٰ دیا ہے نہ کہ حکم جاری کر دیا ہے کہ گندگی کھا لیا کرو اگر فقہا کے خیال کے موافق ان کا فتویٰ ہوتا تو وہ حرام چیزیں کھانے والے پر حد لگانے کا فتویٰ کیوں دیتے سنیئے۔

فقہا کے نزدیک حرام اور نجس چیزیں کھانے والے کو حد لگائی جاتی ہے

فتویٰ قاضیخان ۳/۲۳۱ } اِذَا شَرِبَ قَطْرَةً مِّنَ الْخَمْرِ اَوْ سَكِرَ مِنَ الْاَشْرِبَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا اَنَّهٗ يُوْجِبُ الْحَدَّ فَاِنَّهٗ يُحَدُّ ثَمَانِيْنَ سَوْطًا فِي اِذَا اَيِّ وَاحِدٍ۔

جب کسی مسلمان نے شراب یا مُسکر چیز کا ایک قطرہ پی لیا جن کا ہم نے ذکر کر دیا ہے اس کو ایک ہی دفعہ اسی کوڑوں کی حد لگائی جائیگی۔

کیوں جی وہابیو اب بتاؤ کہ شراب کا ایک قطرہ پینے سے اسی کوڑوں کی سزا دی جائے اور سیر ہو کر پینے کا حکم دیا جائے کیا یہ کوئی عقلمند تسلیم کر سکتا ہے۔ اور وہاں بھی فقہا نے ٹٹی اور شراب کو ایک ہی حکم میں رکھا تا کہ ثابت ہو جائے ہر نجس چیز کا حکم یکساں ہے لیکن وہابی دھوکہ مشہور ہے مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور بہتان لگا کر بدظن کرنے سے باز نہیں آتا جو شخص مسلمانوں کو دھوکہ دے کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان گھڑ گھڑ کر بدظن کر دیتا ہے اس کے لئے فقہا سے بدظن کرنا معمولی بات ہے لیکن یاد رکھئے مسلمان ابھی زندہ ہے وہ سلف صالحین اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان لگا کر بدظن ہونے نہیں دے گا۔ لہٰذا فقیر نے احناف پر بہتان کو فک کر دیا ہے اگر ہوش ہے تو آئندہ اعتراض کا منہ نہ کھولنا۔

اب نفس مسئلہ کو فقہاء کی زبانی واضح کرتا ہوں اور ان کا فتویٰ عرض کرتا ہوں سنیئے!۔

ٹٹی وغیرہ کا نجاست غلیظہ ہونا فقہا کے نزدیک

(۱) فتاویٰ قاضیخاں 1/19 { العذرة، ونحو الكلب وجميع السباع نجس نجاسة غليظة۔

نجاست مثل کتے کی ٹٹی اور درندوں کی ٹٹیاں نجس ہیں نجاست غلیظہ۔

(۲) بحر الرائق 1/242 { واشار بالروث والخثي الى نجاسة خرء كل حيوان غير الطيور۔

اور مصنف نے لید اور ٹٹی کے ساتھ اشارہ کیا کہ ہر حیوان کا پاخانہ پلید ہے سوائے پرندوں کے۔

(۳) فتاویٰ قاضیخاں 1/19 { واختلف المشائخ في بول الهرة والفارة اذا اصاب الثوب قال بعضهم يفسد۔

مشائخ نے اختلاف کیا ہے بلی اور چوہے کے پیشاب کے متعلق جب کپڑے کو لگ جائے بعض نے کہا ہے کہ کپڑا پلید ہو جاتا ہے۔

آدمی کتے اور تمام درندوں کی ٹٹی کے نجاست غلیظہ ہونے میں کسی فقیہ کو اختلاف نہیں

(۴) بحر الرائق 1/242 { ولا خلاف في تغليظ غائط الآدمي ونجو الكلب وسائر جميع السباع۔

آدمی کی ٹٹی، کتے اور باقی درندوں کی ٹٹی کے نجاست غلیظہ ہونے میں فقہا میں

کوئی اختلاف نہیں۔ بحر الرائق کی اس عبارت نے فرقہ وہابیہ کے بہتان کی جڑ کاٹ کر رکھ دی اگر شرم ہو پھر ایسا بے تکا اعتراض نہ کرنا کیونکہ فقہا غلط بیانی سے پرہیز کرتے ہیں۔

(۵) بحر الرائق 1/242 { كل ما يخرج من بدن الانسان مما يوجب خروجه الوضوء او الغسل فهو مغلظ كالغائط والبول والمني والمذي والودي والقيح والصديد والقيء۔

جو شیئ انسان کے بدن سے نکلے جس کا نکلنا وضو یا غسل کو واجب کرتا ہے وہ نجاست غلیظہ ہے مثل ٹٹی پیشاب، منی جو پیشاب کے پہلے یا بعد میں پیشاب کے رستے مادہ نکلے، پیپ کچلوہ اور قے سب نجاست غلیظہ ہیں۔

(۶) بزازیہ 1/21 { والخارج من بدن الانسان على نوعين طاهر كالعرق والنخامة واللبن والدمع والريق ونجس وذالك كل ما يوجب خروجه الوضوء او الغسل وما يخرج من ابدان سائر الحيوان فانه نجس ...... وجميع الارواث نجس بلا خلاف بين علمائنا۔

انسان کے بدن سے جو نکلے اس کی دو قسمیں ہیں ایک پاک مثل پسینے تھوک دودھ، آنسو اور لعاب نجس ہیں اور دوسری قسم پلید ہے اور یہ ہر وہ شیئ ہے جس کا نکلنا وضو یا غسل کو واجب کرتا ہے اور جو تمام حیوانات کے بدنوں سے نکلے وہ سب پلید ہیں۔

(۷) فتاویٰ قاضیخاں 1/19 { ثم النجاسة الغليظة ما لا شبهة في نجاستها

ثَبَتَتْ نَجَاسَتُهَا بِدَلِيْلٍ مَقْطُوْعٍ بِهٖ كَالْخَمْرِ وَالدَّمِ الْمَسْفُوْحِ وَلَحْمِ الْمَيْتَةِ وَبَوْلُ مَالَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ وَاَمَّا الرَّوْثُ وَاِخْتَاءُ الْبَقَرِ فَعِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ نَجْسٌ نَجَاسَةٌ غَلِيْظَةٌ۔

پھر نجاست غلیظ جس کی نجاست میں شبہ نہیں اس کی نجاست دلیل یقینی سے ثابت ہو گئی جیسا کہ شراب، بہنے والا خون مرجے کا گوشت جس کا گوشت کھایا نہیں جاتا اس کا بول، لید گائے کا پاخانہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پلید ہے نجاست غلیظہ ہے۔

کیوں جی وہابیوں فقہا کے نزدیک نجاست غلیظ کا فیصلہ واضح ہوا یا نہ؟ اور ایسے ہی فقہا پر تمہارا بہتان لگانا بھی واضح ہو گیا کہ فرقہ وہابیہ بہتان لگا کر محض بدنام کرنا چاہتے ہیں کیونکہ خود بدنام ہیں اور بزرگوں پر کیچڑ اچھالتے ہیں۔

(۸) مجمع الانہر $\frac{۱}{۳۰}$ } وَفِيْ اَظْهَرِ الرِّوَايَتَيْنِ عَنِ الْاِمَامِ اَنَّهٗ لَا يَقْبَلُ النَّجَاسَةَ بِالنَّشْفِ وَلَا نَحْكُمُ بِطَهَارَتِهٖ حَتّٰى لَوْ اَصَابَهٗ مَاءٌ عَادَ نَجِسًا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دونوں روایتوں سے ظاہر ہے کہ نجاست کم ہونے سے کم نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کے پاک ہونے کا حکم لگایا جا سکتا ہے حتیٰ کہ اگر اس کو پانی لگ گیا تو اس کی نجاست ظاہر ہو جاتی ہے۔

احناف کے مذہب میں جس کا گوشت حلال ہے اس کا پیشاب وغیرہ پلید ہے

(۹) فتاویٰ قاضیخان $\frac{۱}{۱۹}$ } وَبَوْلُ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ نَجْسٌ فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ جس کا گوشت حلال ہے اس کا پیشاب پلید ہے۔

بحر الرائق $\frac{۱}{۲۳۳}$ } لو غسل الثوب المتنجس بالدم ببول ما يؤكل لحمه زالت نجاسة الدم وبقيت نجاسة البول۔

نجاست کے ازالہ کا فیصلہ کتب فقہ سے

(۱) مجمع الانہر $\frac{۱}{۳۲}$ } وَقَالَ الزَّاهِدِيُّ فِيْ شَرْحِ الْمُخْتَصَرِ سَيْفٌ اَوْ سِكِّيْنٌ اَصَابَهُ الْبَوْلُ اَوِ الدَّمُ فِي الْاَصْلِ اَنَّهٗ لَا يَطْهُرُ اِلَّا بِالْغَسْلِ وَالْعَذِرَةُ الرَّطْبَةُ وَالْيَابِسَةُ تَطْهُرُ بِالْحَتِّ عِنْدَ الشَّيْخَيْنِ وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ لَا يَطْهُرُ اِلَّا بِالْغَسْلِ۔

زاہدی نے شرح مختصر میں کہا ہے کہ تلوار یا چھری پیشاب یا خون سے آلودہ ہو گئیں حقیقۃً وہ بغیر دھونے کے پاک نہیں ہو سکتیں پلیدی تر ہو یا خشک شیخین کے نزدیک زمین پر رگڑنے سے پاک ہو جاتے ہیں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بغیر دھونے کے پاک نہیں ہو سکتیں۔

کیوں جی وہابیو اب بتاؤ دیکھ لیا فقہا کا فتویٰ دشمن کو یقین آئے یا نہ۔

نجاست حقیقیہ کو پانی سے دھونے میں کسی کو اختلاف نہیں

(۲) مجمع الانہر $\frac{۱}{۳۲}$ } اَنَّ النَّجَاسَةَ الْحَقِيْقِيَّةَ تَرْتَفِعُ بِالْمَاءِ اِتِّفَاقًا لِقَلْعِهِ النَّجَاسَةَ عَنْ مَحَلِّهَا۔

بے شک نجاست حقیقی پانی سے ہی دور ہو سکتی ہے یہ تمام ائمہ کرام کا اتفاقی مسئلہ ہے کہ نجاست کو دور کرنے کے لئے پانی ہی ہے۔

یہ ہے فقہائے احناف کا اتفاقی مسئلہ جس میں کسی کا اختلاف ہی نہیں کہ نجاست حقیقی کو پانی سے صاف کیا جائے۔ فقہائے احناف کا اتفاقی مسئلہ ہے کہ نجاست حقیقیہ کا بغیر دھونے کے پاک ہونا ممکن ہی نہیں۔

(۳) بحر الرائق ۱/۲۳۳ } وَيُطَهَّرُ الْبَدَنُ وَالثَّوْبُ بِالْمَاءِ ۔
بدن اور کپڑا پانی سے ہی پاک کیا جائے فقہ کی اس عبارت سے بھی واضح ہو گیا کہ بدن اور کپڑا پانی سے دھوئے بغیر پاک ہوتا ہی نہیں۔

(۴) کتاب المبسوط للسرخسی ۱/۹۳ } ثُمَّ النَّجَاسَةُ عَلٰى نَوْعَيْنِ مَرْئِيَّةٌ وَغَيْرُ مَرْئِيَّةٍ ثُمَّ الْمَرْئِيَّةُ لَا بُدَّ مِنْ إِزَالَةِ الْعَيْنِ بِالْغُسْلِ ۔ ۔ ۔ فَأَمَّا النَّجَاسَةُ الَّتِي هِيَ غَيْرُ مَرْئِيَّةٍ فَإِنَّهَا تُغْسَلُ ثَلَاثًا ۔

پھر نجاست دو قسموں پر ہے مرئیہ اور غیر مرئیۃ پھر مرئیہ جو آنکھوں سے دیکھی گئی اس کو اپنی نظروں کے سامنے دھو کر زائل کرو اور جو آنکھوں سے نہیں دیکھی جاتی مثلاً پیشاب وغیرہ اس کو تین مرتبہ دھویا جائے۔

کیوں جی وہابیو دکھاؤ کہ فقہ کی کسی کتاب میں کسی فقیہ نے لکھا ہو کہ نجاست غلیظہ مرئیہ کو منہ میں ڈال کر پاک کر لیا کرو ایسے بھی ہو جاتا ہے ایسے بہتان گھڑ کر کیوں نہ ہو وہابی فرقہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان تراشی سے نہیں ٹلتا فقہاء پر بہتان گھڑا تو مضائقہ نہیں لیکن اصل ظاہر ہو کر ہی رہتا ہے۔

تمہارا تیسرا اعتراض کہ حنفی مذہب میں یزید کو کافر کہنا جائز نہیں یہ سراسر جھوٹ ہے بلکہ تمہارے مروجہ اہلحدیث وہابیوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ناحق پر لکھا ہے کہ انہوں نے خلافت کی ہوس میں جنگ کیا اور یزید کو تم نے امیر المومنین تسلیم کیا اور علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھا اور اس کا جنگ کرنا بھی صداقت پر مبنی لکھا جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے اپنا عقیدہ ہم پر تھوپنا چاہتے ہو۔

انصاف:

اور وہابیو آؤ یزید کو تم بھی کافر بے ایمان اور جہنمی لکھ دو میں بھی لکھ دیتا ہوں ثابت ہو جائے گا کہ کون یزیدی ہے اور کون حسینی ہے کون لکھے حافظ عبد القادر وہابی کا رنگ ھباءً منثوراً ہو گیا اور بغلیں جھانکنے لگے اور شائیں بائیں کرنے لگ گئے مسلمانوں کو ثابت ہو گیا کہ وہابی فرقہ واقعی یزیدی فرقہ ہے حنفیوں پر وہابیوں کا یہ بہتان بھی جڑ سے اکھڑ گیا۔

تمہارا چوتھا اعتراض کہ حنفی مذہب میں خنزیر کا چمڑا رنگا جائے تو اس پر نماز جائز ہے یہ احناف پر سخت بہتان ہے یہ وہابیوں والا بدلہ لینے ہو کم از فقہ کی چھوٹی سی چھوٹی کتاب قدوری پڑھے ہوتے تو ایسا جھوٹ تو نہ بولتے۔

منیۃ المصلی ۴۶، قدوری ۹، کنز الدقائق ۲۶، شرح وقایہ ۱/۸۴، ھدایہ ۱/۴۴ } وَكُلُّ إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ جَازَتِ الصَّلٰوةُ فِيهِ وَالْوُضُوءُ مِنْهُ إِلَّا جِلْدُ الْخِنْزِيرِ وَالْآدَمِيِّ
ہر چمڑا جو رنگا جائے تو پاک ہے اس میں نماز جائز ہے اور اس سے وضو جائز ہے سوائے خنزیر اور آدمی کے چمڑے کے۔

انصاف

حافظ صاحب یہ بہتان کسی کے مذہب پر جائز نہیں ہے۔

تم اپنی کتابوں میں دکھا دو کہ کتا خنزیر کنوئیں میں گر جائے تو کنواں پلید ہے۔ تم اپنی کتابوں سے کہیں دکھا دو کہ کچھوا حرام ہے۔

تم کہیں اپنی کتابوں سے دکھا دو کہ گوہ حرام ہے۔

جو تم نے سوال کیا اس کا رد فقیر نے اپنی فقہ کی کتابوں سے دکھا دیا تم بھی کسی کتاب وہابیہ سے ان کا رد دکھا دو۔

وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ۔

وہابیوں کی بددعا اور مباہلہ

وہابیہ بتاؤ کیا تمہاری جماعت کے خواص عوام نے جس میں مولوی عبداللہ صاحب روپڑی مولوی اسمٰعیل صاحب روپڑی مولوی محمد داؤد صاحب غزنوی لاہور کے گول باغ جماعت فرقہ وہابیہ کی معیت میں اور مولوی اسمٰعیل صاحب گوجرانوالیہ صدر جماعت اہلحدیث پاکستان اور سید عبدالغنی صاحب کاموں کے والے نے اپنے اپنے مقامات پر آٹھ دن تمام رات نوافل پڑھ پڑھ کر دربار خداوندی میں گڑگڑا کر فقیر کے خلاف بددعائیں مانگتے رہے کہ یا اللہ محمد عمر اچھروی کو تباہ و برباد کر اور فوری موت کے گھاٹ اتار دے ایک سیکنڈ کی بھی اس کو مہلت نہ دے لیکن فقیر چونکہ اپنے آپ کو محض گناہوں کا پتلہ سمجھتا ہے اور میرے گناہ اتنے بڑے ہیں کہ میرے گناہوں کے سامنے آسمان و پہاڑ بھی چھوٹے

ہیں میں اس قابل نہ تھا اور نہ ہی ہوں کہ دربار خداوندی میں کچھ عرض کروں یہ میرے آقا و مولےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت ہے کہ دین سچا قبول کیا ہے اور دنیائے سنیت کے اولیاء اللہ کی کرم نوازی ہے اور دعا ہے کہ فقیر نے بددعا کے ہاتھ کسی کے لئے نہیں اٹھائے فرقہ وہابیہ کے اکابرین اور عوام وہابیہ کی اللہ تعالےٰ نے ایک نہ سنی۔

یہ واقعہ ۱۲ مارچ ۱۹۵۵ء مطابق ۲۹ شعبان ۱۳۷۴ھ کا ہے۔

فقیر محمد عمر اچھروی بفضلہ تعالےٰ اور بہ رحمت رحمت للعالمین اور اولیاء اللہ معتقدین کی دعا کے صدقے ابھی ۹ جون ۱۹۷۰ء ۴ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ

تک زندہ ہے اور دین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کر رہا ہے

اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ثنا خوانی قرآن و احادیث صحیحہ سے بیان کرتا ہے

اور اسی پر اللہ تعالےٰ نے ثابت قدم رکھی

لیکن فرقہ وہابیہ کے تمام خفیہ کا اخیر بمرض فالج دائیں پہلو پر گرا اور مر گئے اور مرتے وقت کلمہ طیبہ سے بھی محروم گئے اور بری حالت میں ہی مر گئے مولوی عبدالرحیم کو ان بیچاروں نے اپنا پیشوا بنا کر آگے بڑھایا جس کا چند ماہ میں ہی نام و نشان مٹ گیا۔

یہ ہے عذاب الٰہی جس کے متعلق ارشاد خداوندی ہے اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۰

آ ——————— ——— مین

قل فانتظروا انی معکم من المنتظرین

دُنیا میں سچے اور جھوٹے کا خدائی فیصلہ

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۔ اگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہم پر بعض باتیں گھڑ کر تھوپتے تو ہم اس کا دایاں پہلو پکڑ لیتے پھر اس کی شہ رگ کاٹتے۔

خداوند کریم کے اس فرمان سے واضح ہو گیا کہ جو بات قرآن کریم میں موجود نہیں اور بیان کنندہ اپنی من گھڑت بات کو اللہ تعالےٰ پر تھوپ دے تو اللہ تعالےٰ دنیا میں ہی اس کا دایاں پہلو عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے پھر اس کی شہ رگ ختم کر دیتا ہے تاکہ مرتے وقت اس کی زبان سے کلمہ طیبہ بھی نہ نکلے۔ اب تم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرو کہ فرقہ وہابیہ کے اکابرین عذاب الٰہی سے دنیا میں گرفتار ہوئے یا نہ؟

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

جامع صغیر ۱/۹۹ } قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بخواتیمہا
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا نتیجہ مرتے وقت ظاہر ہوتا ہے

مرزا غلام احمد قادیانی کا دایاں پہلو اللہ تعالےٰ کے عذاب میں گرفتار ہوا۔

(۲) مولوی ثناء اللہ امرتسری کا دائیں پہلو پر فالج گرا اور عذاب الٰہی میں گرفتار رہا۔

(فتوحات ثنائیہ ضمیمہ از مولانا عمر بنا ... ۱۹۰۰ء میں مولانا پر فالج کا حملہ ہوا اور سخت دائیں جانب فالج کا حملہ تھا

سیرۃ ثنائی ۳۹۷ } ۱۳ فروری ۱۹۴۸ء آپ پر دائیں جانب فالج گرا حملہ مرض نہایت شدید تھا سماعت، شناخت اور تکلم کی قوتیں ضائع ہو گئیں۔

(۳) مولوی حماد رضا سندھی کا دایاں پہلو فالج سے مارا گیا۔

(۴) مولوی محمد اسماعیل صاحب روپڑی کے دائیں پہلو پر فالج گرا اور ہسپتال میں مرا۔

(۵) مولوی محمد داؤد غزنوی کے دائیں پہلو پر فالج گرا اور اسی عذاب سے مارے گئے۔

(۶) مولوی عبداللہ اوڈ دائیں پہلو پر فالج گرنے سے مرے۔

(۷) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالیہ غیر مقلدین کے محدث اعظم کے دائیں پہلو پر ڈیڑھ برس فالج گرا رہا اور اسی مرض میں بری طرح مرے۔

(۸) ابن مسعود بجدی کا دایاں پہلو فالج سے مارا گیا۔

(۹) سید عبدالغنی شاہ کامونکی والا کے دائیں طرف فالج گرا اور اسی مرض سے مرا۔

(۱۰) مولوی احمد دین گکھڑوی بیچارے کو بھی دائیں طرف فالج گرا ہوا ہے اور صاحب فراش ہے۔

تلک عشرۃ کاملۃ

وہابیو دیکھ لو اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ فرمان خداوندی فرقہ وہابیہ پر صادق آیا یا نہ؟

المائدہ ۶/۳ } وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ ۔

یہودیوں اور نصرانیوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالےٰ کے بیٹے اور محب ہیں فرما دیجئے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (اگر واقعی تم ایسے ہی ہو) تو اللہ تعالےٰ نے تمہارے

گناہوں کی سزا تمہیں کیوں دی۔

اے فرقہ وہابیہ بتاؤ کہ اگر واقعی تم خداوند کریم کے نزدیک سچے ہو تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے اکابرین رہنماؤں کو دائیں پہلو کے فالج سے کیوں پکڑا جس سے ثابت ہوا لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ کی خداوندی سزا قرآن غلط بیان کرنے والوں کو ہی ملتی ہے جو تمہارے فرقہ وہابیہ کے باطل ہونے کی دنیا میں ہی واضح ثبوت ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نے بغیر جرم کے ایسی خاص سزا خواص کو عطا نہیں کرتا جو تمہیں مل چکی اور مل رہی ہے اگر تم تائب نہ ہوئے تو انشاء اللہ قیامت کے دن بھی عذاب میں گرفتار رہو گے۔ فَافْهَمْ وَتُبْ۔

اسلامی فتویٰ

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی مسلمانو! ان مذکورہ غیر مقلدین وہابیوں کا عقیدہ خوراک اور نسل اور اعمال کا جب تمہیں علم ہو گیا کہ وہابیوں کے کنوئیں از روئے شریعت محمدیہ پلید ہیں تو ان کے کنوؤں سے پانی استعمال کرنا چھوڑ دو۔

وہابیوں اور مسلمانوں کی مسجدوں کا شرعی حکم

(۲) وہابیوں کے نزدیک منی پاک ہے ان کے کپڑے اور بدن اور مسجدیں از روئے شرع محمدی پلید ہوئے لہٰذا وہابیوں سے اپنی مسجدیں بھی پاک رکھو تاکہ تمہاری مسجدیں اور چٹائیاں وہابی نجاست سے پاک رہیں ورنہ نمازیں بھی عند الشرع درست نہ ہوں گی۔

وہابیوں کے برتن استعمال کرنا حرام ہے

(۳) وہابیوں کے نزدیک جب گوہ، بجو، کچھوا، کتا اور خنزیر پلید پانی حلال ہے تو ان کے برتنوں میں استعمال مسلمانوں کے لئے حرام ہے۔

وہابیوں کی مسجدوں کا شرعی حکم

(۴) مسلمانوں کی نماز وہابیوں کی مساجد میں نہیں ہوتی وہابیوں کی مساجد چونکہ پلید ہیں لہٰذا وہابیوں کی مسجدوں میں نماز پڑھنے سے مسلمان پلید ہو جاتا ہے مسلمانوں کو وہابیوں کی مساجد میں داخل بھی نہیں ہونا چاہیئے۔

وہابیوں سے رشتہ داری

(۵) وہابیوں کی نسل واصل تم سن چکے ہو اس لئے ان کو رشتہ دینا لینا امت محمدیہ اور ایمان سے خارج ہونا ہے جو کر چکے ہو ان کو چھوڑ دو۔ جیسا کہ قرآن مجید ہے۔ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا الخ

(۶) وہابی چونکہ یزید علیہ اللعنۃ پر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں لہٰذا ان کے سلام کا جواب دینے اور سلام کہنے سے مسلمان امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے خارج ہو جاتا ہے۔

(۷) وہابی امام کی اقتدا میں نماز پڑھنا گناہ کبیرہ ہے اگر پڑھی ہے تو توبہ کرے اور آئندہ باز رہے اور نماز دہرائے۔

(۸) وہابیوں کو زکوٰۃ وخیرات دینے سے فریضہ ادا نہیں ہوتا ثواب سے بھی محروم ہے۔ بلکہ

گنہگار ہے کیونکہ فرمان خداوندی ہے۔ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔

(۹) وہابیوں کی میت کے لئے مغفرت کرنا جنازہ پڑھنا گناہ کبیرہ ہے۔

(۱۰) وہابیوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرنے دو کیونکہ ان کے مذہب میں جب ہماری قبریں بت ہیں ان کو کہو کہ تم بت خانے میں کیوں دفن کرتے ہو اپنا قبرستان علیحدہ بناؤ کیونکہ مسلمانوں کی قبریں جنت کے باغوں سے باغیچہ ہے اور وہابیوں کی قبریں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق دوزخ کا گڑھا ہیں تو اے امت محمدیہ تم ان غیر مقلدین وہابیوں سے بچ جاؤ اور اپنے ایمان کو ان سے محفوظ رکھو اور یہ فیصلہ فقیر کی زبانی نہیں اس فتوی کا پورا عکس فقیر قرآن کریم سے پیش کرتا ہے۔

مسلمان اور وہابی کا آخری قرآنی فیصلہ

التوبة ۱۱/۱۴ } وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِن قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَم مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

اور جن لوگوں نے مسلمانوں کو تکلیف دینے کفر بیان کرنے، ایمان داروں میں تفرقہ بازی پیدا کرنے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی گھات مساجد تیار کر رکھی ہیں اور قسموں سے یقین دلاتے ہیں کہ ہمارا نیک ارادہ ہے اللہ تعالےٰ نے شہادۃ دیتا ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں ایسی مساجد میں تم کبھی نماز نہ پڑھنا البتہ جس مسجد کی بنیاد پہلے دن سے ہی تقوے پر ہو اس میں تمہارا نماز پڑھنے کا حق ہے کیونکہ اس میں ایسے اشخاص نمازیں پڑھتے ہیں جو پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ بھی پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے کیا جس شخص نے اللہ تعالےٰ سے ڈر ڈر کر اور رضا مندی کے لئے مسجد کی بنیاد رکھی بہتر ہے؟ یا جس شخص نے مسجد کی بنیاد گرنے والی کھائی کے کنارے پر رکھی پھر وہ کھائی مسجد کو جہنم کی آگ میں لے گری یہ بہتر ہے؟ اللہ تعالےٰ ظالموں کے فرقے کو ہدایت نہیں دیتا۔

کیوں بھی وہابیو! منی کے لبریز کپڑے پہننے والو، گاؤں کی گندگی سے بھرے ہوئے چھپڑے غسل اور وضو کرنے والو، حالت نماز میں ذکر کو ہاتھ میں دبانے والو، جوان عورتوں کو اپنے برابر صفوں میں کھڑا کرنے والو، عورتوں کی اقتدا میں نماز پڑھنے والو، کچھوے، گوہ، اور بجو سے پیٹ بھرنے والو تمہاری مساجد کا نقشہ رب العزۃ نے قرآن کریم میں کھینچ دیا ہے اور ہماری مسلمانوں کی مساجد جو منی اور گندگی سے پاک کپڑے اور بدن نجاست سے پاک رکھنے والوں ذکر اللہ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے درود شریف سے مساجد اللہ کو آباد رکھنے والوں کا نقشہ بھی اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی مذکورہ آیت میں کھینچ دیا ہے اور حکم صادر فرما دیا ہے کہ اے مسلمانوں تم ان لوگوں کی ایسی

مساجد میں نماز ادا نہیں کر سکتے جن میں مخبس آدمی نماز ادا کرتے ہیں کیوں کہ ان میں دن رات مسلمانوں کو مشرک کافر اور بدعتی بنانے کی مشینیں لگی ہیں ایسی مسجدیں دنیا میں ہی دوزخ کے کنارے پر واقع ہیں جو ان کے نمازیوں کی عنقریب دوزخ میں گرانے والی ہیں اور یہی وہ لوگ مسلمانوں کی مساجد میں داخل ہونے کے اہل ہیں مسلمانوں کی مسجدیں ذکر اللہ اور ذکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مراکز ہیں غیر مقلدین وہابیوں کی مسجدیں مرد و زن کے لئے عیاشی کے اڈے بنے ہوئے ہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِين

فہرست کتاب مقیاس وہابیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



علی النبی یا ایہا الذین آمنوا

صلوا علیہ وسلموا تسلیما

صدق اللہ العظیم

کتبہ گوہر قلم لاہور

مناظرِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

کی تحریروں کے قیمتی جواہر آپ کی زبان مبارک سے
سننے کے خواہش مند حضرات بذریعہ ٹیپ مسحور کن آواز
سے دلوں کو منور اور ایمان کو تازہ کریں

موضوعِ تقریر	منٹ	قیمت	زبان
میلاد شریف	۹۰	روپے ۳۸/-	اردو
علم غیب علومِ خمسہ	دو کیسٹ ۱۸۰ منٹ	روپے ۷۶/-	اردو
شانِ صحابہ	۶۰ منٹ	روپے ۳۵/-	پنجابی
ردِّ وہابیت و مسائل فقہ	منٹ ۱۲۰ ۲ کیسٹ	روپے ۷۰	پنجابی
معراج شریف ابتدائی حصہ	۹۰ منٹ	روپے ۳۸	

